جدید وقدیم تفاسیر اور دیگر علوم اسلامیہ پر مشتمل ذخیرۂ کتب کی روشنی میں قرآنِ مجید کی آیات کے مطالب ومعانی
اور ان سے حاصل ہونے والے درس ومسائل کا موجودہ زمانے کے تقاضوں کے مطابق انتہائی آسان بیان

صِراطُ الجِنان
فی
تَفسِیرِ القُرآن

دسویں جلد
پارہ 28..29..30

مُفَسِّر: شیخ الحدیث والتفسیر، ابوصالح مفتی محمد قاسم قادری عطاری مدظلہ العالی

جدید وقدیم تفاسیر اور دیگر علومِ اسلامیہ پر **مشتمل** ذخیرۂ کتب کی روشنی میں قرآن مجید کی آیات کے مطالب ومعانی اور ان سے حاصل ہونے والے درس و **مسائل** کا موجودہ زمانے کے تقاضوں کے مطابق انتہائی **آسان** بیان، نیز مسلمانوں کے عقائد، دینِ اسلام کے اوصاف وخصوصیات، اہلسنت کے **نظریات** ومعمولات، عبادات، معاملات، اخلاقیات، باطنی امراض اور معاشرتی برائیوں سے **متعلق** قرآن وحدیث، اقوالِ صحابہ وتابعین اور دیگر بزرگانِ دین کے ارشادات کی روشنی میں ایک جامع تفسیر **مع دو ترجموں** کے

كَنْزُ الْاِيْمَان فِيْ تَرْجَمَةِ الْقُرْاٰن

از: اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

اور

كَنْزُ الْعِرْفَان فِيْ تَرْجَمَةِ الْقُرْاٰن

مع

صِرَاطُ الْجِنَان فِيْ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰن

از: شیخ الحدیث والتفسیر، ابو صالح مفتی محمد قاسم قادری عطاری مدظلہ العالی

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : صراط الجنان فی تفسیر القرآن (جلد دہم)

مصنف : شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم القادری مدظلہ العالی

پہلی بار : ربیع الاول ۱٤٤۰ھ، دسمبر 2018ء

تعداد : 10000 (دس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

01	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	UAN: +92 21 111 25 26 92
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	042-37311679
03	سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	041-2632625
04	میرپور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میرپور	05827-437212
05	حیدرآباد: فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن	022-2620123
06	ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
07	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	051-5553765
08	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	0244-4362145
09	سکھر: فیضانِ مدینہ مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	0310-3471026
10	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	055-4441919
11	گجرات: مکتبۃ المدینہ میلاد (فوارہ چوک)	053-3021911

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تفسیر ”صِرَاطُ الْجِنَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن“ کا مطالعہ کرنے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه“ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
(المعجم الکبیر للطبرانی ۶/ ۱۸۵ حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول

- بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
- جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1) ہر بار تَعَوُّذ و (2) تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (3) رضائے الٰہی کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ (4) باوضو اور (5) قبلہ رُو مطالعہ کروں گا۔ (6) قرآنی آیات کی درست مخارج کے ساتھ تلاوت کروں گا۔ (7) ہر آیت کی تلاوت کے ساتھ اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر قرآنِ کریم سمجھنے کی کوشش کرونگا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دوں گا۔ (8) اپنی طرف سے تفسیر کرنے کے بجائے علمائے حقّہ کی لکھی گئی تفاسیر پڑھ کر اپنے آپ کو ”اپنی رائے سے تفسیر کرنے“ کی وعید سے بچاؤں گا۔ (9) جن کاموں کے کرنے کا حکم ہے وہ کروں گا اور جن سے منع کیا گیا ہے ان سے دور رہوں گا۔ (10) اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کروں گا اور بدعقیدگی سے خود بھی بچوں گا اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی بچانے کی کوشش کروں گا۔ (11) جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انعام ہوا ان کی پیروی کرتے ہوئے رضائے الٰہی پانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ (12) جن قوموں پر عتاب ہوا ان سے عبرت لیتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈروں گا۔ (13) شانِ رسالت میں نازل ہونے والی آیات پڑھ کر اس کا خوب چرچا کر کے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی محبت و عقیدت میں مزید اضافہ کروں گا۔ (14) جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور (15) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ (16) شرعی مسائل سیکھوں گا۔ (17) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علمائے کرام سے پوچھ لوں گا۔ (18) دوسروں کو یہ تفسیر پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (19) اس کے مطالعہ کا ثواب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری امت کو ایصال کروں گا۔ (20) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (ناشرین و مصنف وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

(شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صراط الجنان کی پہلی جلد پر دیئے گئے تاثرات)

کچھ صراطُ الجنان کے بارے میں......

۱۴۲۲ھ (2002ء) کی بات ہے جب مفتیِ دعوتِ اسلامی الحاج محمد فاروق مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ''چل مدینہ'' کے قافلے میں ہمارے ساتھ تھے اور اس سفرِ حج میں مجھے ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ بے حد کم گو، انتہائی سنجیدہ اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والی اس نہایت پرہیزگار شخصیت کی عظمت میرے دل میں گھر کر گئی۔ مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا میں ہمارا مشورہ ہوا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ترجمۂ کنز الایمان کی ایک آسان سی تفسیر ہونی چاہیے جس سے کم پڑھے لکھے عوام بھی فائدہ اٹھا سکیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی اس بابرکت خدمت کے لئے بخوشی آمادہ ہو گئے۔ مُجَوَّزہ تفسیر کا نام **صِراطُ الْجِنان** (یعنی جنتوں کا راستہ) طے ہوا۔ تَبَرُّکاً **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا ہی میں اس عظیم کام کا آغاز کر دیا گیا، افسوس! مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی زندگی نے ان کا ساتھ نہ دیا، 6 پاروں پر کام کر کے وہ (بروز جمعہ ۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ) پردہ فرما گئے۔

اللّٰہ رَبُّ العزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

چونکہ یہ کام انتہائی اہم تھا لہٰذا مَدَنی مرکز کی درخواست پر شیخ الحدیثِ والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوصالح **محمد قاسم** قادری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے اس کام کا از سرِ نو آغاز کیا۔ اگرچہ اس نئے مواد میں مفتیِ دعوتِ اسلامی کے کئے گئے کام کو شامل نہ کیا جا سکا مگر چونکہ بُنیاد انہی نے رکھی تھی اور آغاز بھی **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا کی پُر بہار

www.dawateislami.net

فضاؤں میں ہوا تھا اور ''صِراطُ الْجِنان'' نام بھی وہیں طے کیا گیا تھا لہٰذا حُصولِ بَرَکت کیلئے یہی نام باقی رکھا گیا ہے۔

کنزالایمان اگرچہ اپنے دور کے اعتبار سے نہایت فَصیح ترجمہ ہے تاہم اس کے بے شمار الفاظ ایسے ہیں جو اَب ہمارے یہاں رائج نہ رہنے کے سبب عوام کی فہم سے بالاتر ہیں لہٰذا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان شریف کو مِن وعَن باقی رکھتے ہوئے اِسی سے روشنی لیکر دورِ حاضر کے تقاضے کے مطابق حضرتِ علامہ مفتی محمد قاسم صاحِب مدّ ظلّہٗ نے مَاشَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک اور ترجَمے کا بھی اضافہ فرمایا، اس کا نام کَنْزُ الْعِرفان رکھا ہے۔ اِس کام میں دعوتِ اسلامی کی میری عزیز اور پیاری مجلس المدینۃُ العلمیہ کے مَدَنی عُلَما نے بھی حصّہ لیا بالخصوص مولانا ذُوالقرنَین مَدَنی سلّمہُ الغنی نے خوب معاونت فرمائی اور اس طرح صِراطُ الجِنان کی 3 پاروں پر مشتمل پہلی جلد (دوسری، تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں، آٹھویں اور نویں جلد کے بعد اب پارہ نمبر 28، 29 اور 30 پر مبنی دسویں جلد) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللّٰہ تعالٰی الحاج مفتی محمد قاسم صاحِب مدّ ظلّہٗ سمیت اِس کَنْزُ الْاِیْمَانِ فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰنِ وَ صِرَاطُ الْجِنَانِ فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰنِ کے مبارَک کام میں اپنا اپنا حصّہ ملانے والوں کو دنیا و آخرت کی خوب خوب بھلائیاں عنایت فرمائے اور تمام عاشقانِ رسول کیلئے یہ تفسیر نفع بخش بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۹ جمادی الاُخریٰ ۱۴۳۴ھ

20-04-2013

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ
نیتیں	1
کچھ صراط الجنان کے بارے میں	2
اٹھائیسواں پارہ	24
سورۂ مجادلہ	24
سورۂ مجادلہ کا تعارف	24
مقامِ نزول	24
رکوع اور آیات کی تعداد	24
”مجادلہ“ نام رکھنے کی وجہ	24
سورۂ مجادلہ کے مضامین	24
سورۂ حدید کے ساتھ مناسبت	25
حضرت خولہ بنت ثعلبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا احترام	27
ظہار کی تعریف اور اس سے متعلق 4 شرعی احکام	29
ظہار کا کفارہ کب واجب ہے؟	31
روزے رکھ کر اور مسکینوں کو کھانا کھلا کر ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے متعلق 10 شرعی مسائل	33
آیت ”اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ“ سے حاصل ہونے والی معلومات	35
کسی کے سامنے سرگوشی سے بات نہ کی جائے	39
بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں یہودیوں کی ایک ذلیل حرکت	40
آیت ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات	43
بزرگانِ دین کی تعظیم کرنا سنت ہے	45
مسلمانوں کی تعظیم کرنے کی ترغیب	45
فضیلت اور مرتبے والوں کو اگلی صفوں میں بٹھایا جاسکتا ہے	46
فضیلت اور مرتبے والے خود کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھیں	46
علم حاصل کرنے کی ترغیب اور علم و علماء کے فضائل	47
اولیاءِ کرام کے مزارات پر شیرینی لے جانے کی دلیل	50
حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سبب امت پر آسانی	51
منافقوں کے تذبذب کا حال	52
شیطان کے غلبہ کی ایک علامت	55
مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گستاخوں سے دوستی نہیں کرسکتا	58
اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں کے ساتھ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا کردار	60
سورۂ حشر	61
سورۂ حشر کا تعارف	61
مقامِ نزول	61

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
رکوع اور آیات کی تعداد	61
"حشر" نام رکھنے کی وجہ	61
سورۂ حشر کی فضیلت	61
سورۂ حشر کے مضامین	61
سورۂ مجادلہ کے ساتھ مناسبت	62
آیت "مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ" سے معلوم ہونے والے مسائل	67
فقیر مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا حال اور ان کی فضیلت	71
آیت "لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ" سے معلوم ہونے والے مسائل	72
انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا بے مثل ایثار	74
نفس کے لالچ سے پاک کئے جانے والے کامیاب ہیں	75
آیت "وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	76
صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بغض رکھنے والے ایمان والوں کی اقسام سے خارج ہیں	77
صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بغض رکھنے کا نتیجہ	77
مسلمانوں سے بغض نہ رکھنے کے سبب جنت کی بشارت ملی	78
آیت "وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	80
آیت "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا" سے حاصل ہونے والی معلومات	81
مسلمان کافروں پر کسی صورت اعتماد نہ کریں	84
مسلمانوں کو کفر میں مبتلا کرنے کیلئے شیطان کا ایک خطرناک طریقہ	86
مراقبہ کی اصل	89
آیت "وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ" سے حاصل ہونے والی معلومات	92
سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت	96
سورۂ مُمْتَحِنَہ	97
سورۂ مُمْتَحِنَة کا تعارف	97
مقامِ نزول	97
رکوع اور آیات کی تعداد	97
"مُمْتَحِنَة" نام رکھنے کی وجہ	97
سورۂ مُمْتَحِنَة کے مضامین	97
سورۂ حشر کے ساتھ مناسبت	98
آیت "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ" سے حاصل ہونے والی معلومات	101
اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی سے دوستی اور دشمنی رکھنے کے 4 فضائل	101
آیت "قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ" سے حاصل ہونے والی معلومات	107

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بر یعنی نیکی کرنا، حُسنِ سلوک کرنا کیا ہے؟	110
اِقساط کا مفہوم	111
کُفار کے ساتھ دوستی کی صورتیں اور ان کے اَحکام	111
حضرت ہند بنتِ عتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور دیگر خواتین کی بیعت	118
عورتوں سے بیعت کی کیفیت	119
آیت "یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ" سے حاصل ہونے والی معلومات	120
سورۂ صف	122
سورۂ صف کا تعارف	122
مقامِ نزول	122
رکوع اور آیات کی تعداد	122
"صف" نام رکھنے کی وجہ	122
سورۂ صف سے متعلق حدیث	122
سورۂ صف کے مضامین	122
سورۂ مُمْتَحِنَہ کے ساتھ مناسبت	123
قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے	125
حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت	129
سورۂ صف کی آیت نمبر 12 سے حاصل ہونے والی معلومات	134
آیت "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ" سے حاصل ہونے والی معلومات	137

عنوان	صفحہ
سورۂ جمعہ	138
سورۂ جمعہ کا تعارف	138
مقامِ نزول	138
رکوع اور آیات کی تعداد	138
"جمعہ" نام رکھنے کی وجہ	138
سورۂ جمعہ سے متعلق 2 اَحادیث	138
سورۂ جمعہ کے مضامین	139
سورۂ صف کے ساتھ مناسبت	139
تسبیح کی تین اقسام	140
نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صفت "نبی اُمّی" کی 3 وجوہات	142
آیت "هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	142
یہودیوں کو گدھے سے تشبیہ دیئے کی وجوہات	146
قرآنِ مجید کو نہ سمجھنے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال	146
علم پر عمل نہ کرنے کی 5 وعیدیں	146
موت کی تمنا کرنے کا شرعی حکم	148
قیامت کے دن اعمال بتائے جانے کی 3 صورتیں	150
جمعہ کی وجہ تسمیہ	152
تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پہلا جمعہ	152
روزِ جمعہ کے 4 فضائل	153
جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی	154

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
نمازِ جمعہ کے 2 فضائل	154
جمعہ کی نماز چھوڑنے کی وعیدیں	155
نمازِ جمعہ کی فرضیت سے متعلق 3 شرعی مسائل	155
سورۂ منافقون	159
سورۂ منافقون کا تعارف	159
مقامِ نزول	159
رکوع اور آیات کی تعداد	159
''منافقون'' نام رکھنے کی وجہ	159
سورۂ منافقون کے مضامین	159
سورۂ جمعہ کے ساتھ مناسبت	160
عبد اللّٰہ بن اُبَی منافق کے بیٹے کا عشقِ رسول	168
آیت '' وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ''	
سے معلوم ہونے والے مسائل	169
نفاق کی اقسام اور عملی منافقوں کی علامات	169
سورۂ تغابن	174
سورۂ تغابن کا تعارف	174
مقامِ نزول	174
رکوع اور آیات کی تعداد	174
''تغابن'' نام رکھنے کی وجہ	174
سورۂ تغابن کے مضامین	174
سورۂ منافقون کے ساتھ مناسبت	175
آیت ''اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا'' سے حاصل	

عنوان	صفحہ
ہونے والی معلومات	180
آیت '' ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ	
بِالْبَيِّنٰتِ '' سے حاصل ہونے والی معلومات	181
آیت ''اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ ''	
سے حاصل ہونے والی معلومات	188
صدقہ دینے کے فضائل	191
سورۂ طلاق	193
سورۂ طلاق کا تعارف	193
مقامِ نزول	193
رکوع اور آیات کی تعداد	193
''طلاق'' نام رکھنے کی وجہ	193
سورۂ طلاق کے مضامین	193
سورۂ تغابن کے ساتھ مناسبت	194
عورت کو طلاق دینے سے متعلق 5 شرعی احکام	196
گھر میں عدت گزارنے سے متعلق 5 شرعی مسائل	197
طلاق یافتہ عورت سے رجوع کرنے سے متعلق	
3 شرعی مسائل	200
لوگوں کو کفایت کرنے والی آیت	201
توکل کرنے کی ترغیب	202
جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی عدت سے متعلق	
4 شرعی مسائل	203
تقویٰ دینی، دنیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے	204

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
طلاق یافتہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ دینے سے متعلق دو شرعی مسائل	206
بچے کو دودھ پلانے سے متعلق شرعی مسائل	207
سورۂ طلاق کی آیت نمبر 11 سے معلوم ہونے والے مسائل	210
سورۂ تحریم	212
سورۂ تحریم کا تعارف	212
مقامِ نزول	212
رکوع اور آیات کی تعداد	212
”تحریم“ نام رکھنے کی وجہ	212
سورۂ تحریم کے مضامین	212
سورۂ طلاق کے ساتھ مناسبت	213
آیت ”یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ“ سے حاصل ہونے والی معلومات	214
آیت ”قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات	216
اچھی بیوی کے اوصاف	220
ہر مسلمان پر اپنے اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت لازم ہے	221
جہنم کے خوف سے روح پرواز کر گئی	223
سچی توبہ کی ترغیب	226
آیت ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا“ سے حاصل ہونے والی معلومات	226
حضرت نوح اور حضرت لوط عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیویوں کا حال	229
آیت ”اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات	230
حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فضائل	231
آیت ”فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا“ سے حاصل ہونے والی معلومات	232
انتیسواں پارہ	233
سورۂ ملک	233
سورۂ ملک کا تعارف	233
مقامِ نزول	233
رکوع اور آیات کی تعداد	233
سورۂ ملک کے اسماء اور ان کی وجہِ تسمیہ	233
سورۂ ملک کے فضائل	233
سورۂ ملک کے مضامین	235
سورۂ تحریم کے ساتھ مناسبت	235
اللّٰہ تعالٰی کی عظمت و شان	237
بندے کا ہر عمل اللّٰہ تعالٰی کی رضا کے لئے اور شرعی طریقے کے مطابق ہونا چاہیے	239
ہمیں زندگی عطا کئے جانے اور ہم پر موت مسلط کئے جانے کی حکمت	239

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مسجدوں میں روشنی کے آلات نصب کرنے کی ترغیب	244
پل صراط سے گزرتے وقت جنتیوں پر انعام	245
بعض مسلمان بھی جہنم میں داخل ہوں گے	247
اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بزرگ	249
اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ ہوا جائے	253
پرندوں اور جہازوں کی پرواز اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے	255
کافر اور مؤمن کی دنیوی مثال اور ان کا اُخروی حال	258
نعمتوں کو ان کے مقاصد میں استعمال کریں	260
سورۂ قلم	266
سورۂ قلم کا تعارف	266
مقامِ نزول	266
رکوع اور آیات کی تعداد	266
''قلم'' نام رکھنے کی وجہ	266
سورۂ قلم کے مضامین	266
سورۂ ملک کے ساتھ مناسبت	267
تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان	269
سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک عقل	270
رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ملنے والا ثواب	273

عنوان	صفحہ
سیدُ العالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صبر، حلم اور عفو و درگزر	274
حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک اخلاق	276
علم اور عمل دونوں اعتبار سے کامل اور جامع شخصیت	277
سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ کریمہ سے متعلق ایک عظیم واقعہ	278
اخلاقِ حسنہ کی تعلیم	279
ہر مسلمان کو دین کے معاملے میں پختہ ہونا چاہئے	282
بات بات پر قسمیں اٹھانے والے نصیحت حاصل کریں	286
عیب جوئی کرنے اور طعنے دینے کی مذمت	288
چغلی کی تعریف اور اس کی مذمت	288
سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ محبوبیت	291
باغ والوں کا واقعہ	293
نماز میں سستی کرنے والے مسلمانوں کے لئے عبرت و نصیحت	301
نافرمانیوں کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر بھی ہو سکتی ہے	304
کافروں کو لمبی عمر ملنے کی حقیقت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت	305
نظر کی حقیقت اور نظرِ بد کا علاج	312

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
سورۂ حاقہ	313
سورۂ حاقہ کا تعارف	313
مقامِ نزول	313
رکوع اور آیات کی تعداد	313
”حاقہ“ نام رکھنے کی وجہ	313
سورۂ حاقہ کے مضامین	313
سورۂ قلم کے ساتھ مناسبت	314
اپنے اعمال کا محاسبہ اور اُخروی حساب کی تیاری کرنے	
کی ترغیب	321
نیک سیرت چرواہا	325
مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب	328
جہنمیوں کی پیپ کی کیفیت	330
سورۂ معارج	336
سورۂ معارج کا تعارف	336
مقامِ نزول	336
رکوع اور آیات کی تعداد	336
”معارج“ نام رکھنے کی وجہ	336
سورۂ معارج کے مضامین	336
سورۂ حاقہ کے ساتھ مناسبت	337
فدیہ دینا بھی کفار کو عذاب سے بچا نہ سکے گا	343
غریبی اور بیماری کی حالت میں شکوہ شکایت کرنے سے	
بچا جائے	346

عنوان	صفحہ
نماز، حرص اور ہوس سے بچنے کا ذریعہ ہے	347
فقیروں، مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھیں	348
بکثرت نیک اعمال کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے	
عذاب سے ڈرتے رہنے کی ترغیب	350
اللہ تعالیٰ سے خوف اور امید کیسی رکھنی چاہیے؟	352
گواہی چھپانے اور جھوٹی گواہی دینے کی وعید	355
کلام دل میں کب اثر کرتا ہے؟	358
سورۂ نوح	360
سورۂ نوح کا تعارف	360
مقامِ نزول	360
رکوع اور آیات کی تعداد	360
”نوح“ نام رکھنے کی وجہ	360
سورۂ نوح کے مضامین	360
سورۂ معارج کے ساتھ مناسبت	361
اِستغفار کرنے کے دینی اور دنیوی فوائد	366
مال اور اولاد کی کثرت راہِ راست پر ہونے کی	
دلیل نہیں	372
وَدّ اور سُواع وغیرہ بتوں کی تاریخی حیثیت	373
قبر کا عذاب برحق ہے	376
گناہگار مسلمانوں کے لئے عبرت اور نصیحت کا مقام	376
انتقال کر جانے والوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی	
چاہیے	379

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
سورۂ جن	380
سورۂ جن کا تعارف	380
مقامِ نزول	380
رکوع اور آیات کی تعداد	380
''جن'' نام رکھنے کی وجہ	380
سورۂ جن کے مضامین	380
جنات اور فرشتوں کے بارے میں عقائد	381
وسیع رزق آزمائش بھی ہوسکتا ہے؟	394
اللّٰہ تعالٰی کے ذکر سے منہ پھیرنے والے کا انجام	396
آیت ''وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ'' سے حاصل ہونے والی معلومات	398
قیامت کے دن کافروں اور مسلمانوں کا حال	402
اولیاء کے لئے غیب کا علم نہ ماننے والوں کا رد	405
سورۂ مزمل	408
سورۂ مزمل کا تعارف	408
مقامِ نزول	408
رکوع اور آیات کی تعداد	408
''مزمل'' نام رکھنے کی وجہ	408
سورۂ مزمل کے مضامین	408
سورۂ جن کے ساتھ مناسبت	409
آیت ''یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ'' سے حاصل ہونے والی معلومات	410
اُمت کے حق میں تہجد کی فرضیت منسوخ ہوچکی ہے	411
قرآنِ پاک کی قراءت سے متعلق چند اَحکام	414
حقیقی کارساز صرف اللّٰہ تعالٰی ہے	419
کفار کے لئے تیار کئے گئے عذابات پڑھ کر مسلمان کو کیا کرنا چاہیے	421
سورۂ مدثر	427
سورۂ مدثر کا تعارف	427
مقامِ نزول	427
رکوع اور آیات کی تعداد	427
''مدثر'' نام رکھنے کی وجہ	427
سورۂ مدثر کے مضامین	427
سورۂ مزمل کے ساتھ مناسبت	428
کفار کا سخت عذاب اور جہنم کی شدت	437
گناہ گار مسلمانوں کی شفاعت ہوگی	443
اللّٰہ تعالٰی سے ڈرنے کی فضیلت	445
سورۂ قیامہ	446
سورۂ قیامہ کا تعارف	446
مقامِ نزول	446
رکوع اور آیات کی تعداد	446
''قیامہ'' نام رکھنے کی وجہ	446
سورۂ قیامہ کے مضامین	446
سورۂ مدثر کے ساتھ مناسبت	447

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
توبہ میں تاخیر کا مرض	450
آیت "ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ" سے معلوم ہونے والے مسائل	457
جنتیوں میں سب سے زیادہ عزت والا شخص	458
نیک اعمال کرنے کا وقت موت آنے سے پہلے تک ہے	460
اس امت کا فرعون	464
ہمیں آزاد نہیں چھوڑا گیا	464
سورۂ دھر	467
سورۂ دہر کا تعارف	467
مقامِ نزول	467
رکوع اور آیات کی تعداد	467
"دہر" نام رکھنے کی وجہ	467
سورۂ دہر کے مضامین	467
سورۂ قیامہ کے ساتھ مناسبت	468
نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان	469
منت کی دو صورتیں	474
مسکین اور یتیم کو کھانا کھلانے کی اہمیت	475
کسی کے ساتھ بھلائی کرنے سے مقصود اللّٰہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو	477
دنیا سے محبت سب بری اور سب اچھی ہے؟	485
آیت "وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ" سے معلوم ہونے والے مسائل	488
سورۂ مرسلات	489
سورۂ مرسلات کا تعارف	489
مقامِ نزول	489
رکوع اور آیات کی تعداد	489
"مرسلات" نام رکھنے کی وجہ	489
سورۂ مرسلات سے متعلق احادیث	489
سورۂ مرسلات کے مضامین	490
سورۂ دہر کے ساتھ مناسبت	490
قیامت کی تین علامتیں	493
تیسواں پارہ	506
سورۂ نبا	506
سورۂ نبا کا تعارف	506
مقامِ نزول	506
رکوع اور آیات کی تعداد	506
"نبا" نام رکھنے کی وجہ	506
سورۂ نبا کے مضامین	506
سورۂ مرسلات کے ساتھ مناسبت	507
اہلِ جہنم پر سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ آیت	516
حقیقی طور پر کامیاب کون؟	517
سورۂ نازعات	521
سورۂ نازعات کا تعارف	521

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مقامِ نزول	521	رکوع اور آیات کی تعداد	545
رکوع اور آیات کی تعداد	521	’’تکویر‘‘ نام رکھنے کی وجہ	545
’’نازعات‘‘ نام رکھنے کی وجہ	521	سورۂ تکویر کے بارے میں حدیث	545
سورۂ نازعات کے مضامین	521	سورۂ تکویر کے مضامین	545
سورۂ نبا کے ساتھ مناسبت	522	سورۂ عبس کے ساتھ مناسبت	546
مومن کی روح نرمی سے نکالی جاتی ہے	523	بیٹیوں سے متعلق دینِ اسلام کا عظیم کارنامہ	549
ہر کام وسیلے کے ذریعے ہونا اللہ تعالٰی کا قانون ہے	524	حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کی طاقت	552
قیامت قریب ہے، جو کرنا ہے کرلو	525	بارگاہِ ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ میں مقامِ حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ	554
نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے	533	آیت ’’وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ‘‘ سے معلوم ہونے والے مسائل	559
سورۂ عبس	534	**سورۂ اِنفطار**	560
سورۂ عبس کا تعارف	534	سورۂ انفطار کا تعارف	560
مقامِ نزول	534	مقامِ نزول	560
رکوع اور آیات کی تعداد	534	رکوع اور آیات کی تعداد	560
’’عبس‘‘ نام رکھنے کی وجہ	534	’’اِنفطار‘‘ نام رکھنے کی وجہ	560
سورۂ عبس کے مضامین	534	سورۂ اِنفطار کے مضامین	560
سورۂ نازعات کے ساتھ مناسبت	535	سورۂ تکویر کے ساتھ مناسبت	561
حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان	538	اللہ تعالٰی کی نافرمانی کرکے اچھی جزا کی امید رکھنا بیوقوفی کی علامت ہے	563
قرآنِ کریم کی عظمت	539	محافظ اور نگہبان فرشتے	564
سورۂ تکویر	545	سورۂ اِنفطار کی آیت نمبر 10، 11 اور 12 سے معلوم	
سورۂ تکویر کا تعارف	545		
مقامِ نزول	545		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
ہونے والی باتیں	565
قیامت کے دن سے ہر ایک کو ڈرنا چاہئے	567
سورۂ مُطَفِّفِین	569
سورۂ مُطَفِّفِین کا تعارف	569
مقامِ نزول	569
رکوع اور آیات کی تعداد	569
”مُطَفِّفِین“ نام رکھنے کی وجہ	569
سورۂ مُطَفِّفِین کے مضامین	569
سورۂ اِنفطار کے ساتھ مناسبت	570
ناپ،تول صحیح رکھنے کا فائدہ اور نہ رکھنے کا نقصان	571
رَبُّ العٰلَمِین کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے وقت لوگوں کا حال	573
گناہ دل کو میلا کر دیتے ہیں	577
ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت نصیب ہوگی	577
سورۂ اِنْشِقاق	583
سورۂ اِنْشِقاق کا تعارف	583
مقامِ نزول	583
رکوع اور آیات کی تعداد	583
”اِنْشِقاق“ نام رکھنے کی وجہ	583
سورۂ اِنْشِقاق کے مضامین	583
سورۂ مُطَفِّفِین کے ساتھ مناسبت	584
اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے عمل کریں اور ناراض کرنے والے اعمال سے بچیں	585
قیامت کے دن ایمان والوں کے حساب کی صورتیں	587
بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والوں کا حال	589
آخرت سے غفلت اور بے فکری انتہائی نقصان دِہ ہے	591
شفق سے کیا مراد ہے؟	592
سجدۂ تلاوت سے متعلق 8 شرعی مسائل	594
کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے حال پر غور کریں	596
سورۂ بُروج	597
سورۂ بروج کا تعارف	597
مقامِ نزول	597
رکوع اور آیات کی تعداد	597
”بروج“ نام رکھنے کی وجہ	597
سورۂ بروج سے متعلق دو اَحادیث	597
سورۂ بروج کے مضامین	597
سورۂ اِنْشِقاق کے ساتھ مناسبت	598
جمعہ اور عرفہ کے دن کے 6 فضائل	600
کھائی والوں کا واقعہ	602
کھائی والوں کے واقعے سے حاصل ہونے والی معلومات	605
کافر مومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟	606

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مسلمانوں کے اَخلاق کیسے ہونے چاہئیں	607
مومن کی علامت	607
ظالموں کے لئے نصیحت	609
آیت "هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ" سے حاصل ہونے والی معلومات	612
قرآنِ کریم کی عظمت وشان	614
سورۂ طارق	615
سورۂ طارق کا تعارف	615
مقامِ نزول	615
رکوع اور آیات کی تعداد	615
"طارق" نام رکھنے کی وجہ	615
سورۂ طارق سے متعلق دو اَحادیث	615
سورۂ طارق کے مضامین	616
سورۂ بروج کے ساتھ مناسبت	616
آیت "اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ" سے حاصل ہونے والی معلومات	618
قیامت کے دن پوشیدہ اعمال ظاہر کردیئے جائیں گے	620
قرآن فیصلہ کُن کلام ہے	622
سورۂ اعلیٰ	624
سورۂ اعلیٰ کا تعارف	624
مقامِ نزول	624
رکوع اور آیات کی تعداد	624
"اعلیٰ" نام رکھنے کی وجہ	624
سورۂ اعلیٰ سے متعلق 3 اَحادیث	624
سورۂ اعلیٰ کے مضامین	625
سورۂ طارق کے ساتھ مناسبت	625
آیت "اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى" سے حاصل ہونے والی معلومات	627
انسان اچھا یا برا راستہ چننے کا اختیار رکھتا ہے	629
دنیا اور اس کی نعمتوں کا حال	630
آیت "سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى" سے حاصل ہونے والی معلومات	633
ظاہر و باطن دونوں کو درست رکھنا چاہئے	635
نصیحت فائدہ دے یا نہ دے، بہر حال نصیحت کرنے کا حکم ہے	637
صوفیاء کے نزدیک تَزْکِیَہ کا مطلب	640
دُنْیَوی زندگی کی لذتوں میں کھو کر آخرت کو نہ بھلا دیا جائے	641
سورۂ غاشیہ	644
سورۂ غاشیہ کا تعارف	644
مقامِ نزول	644
رکوع اور آیات کی تعداد	644
"غاشیہ" نام رکھنے کی وجہ	644
سورۂ غاشیہ سے متعلق حدیث	644

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سورۂ غاشیہ کے مضامین	644	”بلد“ نام رکھنے کی وجہ	676
سورۂ اعلیٰ کے ساتھ مناسبت	645	سورۂ بلد کے مضامین	676
اونٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات	652	سورۂ فجر کے ساتھ مناسبت	677
روحانی پہاڑ	653	مکہ مکرمہ کے فضائل	678
جدید علوم کو حاصل کرنا نفع بخش ہے	654	مدینہ منورہ کے فضائل	679
سورۂ فجر	656	مصائب اور تکالیف میں بے شمار حکمتیں ہیں	682
سورۂ فجر کا تعارف	656	بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام	683
مقامِ نزول	656	زبان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کی ترغیب	685
رکوع اور آیات کی تعداد	656	غلام آزاد کرنے یا آزادی میں اس کی مدد کرنے کے فضائل	688
”فجر“ نام رکھنے کی وجہ	656	بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کے فضائل	688
سورۂ فجر کے مضامین	656	یتیم کی کفالت اور اس کے ساتھ احسان کرنے کے فضائل	688
سورۂ غاشیہ کے ساتھ مناسبت	658	مسکین کی مدد کرنے اور اسے کھانا کھلانے کے فضائل	689
ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے فضائل	658	ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا	690
رمضان کے آخری عشرے کی اہمیت	659	**سورۂ شمس**	693
عاشورہ کے فضائل	663	سورۂ شمس کا تعارف	693
شداد کا بنایا ہوا شہر	669	مقامِ نزول	693
مال کی محبت انتہائی تباہ کن ہے	674	رکوع اور آیات کی تعداد	693
انسانی نفس کے تین درجے	676	”شمس“ نام رکھنے کی وجہ	693
سورۂ بلد	676	سورۂ شمس سے متعلق احادیث	693
سورۂ بلد کا تعارف	676		
مقامِ نزول	676		
رکوع اور آیات کی تعداد	676		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
سورۂ شمس کے مضامین	693
سورۂ بلد کے ساتھ مناسبت	694
نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک دعا	697
نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے	697
سورۂ لیل	700
سورۂ لیل کا تعارف	700
مقامِ نزول	700
رکوع اور آیات کی تعداد	700
”لیل“ نام رکھنے کی وجہ	700
سورۂ لیل سے متعلق حدیث	700
سورۂ لیل کے مضامین	700
سورۂ شمس کے ساتھ مناسبت	701
رات اور دن، اللّٰہ تعالٰی کی نعمتیں اور اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں	702
آیت ”اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى“ سے حاصل ہونے والی معلومات	705
راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے کے فضائل	707
بخل کرنے، آخرت سے بے پرواہ بننے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے کی وعیدیں	709
دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے	712
اللّٰہ تعالٰی کے نیک بندوں سے دین و دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا جائز ہے	713
حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل	715
اللّٰہ تعالٰی کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مقام	717
سورۂ والضُّحٰی	719
سورۂ وَالضُّحٰی کا تعارف	719
مقامِ نزول	719
رکوع اور آیات کی تعداد	719
” وَالضُّحٰی “ نام رکھنے کی وجہ	719
سورۂ وَالضُّحٰی کے مضامین	719
سورۂ لیل کے ساتھ مناسبت	720
چاشت کی نماز کے 3 فضائل	721
چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل	721
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ	725
تین خوش نصیب حضرات	729
حقیقی طور پر مالدار کون ہے؟	729
یتیموں سے متعلق دینِ اسلام کا اعزاز	730
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی	732
آیت ” وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ “ سے حاصل ہونے والی معلومات	735

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
سورۂ اَلَمْ نَشْرَح	736
سورۂ اَلَمْ نَشْرَح کا تعارف	736
مقامِ نزول	736
رکوع اور آیات کی تعداد	736
”اَلَمْ نَشْرَح“ نام رکھنے کی وجہ	736
سورۂ اَلَمْ نَشْرَح کے مضامین	736
سورۂ وَالضُّحٰی کے ساتھ مناسبت	737
آیت ” اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ “ سے حاصل	
ہونے والی معلومات	739
حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا غمِ اُمّت	741
مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے	747
آیت ” فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ “ سے حاصل ہونے	
والی معلومات	748
اللہ تعالٰی پر توکّل کرنے اور اس کا فضل مانگنے کی	
ترغیب	750
سورۂ وَالتِّیْن	751
سورۂ وَالتِّیْن کا تعارف	751
مقامِ نزول	751
رکوع اور آیات کی تعداد	751
”وَالتِّیْن“ نام رکھنے کی وجہ	751
سورۂ وَالتِّیْن سے متعلق حدیث	751
سورۂ وَالتِّیْن کے مضامین	751

عنوان	صفحہ
سورۂ اَلَمْ نَشْرَح کے ساتھ مناسبت	752
انجیر اور زیتون کے بارے میں احادیث	753
اللہ تعالٰی کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ	755
آیت ”ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ“ سے حاصل	
ہونے والی معلومات	756
آیت ”اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا“ سے حاصل ہونے والی	
معلومات	758
سورۂ علق	760
سورۂ علق کا تعارف	760
مقامِ نزول	760
رکوع اور آیات کی تعداد	760
”علق“ نام رکھنے کی وجہ	760
سورۂ علق کے مضامین	760
سورۂ وَالتِّیْن کے ساتھ مناسبت	761
تلاوت کرنے سے پہلے ” بِسْمِ اللّٰه “ پڑھنے کا	
شرعی حکم	762
کتابت کی فضیلت	764
سورۂ علق کی آیت نمبر 6 تا 8 سے حاصل ہونے والی	
معلومات	765
اللہ تعالٰی کی اطاعت اور نماز پڑھنے سے روکنے کی	
وعید	767
سورۂ علق کی آیت نمبر 11 اور 12 سے حاصل ہونے	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
والی معلومات	768
سورۂ علق کی آیت نمبر 13 تا 16 سے حاصل ہونے والی معلومات	770
سورۂ علق کی آیت نمبر 17 اور 18 سے حاصل ہونے والی معلومات	771
آیت ”وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات	771
سورۂ قَدر	773
سورۂ قدر کا تعارف	773
مقام نزول	773
رکوع اور آیات کی تعداد	773
”قدر“ نام رکھنے کی وجہ	773
سورۂ قدر کے مضامین	773
سورۂ علق کے ساتھ مناسبت	773
شبِ قدر کے فضائل	774
شبِ قدر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے	775
شبِ قدر کو پوشیدہ رکھے جانے کی وجوہات	775
ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات	777
سورۂ بَیِّنَه	779
سورۂ بینه کا تعارف	779
مقام نزول	779
رکوع اور آیات کی تعداد	779
” بَیِّنَه “ نام رکھنے کی وجہ	779
سورۂ بَیِّنَه سے متعلق حدیث	779
سورۂ بَیِّنَه کے مضامین	779
سورۂ قدر کے ساتھ مناسبت	780
سورۂ بَیِّنَه کی آیت نمبر 1 سے حاصل ہونے والی معلومات	781
آیت ”وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات	783
آیت ”اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا“ سے حاصل ہونے والی معلومات	784
آیت ”جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات	786
سورۂ زلزال	787
سورۂ زِلزال کا تعارف	787
مقام نزول	787
رکوع اور آیات کی تعداد	787
”زِلزال“ نام رکھنے کی وجہ	787
سورۂ زِلزال کے فضائل	787
سورۂ زِلزال کے مضامین	788
سورۂ بَیِّنَه کے ساتھ مناسبت	788
ہمارے اعمال کے گواہ	791
نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد اور گناہ چھوٹا سا بھی	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
وبال ہے	793
سورۂ عادیات	
سورۂ عادِیات کا تعارف	795
مقامِ نزول	795
رکوع اور آیات کی تعداد	795
''عادِیات'' نام رکھنے کی وجہ	795
سورۂ عادِیات کے مضامین	795
سورۂ زِلزال کے ساتھ مناسبت	796
آیت '' وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا '' سے حاصل ہونے والی معلومات	796
مقبولوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے	797
سورۂ عادِیات کی آیت نمبر3 تا 5 سے حاصل ہونے والی معلومات	798
مال سے محبت کی چار صورتیں	800
سورۂ قارِعہ	
سورۂ قارعہ کا تعارف	801
مقامِ نزول	801
رکوع اور آیات کی تعداد	801
''قارِعہ'' نام رکھنے کی وجہ	801
سورۂ قارعہ کے مضامین	801
سورۂ عادِیات کے ساتھ مناسبت	802
سورۂ تکاثر	807
سورۂ تکاثر کا تعارف	807
مقامِ نزول	807
رکوع اور آیات کی تعداد	807
''تکاثُر'' نام رکھنے کی وجہ	807
سورۂ تکاثر کے فضائل	807
سورۂ تکاثر کے مضامین	808
سورۂ قارِعہ کے ساتھ مناسبت	808
کثرتِ مال کی حرص کی مذمت	809
مال اور اولاد کی حقیقت	812
قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا	814
سورۂ عصر	816
سورۂ عصر کا تعارف	816
مقامِ نزول	816
رکوع اور آیات کی تعداد	816
''عصر'' نام رکھنے کی وجہ	816
سورۂ عصر کے مضامین	816
سورۂ تکاثر کے ساتھ مناسبت	816
سورۂ عصر کی آیت نمبر2 اور 3 سے حاصل ہونے والی معلومات	819
سورۂ عصر کی آیت نمبر3 سے معلوم ہونے والے مسائل	819

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
سورۂ ھُمَزَہ	821
سورۂ ھُمَزَہ کا تعارف	821
مقامِ نزول	821
رکوع اور آیات کی تعداد	821
”ھُمَزَہ“ نام رکھنے کی وجہ	821
سورۂ ھُمَزَہ کے مضامین	821
سورۂ عصر کے ساتھ مناسبت	821
غیبت اور عیب جوئی کی مذمت	822
مال جمع کرنے اور گن گن کر رکھنے کی مذموم صورتیں	824
جہنم کی آگ دوسری آگوں کی طرح نہیں	825
سورۂ فیل	826
سورۂ فیل کا تعارف	826
مقامِ نزول	826
رکوع اور آیات کی تعداد	826
”فیل“ نام رکھنے کی وجہ	826
سورۂ فیل کے مضامین	826
سورۂ ھُمَزَہ کے ساتھ مناسبت	826
سورۂ قریش	829
سورۂ قریش کا تعارف	829
مقامِ نزول	829
رکوع اور آیات کی تعداد	829
”قریش“ نام رکھنے کی وجہ	829
سورۂ قریش کے مضامین	829
سورۂ فیل کے ساتھ مناسبت	829
قریش کا تعارف	831
قریش کے بارے میں اَحادیث	831
سورۂ قریش کی آیت نمبر 3 سے حاصل ہونے والی معلومات	832
لوگوں کو سہولت دینا اور معاشرے میں امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیح اور خصوصیت ہے	932
سورۂ ماعون	834
سورۂ ماعون کا تعارف	834
مقامِ نزول	834
رکوع اور آیات کی تعداد	834
”ماعون“ نام رکھنے کی وجہ	834
سورۂ ماعون کے مضامین	834
سورۂ قریش کے ساتھ مناسبت	835
یتیموں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے میں اسلام کی تعلیمات	837
مسکین کے ساتھ کفار کا طرزِ عمل اور دینِ اسلام کی تعلیمات	839
نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام	840
ریاکاری کی تعریف اور اس کی مذمت	841
گھروں میں استعمال کی معمولی چیزیں حاجت سے	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
زیادہ رکھیں	843	مقامِ نزول	853
سورۂ کوثر	844	رکوع اور آیات کی تعداد	853
سورۂ کوثر کا تعارف	844	’’نصر‘‘ نام رکھنے کی وجہ	853
مقامِ نزول	844	سورۂ نصر کے مضامین	853
رکوع اور آیات کی تعداد	844	سورۂ کافرون کے ساتھ مناسبت	853
’’کوثر‘‘ نام رکھنے کی وجہ	844	سورۂ نصر کی آیت نمبر 2 سے حاصل ہونے والی	
سورۂ کوثر کے مضامین	844	معلومات	855
سورۂ ماعون کے ساتھ مناسبت	845	**سورۂ لَھَب**	857
آیت ’’اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ‘‘ سے حاصل ہونے		سورۂ لہب کا تعارف	857
والی معلومات	846	مقامِ نزول	857
سورۂ کافرون	849	رکوع اور آیات کی تعداد	857
سورۂ کافرون کا تعارف	849	’’لہب‘‘ نام رکھنے کی وجہ	857
مقامِ نزول	849	سورۂ لہب کا شانِ نزول	857
رکوع اور آیات کی تعداد	849	سورۂ لہب کے مضامین	858
’’کافرون‘‘ نام رکھنے کی وجہ	849	سورۂ نصر کے ساتھ مناسبت	858
سورۂ کافرون کے فضائل	849	**سورۂ اِخلاص**	862
سورۂ کافرون کے مضامین	849	سورۂ اِخلاص کا تعارف	862
سورۂ کوثر کے ساتھ مناسبت	850	مقامِ نزول	862
سورۂ کافرون کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی		رکوع اور آیات کی تعداد	862
معلومات	851	’’سورۂ اِخلاص‘‘ کے اَسماء اور ان کی وجہِ تسمیہ	862
سورۂ نَصر	853	سورۂ اِخلاص کے فضائل	862
سورۂ نصر کا تعارف	853	سورۂ اخلاص کا شانِ نزول	863

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سورۂ اخلاص کے مضامین	864	تعویذات سے متعلق ایک اہم شرعی مسئلہ	871
سورۂ ابولہب کے ساتھ مناسبت	864	**سورۂ ناس**	873
سورۂ فَلَق	866	سورۃُ النّاس کا تعارف	873
سورۂ فلق کا تعارف	866	مقامِ نزول	873
مقامِ نزول	866	رکوع اور آیات کی تعداد	873
رکوع اور آیات کی تعداد	866	”اَلنَّاس“ نام رکھنے کی وجہ	873
”فلق“ نام رکھنے کی وجہ	866	سورۃُ النّاس کے مضامین	873
سورۂ فلق اور سورۂ وَالنَّاس کے فضائل	866	سورۂ فلق کے ساتھ مناسبت	873
سورۂ فلق اور سورۃُ النّاس کا شانِ نزول	867	انسان کی عظمت و شرافت	874
تعویذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ	868	وسوسہ اور اِلہام میں فرق	875
سورۂ فلق اور سورۃُ النّاس کے شانِ نزول سے حاصل		جنوں اور انسانوں کے شیاطین سے پناہ مانگیں	876
ہونے والی معلومات	868	ماٰخذ و مراجع	877
سورۂ فلق کے مضامین	869	ضمنی فہرست	882
سورۂ اِخلاص کے ساتھ مناسبت	869		

www.dawateislami.net

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

28

پارہ نمبر...... 28

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة

سورۂ مجادلہ کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ مجادلہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 3 رکوع اور 22 آیتیں ہیں۔

''مُجَادلہ'' نام رکھنے کی وجہ

بحث اور تکرار کرنے والی عورت کو عربی میں ''مُجَادِلَہ'' کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ظِہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس کا نام ''سورۂ مجادلہ'' رکھا گیا۔

سورۂ مجادلہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ظِہار اور اس کے کَفّارے سے متعلق اور چند دیگر چیزوں کے بارے میں شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ مزید اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں

(1)......اس سورت کی ابتداء میں حضرت خولہ بنتِ ثَعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ظِہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث اور ظِہار سے متعلق چند احکام بیان کئے گئے۔

(2)......مجلس کے چند آداب بیان کئے گئے اور مسلمانوں کو اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

1 ......خازن، سورۃ المجادلۃ، ٤/٢٣٥.

www.dawateislami.net

کے احکامات پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، نیز علماءِ دین کی تعریف کی گئی اور ان کے مرتبہ و مقام کو واضح کیا گیا۔

(3)......ان منافقین کی سرزنش کی گئی جو یہودیوں سے محبت کرتے تھے، مسلمانوں کے راز ان تک پہنچاتے تھے، جھوٹی قسمیں کھاتے تھے، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عداوت رکھتے اور ان کے احکامات کی مخالفت کرتے تھے۔

(4)......اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ مسلمان کافروں سے محبت نہ رکھیں اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی اور خاندان کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔

سورۂ حدید کے ساتھ مناسبت

سورۂ مجادلہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''حدید'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ حدید میں اللہ تعالیٰ کی عظیم اور جلیل صفات ذکر کی گئیں کہ وہ ظاہر ہے، باطن ہے، اور اس کا علم ایسا محیط ہے کہ زمین کے اندر موجود اور اس سے نکلنے والی ہر چیز کو جانتا ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو آسمان میں چڑھتا ہے اور اس کی مخلوق جہاں کہیں ہو وہ اس کے ساتھ ہے، اور سورۂ مجادلہ کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کے ان اوصاف پر دلالت کرنے والا واقعہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں مناجات کرنے والی عورت کی بات کو سن لیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ﳓ
وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَاؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝۱

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے اور اللہ سے شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کررہی ہے اور اللہ کی بارگاہ میں شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، بیشک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا: بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کررہی ہے۔﴾ **شانِ نزول:** حضرت اوس بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کسی بات پر اپنی زوجہ حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا: تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے۔ یہ کہنے کے بعد حضرت اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ندامت ہوئی، یہ کلمہ زمانۂ جاہلیت میں طلاق شمار کیا جاتا تھا اس لئے حضرت اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی زوجہ سے کہا: میرے خیال میں تو مجھ پر حرام ہوگئی ہے۔ حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام واقعات ذکر کئے اور عرض کیا: میرا مال ختم ہوچکا، ماں باپ وفات پاگئے، عمر زیادہ ہوگئی اور بچے چھوٹے چھوٹے ہیں، اگر انہیں ان کے باپ کے پاس چھوڑوں تو ہلاک ہوجائیں گے اور اپنے ساتھ رکھوں تو بھوکے مرجائیں گے، اب ایسی کیا صورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہ ہو۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''تیرے بارے میں میرے پاس کوئی حکم نہیں، یعنی ابھی تک ظِہار کے متعلق کوئی جدید حکم نازل نہیں ہوا اور پرانا دستور یہی ہے کہ ظِہار سے عورت حرام ہوجاتی ہے۔ حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، حضرت اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے طلاق کا لفظ نہیں کہا، وہ میرے بچوں کے باپ ہیں اور مجھے بہت ہی پیارے ہیں، اسی طرح وہ بار بار عرض کرتی رہیں اور جب اپنی خواہش کے مطابق جواب نہ پایا تو آسمان کی طرف سر اُٹھا کر کہنے لگی: یااللہ! عَزَّوَجَلَّ، میں تجھ سے اپنی محتاجی، بے کسی اور پریشان حالی کی شکایت کرتی ہوں، اپنے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر میرے حق میں ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مصیبت دور ہوجائے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس سے فرمایا: خاموش ہوجا

www.dawateislami.net

اور دیکھ، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ مبارک پر وحی کے آثار ظاہر ہیں۔ جب وحی پوری ہوگئی تو ارشاد فرمایا: ’’اپنے شوہر کو بلاؤ۔ حضرت اوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بیشک اللّٰہ تعالٰی نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے اور اللّٰہ تعالٰی کی بارگاہ میں اپنے حال، فاقے اور تنہائی کے شدید ہونے کی شکایت کرتی ہے اور اللّٰہ تعالٰی تم دونوں کی آپس میں ہونے والی گفتگو سن رہا ہے، بیشک جو اللّٰہ تعالٰی سے مناجات کرے اور اس کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرے تو اللّٰہ تعالٰی اس کی مناجات کو سننے والا اور شکایت کُنِندہ کو دیکھنے والا ہے۔[1]

نوٹ: خیال رہے کہ حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بحث و تکرار کرنا مخالفت یا مقابلہ کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ کرم طلب کرنے کے لیے تھا اور اس سے اپنے دکھ درد کا اظہار مقصود تھا اور حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت چونکہ آپ کی باندی غلام ہیں اس لئے کرم طلب کرنے کے لئے آپ سے عرض و معروض کر سکتے ہیں، نیز یاد رہے کہ اللّٰہ تعالٰی کی بارگاہ میں ہر شکایت کرنی بری نہیں بلکہ بے صبری والی شکایت کرنا برا ہے۔

حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا احترام

حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حاصل ہونے والی اس خصوصیت کی وجہ سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے دورِ خلافت میں ایک بار حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس سے گزرے، اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دراز گوش پر سوار تھے اور لوگوں کا ایک ہجوم ساتھ تھا۔ حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان کو روک لیا اور نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے عمر! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، وہ دن تجھے یاد ہیں جب تمہیں عمیر کہا جاتا تھا، پھر عمر کہا جانے لگا اور اب تمہیں لوگ امیر المؤمنین کہنے لگے ہیں، تو اے عمر! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، اللّٰہ تعالٰی سے ڈرتے رہا کرو، جو شخص موت پر یقین رکھتا ہے

1 ......خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ١، ٤/٢٣٥؛ مدارک، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ١، ص١٢١٥، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اسے اندیشہ رہتا ہے کہ کوئی ضروری چیز رہ نہ جائے اور جسے حساب کا یقین ہوتا ہے وہ عذاب سے ڈرتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہو کر ان کی نصیحت کو سنتے رہے اور جب کافی وقت گزر گیا تو لوگوں نے عرض کی: اے امیر المومنین! اس بڑھیا کے لیے آپ اتنی دیر کھڑے رہیں گے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر یہ مجھے صبح سے شام تک روک کر رکھے تو میں کھڑا رہوں گا اور صرف نماز کے وقت میں رخصت لوں گا، کیا تم جانتے نہیں کہ یہ بوڑھی خاتون کون ہے؟ یہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہے جس کی فریاد کو اللّٰہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سنا، کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ربُّ العالمین تو اس کی بات سنے اور عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہ سنے؟ (1)

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْؕ-اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْؕ-وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًاؕ-وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بے شک بُری اور نِری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللّٰہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا اور بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللّٰہ ضرور بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔

﴿ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ: تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں۔﴾ اس آیت

1 ...... قرطبی، المجادلة، تحت الآیة: ۱، ۹/۱۹۷، الجزء السابع عشر.

www.dawateislami.net

میں ظہار کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں اور انہیں اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں، یہ کہنے سے وہ ان کی مائیں نہیں ہوگئیں بلکہ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا ہے اور بیشک ظہار کرنے والے بیویوں کو ماں کہہ کر ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں، بیوی کو کسی طرح ماں کے ساتھ تشبیہ دینا ٹھیک نہیں اور بیشک اللّٰہ تعالیٰ انہیں ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔[1]

ظِہار کی تعریف اور اس سے متعلق 4 شرعی اَحکام

اس آیت میں ظہار کرنے والوں کا ذکر ہوا، اس مناسبت سے یہاں ظہار کی تعریف اور اس سے متعلق 4 شرعی اَحکام ملاحظہ ہوں، چنانچہ صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ظہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اُس کے کسی جُز ءِ شائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو، یا اس کے کسی ایسے عُضْو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً (بیوی سے) کہا: تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے، یا (یوں کہا کہ) تیرا سر، یا تیری گردن، یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔[2]

اور ظہار سے متعلق 4 شرعی اَحکام درج ذیل ہیں،

(1)......جس عورت سے تشبیہ دی اگر اُس کی حرمت عارضی ہے ہمیشہ کے لیے نہیں تو ظہار نہیں (ہوگا) مثلاً (جس سے تشبیہ دی وہ) زوجہ کی بہن، یا جس کو تین طلاقیں دی ہیں، یا مجوسی یا بت پرست عورت (ہے) کہ یہ مسلمان یا کتابیہ ہو سکتی ہیں اور ان کی حرمت دائمی نہ ہونا ظاہر (ہے)۔[3]

(2)......محارم سے مراد عام ہے نسبی ہوں یا رضاعی یا سسرالی رشتہ سے، لہٰذا ماں، بہن، پھوپھی، لڑکی اور رضاعی ماں اور بہن وغیرہما اور زوجہ کی ماں اور لڑکی جبکہ زوجہ مدخولہ (یعنی اس سے حقِ زوجیت ادا کیا) ہو، اور مدخولہ نہ ہو تو اُس کی لڑکی سے تشبیہ دینے میں ظہار نہیں کہ وہ محارم میں نہیں۔ یوہیں جس عورت سے اُس کے باپ یا بیٹے نے مَعَاذَ اللّٰہ زنا کیا ہے اُس سے تشبیہ دی یا جس عورت سے اس نے زنا کیا ہے اُس کی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار ہے۔

1 ......خازن، المجادلة، تحت الآية: ۲، ۲۳۶/۴.

2 ......بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، ظہار کا بیان، ۲/۲۰۵-۲۰۶۔

3 ......بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، ظہار کا بیان، ۲/۲۰۶۔

www.dawateislami.net

(3)……عورت مرد سے ظِہار کے الفاظ کہے تو ظِہار نہیں بلکہ (یہ الفاظ) لَغْو ہیں۔ [1]

(4)……ظِہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ دیدے اُس وقت تک اُس عورت سے جماع کرنا، یا شہوت کے ساتھ اُس کا بوسہ لینا، یا اُس کو چھونا، یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر لب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں، کفارہ سے پہلے جماع کر لیا تو توبہ کرے اور اُس کے لیے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا، مگر خبردار! پھر ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی یہ جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے۔ [2]

نوٹ: ظِہار سے متعلق مزید مسائل کی معلومات حاصل کرنے کے لئے بہارِ شریعت حصہ 8 سے ”ظِہار کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔ نیز یاد رہے کہ دودھ پلانے والیاں دودھ پلانے کی وجہ سے ماؤں کے حکم میں ہیں اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُنَّ حرمت اور تعظیم کے اعتبار سے مائیں بلکہ حقیقی ماؤں سے بڑھ کر ہیں، لہٰذا یہ آیت اُس آیت کے خلاف نہیں جس میں ارشاد فرمایا گیا:

وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ [3] — ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

کیونکہ یہاں حقیقی ماں کا ذکر ہے اور سورۂ اَحزاب میں حکمی ماں کا ذکر ہے۔

وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّاؕ-ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ(۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللّٰہ تمہارے

1 ……بہار شریعت، حصہ ہشتم، ظہار کا بیان، ۲/۲۰۷۔

2 ……بہار شریعت، حصہ ہشتم، ظہار کا بیان، ۲/۲۰۸۔

3 ……احزاب: ٦۔

www.dawateislami.net

کاموں سے خبر دار ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہیں پھر اپنی کہی ہوئی بات کا تدارک (تلافی) کرنا چاہیں تو (اس کا کفارہ) میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے یہ وہ ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللّٰہ تمہارے کاموں سے خوب خبر دار ہے۔

﴿وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ: اور وہ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہیں۔﴾ اس سے پہلی آیت میں ظہار کی مذمت بیان کی گئی اور اب یہاں سے ظہار کا شرعی حکم بیان کیا جارہا ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ظہار کریں، پھر اس ظہار کو توڑ دینا اور اس کی وجہ سے ہونے والی حرمت کو ختم کردینا چاہیں تو ان پر ظہار کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے، لہٰذا اُن پر ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کریں، یہ وہ حکم ہے جس کے ذریعے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے تاکہ تم دوبارہ ظہار نہ کرو اور اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو اور یہ بات یاد رکھو کہ اللّٰہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے اور وہ تمہیں ان کی جزا دے گا، لہٰذا اللّٰہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شریعت کی جو حدود مقرر کی ہیں ان کی حفاظت کرو اور کسی حد کو نہ توڑو۔[1]

ظہار کا کفارہ کب واجب ہے؟

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں: ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اُس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادۂ جماع تھا مگر زوجہ مرگئی تو واجب نہ رہا۔[2]

جب غلام پر قدرت ہے اگرچہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ آزاد کرنے ہی سے ہوگا اور اگر غلام کی اِستطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اس کے پاس دام نہیں تو کفارہ میں پے در پے (یعنی مسلسل) دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اُس کے پاس خدمت کا غلام ہے یا مدیون (یعنی مقروض) ہے اور دَین (یعنی قرض) ادا کرنے کے لیے غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان

1 ......مدارك، المجادلة، تحت الآية: ۳، ص۱۲۱۶، خازن، المجادلة، تحت الآية: ۳، ۴/۲۳۷، روح البيان، المجادلة، تحت الآية: ۳، ۹/۳۹۲، ملتقطاً۔

2 ......بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، کفارہ کا بیان، ۲/۲۱۰۔

www.dawateislami.net

صورتوں میں بھی روزے وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں کرسکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہوگا۔ (1)

نوٹ: ظہار کے کفارے سے متعلق مزید مسائل کی معلومات حاصل کرنے کے لئے بہارِ شریعت حصہ 8 سے ”کفارہ کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔

فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّاۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًاؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہوسکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جو شخص (غلام) نہ پائے تو میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (شوہر پر لازم ہے) پھر جو (روزے کی) طاقت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے) یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

﴿ **فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ:** پھر جو شخص (غلام) نہ پائے۔﴾ اس آیت میں ظہار کے کفارے کی مزید دو صورتیں بیان کی جارہی ہیں، چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ پھر جسے غلام نہ ملے تو اس صورت میں ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا شوہر پر لازم ہے، پھر جو اتنے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا شوہر پر لازم ہے۔ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

1 ...... بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، کفارہ کا بیان، ۲/ ۲۱۳۔

www.dawateislami.net

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان رکھو،ان کی فرمانبرداری کرواور جاہلیت کے طریقے چھوڑ دواور یہاں جوظِہار اور اس کے کفارے کے اَحکام بیان ہوئے یہ اللّٰہ تعالیٰ کی حدیں ہیں،ان کو توڑنا اور ان سے تجاوُز کرنا جائز نہیں اور کافروں کے لیے قیامت کے دن دردناک عذاب ہے۔ (1)

روزے رکھ کراور مسکینوں کو کھانا کھلا کر ظِہار کا کفارہ ادا کرنے سے متعلق 10 شرعی مسائل

یہاں آیت میں کفارے کی بیان کردہ دوصورتوں سے متعلق 10 شرعی احکام ملاحظہ ہوں،

(1)......روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ نہ اِس مدت کے اندر ماہِ رمضان ہو، نہ عیدُ الفطر،نہ عیدِ اَضحٰی نہ اَیّامِ تشریق۔ ہاں اگر مسافر ہے تو ماہِ رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے،مگر وہ اَیّام جن میں روزہ رکھنا ممنوع ہے،اُن میں اسے بھی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔

(2)......روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے تو دوسرا مہینہ ختم ہونے پر کفارہ ادا ہوگیا اگرچہ دونوں مہینے 29 دن کے ہوں جبکہ اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہوں تو ساٹھ پورے رکھنے ہوں گے اور اگر پندرہ روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا پھر اس مہینے کے روزے رکھ لیے اور یہ 29 دن کا مہینہ ہو،اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لیے کہ 59 دن ہوئے جب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(3)......کفارہ کا روزہ توڑ دیا خواہ سفر وغیرہ کسی عذر سے توڑا یا عذر کے بغیر توڑ دیا، یا ظِہار کرنے والے نے جس عورت سے ظِہار کیا ان دومہینوں کے اندر دن یا رات میں اُس سے جان بوجھ کر یا بھول کر صحبت کرلی تو نئے سرے سے روزے رکھے کیونکہ شرط یہ ہے کہ جماع سے پہلے دومہینے کے پے درپے روزے رکھے اوران صورتوں میں یہ شرط نہ پائی گئی۔

(4)......روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور صحت یاب ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور اس میں یہ اختیار ہے کہ اکٹھے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے یا مُتَفَرِّق طور پر،مگر شرط یہ ہے کہ اس دوران روزے رکھنے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھلانا صدقہ نفل ہوگا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہوں گے اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے علاوہ دوسرے ساٹھ مسکینوں کو کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضروری ہے کہ پہلے یا بعد والے مسکینوں کو پھر ایک وقت کھلائے۔

1......خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۵، ۴/ ۲۳۷، مدارک، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۵، ص ۱۲۱۷، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

(5)......شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہواُن میں کوئی ایسا نابالغ نہ ہوجو بالغ ہونے کے قریب ہو، ہاں اگر ایک جوان کی پوری خوراک کا اُسے مالک کردیا تو کافی ہے۔

(6)......یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی مقدار یعنی نصف صاع (تقریباً دو کلو) گندم یا ایک صاع (تقریباً چار کلو) جو یا ان کی قیمت کا مالک کردیا جائے، مگر مباح کردینا کافی نہیں (بلکہ مالک بنانا ضروری ہے) اور یہ اُنہی لوگوں کو دے سکتے ہیں جنہیں صدقۂ فطر دے سکتے ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صبح کو کھلائے اور شام کے لیے قیمت دیدے یا شام کو کھلائے اور صبح کے کھانے کی قیمت دیدے، یا دو دن صبح کو یا شام کو کھلائے، یا تیس کو کھلائے اور تیس کو دیدے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اختیار ہے۔

(7)......کھلانے میں پیٹ بھر کر کھلانا شرط ہے اگرچہ تھوڑے ہی کھانے میں سیر ہوجائیں اور اگر پہلے ہی سے کوئی سیر تھا تو اُس کا کھانا کافی نہیں اور بہتر یہ ہے کہ گندم کی روٹی اور سالن کھلائے اور اس سے اچھا کھانا ہو تو اور بہتر اور جو کی روٹی ہو تو سالن ضروری ہے۔

(8)......ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلایا، یا ہر روز صدقۂ فطر کی مقدار اُسے دیدیا جب بھی کفارہ ادا ہوگیا اور اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب دیدیا ایک دفعہ میں یا ساٹھ دفعہ کرکے، یا اُس کو سب مباح کرنے کے طور پر دیا تو صرف اُس ایک دن کا ادا ہوا۔ یوہیں اگر تیس مساکین کو ایک ایک صاع گندم دی یا دو دو صاع جو دیئے تو صرف تیس کو دینا قرار پائے گا یعنی تیس مساکین کو پھر دینا پڑے گا، یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک دن میں دیئے ہوں اور اگر دو دنوں میں دیئے ہوں تو جائز ہے۔

(9)......ایک سو بیس مسکینوں کو ایک وقت کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضروری ہے کہ ان میں سے ساٹھ کو پھر ایک وقت کھلائے خواہ اُسی دن یا کسی دوسرے دن اور اگر وہ نہ ملیں تو دوسرے ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھلائے۔

(10)......ظہار میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے ساٹھ مساکین کو کھلا دے اور اگر ابھی پورے ساٹھ مساکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں وطی کرلی تو اگرچہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے وہ باطل نہ ہوا، باقیوں کو کھلا دے، نئے سرے سے پھر ساٹھ کو کھلانا ضروری نہیں۔ (1)

1......بہار شریعت، حصہ ہشتم، کفارہ کا بیان، ۲/ ۲۱۳-۲۱۷۔

www.dawateislami.net

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌۚ(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کیے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی اور بے شک ہم نے روشن آیتیں اُتاریں اور کافروں کے لیے خواری کا عذاب ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ذلیل و رسوا کردیا جائے گا جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل و رسوا کردیئے گئے اور بیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور کافروں کے لیے رسوا کردینے والا عذاب ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ: **بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔**﴾ اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت اور دینِ اسلام کے دیئے ہوئے احکام کی پابندی کرنے کی تاکید کی گئی اور اس آیت میں ان لوگوں کے لئے وعید بیان کی گئی ہے جو ان کی مخالفت کرتے اور ان کا انکار کرتے ہیں، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل کئے جائیں گے جیسے ان سے پہلے لوگ رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی مخالفت کرنے کے سبب ذلیل و رسوا کردیئے گئے اور یہ ذلت اس لئے ہوگی کہ بیشک ہم نے رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی صداقت پر دلالت کرنے والی اور واضح احکام پر مشتمل روشن آیتیں اتاریں، اس کے باوجود انہوں نے مخالفت کی اور یہ تو دنیا کی سزا ہے جبکہ آخرت میں ان آیتوں کا انکار کرنے والے کافروں کے لیے رسوا کردینے والا عذاب ہے۔

آیت ”اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے۔

(2)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقبول بندوں کے دشمن کو جنگ کا اعلان بھی ہے اور اس کے مغلوب ہونے

www.dawateislami.net

کا اعلان بھی۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ نَسُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۶﴾

ع ۱

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں اُن کے کوتک جتا دے گا اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھائے گا پھر وہ انہیں ان کے اعمال بتائے گا، اللہ نے ان اعمال کو گن رکھا ہے اور وہ لوگ انہیں بھول گئے ہیں اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا: جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھائے گا۔﴾ یعنی کافروں کو رسوا کر دینے والا عذاب اس دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا یہاں تک کہ کسی ایک کو باقی نہ چھوڑے گا، پھر انہیں رسوا اور شرمندہ کرنے کیلئے ان کے اعمال بتائے گا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال کو گن رکھا ہے جبکہ وہ لوگ بے فکری اور توجہ نہ ہونے کے سبب دنیا میں کئے ہوئے اپنے اعمال بھول گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے اور اس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔[1]

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ لَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ لَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا

1 ......مدارك، المجادلة، تحت الآية: ۶، ص۱۲۱۷.

www.dawateislami.net

عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللّٰہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو چوتھا وہ موجود ہے اور پانچ کی تو چھٹا وہ اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے جہاں کہیں ہوں پھر انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انھوں نے کیا بے شک اللّٰہ سب کچھ جانتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (اے بندے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللّٰہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو ان میں چوتھا اللّٰہ ہی ہے اور پانچ کی سرگوشی ہو تو وہ اللّٰہ ہی ان کا چھٹا ہوتا ہے اور اس سے کم اور اس سے زیادہ جتنے بھی لوگ ہوں، اللّٰہ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں پھر اللّٰہ انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا، بیشک اللّٰہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

﴿اَلَمْ تَرَ: (اے بندے!) کیا تو نے نہ دیکھا۔﴾ اس سے پہلی آیت کے آخر میں بیان ہوا کہ ''اللّٰہ تعالٰی ہر چیز پر گواہ ہے'' اور اس آیت میں تاکید کے ساتھ یہ بات بیان کی جارہی ہے کہ اللّٰہ تعالٰی تمام معلومات کو جانتا ہے، چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللّٰہ تعالٰی جانتا ہے، اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں حتّٰی کہ جہاں کہیں تین شخص سرگوشی سے بات کریں اور اپنے راز آپس میں ایک دوسرے کو آہستہ آواز سے بتائیں اور اپنی مشاورت پر کسی کو مطلع نہ کریں تو ان میں چوتھا اللّٰہ تعالٰی ہی ہے جو ان کا مشاہدہ کرتا ہے، ان کی سرگوشی اور ان کے رازوں کو جانتا ہے اور اگر پانچ لوگ سرگوشی سے بات کریں تو وہ اللّٰہ تعالٰی ہی ان کا چھٹا ہوتا ہے اور (یہ چیز اسی تعداد پر موقوف نہیں بلکہ) تین سے کم اور پانچ سے زیادہ جتنے بھی لوگ ہوں، اللّٰہ تعالٰی اپنے علم وقدرت سے ان سب کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں، پھر اللّٰہ تعالٰی انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور انہیں ان کے اعمال کی جزادے گا، بیشک اللّٰہ تعالٰی سب کچھ جانتا ہے۔ (1)

1 ......تفسیر کبیر، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ٧، ١٠/ ٤٩٠، خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ٧، ٤/ ٢٣٩، مدارک، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ٧، ص١٢١٧، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ
وَ یَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ٘ وَ اِذَا جَآءُوْكَ
حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَ یَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ
بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جنہیں بری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہی کرتے ہیں جس کی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر انھیں جہنم بس ہے اس میں دھنسیں گے تو کیا ہی برا انجام۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہ اسی کام کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اُن الفاظ سے تمہیں سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے تمہیں سلام نہیں فرمایا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری باتوں کی وجہ سے اللہ ہمیں کیوں عذاب نہیں دیتا؟ انہیں جہنم کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا۔﴾

شانِ نزول: یہ آیت ان یہودیوں اور منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جو آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے اُن کی طرف اشارے کرتے جاتے تاکہ مسلمان یہ سمجھیں کہ اُن کے خلاف کوئی پوشیدہ بات کی جارہی ہے اور اس سے انہیں رنج ہو۔ اُن کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے

www.dawateislami.net

کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کے شہید ہونے یا شکست کھانے کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہوئے ہیں اور یہ اسی کے بارے باتیں بنا رہے ہیں اور اشارے کر رہے ہیں۔ جب منافقوں کی یہ حرکات بہت زیادہ ہوگئیں اور مسلمانوں نے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اس کی شکایتیں کیں تو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرما دیا، لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہ اسی منع کئے ہوئے کام کی طرف لوٹتے ہیں اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں۔

ان کا گناہ اور حد سے بڑھنا یہ ہے کہ مکاری کے ساتھ سرگوشیاں کر کے مسلمانوں کو رنج و غم میں ڈالتے ہیں اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی یہ ہے کہ ممانعت کے باوجود اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے کی رائے دیتے تھے۔ (1)

کسی کے سامنے سرگوشی سے بات نہ کی جائے

اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے سامنے سرگوشی سے بات کرنا اسے تشویش میں ڈال دیتا اور رنج و غم میں مبتلا کر دیتا ہے، لہٰذا اس سے بچنا چاہئے، اَحادیث میں بھی اس سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ (2)

اور حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جب تم تین افراد ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی باہم سرگوشی نہ کریں جب تک کہ بہت سے آدمیوں سے نہ مل جاؤ (یعنی تمہاری تعداد کثیر ہو جائے) ورنہ یہ بات اسے رنج پہنچائے گی۔ (3)

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

﴿ وَ اِذَا جَآءُوْكَ: اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں۔﴾ آیت کے اس حصے میں یہودیوں کی ایک اور بری

1 ……خازن، المجادلة، تحت الآية: ۸، ۴/۲۳۹.

2 ……بخاری، کتاب الاستئذان، باب لا يتناجى اثنان دون الثالث، ۴/۱۸۵، الحديث: ۶۲۸۸.

3 ……بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا اکثر من ثلاثة... الخ، ۴/۱۸۵، الحديث: ۶۲۹۰.

www.dawateislami.net

عادت کے بارے میں بیان کیا جا رہا ہے کہ یہ لوگ جب سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو کسی اچھے الفاظ سے سلام نہیں کرتے اور ان کے سلام کے الفاظ وہ نہیں ہوتے جن سے اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام فرمایا ہے۔

بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں یہودیوں کی ایک ذلیل حرکت

یہودی جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو یوں کہتے تھے ’’اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ‘‘ یعنی تم پر موت آئے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اس کے جواب میں ’’ عَلَیْکُمْ ‘‘ یعنی تم پر بھی موت آئے، فرما دیتے تھے، یہاں اسی سے متعلق 3 احادیث ملاحظہ ہوں،

(1)……اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: یہودیوں کی ایک جماعت رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا: ’’اَلسَّامُ عَلَیْکُم‘‘ یعنی تم پر موت ہو۔ میں ان کی گفتگو سمجھ گئی اور کہا: تم پر موت اور لعنت ہو۔ پھر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’اے عائشہ! جانے دو، اللّٰہ تعالٰی ہر کام میں نرمی پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’میں نے کہہ دیا تھا ’’وَعَلَیْکُم‘‘ یعنی تم پر ہو۔ (1)

(2)……حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں آئے اور انہوں نے کہا: ’’اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ‘‘ یعنی تم پر موت ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں جواب دیتے ہوئے کہا: تمہارے اوپر موت ہو، اللّٰہ تعالٰی تم پر لعنت کرے اور تم پر اللّٰہ تعالٰی غضب فرمائے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’اے عائشہ! جانے دو اور نرمی اختیار کرو، کج خُلقی اور بدگوئی سے بچو۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: جو انہوں نے کہا وہ آپ نے سنا نہیں؟ ارشاد فرمایا ’’کیا تم نے وہ نہیں سنا جو میں نے کہا۔ میں نے وہی بات ان پر لوٹا دی تھی پس ان کے بارے میں میرے الفاظ شرفِ قبولیّت حاصل کر گئے اور میرے بارے میں ان کے الفاظ قبول نہیں ہوئے۔ (2)

1……بخاری، کتاب الادب، باب الرفق فی الامر کلّہ، ٤/١٠٦، الحدیث: ٦٠٢٤.

2……بخاری، کتاب الادب، باب لم یکن النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاحشاً ولا متفحّشاً، ٤/١٠٨، الحدیث: ٦٠٣٠.

www.dawateislami.net

(3)……حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:ایک یہودی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی مجلس میں آیا اور اس نے کہا ’’اَلسَّامُ عَلَیْکُم ‘‘ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے اسے جواب دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا’’تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا؟صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی:اللّٰہ تعالٰی اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ جانتے ہیں،یارسولَ اللّٰہ!صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ،ہمارے خیال میں اس نے سلام کیا تھا۔ارشاد فرمایا’’نہیں،بلکہ اس نے یوں کہا’’اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ ‘‘یعنی تم پر موت ہو۔(وہ چلا گیا ہے)تم اسے واپس لے کر آؤ۔صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اسے واپس لے کر آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا’’تم نے’’اَلسَّامُ عَلَیْکُم ‘‘ کہا تھا؟اس نے جواب دیا:جی ہاں۔اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا’’جب اہلِ کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے تو تم کہو’’عَلَیْکَ مَا قُلْتَ‘‘،یعنی تم پر وہی نازل ہو جو تم نے کہا ہے۔پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ اللّٰهُ

ترجمۂ کنزُالعِرفان:اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اُن الفاظ سے تمہیں سلام کرتے ہیں جن سے اللّٰہ نے تمہیں سلام نہیں فرمایا۔(1)

﴿وَ یَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ:اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں۔﴾ آیت کے اس حصے میں یہودیوں کے بارے میں ایک اور بات بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں:ہماری باتوں کی وجہ سے اللّٰہ تعالٰی ہمیں کیوں عذاب نہیں دیتا؟ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نبی ہوتے تو ہماری اس گستاخی پر اللّٰہ تعالٰی ہمیں عذاب دیتا۔اس کے جواب میں اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:انہیں عذاب کے طور پر جہنم کافی ہے جس میں یہ داخل ہوں گے تو یہ ان کا کیا ہی برا انجام ہے۔مراد یہ ہے کہ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے،اگر کسی جرم پر فوراً عذاب نہ آئے تو یہ معنی نہیں کہ وہ جرم جرم نہیں،بلکہ اس کا جرم ہونا اپنی جگہ برقرار ہے اور عذاب اس لئے نازل نہیں ہوا کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا اور جب وقت آجائے گا تو عذاب میں تاخیر نہ کی جائے گی،لہٰذا فوری عذاب نازل نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دھوکہ نہ کھائے۔

❶……ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المجادلۃ، ۵/۱۹۷، الحدیث: ۳۳۱۲۔

www.dawateislami.net

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والوتم جب آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ: اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو۔﴾ اس سے پہلی آیت میں گناہ، حد سے بڑھنے اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کے بارے میں مشورے کرنے پر یہودیوں اور منافقوں کی مذمت بیان کی گئی اور اس آیت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو ان جیسے طریقے سے پرہیز کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم جب آپس میں مشورہ کرو تو یہودیوں اور منافقوں کی طرح گناہ، حد سے بڑھنے اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرنا بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرنا اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا جس کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں منافقوں سے خطاب ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ اے اپنی زبان سے ایمان لانے والو! تم جب آپس میں مشورہ کرو تو گناہ، حد سے بڑھنے اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرو اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تم حساب کے لئے

www.dawateislami.net

اٹھائے جاؤ گے تو وہ تمہیں تمہارے مشوروں کی جزا دے گا۔ (1)

آیت ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چار باتیں معلوم ہوئیں

(1)......مسلمان صلاح مشورے مسلمانوں ہی سے کریں، کفار سے نہ کریں اور انہیں اپنا مشیر وغیرہ نہ بنائیں۔

(2)......آپس میں مشورے بھی اچھے ہی کریں، برے نہ کریں۔

(3)......مسلمانوں کی خَلْوَت بھی جَلْوَت کی طرح پاکیزہ ہونی چاہیے۔

(4)......تنہائی میں بھی حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام ملحوظ رکھے۔ مبارک ہے وہ عالِم جو اپنی تنہائی میں حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فضائل سوچے اور بدنصیب ہے وہ شخص جس کا وقت حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی توہین کے بارے سوچنے میں گزرے۔

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْــٴًـا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ(۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے اس لیے کہ ایمان والوں کو رنج دے اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ پوشیدہ مشورہ تو شیطان ہی کی طرف سے ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو غمگین کرے اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان والوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

﴿ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ: پوشیدہ مشورہ تو شیطان ہی کی طرف سے ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ وہ مشورہ تو شیطان ہی

(1)......تفسیر کبیر، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۹، ۱۰/۴۹۲، خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۲۴۰، مدارک، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۹، ص۱۲۱۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کی طرف سے ہے جس میں گناہ، حد سے بڑھنا اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی ہو اور شیطان اپنے دوستوں کو اس پر اُبھارتا ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو غمگین کردے اور وہ اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور مسلمانوں کو اللّٰہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا نقصان میں نہیں رہتا۔ (1)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللّٰہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو اللّٰہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اور اللّٰہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کردو، اللّٰہ تمہارے لئے جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب کہا جائے: کھڑے ہوجاؤ تو کھڑے ہوجایا کرو، اللّٰہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا اور اللّٰہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا: اے ایمان والو!۔﴾ **شانِ نزول:** نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غزوۂ بدر میں حاضر ہونے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی عزت کرتے تھے، ایک روز چند بدری صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ایسے وقت پہنچے جب کہ مجلس شریف بھر چکی تھی، اُنہوں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض

1 ......خازن، المجادلة، تحت الآية: ١٠، ٤/٢٤٠، مدارك، المجادلة، تحت الآية: ١٠، ص١٢١٨، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کیا۔ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جواب دیا، پھر اُنہوں نے حاضرین کو سلام کیا تو اُنہوں نے جواب دیا، پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ اُن کیلئے مجلس شریف میں جگہ بنائی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ چیز گراں گزری تو آپ نے اپنے قریب والوں کو اُٹھا کر اُن کیلئے جگہ بنادی، اُٹھنے والوں کو اُٹھنا شاق ہوا تو اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کردو، اللّٰہ تعالیٰ تمہارے لئے جنت میں جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب تمہیں اپنی جگہ سے کھڑے ہونے کا کہا جائے تاکہ جگہ کشادہ ہو جائے تو کھڑے ہو جایا کرو، اللّٰہ تعالیٰ اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے باعث تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جن کو علم دیا گیا ہے اور اللّٰہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (1)

بزرگانِ دین کی تعظیم کرنا سنت ہے

اس آیت کے شانِ نزول سے معلوم ہوا کہ بزرگانِ دین کے لئے جگہ چھوڑنا اور ان کی تعظیم کرنا جائز بلکہ سنت ہے حتّٰی کہ مسجد میں بھی ان کی تعظیم کر سکتے ہیں کیونکہ یہ واقعہ مسجدِ نبوی شریف میں ہی ہوا تھا۔ یاد رہے کہ حدیثِ پاک میں بزرگانِ دین اور دینی پیشواؤں کی تعظیم و توقیر کا باقاعدہ حکم بھی دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جن سے تم علم حاصل کرتے ہو ان کے لئے عاجزی اختیار کرو اور جن کو تم علم سکھاتے ہو ان کے لئے تواضع اختیار کرو اور سرکش عالم نہ بنو۔ (2)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ بزرگانِ دین کی تعظیم کرتا رہے اور ان کی بے ادبی کرنے سے بچے۔ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں ادب و تعظیم کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

مسلمانوں کی تعظیم کرنے کی ترغیب

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کا اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی تعظیم کرنا اللّٰہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے کیونکہ اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی تعظیم کیا کریں۔ حضرت

1 ...... خازن، المجادلة، تحت الآية: ١١، ٤/٢٤٠-٢٤١.

2 ...... الجامع لاخلاق الراوي، باب توقير المحدث طلبة العلم... الخ، تواضعه لهم، ص ٢٣٠، الحديث: ٨٠٢.

www.dawateislami.net

ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اور اس حاملِ قرآن کی تعظیم کرنا جو قرآن میں غُلُو نہ کرے اور اس کے احکام پر عمل کرے اور عادل سلطان کی تعظیم کرنا، اللّٰہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں داخل ہے۔(1)

فضیلت اور مرتبے والوں کو اگلی صفوں میں بٹھایا جا سکتا ہے

یاد رہے کہ مجلس کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ جو شخص پہلے آکر بیٹھ چکا ہو اسے اس کی جگہ سے نہ اٹھایا جائے سوائے کسی بڑی ضرورت کے یا یوں کہ اہم حضرات کیلئے نمایاں جگہ بنادی جائے جیسے دینی و دُنْیَوی دونوں قسم کی مجلسوں میں سرکردہ حضرات کو اسٹیج پر یا سب سے آگے جگہ دی جاتی ہے اور ویسے یہ ہونا چاہیے کہ بڑے اور سمجھدار حضرات سننے کیلئے زیادہ قریب بیٹھیں۔ حضرت ابو مسعود انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''تم میں سے جو لوگ بالغ اور عقل مند ہیں انہیں میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے، پھر جوان کے قریب ہوں، پھر جو ان کے قریب ہوں۔(2)

اور حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں سے ان کے مرتبے اور منصب کے مطابق معاملہ کرو۔(3)

فضیلت اور مرتبے والے خود کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھیں

فضیلت اور مرتبہ رکھنے والے حضرات کو چاہئے کہ وہ خود کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھیں کیونکہ کثیر اَحادیث میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔(4)

حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی دوسری روایت میں ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1 ......ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلهم، ۳۴۴/۴، الحدیث: ۴۸۴۳.

2 ......ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من یستحبّ ان یلی الامام فی الصفّ و کراهیة التأخّر، ۲۶۷/۱، الحدیث: ۶۷۴.

3 ......ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلهم، ۳۴۳/۴، الحدیث: ۴۸۴۲.

4 ......مسلم، کتاب السلام، باب تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح الذی سبق الیه، ص۱۱۹۸، الحدیث: ۲۷(۲۱۷۷).

www.dawateislami.net

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ ایک شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے البتہ (تمہیں چاہئے کہ) دوسروں کے لئے جگہ کشادہ اور وسیع کر دو۔ [1]

علم حاصل کرنے کی ترغیب اور علم و علماء کے فضائل

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علماءِ دین بڑے درجے والے ہیں اور دنیا و آخرت میں ان کی عزت ہے، جب اللّٰہ تعالٰی نے ان کے درجات کی بلندی کا وعدہ کیا ہے تو انہیں اس کے فضل و کرم سے دنیا و آخرت میں عزت ضرور ملے گی۔ حضرت حسن بصری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسی آیت کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! اس آیت کو سمجھو اور علم حاصل کرنے کی طرف راغب ہو جاؤ کیونکہ اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے کہ وہ مومن عالِم کو اس مومن سے بلند درجات عطا فرمائے گا جو عالِم نہیں ہے۔ [2]

یہاں موضوع کی مناسبت سے علم اور علماء کے 15 فضائل ملاحظہ ہوں:

(1)......ایک ساعت علم حاصل کرنا ساری رات قیام کرنے سے بہتر ہے۔ [3]

(2)......علم عبادت سے افضل ہے۔ [4]

(3)......علم اسلام کی حیات اور دین کا ستون ہے۔ [5]

(4)......علماء زمین کے چراغ اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وارث ہیں۔ [6]

(5)......مرنے کے بعد بھی بندے کو علم سے نفع پہنچتا رہتا ہے۔ [7]

(6)......ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ [8]

1......بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قیل لکم تفسّحوا فی المجلس... الخ، ١٧٩/٤، الحدیث: ٦٢٧٠.

2......خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ١١، ٢٤١/٤.

3......مسند الفردوس، باب الطاء، ٤٤١/٢، الحدیث: ٣٩١٧.

4......کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ٥٨/٥، الجزء العاشر، الحدیث: ٢٨٦٥٣.

5......کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ٥٨/٥، الجزء العاشر، الحدیث: ٢٨٦٥٧.

6......کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ٥٩/٥، الجزء العاشر، الحدیث: ٢٨٦٧٣.

7......مسلم، ص٨٨٦، الحدیث: ١٤(١٦٣١).

8......ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ٣١١/٤، الحدیث: ٢٦٩٠.

www.dawateislami.net

(7)......علم کی مجالس جنت کے باغات ہیں۔[1]

(8)......علم کی طلب میں کسی راستے پر چلنے والے کے لئے اللّٰہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔[2]

(9)......قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا تو ان کی سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائے گی۔[3]

(10)......عالم کے لئے ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے حتّٰی کہ سمندر میں مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔[4]

(11)......علماء کی صحبت میں بیٹھنا عبادت ہے۔[5]

(12)......علماء کی تعظیم کرو کیونکہ وہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وارث ہیں۔[6]

(13)......اہلِ جنت، جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے۔[7]

(14)......علماء آسمان میں ستاروں کی مثل ہیں جن کے ذریعے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ پائی جاتی ہے۔[8]

(15)......قیامت کے دن انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد علماء شفاعت کریں گے۔[9]

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں علمِ دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

نوٹ: علم اور علماءِ کرام کے فضائل وغیرہ سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے راقم کی کتاب ’’علم اور علماء کی فضیلت‘‘ کا مطالعہ فرمائیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ

1 ......معجم الکبیر، مجاهد عن ابن عباس، ۷۸/۱۱، الحدیث: ۱۱۱۵۸.
2 ......ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۲۹۴/٤، الحدیث: ۲٦٥٥.
3 ......کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ٥/٦١، الجزء العاشر، الحدیث: ۲۸۷۱۱.
4 ......کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ٥/٦۳، الجزء العاشر، الحدیث: ۲۸۷۳٥.
5 ......مسند الفردوس، باب المیم، ١٥٦/٤، الحدیث: ٦٤٨٦.
6 ......ابن عساکر، عبد الملك بن محمد بن یونس بن الفتح ابو قعیل السمرقندی، ١٠٤/۳۷.
7 ......ابن عساکر، محمد بن احمد بن سهل بن عقیل ابوبکر البغدادی الاصباغی، ٥٠/٥١.
8 ......کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ٥/٦٥، الجزء العاشر، الحدیث: ۲۸۷٦٥.
9 ......کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ٥/٦٥، الجزء العاشر، الحدیث: ۲۸۷٦٦.

www.dawateislami.net

صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لیے بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! جب تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے، پھر اگر تم (اس پر قدرت) نہ پاؤ تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ: اے ایمان والو! جب تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! جب تم رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو کہ اس میں بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہونے کی تعظیم اور فقراء کا نفع ہے، یہ عرض کرنے سے پہلے صدقہ کرنا تمہارے لیے بہت بہتر ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہے اور یہ تمہیں خطاؤں سے پاک کرنے والا ہے، پھر اگر تم اس پر قدرت نہ پاؤ تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(1)

شانِ نزول: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جب مالداروں نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ غریب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا، بعض روایتوں کے مطابق اس حکم پر حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عمل کیا اور 1 دینار صدقہ کر کے 10 مسائل دریافت کئے ۔۔۔۔۔ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے علاوہ اور کسی کو اس حکم پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔(2)

1 ...... خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۴/۲۴۱-۲۴۲، روح البیان، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۹/۴۰۵، ملتقطاً.

2 ...... مدارک، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ص۱۲۱۹، خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۴/۲۴۲، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اولیاءِ کرام کے مزارات پر شیرینی لے جانے کی دلیل

اس آیتِ مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کے مزارات پر صدقہ کرنے کے لئے شیرینی وغیرہ لے کر جانا جائز ہے، چنانچہ صدرُ الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت مترجم قدس سرہ (یعنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) نے فرمایا: یہ اِس کی اصل ہے جو مزاراتِ اولیاء پر تَصَدُّق کیلئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔(1)

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع

ع ۲

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے (یہ) نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔

﴿ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ: کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو۔﴾ یعنی کیا تم غریبی اور ناداری کی وجہ سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اپنی عرض سے

1 ..... خزائن العرفان، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ص۱۰۰۵۔

www.dawateislami.net

پہلے کچھ صدقہ دینے سے ڈر گئے، پھر جب تم نے صدقہ نہ دیا اور اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اور پہلے صدقہ نہ دینے کا مُواخذہ تم پر سے اُٹھا لیا تو تم دوسری عبادات بجالاؤ جیسے نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمانبردار رہو اور یاد رکھو کہ اللّٰہ تعالیٰ تمہارے ظاہری اور باطنی تمام کاموں کی خبر رکھنے والا ہے اور وہ تمہیں ان کی جزا دے گا۔

حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے سبب امت پر آسانی

حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ“ نازل ہوئی تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے خیال میں ایک دینار ٹھیک ہے؟ میں نے عرض کی: لوگ اتنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ ارشاد فرمایا ”نصف دینار۔ میں نے عرض کی: یہ بھی نہیں دے سکیں گے۔ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”پھر کتنا ہونا چاہئے۔ میں نے عرض کی: جَو کے ایک دانے کے برابر۔ ارشاد فرمایا ”تم تو بڑے تنگ دست ہو۔ پھر یہ آیت نازل ہوگئی ” ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ“، حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: پس میرے سبب سے اللّٰہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی فرمادی۔ (1)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لَا مِنْهُمْۙ وَ یَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ(۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر اللّٰہ کا غضب ہے وہ نہ تم میں سے نہ اُن میں سے وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جنہوں نے ان لوگوں کو دوست بنالیا جن پر اللّٰہ نے غضب فرمایا،

1 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المجادلۃ، ۵/۱۹۶، الحدیث: ۳۳۱۱.

www.dawateislami.net

وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے۔ اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ: کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا۔﴾ شانِ نزول: یہ آیت ان منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے یہودیوں سے دوستی کی اور ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان سے کہتے۔ ان کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ اے سننے والے! کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جنہوں نے یہودیوں کو دوست بنالیا جن پر اللّٰہ تعالیٰ نے غضب فرمایا ہے اور ان کا حال یہ ہے کہ نہ مسلمان ہیں اور نہ یہودی بلکہ منافق ہیں۔ (1)

منافقوں کے تَذَبْذُب کا حال

منافقوں کے اسی تَذَبْذُب کا حال بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ ان کی طرف ہیں نہ اُن کی طرف اور جسے اللّٰہ گمراہ کرے تو تم اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔

اور حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”منافقوں کی مثال اس بکری جیسی ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان مُتَرَدِّد ہو، کبھی اس ریوڑ میں جاتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔ (3)

﴿وَ یَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ: اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں۔﴾ شانِ نزول: یہ آیت عبداللّٰہ بن نبتل منافق کے بارے میں نازل ہوئی جو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہودیوں کے پاس پہنچاتا، ایک روز حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دولت سرائے اقدس میں تشریف فرماتھے، آپ نے ارشاد فرمایا ”اس وقت ایک آدمی آئے گا جس کا دِل انتہائی سخت ہے اور وہ شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ تھوڑی ہی دیر بعد عبداللّٰہ بن نبتل آیا، اس کی آنکھیں نیلی تھیں۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1 ......خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ١٤، ٤/٢٤٢.
2 ......النساء: ١٤٣.
3 ......مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامهم، ص١٤٩٨، الحدیث: ١٧(٢٧٨٤).

www.dawateislami.net

نے اس سے ارشاد فرمایا ’’تو اور تیرے ساتھی ہمیں کیوں گالیاں دیتے ہیں؟ وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو بھی لے آیا، اُنہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (1)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًاؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـاؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ نے اُن کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بے شک وہ بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے تو اللّٰہ کی راہ سے روکا تو ان کے لیے خواری کا عذاب ہے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد اللّٰہ کے سامنے انھیں کچھ کام نہ دیں گے وہ دوزخی ہیں اُنھیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے تو انہوں نے اللّٰہ کی راہ سے روکا تو ان کے لیے رسوا کردینے والا عذاب ہے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد اللّٰہ کے سامنے انہیں ہرگز کچھ کام نہ دیں گے، وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

﴿ **اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا: اللّٰہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔** ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ منافقوں کے اس طرزِ عمل کی وجہ سے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ لوگ بہت ہی برے کام کرتے ہیں اور ان کے برے کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے اپنی جھوٹی قسموں کو اپنی جان و مال کی حفاظت کیلئے ڈھال بنا لیا ہے، پھر اپنی حیلہ سازی سے دوسروں کو بھی اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے

1 ......خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۴، ۴/۲۴۲۔

www.dawateislami.net

اور دینِ اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں، تو ان کے کفر اور راہِ خدا سے روکنے کی بنا پر ان کے لیے آخرت میں رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد اللّٰہ تعالیٰ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ دیں گے اور قیامت کے دن انہیں عذابِ الٰہی سے بچا نہ سکیں گے، وہ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (1)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن اللّٰہ ان سب کو اٹھائے گا تو اُس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے کچھ کیا سنتے ہو بے شک وہی جھوٹے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن اللّٰہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے کھا رہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں۔ خبردار! بیشک وہی جھوٹے ہیں۔

﴿**يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا: جس دن اللّٰہ ان سب کو اٹھائے گا۔**﴾ یعنی وہ دن یاد کریں جس دن اللّٰہ تعالیٰ ان سب منافقوں کو اٹھائے گا تو اس کی بارگاہ میں بھی قسمیں کھائیں گے کہ دنیا میں ہم مخلص مومن تھے منافق نہ تھے جیسے آج تمہارے سامنے دنیا میں کھا رہے ہیں اور وہ اپنی جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں کہ ان کی بدولت بچ جائیں گے (حالانکہ ایسا ہرگز نہ ہوگا) خبردار! بیشک وہی اپنی قسموں میں جھوٹے ہیں اور ایسے جھوٹے کہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے رہے اور آخرت میں بھی بولیں گے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے بھی جھوٹ بولا اور قیامت کے دن خدا کے سامنے بھی جھوٹ بولیں گے۔ (2)

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ

---

1 ......روح البیان، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۵-۱۷، ۹/۸ ۴۰، خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۵-۱۷، ۴/۲۴۲-۲۴۳، ملتقطاً.

2 ......مدارك، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۸، ص ۱۲۲۰، روح البیان، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۸، ۹/۹ ۴۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۱۹

ترجمۂ کنزالایمان: ان پر شیطان غالب آگیا تو انھیں اللّٰہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے بے شک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان پر شیطان غالب آگیا تو اس نے انہیں اللّٰہ کی یاد بھلا دی، وہ شیطان کا گروہ ہیں، سن لو! بیشک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے۔

﴿ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ: ان پر شیطان غالب آگیا۔﴾ یعنی منافقوں کا یہ حال اس لئے ہوا کہ ان پر شیطان غالب آگیا ہے جس کی وجہ سے ان کی اپنی سوچ سمجھ ختم ہو چکی ہے، شیطان انہیں جن کاموں میں چاہتا ہے لگا دیتا ہے اور جب ان کی یہ حالت ہوگی تو پھر انہیں اللّٰہ تعالیٰ کے ذکر کی کب پرواہ ہوگی اور یہ کب اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو یاد کریں گے۔ وہ منافق شیطان کے گروہ ہیں اور سن لو! بیشک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے کہ جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم اور جہنم کے ابدی عذاب میں گرفتار ہوگا۔

شیطان کے غلبہ کی ایک علامت

تفسیر مدارک میں ہے، شاہ کرمانی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بندے پر شیطان کے غالب آنے کی علامت یہ ہے کہ شیطان اسے کھانے، پینے اور پہننے میں مشغول کر دیتا ہے، بندے کے دل کو اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے انعامات میں غور وفکر کرنے اور ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے غافل کر دیتا ہے، بندے کو اس کے رب تعالیٰ کا ذکر کرنے سے غافل کر کے جھوٹ، غیبت اور بہتان تراشی میں مصروف کر دیتا ہے اور بندے کے دل میں دنیا (کا مال) جمع کرنے اور دنیا سنوارنے کی لگن ڈال کر اسے غور وفکر کرنے اور اپنے انجام کے بارے میں سوچنے سے غافل کر دیتا ہے۔[1]

ان علامات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے حال اور اپنے اعمال پر غور کرے، اگر اس میں مذکورہ بالا علامات نہیں پائی جاتیں تو اللّٰہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس سے مزید توفیق اور استقامت حاصل ہونے کی دعا

1 ......مدارك، المجادلة، تحت الآية: ۱۹، ص ۱۲۲۱، ملخصاً.

www.dawateislami.net

کرتا رہے اور اگر اس میں یہ علامات پائی جاتی ہیں تو اسے چاہئے کہ فوراً ہوشیار ہو جائے اور اپنے اوپر سے شیطان کا غلبہ دور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو جائے تاکہ قیامت کے دن شیطان کے گروہ میں شامل ہونے اور ان جیسے برے انجام سے بچ سکے۔ اللّٰہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں شیطان پر غلبہ نصیب فرمائے، اٰمین۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو اللّٰہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ لوگ جو اللّٰہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ: بیشک وہ لوگ جو اللّٰہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔﴾ یعنی بیشک وہ لوگ جو اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عداوت رکھتے اور ان کے احکامات کی مخالفت کرتے ہیں وہ اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل لوگوں میں شامل ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت اللّٰہ تعالیٰ کی مخالفت ہے کیونکہ زمانۂ رسالت کے کفار و منافقین اپنے گمان میں اللّٰہ تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ کافر تو کفر بھی یہ سمجھ کر کرتا تھا کہ اللّٰہ تعالیٰ اس سے راضی ہے، البتہ وہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت کرتے ہیں اور اسے اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی مخالفت فرمایا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول بے شک اللّٰہ قوت والا عزت والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول بیشک اللّٰہ قوت والا، سب پر غالب ہے۔

www.dawateislami.net

﴿ کَتَبَ اللّٰهُ : اللّٰہ لکھ چکا ہے۔﴾ یعنی اللّٰہ تعالیٰ لوحِ محفوظ میں لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول غالب آئیں گے، بیشک اللّٰہ تعالیٰ قوت والا ہے، اسے کوئی اس کے ارادے سے منع نہیں کرسکتا، عزت والا اور غلبے والا ہے، کوئی اسے مغلوب نہیں کرسکتا۔ یاد رہے کہ یہاں آیت میں رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے غالب آنے سے مراد دلیل اور حجت کے ساتھ، یا تلوار کے ساتھ غالب آنا مراد ہے۔[1] دلیل و حجت کے ساتھ تو سبھی غالب تھے البتہ بہت ساروں کو تلوار کے ساتھ بھی غلبہ عطا کیا گیا۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ ﴿۲۲﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللّٰہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللّٰہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللّٰہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ رہیں اللّٰہ ان سے راضی اور وہ اللّٰہ سے راضی یہ اللّٰہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللّٰہ ہی کی

رکوع ۳

[1] ……مدارک، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۲۱، ص ۱۲۲۱۔

www.dawateislami.net

جماعت کامیاب ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم ایسے لوگوں کونہیں پاؤ گے جو اللّٰہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللّٰہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگر چہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللّٰہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں اُن باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللّٰہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللّٰہ سے راضی ہوئے، یہ اللّٰہ کی جماعت ہے، سن لو! اللّٰہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ: تم ایسے لوگوں کونہیں پاؤ گے جو اللّٰہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں۔﴾ کافروں سے دوستی کرنے کے بارے میں منافقوں کا حال بیان کرنے کے بعد یہاں سے مخلص ایمان والوں کا حال بیان کیا جارہا ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جو لوگ اللّٰہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر سچا ایمان رکھتے ہیں آپ انہیں ایسا نہیں پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مخالفت کی، یعنی ان سے یہ ہوہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ان کا ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے اگر چہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللّٰہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا ہے اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں اُن باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللّٰہ تعالیٰ ان کے ایمان، اخلاص اور طاعت کے سبب ان سے راضی ہوا اور وہ اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے کرم سے راضی ہوئے، یہ اللّٰہ تعالیٰ کی جماعت ہے، سن لو! اللّٰہ تعالیٰ کی جماعت ہی کامیاب ہے کہ یہ جہنم کے عذاب سے محفوظ رہیں گے اور جنت کی عظیم الشان دائمی نعمتیں ہمیشہ کے لئے پائیں گے۔

مسلمان اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گستاخوں سے دوستی نہیں کرسکتا

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بد دینوں، بدمذہبوں، اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے قلبی محبت، دوستی اور میل جول جائز نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں سے دوستی کرنا مسلمان کی شان

www.dawateislami.net

اوراس کے ایمان کے تقاضوں کے برخلاف ہے۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گستاخی کرے، مسلمان اُس سے دوستی نہ کرے گا، جس کا صریح مفاد ہوا کہ جواس سے دوستی کرے گا وہ مسلمان نہ ہوگا۔ پھراس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتَّصریح ارشاد فرمایا کہ باپ، بیٹے، بھائی، عزیز سب کو گنایا، یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں مُعَظَّم یا کیسا ہی تمہیں بِالطَّبع محبوب ہو، ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے، اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔ مَولٰی سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا، اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر اللہ ورسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

(1)......اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کردے گا جس میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعَالٰی حسنِ خاتمہ کی بشارتِ جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔

(2)......اللہ تعالیٰ روحُ القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

(3)......تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

(4)......تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔

(5)......منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید وخیال وگمان سے کروڑوں درجے افزوں۔

(6)......سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔

(7)......یہ کہ فرماتا ہے ''میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی، بندے کیلئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مسلمانو! خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار کردے تو واللہ کہ مفت پائیں، پھر زید وعمرو سے علاقۂ تعظیم ومحبت، یک لخت قطع کردینا کتنی بڑی بات ہے؟ جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرمارہا ہے اوراس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ (1)

1......فتاوی رضویہ، رسالہ: تمہید ایمان بآیات قرآن، ۳۰/۳۱۲۔

www.dawateislami.net

اللہ تعالٰی اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے ساتھ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کا کردار

اس آیت میں مخلص ایمان والوں کا ایک وصف یہ بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی نہیں کرتے اگرچہ وہ ان کے کیسے ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں، چنانچہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ انہیں اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کے مقابلے میں رشتے داری کا کوئی لحاظ نہیں، چنانچہ منقول ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جنگِ اُحد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جنگِ بدر کے دن اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو لڑائی کیلئے طلب کیا لیکن رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں اس جنگ کی اجازت نہ دی۔ حضرت مصعب بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو جنگِ بدر کے دن قتل کیا۔ حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم، حضرت حمزہ اور حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے۔ (1)

اس آیت سے ان لوگوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہیے جو اپنے دُنْیَوی مفادات کی خاطر صلحِ کُلِّیَّت کے قائل ہوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے ساتھ دوستیاں نبھاتے ہیں۔

1 ......بغوی، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۲۲، ۴/۲۸۵.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْحَشْر

سورۂ حشر کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ حشر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 3 رُکوع اور 24 آیتیں ہیں۔

’’حشر‘‘ نام رکھنے کی وجہ

حشر کا معنی ہے لوگوں کو اکٹھا کرنا اور اس سورت کی دوسری آیت میں بنو نَضِیر کے یہودیوں کے پہلے حشر یعنی انہیں اکٹھا کر کے مدینے سے نکال دیئے جانے کا ذکر کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ حشر‘‘ کہتے ہیں۔

سورۂ حشر کی فضیلت

حضرت معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ ’’اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ‘‘ کہا اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کی تو اللّٰہ تعالیٰ 70,000 فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر اسی دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اُسے پڑھے تو اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔[2]

سورۂ حشر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بنو نَضِیر کے یہودیوں کو مدینہ منورہ سے جلاوطن کرنے کے بارے

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الحشر، ۴/۲۴۴۔

2 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۲۲- باب، ۴/۴۲۳، الحدیث: ۲۹۳۱۔

www.dawateislami.net

میں بیان کیا گیا اور مسلمانوں کو چند شرعی احکام بتائے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ انسان، حیوان، نباتات، جمادات الغرض کائنات کی ہر چیز ہر نقص وعیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے، اس کی قدرت ووحدانیت کی گواہی دیتی ہے اور اس کی عظمت کا اقرار کرتی ہے۔

(2)......یہ بتایا گیا کہ بنو نضیر کے یہودیوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کی سازش کی تو اس کے نتیجے میں انہیں مدینہ منورہ سے جلاوطن کر دیا گیا۔

(3)......فَیْئے کے مال کے اَحکام بیان کئے گئے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو کچھ انہیں عطا فرمائیں وہ لے لیں اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔

(4)......اللہ تعالیٰ نے مہاجرین وانصار اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کی عظمت وشان بیان فرمائی اور یہ بتایا کہ جو اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

(5)......منافقوں کی باطنی خباثت ذکر کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کس طرح انہوں نے یہودیوں سے ان کی مدد کرنے کے خفیہ وعدے کئے اور کس طرح یہ اپنے وعدوں سے منہ پھیر گئے، نیز ان منافقوں کو شیطان سے تشبیہ دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ جس نے شیطان کی باتوں میں آکر کفر کیا تو وہ اور شیطان دونوں جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

(6)......مسلمانوں کو تقویٰ وپرہیزگاری اختیار کرنے، آخرت کی تیاری کرنے اور سابقہ امتوں کے اَحوال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں اور جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

(7)......اس سورت کے آخر میں قرآنِ مجید کی عظمت بیان کی گئی اور اسے نازل کرنے والے رب تعالیٰ کے عظیم اور جلیل اوصاف اور اس کے اسماءِ حُسنیٰ بیان کئے گئے۔

سورۂ مجادلہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ حشر کی اپنے سے ماقبل سورت ''مجادلہ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مجادلہ کے آخر میں ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا ذکر کیا گیا جنہوں نے غزوۂ بدر میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو قتل کر دیا تھا اور سورۂ حشر

www.dawateislami.net

میں غزوۂ بدر کے بعد ہونے والے غزوہ بنونضیر اور یہودیوں کی جلاوطنی کا ذکر کیا گیا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مجادلہ میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدد کی جانے کی خبر دی گئی اور سورۂ حشر کی ابتداء میں ذکر کیا گیا کہ یہودیوں کے مقابلے میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدد کی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ(۱)
هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ
لِاَوَّلِ الْحَشْرِﳳ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ
حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْاۗ وَ قَذَفَ
فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَۗ
فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو اُن کے گھروں سے نکالا اُن کے پہلے حشر کے لیے تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے

www.dawateislami.net

اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے اُنھیں اللّٰہ سے بچالیں گے تو اللّٰہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا کہ اپنے گھر ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں تو عبرت لو اے نگاہ والو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے ان کے پہلے حشر کے وقت نکالا۔ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللّٰہ سے بچالیں گے تو اللّٰہ کا حکم ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں رُعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے ویران کرتے ہیں تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔

﴿ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ: اللّٰہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے۔﴾ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر چیز زبانِ قال یا حال سے اللّٰہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے جسے ہم نہیں سمجھتے، مگر ان کی تسبیح کی تاثیر جداگانہ ہے جیسے سبزے کی تسبیح سے عذابِ قبر دور ہوتا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِيْۤ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ: وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو نکالا۔﴾ شانِ نزول: مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ سورت بنونُضَیر کے بارے میں نازل ہوئی، یہ لوگ یہودی تھے، جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو اُنہوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کی کہ نہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں گے اور نہ آپ سے جنگ کریں گے۔ جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنونضیر نے کہا: یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے، پھر جب اُحد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انہوں نے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے نیازمندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور ان کا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ معظمہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف معاہدہ کیا۔ اللّٰہ تعالیٰ کے علم دینے سے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس حال پر مُطَّلع تھے اور بنونضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انہوں

www.dawateislami.net

نے قلعہ کے اوپر سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر فاسد ارادے سے ایک پتھر گرانے کا قصد کیا، اللّٰہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خبردار کر دیا اور اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے آپ محفوظ رہے۔ غرض جب بنونَضیر کے یہودیوں نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفارِ قریش سے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف عہد کیا تو حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حکم دیا اور اُنہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا، پھر حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لشکر کے ساتھ بنونَضیر کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا، یہ محاصرہ اکیس روز رہا، اس درمیان میں منافقین نے یہودیوں سے ہمدردی اور موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللّٰہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام کیا، یہودیوں کے دلوں میں رعب ڈالا اور آخر کار انہیں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے جلا وطن ہونا پڑا اور وہ شام، اریحا اور خیبر کی طرف چلے گئے۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ وہی ہے جس نے بنونضیر کے یہودیوں کو مدینہ منورہ میں موجود ان کے گھروں سے ان کے پہلے حشر کے وقت نکالا۔ یہ جلا وطنی ان کا پہلا حشر ہے اور ان کا دوسرا حشر یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں اپنے زمانۂ خلافت میں خیبر سے شام کی طرف نکالا، یا دوسری تفسیر یہ ہے کہ (یہ جلا وطنی ان کا پہلا حشر ہے اور) آخری حشر روزِ قیامت کا حشر ہے کہ آگ سب لوگوں کو سرزمینِ شام کی طرف لے جائے گی اور وہیں اُن پر قیامت قائم ہوگی۔ اس کے بعد اہلِ اسلام سے خطاب فرمایا جاتا ہے کہ اے مسلمانو! تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ مدینہ منورہ سے نکلیں گے کیونکہ وہ قوت اور لشکر والے تھے، مضبوط قلعے رکھتے تھے، اُن کی تعداد کثیر تھی، جاگیردار اور صاحبِ مال تھے اور وہ یہودی سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللّٰہ تعالیٰ سے بچالیں گے تو اللّٰہ تعالیٰ کا حکم ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور انہیں اس بات کا خطرہ بھی نہ تھا کہ مسلمان اُن پر حملہ آور ہو سکتے ہیں، اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے سردار کعب بن اشرف کے قتل سے ان کے دلوں میں رعب ڈالا جس کے بعد وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے ویران کرتے اور اُنہیں ڈھاتے ہیں تاکہ جو لکڑی وغیرہ انہیں اچھی معلوم ہو وہ جلا وطن ہوتے وقت اپنے ساتھ لے جائیں جبکہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے کفار کے گھر اس طور پر ویران ہوتے ہیں کہ اُن کے مکانوں کے جو حصے باقی رہ جاتے تھے، انہیں مسلمان گرا دیتے تھے تاکہ جنگ کیلئے میدان صاف ہو جائے۔ تو اے آنکھیں رکھنے والو!

www.dawateislami.net

ان یہودیوں کے طرزِ عمل اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کرو اور ان جیسے افعال کرنے سے بچو۔ [1]

وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَاؕ وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۚ وَمَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے اُن پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ سے اور اس کے رسول سے پھٹے رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے پھٹا رہے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ نے ان پر گھروں سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو ضرور وہ دنیا ہی میں انہیں عذاب دے دیتا اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔ یہ (سزا) اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

﴿وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ: اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ نے ان پر گھروں سے اجڑنا لکھ دیا تھا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں کا مال اور اولاد کے ساتھ گھروں سے جلاوطن ہونا لکھ دیا تھا تو وہ دنیا ہی میں انہیں عذاب دے دیتا اور بنو قریظہ کے یہودیوں کی طرح انہیں بھی قتل اور قید میں مبتلا کرتا اور یہ لوگ خواہ جلاوطن کئے جائیں یا قتل کئے جائیں بہر حال ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے جس سے سخت کوئی عذاب نہیں، انہیں یہ سزا اس لیے دی گئی ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت کرتے رہے اور (قانون یہ ہے کہ) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے

1 ......خازن، الحشر، تحت الآیة: ۲، ۴/۲۴۴-۲۴۵، جلالین، الحشر، تحت الآیة: ۲، ص۴۵۴، مدارك، الحشر، تحت الآیة: ۱-۲، ص۱۲۲۲-۱۲۲۳، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

تو بیشک اللّٰہ تعالیٰ اسے سخت سزا دینے والا ہے۔ (1)

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللّٰہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے کہ فاسقوں کو رسوا کرے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (اے مسلمانو!) تم نے جو درخت کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے تو یہ سب اللّٰہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے تاکہ اللّٰہ نافرمانوں کو رسوا کرے۔

﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا: تم نے جو درخت کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے۔﴾ شانِ نزول: جب بنونُضَیر اپنے قلعوں میں پناہ گزیں ہوئے تو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے درخت کاٹ ڈالنے اور اُنہیں جلا دینے کا حکم دیا، اس پر وہ دشمنانِ خدا بہت گھبرائے اور رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا تمہاری کتاب میں اس کا حکم ہے؟ (یہ سن کر) مسلمان اس بارے میں مختلف ہوگئے اور بعض نے کہا: درخت نہ کاٹو یہ غنیمت ہے جو اللّٰہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی۔ بعض نے کہا: اس سے کفار کو رسوا کرنا اور انہیں غیظ میں ڈالنا منظور ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ مسلمانوں میں جو درخت کاٹنے والے ہیں ان کا عمل بھی درست ہے اور جو کاٹنا نہیں چاہتے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ درختوں کو کاٹنا اور باقی چھوڑ دینا یہ دونوں اللّٰہ تعالیٰ کی اجازت سے تھے اور اجازت دینا اس لئے تھا کہ اس کے ذریعے اللّٰہ تعالیٰ یہودیوں کو ذلیل کرے۔ (2)

آیت "مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ" سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 2 مسئلے معلوم ہوئے:

1 ......مدارك، الحشر، تحت الآية: ٣، ص ١٢٢٣.

2 ......خازن، الحشر، تحت الآية: ٥، ٤/٢٤٦، ملخصاً.

www.dawateislami.net

(1)……قرآن کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی بھیجی جاتی تھی کیونکہ آیت میں بیان کردہ درختوں کو کاٹنے کا اِذنِ الٰہی قرآن میں کہیں مذکور نہیں تو یہ اجازت قرآن کے علاوہ وحی میں ہی دی گئی تھی۔

(2)……جہاد میں کفار کو مغموم کرنے کے لئے ان کا مال برباد کرنا جائز ہے۔

وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ⑥

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ نے اپنے رسول کو ان سے جو غنیمت دلائی تو تم نے اس پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، ہاں اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیدیتا ہے اور اللہ ہر شے پر خوب قادر ہے۔

﴿وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ: اور اللہ نے اپنے رسول کو ان سے جو غنیمت دلائی۔﴾ بنو نضیر کے یہودیوں کو دی جانے والی سزا بیان کرنے کے بعد اب یہاں سے اُن اَموال کا حکم بیان کیا جارہا ہے جو ان سے حاصل ہوئے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بنو نضیر کے یہودیوں سے جو غنیمت دلائی تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، یعنی اس کیلئے تمہیں کوئی مشقت اور کوفت نہیں اٹھانا پڑی، صرف دو میل کا فاصلہ تھا، سب لوگ پیدل چلے گئے اور صرف رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سوار ہوئے، ہاں اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جس دشمن پر چاہتا ہے غلبہ دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

www.dawateislami.net

مراد یہ ہے کہ بنونَضِیر سے جو مالِ غنیمت حاصل ہوئے اُن کیلئے مسلمانوں کو جنگ نہیں کرنا پڑی بلکہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُن پر مُسلّط کر دیا تو یہ مال حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مرضی پر موقوف ہے، وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین صاحبِ حاجت لوگوں کو دیا اور وہ تین حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ، حضرت سہل بن حنیف اور حضرت حارث بن صِمَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ہیں۔ (1)

مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْؕ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِۘ ﴿۷﴾

وقف لازم

ترجمۂ کنزالایمان: جو غنیمت دلائی اللّٰہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے وہ اللّٰہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہو جائے اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللّٰہ سے ڈرو بے شک اللّٰہ کا عذاب سخت ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی تو وہ اللّٰہ اور رسول کے لیے ہے اور رشتہ داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان (ہی) گردش کرنے والی نہ ہو جائے اور رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو تم باز رہو اور اللّٰہ سے ڈرو بیشک اللّٰہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

1 ......مدارك، الحشر، تحت الآية: ٦، ص ١٢٢٤، خازن، الحشر، تحت الآية: ٦، ٤/٢٤٦، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

﴿مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى: اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی۔﴾ بعض مفسرین کے نزدیک پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی آیت بنو نضیر کے اَموال سے متعلق نازل ہوئی، ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیلئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کے اَموالِ غنیمت کے بارے میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں اور یہاں ان اَموال کے پانچویں حصے کا مَصرَف بیان کیا گیا ہے۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی وہ اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے ہے اور ان کے ساتھ ساتھ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رشتہ داروں (یعنی بنی ہاشم اور بنی مُطّلِب) کیلئے اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان گھومنے والی چیز نہ ہوجائے اور غریب، فقیر لوگ نقصان میں رہیں۔ زمانۂ جاہلیّت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چوتھائی تو سردار لے لیتا اور باقی قوم کیلئے چھوڑ دیتا تھا، اس میں سے مال دار لوگ بہت زیادہ لے لیتے اور غریبوں کیلئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا، اسی معمول کے مطابق لوگوں نے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ حضور غنیمت میں سے چوتھائی لیں، باقی ہم باہم تقسیم کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمادیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیا اور اس کا طریقہ ارشاد فرمایا۔ (1)

﴿وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ-وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا: اور رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو تم باز رہو۔﴾ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غنیمت میں سے جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے اور جو چیز لینے سے منع کریں اس سے باز رہو اور اس کا مطالبہ نہ کرو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہیں جو حکم دیں اس کی اتباع کرو کیونکہ ہر حکم میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت واجب ہے اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت نہ کرو اور ان کے حکم کی تعمیل میں سستی نہ کرو، بیشک اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب دینے والا ہے جو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرے۔ (2)

1 ......خازن، الحشر، تحت الآیۃ: ۷، ۴/۲۴۷، مدارک، الحشر، تحت الآیۃ: ۷، ص۱۲۲۴، ملتقطاً.

2 ......روح البیان، الحشر، تحت الآیۃ: ۷، ۹/۴۲۹، مدارک، الحشر، تحت الآیۃ: ۷، ص۱۲۲۴، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ ورسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان فقیر مہاجروں کے لیے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے اس حال میں کہ اللہ کی طرف سے فضل اور رضا چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ سچے ہیں۔

﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ: ان فقیر مہاجروں کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے۔﴾ یعنی مالِ غنیمت میں جیسا کہ اُوپر ذکر کئے ہوئے لوگوں کا حق ہے ایسا ہی یہ مال ان فقیر مہاجروں کے لیے بھی ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اور ان کے گھروں اور مالوں پر کفارِ مکہ نے قبضہ کر لیا اور اُن کا حال یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل یعنی آخرت کا ثواب اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اپنے جان و مال سے دین کی حمایت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی ایمان اور اخلاص میں سچے ہیں۔ (1)

فقیر مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کا حال اور ان کی فضیلت

حضرت قتادہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ان مہاجرین نے گھر، مال اور کنبے اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی محبت میں چھوڑے اور اسلام کو قبول کیا اور ان تمام شدتوں اور سختیوں کو گوارا کیا جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں پیش آئیں، ان کی حالتیں یہاں تک پہنچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے

(1)......خازن، الحشر، تحت الآية: ٨، ٤/٢٤٨، مدارك، الحشر، تحت الآية: ٨، ص١٢٢٥، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اور سردیوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے۔ (1)

ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی فضیلت کے بارے میں حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''فقراء مہاجرین مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ (2)

دوسری حدیث میں حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اے تنگدست مہاجرین کے گروہ! تمہیں بشارت ہو، قیامت کے دن تم مکمل نور کے ساتھ امیر لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوگے اور یہ نصف دن پانچ سو برس کے برابر ہے۔ (3)

نوٹ: یاد رہے کہ فقراء مہاجرین بعض مالداروں سے 40 برس پہلے جنت میں جائیں گے اور بعض سے 500 برس پہلے جنت میں جائیں گے، لہٰذا پہلی والی حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پہلی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ فقراء بعض امیروں سے چالیس سال پہلے اور بعض امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے لہٰذا یہ حدیث پانچ سو برس والی حدیث کے خلاف نہیں۔ (4)

آیت ''لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ'' سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے چار مسئلے معلوم ہوئے،

(1)......اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے ان مہاجر مسلمانوں کو فقراء فرمایا جو اپنے اَموال وغیرہ مکہ معظّمہ میں چھوڑ کر آئے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر کفار مسلمانوں کے مال پر قبضہ کرلیں تو وہ اس کے مالک ہو جائیں گے۔

(2)......مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدد کے لئے آئے تھے اور اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری مدد کے لئے آئے، اس سے معلوم ہوا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدد کرنا اللّٰہ تعالیٰ کی مدد کرنا ہے یعنی حقیقت میں اللّٰہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا ہے۔

1......خازن، الحشر، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۲۴۸۔

2......مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص ۱۵۹۱، الحدیث: ۳۷(۲۹۷۹)۔

3......ابو داؤد، کتاب العلم، باب فی القصص، ۳/۴۵۲، الحدیث: ۳۶۶۶۔

4......مراٰۃ المناجیح، باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الفصل الاول، ۷/۲۶، تحت الحدیث: ۵۰۰۲۔

www.dawateislami.net

(3)……اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد لینا شرک نہیں۔

(4)……خلفاءِ راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی خلافت برحق ہے، کیونکہ ان خلافتوں کو سارے مہاجرین وانصار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے حق کہا اور وہ سب سچے ہیں۔

وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ(۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو ٹھکانہ بنالیا وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور وہ اپنے دلوں میں اس کے متعلق کوئی حسد نہیں پاتے جو ان کو دیا گیا اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔

﴿وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ: اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو ٹھکانہ بنالیا۔﴾ اس آیت میں انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی انتہائی مدح وثنا کی گئی ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنہوں نے مہاجرین سے پہلے یا ان کی ہجرت سے پہلے بلکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے اس شہر مدینہ کو اپنا وطن اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنالیا، اسلام لائے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری

www.dawateislami.net

سے دو سال پہلے مسجدیں بنائیں، ان کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں (اور اس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اپنے گھروں میں اُنہیں ٹھہراتے اور اپنے مالوں میں نصف کا اُنہیں شریک کرتے ہیں اور وہ اپنے دلوں میں اُس مال کے بارے میں کوئی خواہش اور طلب نہیں پاتے جو ان مہاجرین کو دیا گیا اور وہ اپنے اَموال اور گھر ایثار کر کے مہاجرین کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ اُنہیں خود مال کی حاجت ہو اور جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

نوٹ: بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت کا تعلق پچھلی آیات کے ساتھ ہے اور اس میں انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے لئے بھی اس مال کا حصہ بیان کیا گیا ہے جو بنو نضیر کے یہودیوں سے حاصل ہوا۔[1]

انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کا بے مثل ایثار

انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ نے مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے ساتھ جس اُخُوَّت، محبت اور ایثار کا مظاہرہ کیا تاریخ میں اس کی مثال ملنا انتہائی مشکل ہے، یہاں ان کے ایثار کے تین واقعات ملاحظہ ہوں،

(1)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں انصار نے عرض کی: ہمارے اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انکار فرما دیا، انصار نے مہاجرین سے کہا: آپ محنت کی ذمہ داری لے لیں اور ہم آپ کو پھلوں میں شریک کر لیتے ہیں، مہاجرین نے کہا: ہمیں آپ کی بات منظور ہے۔[2]

(2)......حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بحرین میں جاگیریں بخشنے کے لئے انصار کو بلایا تو انہوں نے عرض کی: اگر آپ نے یہی کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لئے لکھ دیجئے حالانکہ وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس نہ تھے۔[3]

(3)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ایک

---

1 ......روح البیان، الحشر، تحت الآیۃ: ۹، ۹/۴۳۲، خازن، الحشر، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۲۴۸، مدارک، الحشر، تحت الآیۃ: ۹، ص ۱۲۲۵، ملتقطاً۔

2 ......بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی المعاملۃ، ۲/۲۲۰، الحدیث: ۲۷۱۹۔

3 ......بخاری، کتاب المساقاۃ، باب کتابۃ القطائع، ۲/۱۰۲، الحدیث: ۲۳۷۷۔

www.dawateislami.net

شخص حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ نے ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو شخص آج رات اسے مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ انصار میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں حاضر ہوں۔ چنانچہ وہ اس آدمی کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی زوجہ سے کہا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مہمان آیا ہے، لہٰذا تم نے اس سے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھنی۔ انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس تو بچوں کی خوراک کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا: جب عشاء کا وقت ہو جائے تو تم بچوں کو بہلا پھسلا کر سُلا دینا، پھر جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں تو تم چراغ درست کرنے کے بہانے آ کر اسے بجھا دینا، اگر آج رات ہم بھوکے رہیں تو کیا ہوگا۔ چنانچہ یہی کچھ کیا گیا اور جب صبح کے وقت وہ شخص نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا ’’اللہ تعالیٰ نے تمہاری کارگزاری کو بہت پسند فرمایا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو۔ (1)

نفس کے لالچ سے پاک کئے جانے والے کامیاب ہیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جن حضرات کے نفس کو لالچ سے پاک کر دیا گیا وہ حقیقی طور پر کامیاب ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نفس کے لالچ جیسی بری عادت سے بچنا بہت مشکل ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو تو وہی اس عادت سے بچ سکتا ہے۔ یہ عادت کس قدر نقصان دِہ ہے اس کا اندازہ درج ذیل حدیثِ پاک سے لگایا جا سکتا ہے، چنانچہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’ظلم کرنے سے ڈرو کیونکہ ظلم قیامت کا اندھیرا ہے اور شُح (یعنی نفس کے لالچ) سے بچو کیونکہ شُح نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کر دیا کہ اسی نے ان کو ناحق قتل کرنے اور حرام کام کرنے پر ابھارا۔ (2)

اور اس سے بچنا کس قدر فائدہ مند ہے اس کا اندازہ درج ذیل روایت سے لگایا جا سکتا ہے، چنانچہ

1 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب ویؤثرون علی انفسھم... الخ، ۳/۳۴۸، الحدیث: ۴۸۸۹۔

2 ...مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم، ص۱۳۹۴، الحدیث: ۵۶(۲۵۷۸)۔

www.dawateislami.net

مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیتُ اللّٰہ شریف کا طواف کر رہے اور یہ دعا مانگ رہے تھے: اے اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ، مجھے میرے نفس کی حرص سے بچا۔ اس سے زائد وہ کچھ نہیں کہتے تھے، جب ان سے اس کے بارے میں اِستفسار کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب مجھے میرے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا گیا تو نہ میں چوری کروں گا، نہ زنا کروں گا اور نہ ہی میں نے اس قسم کا کوئی کام کیا ہے۔ (1)

اللّٰہ تعالیٰ ہم پر اپنا رحم فرمائے اور ہمیں نفس کے حرص اور لالچ سے محفوظ فرمائے، اٰمین۔

آیت " وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ " سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی عظمت و شان اور ان کے اوصاف بیان کرنا اللّٰہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

(2)......انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی تعریف میں اللّٰہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وہ مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے محبت کرتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ تمام مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے محبت کرنا کمالِ ایمان کی نشانی ہے۔

(3)......سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت نے انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے دل ایسے پاک کر دیئے کہ وہ مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے حسد نہیں کرتے اور ان کے ساتھ محبت و ایثار کا سلوک کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا
الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بے شک تو

1......تفسیر طبری، الحشر، تحت الآیۃ: ۹، ۱۲/۴۲.

www.dawateislami.net

ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان کے بعد آنے والے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ: **اور ان کے بعد آنے والے۔**﴾ یعنی مہاجرین اور انصار کے بعد آنے والے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، رحمت والا ہے اور تو اپنی مہربانی اور رحم کے صدقے ہماری اس دعا کو قبول فرما۔(1)

یاد رہے کہ مہاجرین و انصار کے بعد آنے والوں میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مسلمان داخل ہیں اور ان سے پہلے ایمان لانے والوں میں تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ داخل ہیں۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے بُغض رکھنے والے ایمان والوں کی اَقسام سے خارج ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے بارے دل میں کینہ نہ رکھنا ایمان کی علامت اور ان کے بارے میں بُغض سے بچنے کی دعا کرنا مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ صدرُ الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جس کے دِل میں کسی صحابی کی طرف سے بُغض یا کدورت ہو اور وہ اُن کے لیے دعائے رحمت و اِستغفار نہ کرے، وہ مؤمنین کی اَقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں۔ مہاجرین، انصار اور ان کے بعد والے جو اُن کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔(2)

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے بُغض رکھنے کا نتیجہ

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہیں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1 ……روح البیان، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۰، ۹/ ۴۳۶-۴۳۷۔

2 ……خزائن العرفان، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۰، ص۱۰۱۱۔

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت اختیار کرنے کے لئے منتخب فرمایا اور ان کی عظمت وشان کو قرآنِ مجید میں بیان فرمایا، لیکن افسوس! کچھ لوگ خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور ان کے سینے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے بُغض سے بھرے ہوئے ہیں، انہیں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے لئے اِستغفار کرنے کا حکم دیا گیا لیکن یہ انہیں گالیاں دیتے ہیں جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کیلئے اِستغفار کریں اور کرتے یہ ہیں کہ انہیں گالیاں دیتے ہیں۔ (1)

ایسے لوگوں کے لئے درج ذیل حدیثِ پاک میں بڑی عبرت ہے، چنانچہ

حضرت عبداللہ بن مغفل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”میرے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے متعلق اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا تو میرے بُغض کی وجہ سے ان سے بُغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑ لے۔ (2)

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے اور ان کے دلوں کو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی عظمت وشان سے معمور فرمائے، اٰمین۔

مسلمانوں سے بُغض نہ رکھنے کے سبب جنت کی بشارت ملی

آیتِ پاک میں مذکور دعا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے دل میں کسی بھی مسلمان کے بارے میں بُغض اور کینہ نہیں رکھنا چاہیے، یہاں اسی سے متعلق ایک حدیثِ پاک ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک بار ہم سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

---

1 ......مسلم، کتاب التفسیر، ص ۱۶۱۱، الحدیث: ۱۵(۳۰۲۲).

2 ......ترمذی، ابواب المناقب، باب فیمن سبّ اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۵/۲۰۳، الحدیث: ۳۸۸۸، دار ابن کثیر، بیروت.

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: ابھی اہلِ جنت میں سے ایک آدمی تمہارے سامنے آئے گا، تو انصار میں سے ایک شخص آیا جس کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا اور وہ بائیں ہاتھ میں اپنا جوتا لٹکائے ہوا تھا۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا’’ ابھی تمہارے سامنے اہلِ جنت میں سے ایک آدمی آئے گا، چنانچہ وہی آدمی اپنی پہلے دن والی کیفیت کے مطابق آیا۔ پھر جب تیسرا دن آیا تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پھر اسی طرح ارشاد فرمایا اور پھر وہی آدمی آیا۔ جب رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے تو حضرت عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس آدمی کے پیچھے گئے اور فرمایا: میرا اپنے والد سے جھگڑا ہو گیا ہے اور میں نے یہ قسم کھائی ہے کہ میں تین راتیں ان کے پاس نہیں جاؤں گا، لہٰذا اگر آپ مناسب خیال کریں تو میری قسم کا وقت ختم ہونے تک مجھے اپنے پاس رہنے کی اجازت دے دیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے بتایا کہ انہوں نے تین راتیں اس کے ساتھ گزاریں، اس دوران انہوں نے رات میں کسی بھی وقت اس آدمی کو اٹھتے نہیں دیکھا، البتہ اس کا حال یہ تھا کہ جب وہ اپنے بستر پر کروٹ بدلتا تو اللّٰہ تعالیٰ کا ذکر کرتا اور اس کی عظمت و کبریائی بیان کرتا، یہاں تک کہ وہ صبح کی نماز کے لئے اٹھا اور خوب اچھی طرح وضو کیا اور میں نے اسے کلمۂ خیر کہنے کے علاوہ کچھ کہتے نہیں سنا۔ جب تین راتیں گزر گئیں اور قریب تھا کہ میں اس کے عمل کو کم گمان کرتا تو میں نے کہا: اے اللّٰہ کے بندے! بے شک میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی جھگڑا اور ناراضی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی فراق اور جدائی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمہارے بارے میں تین مجالس میں تین بار یہ فرماتے سنا ہے کہ ابھی تمہارے سامنے اہلِ جنت میں سے ایک آدمی داخل ہوگا اور تینوں بار تم ہی آئے، چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے پاس ٹھہر کر تمہارے عمل کو دیکھوں۔ میں نے تمہیں کوئی بڑا عمل کرتے نہیں پایا تو وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے تم نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانِ اقدس سے یہ فضیلت پائی۔ اس نے کہا: میرا عمل وہی ہے جو آپ نے دیکھا۔ یہ بات سن کر میں واپس جانے کے لئے پلٹا تو اس نے مجھے بلایا اور کہا: عمل تو وہی ہے جو آپ نے دیکھ لیا ہے البتہ میں اپنے دل میں کبھی مسلمان کے بارے میں کوئی کینہ نہیں رکھتا اور جو خیر و برکت اللّٰہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی ہے اس پر کبھی حسد نہیں کرتا۔ یہ سن کر حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس سے فرمایا: یہی وہ

www.dawateislami.net

عمل ہے جس نے تجھے جنت میں پہنچا دیا ہے اور یہی وہ عمل ہے جس کی ہم طاقت اور اِستطاعت نہیں رکھتے۔ (1)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بغض اور کینہ رکھنے سے محفوظ فرمائے،اٰمین۔

آیت ” وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ “ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے مزید تین باتیں معلوم ہوئیں

(1)......ہر مسلمان کو چاہئے کہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے بلکہ اپنے بزرگوں کے لئے بھی دعا کیا کرے۔

(2)......بزرگانِ دین خصوصاً صحابۂ کرام اور اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کے عرس، ختم، نیاز اور فاتحہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ ان میں ان بزرگوں کے لئے دعا ہے۔

(3)......مومن کی پہچان یہ ہے کہ تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ سے اچھی عقیدت رکھے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَىٕنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًاۙ-وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْؕ-وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے بھائیوں کافر کتابیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے گئے تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کبھی کسی کی نہ مانیں گے اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ قسم ہے اگر تم نکالے گئے

1......سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ما یقول اذا انتبہ من منامہ، ۶/۲۱۵، الحدیث: ۱۰۶۹۹۔

www.dawateislami.net

تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا: کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا۔﴾ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا آپ نے عبداللہ بن اُبی سلول منافق اور اس کے ساتھیوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں بنو قریظہ اور بنو نضیر سے کہتے ہیں کہ اگر تم مدینہ منورہ سے نکالے گئے تو ضرور ہم تمہارے ساتھ جائیں گے اور ہرگز تمہارے خلاف کسی کا کہنا نہ مانیں گے نہ مسلمانوں کا نہ رسولِ اکرم کا، اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور تمہارے ساتھ مل کر لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ یہودیوں سے منافقین کے یہ سب وعدے جھوٹے ہیں۔[1]

آیت " اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا " سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چار باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......منافق کفار کے بھائی ہیں مومنوں کے بھائی نہیں، اگرچہ وہ بظاہر کلمہ پڑھتے ہیں لیکن وقت پر کفار ہی کا ساتھ دیتے ہیں۔

(2)......کفار کو بھائی سمجھنا اور بھائی کہنا منافقوں کا کام ہے۔

(3)......منافق درحقیقت کسی کا ساتھی نہیں اور نہ ہی اس کے وعدوں کا کوئی اعتبار ہے، نہ کفار کو اس پر اعتبار آتا ہے اور نہ مسلمانوں کو۔

(4)......اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کے خفیہ رازوں پر اطلاع دیتا ہے کیونکہ منافقوں کی یہ گفتگو نہایت رازداری کے ساتھ تنہائی میں ہوتی تھی۔

لَىٕنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْۚ وَ لَىٕنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْۚ وَ لَىٕنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ۫ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾

---

1 ......روح البیان، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۱، ۹/۴۳۸، خازن، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۱، ۴/۲۵۰، مدارک، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۱۲۲۶، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اگر وہ نکالے گئے تو یہ اُن کے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر مدد نہ پائیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: قسم ہے اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور قسم ہے اگر اُن سے لڑائی کی گئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور قسم ہے اگر یہ ان کی مدد کریں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کی مدد نہ کی جائے گی۔

﴿**لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ**: قسم ہے اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے۔﴾ اس آیت میں منافقین کے حال کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ اگر وہ یہودی مدینے سے نکالے گئے تو یہ منافق ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان یہودیوں سے لڑائی کی گئی تو یہ منافق ان کی مدد نہ کریں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہودیوں کو مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلے اور یہودیوں سے لڑائی ہوئی لیکن منافقوں نے یہودیوں کی مدد نہ کی۔ مزید ارشاد فرمایا کہ اگر بالفرض منافق یہودیوں کی مدد کریں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر جب یہ مددگار بھاگ نکلیں گے تو منافقوں کی مدد نہ کی جائے گی، اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک فرما دے گا اور ان کا کفر ظاہر ہونے کے بعد ان کا نفاق انہیں نفع نہ دے گا۔ (1)

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اُن کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ وہ نا سمجھ لوگ ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ وہ نا سمجھ لوگ ہیں۔

1 ......خازن، الحشر، تحت الآية: ۱۲، ۴/ ۲۵۰، مدارك، الحشر، تحت الآية: ۱۲، ص ۱۲۲۶، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

﴿لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ: بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے۔﴾ یعنی اے مسلمانو! بیشک ان منافقوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے کہ تمہارے سامنے تو کفر کا اظہار کرنے سے ڈرتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی باتیں جانتا ہے دل میں کفر رکھتے ہیں۔ ان کا یہ ڈر اس لیے ہے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں جانتے ورنہ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے ویسا اس سے ڈرتے۔ [1]

لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍؕ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰىؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَؕ (۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دُھسوں کے پیچھے آپس میں ان کی آنچ سخت ہے تم انہیں ایک جتھا سمجھو گے اور ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یہ سب (مل کر بھی) تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کے پیچھے سے، ان کی آپس میں لڑائی بہت سخت ہے۔ تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں، یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں۔

﴿لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا: یہ سب (مل کر بھی) تم سے نہ لڑیں گے۔﴾ یعنی اے مسلمانو! سب یہودی مل کر بھی اعلانیہ تم سے نہ لڑیں گے بلکہ قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کے پیچھے چھپ چھپ کر لڑیں گے۔ [2] چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مدینہ منورہ کے اہلِ کتاب نے کبھی کھلم کھلا مسلمانوں کے مقابلے کی ہمت نہ کی، بلکہ غزوۂ خندق کے بعد جب مسلمانوں نے ان کی بدعہدی کی بنا پر ان سے مقابلہ کیا تو وہ اپنے کوچہ بند محلوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے، پھر مجبوراً نکلے تو بنو قریظہ قتل اور بنو نضیر جلا وطن کر دیئے گئے، یوں اللہ تعالیٰ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ خیال رہے کہ یہاں صرف مدینہ منورہ کے کتابیوں کا ذکر ہے،

1 ...... خازن، الحشر، تحت الآية: ١٣، ٤/٢٥٠، مدارك، الحشر، تحت الآية: ١٣، ص١٢٢٦، ملتقطاً.

2 ...... روح البيان، الحشر، تحت الآية: ١٤، ٩/٤٤٠-٤٤١.

www.dawateislami.net

لہٰذا اس آیت پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں مشرکین اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے مقابلے میں آئے اور ان سے بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں۔

﴿ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ: ان کی آپس میں لڑائی بہت سخت ہے۔﴾ یعنی جب وہ یہودی آپس میں لڑتے ہیں تو بہت شدت اور سختی سے لڑتے ہیں لیکن مسلمانوں کے مقابلے میں بزدل اور نامرد ثابت ہوتے ہیں کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا ہے۔

﴿ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى: تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں۔﴾ یعنی اے سننے والے تم انہیں ایک متحد، متفق اور ایک دوسرے سے اُلفت رکھنے والی جماعت سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں اور وہ ایک دوسرے سے کوئی الفت نہیں رکھتے اور ان کے دلوں کا الگ الگ ہونا اس لیے ہے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں، نہ حق کو پہچانتے ہیں اور نہ اس کی پیروی کرتے ہیں۔ (1)

مسلمان کافروں پر کسی صورت اعتماد نہ کریں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار مسلمانوں کے مقابلے میں کسی مصلحت کی وجہ سے ایک ہو جاتے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں باہمی اتفاق اور اتحاد نہیں ہے بلکہ یہ ایک دوسرے کے شدید دشمن ہیں اور اپنی دشمنی نکالنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''ایمان والے ایک دوسرے کے خیر خواہ اور باہم محبت کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ ان کے گھر اور اَجسام جدا جدا ہوں اور فاجر لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دھوکہ اور خیانت کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ ان کے گھر اور بدن اکٹھے ہوں۔ (2)

فی زمانہ بھی اس کے نظارے دیکھے جا رہے ہیں، لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ کفار پر کسی صورت اعتماد نہ کریں بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں پر اعتماد کریں اور مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کے اعتماد پر پورا اُتریں۔

---

1 ......روح البیان، الحشر، تحت الآیۃ: ١٤، ٩/٤٤١.

2 ......الفردوس بماثور الخطاب، باب المیم، ٤/١٨٩، الحدیث: ٦٥٨٤.

www.dawateislami.net

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۚ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی سی کہاوت جو ابھی قریب زمانہ میں ان سے پہلے تھے اُنھوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی ہے جو ابھی قریب زمانے میں ان سے پہلے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

﴿ **كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا**: (ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی ہے جو ابھی قریب زمانے میں ان سے پہلے ہوئے ہیں۔﴾ اس آیت میں یہودیوں کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کا حال مشرکین جیسا ہے جنہوں نے جنگِ بدر میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ عداوت رکھنے کا اور کفر کرنے کا وبال چکھا اور ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے لیے آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے (تو دنیا و آخرت میں جو حشر ان مشرکوں کا ہوا وہی ان یہودیوں کا ہوگا)۔[1]

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: شیطان کی کہاوت جب اُس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کرلیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب۔

1 ......خازن، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۵، ۴/۲۵۱، مدارک، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۵، ص۱۲۲۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جیسے شیطان کی مثال جب اس نے آدمی سے کہا: ''کفر کر'' پھر جب اس نے کفر کرلیا تو کہا: بیشک میں تجھ سے بیزار ہوں، بیشک میں اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

﴿ **كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ : جیسے شیطان کی مثال۔** ﴾ اس آیت میں منافقوں اور یہودیوں کی ایک مثال بیان کی جارہی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ منافقوں کا بنو نضیر کے یہودیوں کے ساتھ سلوک ایسا ہے جیسے شیطان کی مثال کہ اس نے اپنے مکروفریب سے آدمی کو کفر کرنے کا کہا اور جب اس نے کفر کرلیا تو اس سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اور بیشک میں اس اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے۔ ایسے ہی منافقوں نے بنو نضیر کے یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارا، جنگ پر آمادہ کیا، اُن سے مدد کے وعدے کئے اور جب اُن کے کہنے سے یہودیوں نے مسلمانوں سے جنگ کی تو منافق اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور یہودیوں کا ساتھ نہ دیا۔[1]

مسلمانوں کو کفر میں مبتلا کرنے کیلئے شیطان کا ایک خطرناک طریقہ

یاد رہے کہ انسانوں کو کفر، گمراہی اور گناہ میں مبتلا کرنے کے لئے شیطان مختلف راستے اختیار کرتا اور طرح طرح کے طریقے آزماتا ہے، ان میں سے ایک راستہ یہ ہے کہ شیطان کسی کام کو بندے کے سامنے نیک بنا کر پیش کرتا ہے اور بندہ نیک عمل سمجھتے ہوئے وہ کام کرنا شروع کر دیتا ہے، پھر شیطان اسے رفتہ رفتہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے یہاں تک کے بندہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر اس گناہ سے ہونے والی رسوائی سے بندے کو خوفزدہ کر کے دوسرے گناہ پر مجبور کرتا ہے، یوں اس سے گناہ در گناہ کرواتا رہتا ہے اور آخر کار بندے کو کفر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے اور جب بندہ کفر کر لیتا ہے تو شیطان اسے کفر کی اندھیری وادی میں تنہا چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور یہ بندہ کفر کی حالت میں موت کا شکار ہو کر ہمیشہ کے لئے جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہاں اسی سے متعلق ایک عبرت انگیز حدیثِ پاک ملاحظہ ہو، چنانچہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''بنی اسرائیل میں ایک راہب تھا، شیطان نے ایک لونڈی کا گلا دبایا اور اس کے مالکوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس کا علاج (فلاں) راہب کے پاس ہے۔ چنانچہ وہ اسے لے کر راہب کے پاس آئے تو اس نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا، وہ مسلسل اصرار کرتے رہے

1 ......خازن، الحشر، تحت الآية: ١٦، ٤/٢٥١، مدارك، الحشر، تحت الآية: ١٦، ص ١٢٢٧، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

یہاں تک کہ راہب علاج کرنے پر آمادہ ہو گیا، وہ لونڈی (علاج کے لئے) اس کے پاس موجود تھی کہ اس دوران شیطان راہب کے پاس آیا اور اس کے دل میں لونڈی کے ساتھ صحبت کرنے کا وسوسہ ڈالا، وہ مسلسل وسوسے ڈالتا رہا یہاں تک کہ راہب نے اس لونڈی کے ساتھ صحبت کر لی اور وہ اس سے حاملہ ہو گئی، اب شیطان نے راہب کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ جب اس کے گھر والے آئیں گے (اور انہیں یہ بات پتا چلے گی) تو تو رُسوا ہو جائے گا، لہٰذا تو اسے قتل کر دے اور جب اس کے گھر والے آئیں تو ان سے کہہ دینا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے، چنانچہ راہب نے اس لونڈی کو قتل کر کے دفن کر دیا۔ اس کے بعد شیطان لونڈی کے مالکوں کے پاس گیا اور انہیں وسوسے ڈالنے لگا اور ان کے دل میں یہ بات ڈالی کہ راہب نے لونڈی کو حاملہ کر دیا، پھر اسے قتل کر کے دفن کر دیا ہے، چنانچہ اس کے مالک راہب کے پاس آئے اور اس سے لونڈی کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: وہ تو مر گئی ہے۔ یہ سن کر مالکوں نے اسے پکڑ لیا (جب وہ اسے قتل کرنے لگے) تو شیطان راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے ہی اس لونڈی کا گلا دبایا تھا اور میں نے ہی ان لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ اسے تمہارے پاس لائیں، اب اگر تم میری بات مان لو تو نجات پا جاؤ گے اور میں تمہیں ان لوگوں سے چھڑا لوں گا۔ اس نے پوچھا: کیسے؟ شیطان نے کہا: مجھے دو سجدے کر دو۔ جب اس نے دو سجدے کر دئیے تو شیطان نے کہا: میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہی وہ بات ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جیسے شیطان کی مثال جب اس نے آدمی سے کہا: ”کفر کر“ پھر جب اس نے کفر کر لیا تو کہا: بیشک میں تجھ سے بیزار ہوں، بیشک میں اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ (1)

یہ حدیثِ پاک امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے احیاء العلوم میں بھی ذکر فرمائی ہے، اسے لکھنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دیکھو کہ شیطان نے کیسے کیسے حیلے بہانوں سے راہب کو ان کبیرہ گناہوں کی طرف مجبور کیا اور اس کی بنیاد صرف یہ بنی کہ اس نے (نیک کام سمجھ کر) لونڈی کا علاج کرنا قبول کر لیا۔ بعض اوقات آدمی سمجھتا ہے کہ یہ ایک نیکی اور بھلائی کا کام ہے اور شیطان اس کے دل میں خفیہ طریقے سے یہ بات ڈالتا ہے کہ اسے یہ اچھا کام

(1) ......رسائل ابن ابی دنیا، مكائد الشيطان، الباب الثاني، ٤/ ٥٤٦، الحديث: ٦١.

www.dawateislami.net

کرنا چاہئے، پھر وہ نیکی میں رغبت رکھنے والے آدمی کی طرح اس کام کو کرتا ہے یہاں تک کہ معاملہ اس کے اختیار سے نکل جاتا ہے (اور وہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے)، پھر ایک بات دوسری بات کی طرف لے جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے لئے چھٹکارے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ (1)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ شیطان کے اس خطرناک طریقے سے ہوشیار رہے اور بطورِ خاص کسی عورت کے ساتھ اچھائی کرنے سے پہلے اس بات پر خوب غور کر لے کہ یہ چیز آگے چل کر اسے گناہ میں مبتلا تو نہ کر دے گی، اگر اس کا ذرا سا بھی اندیشہ نظر آئے تو ہرگز ہرگز اپنے نفس پر اعتماد کرتے ہوئے بظاہر اچھا نظر آنے والا وہ کام نہ کرے کہ اسی میں اس کے دین کی سلامتی اور ایمان کی حفاظت کا سامان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ہمیں شیطان کے مکرو فریب سے بچائے، اٰمین۔

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَاؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ۠ (۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

﴿فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا: تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا۔﴾ یعنی شیطان اور کفر کرنے والے اس انسان کا اُخروی انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں جہنم کی آگ میں ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں۔ (2)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ

❶ ......احیاء علوم الدین، کتاب شرح عجائب القلب، بیان تسلّط الشیطان علی القلب بالوسواس و سبب غلبتها، ۳/ ۳۸-۳۹.
❷ ......روح البیان، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۷، ۹/ ۴۴۳-۴۴۴.

www.dawateislami.net

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔**﴾** گزشتہ آیات میں یہودیوں کی عہد شکنی اور منافقین کے مکر و فریب کو بیان کیا گیا اور اب یہاں سے ایمان والوں کو نصیحت کی جارہی ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم جو کام کرتے ہو اور جو چھوڑتے ہو ہر ایک میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے قیامت کے دن کے لئے کیا اعمال کیے اور تمہیں مزید تاکید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں سرگرم رہو، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خبردار ہے (لہٰذا جب گناہ کرنے لگو تو سوچ لو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس گناہ کو دیکھ رہا ہے، وہ قیامت کے دن اس کا حساب لے گا اور اس کی سزا دے گا)۔[1]

مُراقبہ کی اصل

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک گھڑی غور و فکر کرنا بہت سے ذکر کرنے سے بہتر ہے۔ اپنے اعمال کے بارے میں سوچنا بہت افضل عمل ہے اور یہی مراقبہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’(آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[2] لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے اُخروی معاملات کے بارے میں مراقبہ اور غور و فکر کرتا رہے۔ مراقبہ کا معنی اور اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے امام محمد غزالی

1 ......روح البیان، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۸، ۹/۴۴۷-۴۴۸۔

2 ......کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، التفکر، الجزء الثالث، ۲/۴۸، الحدیث: ۵۷۰۷۔

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مراقبہ کا معنی ہے نگہبانی کرنا، جس طرح اپنا مال شریک کے حوالے کرکے شرط رکھی جاتی ہے اور عہد و پیمان کے بعد بھی بے خبر ہوکر نہیں بیٹھ رہتے اسی طرح ہر وقت نفس کی خبر گیری کرتے رہنا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر تم اس سے غافل ہوگئے تو وہ کاہلی اور خواہشات کو پورا کرنے کے سبب پھر سے سرکش ہوجائے گا۔ مراقبہ کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اس بات پر کامل یقین رکھے کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کے ہر فعل اور ہر خیال سے واقف ہے اور اس سے کسی بات کا کوئی پہلو پوشیدہ نہیں ہے، لوگ اگر صرف اس کے ظاہر کو دیکھتے ہیں تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے ظاہر و باطن دونوں کو دیکھتا ہے۔ جس نے یہ بات سمجھ لی اور یہ آگہی اس کے دل پر غالب آ گئی تو اس کا ظاہر و باطن زیورِ ادب سے آراستہ ہوجائے گا۔ انسان اگر اس بات پر یقین کرے کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کے ظاہر و باطن سے واقف نہیں ہے تو وہ کافر ہے اور اگر اس پر ایمان لایا، پھر اس کی مخالفت کی تو وہ بڑا دلیر اور بے شرم ہے۔ (1)

ترغیب کے لئے یہاں بزرگانِ دین کے مُراقبۂ فکرِ آخرت سے متعلق تین واقعات بھی ملاحظہ ہوں،

(1)……حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک باغ میں گیا تو وہاں حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز سنی، ہم دونوں کے درمیان ایک دیوار حائل تھی اور وہ کہہ رہے تھے: عمر، خطاب کا بیٹا اور امیر المومنین کا منصب! واہ کیا خوب! اے عمر! اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ورنہ اللّٰہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب دے گا۔ (2)

(2)……حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی قبر پر تشریف لے جاتے تو اس قدر روتے کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوجاتی۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: جنت اور دوزخ کے تذکرے پر آپ اتنا نہیں روتے جتنا قبر پر روتے ہیں، (اس کی حکمت کیا ہے؟) آپ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سنا ہے کہ قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، اگر قبر والے نے اس سے نجات پالی تو بعد (یعنی قیامت) کا معاملہ آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد کا معاملہ زیادہ سخت ہے اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''میں نے قبر سے زیادہ ہولناک منظر کوئی نہیں دیکھا۔ (3)

(3)……حضرت ضرار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی

---

1 ……کیمیاء سعادت، رکن چھارم، اصل ششم در محاسبت و مراقبت، ۲/۸۸۵-۸۸۶.

2 ……تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ، فصل فی نبذ من سیرتہ، ص۱۰۲.

3 ……ترمذی، کتاب الزھد، ۵-باب، ۴/۱۳۸، الحدیث: ۲۳۱۵.

www.dawateislami.net

المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کوکئی مرتبہ دیکھا کہ رات کی تاریکی میں آپ اپنے محراب میں لرزاں وترساں اپنی داڑھی مبارک تھامے ہوئے ایسے بے چین بیٹھے ہوتے کہ گویا زہریلے سانپ نے ڈس لیا ہو۔ آپ غم کے ماروں کی طرح روتے اور بے اختیار ہوکر ''اے میرے رب! اے میرے رب!'' پکارتے، پھر دنیا سے مخاطب ہوکر فرماتے، ''تو مجھے دھوکے میں ڈالنے کے لئے آئی ہے؟ میرے لئے بن سنور کر آئی ہے؟ دور ہوجا! کسی اور کو دھوکا دینا، میں تجھے تین طلاق دے چکا ہوں، تیری عمر کم ہے اور تیری محفل حقیر جبکہ تیرے مصائب جھیلنا آسان ہیں، آہ صد آہ! زادِ راہ کی کمی ہے اور سفر طویل ہے جبکہ راستہ وحشت سے بھرپور ہے۔ (1)

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْؕ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ(۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان جیسے نہ ہو جو اللّٰہ کو بھول بیٹھے تو اللّٰہ نے اُنھیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں وہی فاسق ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللّٰہ کو بھلا دیا تو اللّٰہ نے انہیں ان کی جانیں بھلا دیں، وہی نافرمان ہیں۔

﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ: اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللّٰہ کو بھلا دیا۔**﴾** یعنی اے ایمان والو! ان یہودیوں اور منافقوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے اللّٰہ تعالٰی کے حقوق کو بھلا دیا اور جیسی اس کی قدر کرنے کا حق تھا ویسی قدر نہ کی اور اس کے احکامات و ممنوعات کی ان کے حق کے مطابق رعایت نہ کی، تو اس کے سبب اللّٰہ تعالٰی نے انہیں اپنی جانوں کو بھول جانے والا بنا دیا (جس کا نتیجہ یہ ہوا) کہ وہ اس چیز کو نہیں سنتے جو انہیں نفع دے اور وہ کام نہیں کرتے جو انہیں نجات دے اور یہ بھول جانے والے ہی کامل فاسق ہیں۔ (2)

---

1 ……حلیۃ الاولیاء، ذکر الصحابۃ من المھاجرین، علی بن ابی طالب، ۱/۱۲۶، روایت نمبر: ۲۶۱.

2 ……روح البیان، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۹، ۹/۴۴۹-۴۵۰.

www.dawateislami.net

آیت " وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ " سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چار باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حقوق یاد نہ رہے جیسے یہودی اور عیسائی وغیرہ، ان جیسا ہونے سے منع فرمایا گیا ہے۔

(2)......اسلام کے سوا کسی اور دین میں رہ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا قابلِ قبول نہیں، کیونکہ وہ کفار اپنے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے، لیکن ارشاد فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔

(3)......اللہ تعالیٰ سے غافل ہونے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بندے کو اس بات کی کبھی فکر نہیں ہوتی کہ وہ دنیا میں کیوں آیا اور اسے کیا کرنا چاہیے۔

(4)......آخرت کی فکر نہ ہونا اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔

لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ۝۲۰

ترجمۂ کنزالایمان: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

﴿ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں۔﴾ یعنی جہنم والے جن کے لئے دائمی عذاب ہے اور جنت والے جن کیلئے ہمیشہ کا عیش اور سرمدی راحت ہے، یہ دونوں برابر نہیں بلکہ جنت والے ہی کامیاب ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا میں گزاری اور آخرت میں اس کی نعمتوں کے مستحق ہوئے جبکہ کفار دونوں جگہ نقصان میں رہے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ

www.dawateislami.net

خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللّٰہ کے خوف سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لیے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا، اللّٰہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں تا کہ وہ سوچیں۔

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے۔﴾ یعنی قرآنِ مجید کی عظمت وشان ایسی ہے کہ اگر ہم اسے کسی پہاڑ پر اتارتے اور اُس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے تو انتہائی سخت اور مضبوط ہونے کے باوجود تم اسے ضرور جھکا ہوا اور اللّٰہ تعالیٰ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے، ہم یہ اور اس جیسی دیگر مثالیں لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں تا کہ وہ سوچیں (اور خیال کریں کہ جب ہم اشرف المخلوقات ہیں تو چاہیے کہ ہمارے اعمال بھی اشرف واعلیٰ ہوں۔)[1]

نوٹ: یاد رہے کہ یہاں آیت میں قرآن سے مراد اللّٰہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اتارنے سے مراد اس کلام کو اس کی عظمت کے ظہور کے ساتھ اتارنا مراد ہے یعنی اگر ہم قرآنِ مجید کو اس کی عظمت ظاہر کرتے ہوئے پہاڑ پر اُتار دیتے تو وہ اس کی تاب نہ لاتا اور پھٹ جاتا۔

اس آیت سے اشارۃً معلوم ہوا کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلب شریف پہاڑ سے زیادہ قوی اور مضبوط ہے کیونکہ آپ کو اللّٰہ تعالیٰ کا خوف اور اَسرارِ الٰہی سے واقفیت کامل طریقے سے حاصل ہونے کے باوجود آپ اپنے مقام پر قائم ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ

1 ......مدارك، الحشر، تحت الآية: ٢١، ص١٢٢٨، خازن، الحشر، تحت الآية: ٢١، ٤/٢٥٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہرنہاں وعیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہرغیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، وہی نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے۔

﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔﴾ اس سے پہلی آیت میں قرآنِ مجید کی عظمت وشان بیان کی گئی اور اس آیت سے اللہ تعالیٰ اپنی عظمت وشان بیان فرمارہا ہے کہ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی شان یہ ہے کہ وہ ظاہر اور پوشیدہ نیز موجود ومعدوم سب کو جانتا ہے اور وہی بڑا مہربان رحمت والا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امن بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، بہت عزت والا، بے حد عظمت والا، اپنی بڑائی بیان فرمانے والا ہے، اللہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے۔

﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دس اوصاف بیان فرمائے ہیں:

(1)......اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

www.dawateislami.net

(2)......ملک وحکومت کا حقیقی مالک ہے کہ تمام موجودات اس کے ملک اور حکومت کے تحت ہیں اور اس کا مالک ہونا اور اس کی سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں۔

(3)......ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے نہایت پاک ہے۔

(4)......اپنی مخلوق کو آفتوں اور نقصانات سے سلامتی دینے والا ہے۔

(5)......اپنے فرمانبردار بندوں کو اپنے عذاب سے امن بخشنے والا ہے۔

(6)......ہر چیز پر نگہبان اور اس کی حفاظت فرمانے والا ہے۔

(7)......ایسی عزت والا ہے جس کی مثال نہیں مل سکتی اور ایسے غلبے والا ہے کہ اس پر کوئی بھی غالب نہیں آسکتا۔

(8،9)......اپنی ذات اور تمام صفات میں عظمت اور بڑائی والا ہے اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنا اسی کے شایاں اور لائق ہے کیونکہ اس کا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی ہے جبکہ مخلوق میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ تکبُّر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بلکہ بندے کیلئے شایاں یہ ہے کہ وہ عاجزی اور اِنکساری کا اظہار کرے۔

(10)......اللّٰہ تعالیٰ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے۔[1]

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۠(۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے اللّٰہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا اُسی کے ہیں سب اچھے نام اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی اللّٰہ بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔

رکوع ۲

1......خازن، الحشر، تحت الآية: ۲۳، ۴/۲۵۴، مدارك، الحشر، تحت الآية: ۲۳، ص۱۲۲۸، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ: وہی اللہ بنانے والا۔﴾ یعنی وہی اللہ ہے جس کی شان یہ ہے کہ وہ بنانے والا، عدم سے وجود میں لانے والا اور ہر ایک کو جیسی چاہے ویسی صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں جو کہ اس کی بلند صفات پر دلالت کرتے ہیں، آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز تمام عیوب و نقائص سے اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی حقیقی طور پر عزت والا، حکمت والا ہے۔(1)

سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت

سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی بڑی فضیلت ہے، حضرت معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ ''**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ**'' کہا اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ 70,000 فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر اسی دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اُسے پڑھے تو اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔(2)

اس کی دوسری فضیلت ملاحظہ ہو،

حضرت ابو امامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے رات یا دن میں سورۂ حشر کی آخری (تین) آیتیں پڑھیں اور اسی رات یا دن میں اس کا انتقال ہو گیا تو اس نے جنت کو واجب کر لیا۔(3)

1 ......مدارک، الحشر، تحت الآیۃ: ٢٤، ص١٢٢٨-١٢٢٩، خازن، الحشر، تحت الآیۃ: ٢٤، ٤/٢٥٤-٢٥٥، ملتقطاً.

2 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ٢٢-باب، ٤/٤٢٣، الحدیث: ٢٩٣١.

3 ......شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان... الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ٢/٤٩٢، الحدیث: ٢٥٠١.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة

سورۂ مُمْتَحِنَہ کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ مُمْتَحِنَہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 13 آیتیں ہیں۔

''مُمْتَحِنَہ'' نام رکھنے کی وجہ

ایک قول یہ ہے کہ اس سورت کا نام ''مُمْتَحِنَۃ'' ہے، اس صورت میں اس کا معنی ہوگا عورتوں کا امتحان لینے والی سورت۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا نام ''مُمْتَحَنَۃ'' ہے، یعنی اس سورت میں ان عورتوں کا ذکر ہے جن کا امتحان لیا گیا ہے۔ اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر 10 کے کلمہ ''فَامْتَحِنُوْهُنَّ'' سے ماخوذ ہے۔

سورۂ مُمْتَحِنَہ کے مَضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ان مشرکین کے اَحکام بیان کئے گئے جنہوں نے مسلمانوں سے معاہدہ کیا اور جنہوں نے مسلمانوں سے جنگ نہیں کی نیز اس میں مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آنے والی مومنہ عورتوں کے ایمان کا امتحان لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سورت میں مزید یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتداء میں مسلمانوں کو کافروں کے ساتھ دوستی کرنے اور ان سے محبت رکھنے سے منع کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کو جب بھی موقع ملے گا تو تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے اور یہ بھی بتایا گیا کہ قیامت کے دن کافر اولاد اور کافر رشتہ دار کوئی فائدہ نہیں دیں گے بلکہ اس دن ایمان اور نیک اعمال کام آئیں گے۔

(2)......اس کی مثال کے طور پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے ساتھیوں کی سیرت بیان کی گئی کہ کس طرح

---

1 ......خازن، تفسیر سورة الممتحنة، ٤/٢٥٥.

www.dawateislami.net

انہوں نے اپنی مشرک قوم سے بیزاری کا اظہار کیا تاکہ مسلمان حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرت کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔

(3)……یہودیوں اور مشرکوں سے تعلُّقات کے بارے میں اصول بیان کئے گئے اور مدینہ منورہ ہجرت کر کے پہنچنے والی مومنہ عورتوں کا امتحان لینے کا حکم دیا گیا اور ان کے بارے میں شرعی حکم بیان کیا گیا۔

(4)……اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو یہودیوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

سورۂ حشر کے ساتھ مناسبت

سورۂ مُمْتَحِنَۃ کی اپنے سے ماقبل سورت ''حشر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے اہلِ کتاب اور کفار و مشرکین کے ساتھ تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ
تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّۚ
یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْؕ اِنْ كُنْتُمْ
خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ

www.dawateislami.net

بِالْمَوَدَّةِ ۗ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللّٰہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیامِ محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے وہ بیشک سیدھی راہ سے بہکا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم انہیں دوستی کی وجہ سے خبریں پہنچاتے ہو حالانکہ یقیناً وہ اس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا، وہ رسول کو اور تمہیں اس بنا پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب اللّٰہ پر ایمان لائے، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا طلب کرنے کیلئے نکلے تھے (تو ان سے دوستی نہ کرو) تم ان کی طرف محبت کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو اور میں ہر اس چیز کو خوب جانتا ہوں جسے تم نے چھپایا اور جسے تم نے ظاہر کیا اور تم میں سے جو یہ (دوستی) کرے تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بہک گیا۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔﴾ **شانِ نزول:** بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی ”سارہ“ مدینہ منورہ میں سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اس وقت حاضر ہوئی جب آپ فتحِ مکہ کی تیاری فرما رہے تھے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے فرمایا ”کیا تو مسلمان ہو کر آئی ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ ارشاد فرمایا ”کیا ہجرت کر کے آئی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا ”پھر کیوں آئی ہو؟ اُس نے عرض کی: محتاجی سے تنگ ہو کر آئی ہوں۔ حضرت عبدالمطلب کی اولاد نے اس کی امداد کرتے ہوئے کپڑے بنائے اور سامان دیا۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُس سے ملے تو اُنہوں نے اسے دس دینار دیئے، ایک چادر دی اور اس کی معرفت ایک خط اہلِ مکہ کے پاس بھیجا جس کا مضمون یہ

www.dawateislami.net

تھا: حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تم پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تم سے اپنے بچاؤ کی جو تدبیر ہو سکے کرلو۔ سارہ یہ خط لے کر روانہ ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس کی خبر دی تو حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چند اصحاب کو جن میں حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بھی تھے، گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا ''روضہ خاخ کے مقام پر تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی، اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو اہلِ مکہ کے نام لکھا گیا ہے، وہ خط اس سے لے لو اور اس کو چھوڑ دو، اگر خط دینے سے انکار کرے تو اس کی گردن مار دو۔ یہ حضرات روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پایا جہاں حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا، اس سے خط مانگا تو وہ انکار کر گئی اور قسم کھا گئی۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے قسم کھا کر فرمایا: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خبر واقع کے خلاف ہو ہی نہیں سکتی، پھر تلوار کھینچ کر عورت سے فرمایا: تو خط نکال دے ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ جب اُس نے دیکھا کہ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم قتل کرنے پر بالکل آمادہ ہیں تو اس نے اپنے جُوڑے میں سے خط نکال کر دے دیا۔ جب یہ حضرات خط لے کر واپس پہنچے تو حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت حاطب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلا کر فرمایا ''اے حاطب! خط لکھنے کی وجہ کیا تھی؟ اُنہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں جب سے اسلام لایا ہوں تب سے کبھی میں نے کفر نہیں کیا اور جب سے حضور کی نیازمندی مُیَسَّر آئی ہے تب سے کبھی آپ کے ساتھ خیانت نہ کی اور جب سے اہلِ مکہ کو چھوڑا ہے تب سے کبھی اُن کی محبت دل میں نہ آئی لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں قریش میں رہتا تھا اور اُن کی قوم میں سے نہ تھا، میرے سوا دوسرے مہاجرین کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر بار کی نگرانی کرتے ہیں (لیکن میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں) مجھے اپنے گھر والوں کے بارے اندیشہ تھا اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں اہلِ مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں تاکہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور یہ بات میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہلِ مکہ پر عذاب نازل فرمانے والا ہے، میرا خط انہیں بچا نہ سکے گا۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کا یہ عذر قبول فرمایا اور ان کی تصدیق کی۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مجھے اجازت دیجئے تاکہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، اللہ تعالیٰ خبر دار ہے جب ہی اُس نے اہلِ بدر کے حق میں فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں

www.dawateislami.net

بخش دیا ہے، یہ سن کر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوگئے اور یہ آیات نازل ہوئیں ۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ جو میرے اور تمہارے دشمن ہیں، تم انہیں دوستی کی وجہ سے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پوشیدہ خبریں پہنچاتے ہو حالانکہ وہ تمہارے پاس آئے ہوئے حق یعنی اسلام اور قرآن کا انکار کرتے ہیں، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اور تمہیں اس بنا پر مکہ مکرمہ سے نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لائے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا طلب کرنے کیلئے اپنے وطن سے نکلے تھے تو ان کافروں سے دوستی نہ کرو، تم انہیں خفیہ محبت کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ہر اس چیز کو خوب جانتا ہوں جسے تم نے چھپایا اور جسے تم نے ظاہر کیا اور یاد رکھو! تم میں سے جو ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بہک گیا۔ (1)

آیت ” یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ “ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے مزید 5 باتیں یہ معلوم ہوئیں،

(1)……کفارِ مکہ مسلمانوں کے دشمن تھے لیکن اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں اپنا دشمن بھی فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دشمن اللّٰہ تعالیٰ کا بھی دشمن ہے۔

(2)……کفار کو مسلمانوں کے راز سے خبردار کرنا غداری اور دین و قوم سے بغاوت ہے۔

(3)……حضرت حاطب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے گناہ سرزد ہوا اور اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں مومن فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

(4)……ایمان کا دشمن جان کے دشمن سے زیادہ خطرناک ہے۔

(5)……اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد اسی وقت ہوگا، جب مجاہد کا دل مومن کی محبت اور کافر کی عداوت سے پُر ہو، اگر مجاہد کے دل میں کافر کی طرف تھوڑا سا میلان بھی ہوا، تو اس کا مجاہد فی سبیل اللّٰہ رہنا مشکل ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی سے دوستی اور دشمنی رکھنے کے 4 فضائل

یہاں موضوع کی مناسبت سے اللّٰہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی سے دوستی اور دشمنی رکھنے کے 4 فضائل ملاحظہ ہوں:

1……مدارك، سورة الممتحنة، ص ۱۲۳۰، خازن، الممتحنة، تحت الآية: ۱، ٤/ ۲۵۵-۲۵٦، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

(1)……حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ’’اللّٰہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا ’’وہ لوگ کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے، آج میں انہیں اپنے (عرش کے) سائے میں رکھوں گا، آج میرے (عرش کے) سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (1)

(2)……حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے دوسرے علاقے میں گیا، اللّٰہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ جب وہ فرشتے کے پاس آیا تو اس نے دریافت کیا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس علاقے میں میرا بھائی ہے اس سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا اس پر تیرا کوئی احسان ہے جسے لینے جا رہا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، صرف یہ بات ہے کہ میں اسے اللّٰہ تعالیٰ کے لیے دوست رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: مجھے اللّٰہ تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تجھے یہ خبر دوں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے تجھے دوست رکھا جیسے تو نے اللّٰہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کی ہے۔ (2)

(3)……حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو کسی سے اللّٰہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھے، اللّٰہ تعالیٰ کے لیے دشمنی رکھے، اللّٰہ تعالیٰ کے لیے دے اور اللّٰہ تعالیٰ کے لیے منع کرے تو اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔ (3)

(4)……حضرت ابو ذر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندکون سا عمل ہے؟ کسی نے کہا، نماز و زکوٰۃ اور کسی نے کہا جہاد۔ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’اللّٰہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا عمل اللّٰہ تعالیٰ کے لیے محبت اور بغض رکھنا ہے۔ (4)

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کے لئے کسی سے دوستی، دشمنی اور بغض رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

1……مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فی فضل الحبّ فی اللّٰہ، ص۱۳۸۸، الحدیث: ۳۷(۲۵۶۶)۔

2……مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فی فضل الحب فی اللّٰہ، ص۱۳۸۸، الحدیث: ۳۸(۲۵۶۷)۔

3……ابو داؤد، کتاب السنّة، باب الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانه، ۴/۲۹۰، الحدیث: ۴۶۸۱.

4……مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری رضی اللّٰہ تعالی عنه، ۸/۶۸، الحدیث: ۲۱۳۶۱۔

www.dawateislami.net

اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ یَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَؕ ۲

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تمہیں پائیں تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں بُرائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہوجاؤ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر وہ تمہیں پالیں تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کافر ہوجاؤ۔

﴿اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً: اگر وہ تمہیں پالیں تو تمہارے دشمن ہوں گے۔﴾ یعنی کفار کی عداوت کا یہ حال ہے کہ تم ان کے ساتھ کتنے ہی اس قسم کے سلوک کرو، لیکن انہیں جب کبھی موقعہ ملے گا تو وہ تم سے اپنی دشمنی نکالنے میں کمی نہ کریں گے، تمہیں مارنے اور قتل کرنے کے لئے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں گے، تمہیں گالی گلوچ کرنے اور برا بھلا کہنے کے ساتھ اپنی زبانیں دراز کریں گے اور ان کی تمنا یہ ہے کہ کسی طرح تم کافر ہوجاؤ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور اُن سے بھلائی کی اُمید رکھنا اور اُن کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہیں چاہیے۔[1]

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚۛ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۳

معانقہ ۱۲ — السجاوندی ۲: ضعیف الوقف علی القیٰمۃ ج ۱۲

ترجمۂ کنزالایمان: ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کردے گا اور اللّٰہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

1 ......خازن، الممتحنة، تحت الآية: ٢، ٤/ ٢٥٦، مدارك، الممتحنة، تحت الآية: ٢، ص ١٢٣١، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے، اللّٰہ تمہارے درمیان جدائی کردے گا اور اللّٰہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے۔

﴿لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے۔﴾ یعنی اے ایمان والو! جن رشتے داروں اور اولاد کی وجہ سے تم کفار سے دوستی اور موالات کرتے ہو یہ قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے، اللّٰہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے اور ان کے درمیان اس طرح جدائی کردے گا کہ فرمانبردار جنت میں ہوں گے اور کافر نافرمان جہنم میں اور یاد رکھو کہ اللّٰہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔ (1)

یاد رہے کہ قیامت کے دن مسلمان کے کافر رشتے دار اور کافر اولاد اس کے کام نہ آئے گی جبکہ مومن رشتے دار اور مومن اولاد اللّٰہ تعالیٰ کے حکم سے ضرور کام آئے گی۔ اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی (جس) اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے اور اُن (والدین) کے عمل میں کچھ کمی نہ کریں گے۔

خلاصہ یہ کہ ایمان والے ایک دوسرے کے کام آئیں گے جبکہ کافر کسی کے کام نہ آئیں گے۔

---

1 ...... خازن، الممتحنة، تحت الآية: ٣، ٤/ ٢٥٧، مدارك، الممتحنة، تحت الآية: ٣، ص ١٢٣١-١٢٣٢، ملتقطاً.

2 ...... زخرف: ٦٧.

3 ...... طور: ٢١.

www.dawateislami.net

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ٘ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۵

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے لیے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کے لیے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں ضرور تیری مغفرت چاہوں گا اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک نہیں اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بیشک تو ہی عزت و حکمت والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: بیشک ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، ہم نے تمہارا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے

www.dawateislami.net

درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی حتّٰی کہ تم ایک اللہ پر ایمان لے آؤ مگر ابراہیم کا اپنے (عرفی) باپ سے یہ کہنا (پیروی کے قابل نہیں) کہ میں ضرور تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگوں گا اور میں اللہ کے سامنے تیرے لئے کسی نفع کا مالک نہیں ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کیلئے آزمائش نہ بنا اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے رب! بیشک تو ہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔

﴿قَدۡ كَانَتۡ لَكُمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ فِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَالَّذِیۡنَ مَعَهٗ: بیشک ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی۔﴾ اس آیت میں حضرت حاطب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دوسرے مومنین سے خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملے میں رشتہ داروں کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔ چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کی سیرت میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی، جب انہوں نے اپنی مشرک قوم سے کہا: بیشک ہم تم سے اور ان بتوں سے بیزار ہیں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو، ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم نے تمہارے دین کی مخالفت اختیار کی اور جب تک تم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے تب تک ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی، البتہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے عُرفی باپ کے لئے مغفرت کی دعا مانگنا پیروی کے قابل نہیں کیونکہ یہ ایک وعدے کی بناء پر تھا اور جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ظاہر ہوگیا کہ وہ کفر پر ہی قائم ہے تو آپ نے اس سے بیزاری ظاہر کر دی، لہٰذا یہ کسی کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کافر رشتہ دار کیلئے دعائے مغفرت کرے۔[1]

﴿رَبَّنَا عَلَیۡكَ تَوَكَّلۡنَا: اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا۔﴾ یہ بھی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اور اُن مومنین کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور یہ اِستثناء سے پہلے والے کلام کے ساتھ مُتَّصِل ہے، لہٰذا مومنین کو اس دعا میں بھی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنی چاہئے۔[2]

نوٹ: خیال رہے کہ مسلمانوں پر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی مُطْلَقاً لازم ہے جبکہ دیگر

1 ......خازن، الممتحنة، تحت الآية: ٤، ٤/٢٥٧، مدارك، الممتحنة، تحت الآية: ٤، ص ١٢٣٢، ملتقطاً.

2 ......مدارك، الممتحنة، تحت الآية: ٤، ص ١٢٣٢، ملخصاً.

www.dawateislami.net

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی خاص اعمال میں ہے کیونکہ سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شریعت کے بہت سے اَحکام منسوخ بھی ہو گئے ہیں ،لہٰذا یہ آیت سورۂ اَحزاب کی اس آیت ” لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ “ کے خلاف نہیں ،کیونکہ یہاں خاص صورتوں میں خاص پیروی کا حکم ہے اور سورۂ اَحزاب کی آیت میں مطلقاً پیروی کا حکم ہے۔

آیت ” قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ “ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں ،

(1)......انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت یہ ہے کہ اپنا ایمان اپنے قول اور فعل سے ظاہر کر دے۔

(2)......کفار سے دشمنی رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا مسلمانوں سے محبت رکھنا ضروری ہے۔

(3)......اللّٰہ تعالٰی کے اِذن اور اس کی اجازت سے اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہگار مومنوں سے عذاب دور کریں گے اوران کی شفاعت سے عذاب دور ہو گا ،لہٰذا یہ آیت مومنوں کے حق میں شفاعت نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا : اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کیلئے آزمائش نہ بنا۔﴾ یعنی یہ دعا مانگنے میں بھی مسلمانوں کو ان کی پیروی کرنی چاہئے کہ اے ہمارے رب! عَزَّوَجَلَّ ، کافروں کو ہم پر غلبہ دے کر ہمیں ان کیلئے آزمائش نہ بنا کیونکہ وہ اپنے آپ کو حق پر اور مسلمانوں کو باطل پر گمان کرنے لگیں گے اور یوں ان کا کفر اور بھی بڑھ جائے گا نیز اے اللّٰہ ، ہمیں بخش دے ، اے ہمارے رب! عَزَّوَجَلَّ ، بیشک تو ہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ۠ ﴿۶﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے لیے ان میں اچھی پیروی تھی اسے جو اللّٰہ اور پچھلے دن کا امیدوار ہو اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللّٰہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (اے مسلمانو!) بیشک ضرور تمہارے لیے ان میں اچھی پیروی تھی، اس کیلئے جو اللّٰہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللّٰہ ہی بے نیاز، ہر حمد کے لائق ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ: بیشک ضرور تمہارے لیے ان میں اچھی پیروی تھی۔﴾ یعنی اے میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت! تمہارے لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کی سیرت میں اچھی پیروی تھی، خاص طور پر اس کے لئے جو اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت و ثواب اور آخرت کی راحت کا طلب ہو اور اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرے اور جو ایمان لانے سے منہ پھیرے اور کفار سے دوستی کرے تو وہ سمجھ لے کہ ہمارے دین کو اس کی ضرورت نہیں، بیشک اللّٰہ تعالیٰ ہی بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔ (1)

عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۷

ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ اللّٰہ تم میں اور ان میں جو ان میں سے تمہارے دشمن ہیں دوستی کردے اور اللّٰہ قادر ہے اور اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: قریب ہے کہ اللّٰہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا فرما دے جو ان میں سے تمہارے دشمن ہیں۔ اور اللّٰہ بہت قدرت والا ہے اور اللّٰہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

﴿عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً: قریب ہے کہ اللّٰہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا فرما دے جو ان میں سے تمہارے دشمن ہیں۔﴾ شانِ نزول: جب اُوپر کی آیات نازل ہوئیں تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اپنے عزیز و اَقارب کی دشمنی میں بہت سخت اور ان سے بیزار ہو گئے، اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ

---

1 ......جلالین، الممتحنة، تحت الآیة: ٦، ص٤٥٧، خازن، الممتحنة، تحت الآیة: ٦، ٤/٢٥٧، مدارك، الممتحنة، تحت الآیة: ٦، ص١٢٣٢، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

آیت نازل فرما کرانہیں امید دلائی کہ اُن کفار کا حال بدلنے والا ہے، چنانچہ اِس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! قریب ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ تمہارے اور کفارِ مکہ میں سے ان لوگوں کے درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہوگئی ہے اس طرح محبت پیدا کردے کہ انہیں ایمان کی توفیق دیدے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ دل بدلنے، حال تبدیل کرنے اور محبت کے اسباب آسان کرنے پر بہت قدرت والا ہے اور مشرکوں میں سے جو ایمان لائے اسے اللّٰہ تعالیٰ بخشنے والا اور اس پر مہربان ہے۔ چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا اور فتحِ مکہ کے بعد اُن میں سے ایک کثیر تعداد ایمان لے آئی اور وہ ایمان والوں کے دوست اور بھائی بن گئے اور ان کی ایک دوسرے سے محبت بڑھی۔[1]

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۸﴾ اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْۚ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللّٰہ کو محبوب ہیں۔ اللّٰہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ ان سے دوستی کرو اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں۔

1 ...... مدارك، الممتحنة، تحت الآية: ٧، ص١٢٣٣، خازن، الممتحنة، تحت الآية: ٧، ٢٥٧/٤، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ تمہیں ان لوگوں سے احسان کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ اللہ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے اور انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے مخالفین کی) مدد کی اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی ظالم ہیں۔

﴾ لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ: اللہ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی۔﴿ اس آیت کی تفسیر میں کثیر اقوال اور اختلاف ہیں، اور عملی صورتیں جن پر اِس آیت کو منطبق کرنا ہے وہ تو سینکڑوں سے زائد ہیں لہٰذا صرف ایک راجح خلاصہ کلام یہاں پیش کیا جاتا ہے، تفصیل کیلئے فتاوٰی رضویہ کی چودھویں جلد میں موجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے رسالے ’’ اَلْمَحَجَّةُ الْمُؤْتَمِنَة فِی اٰیَةِ الْمُمْتَحِنَه‘‘ کا مطالعہ کریں۔ خلاصہ آیات یہ ہے کہ جن کفار سے مسلمانوں کا امن وامان کا معاہدہ ہے یا جو ذِمّی کفار ہیں ان کے ساتھ بِر یعنی اچھا سلوک کرنے اور اِقساط کی ممانعت نہیں بلکہ اجازت ہے جبکہ ان کے علاوہ کے ساتھ ممانعت ہے۔ اِقساط کا معنی اور بِر و اِقساط دونوں کی تفصیل کیلئے نیچے کا کلام ملاحظہ فرمائیں:

بِر یعنی نیکی کرنا، حُسنِ سلوک کرنا کیا ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کُفّار کے ساتھ بِر وصِلہ کی تین صورتیں بیان فرمائی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار کے ساتھ بِر وصلہ کی تین صورتیں ہیں:

(1)......اعلیٰ صورت: اپنی کسی صحیح غرض کے بغیر بالقصد محض کافر کو نفع دینا اور بھلائی پہنچانا مقصود ہو۔ یہ صورت مُستامن یعنی امان لے کر اسلامی سلطنت میں آنے والے کافر اور مُعاہِد یعنی اس کافر سے بھی حرام ہے جس کے ساتھ معاہدہ ہے کیونکہ امان اور معاہدہ ضَرر کو روکنے کے لئے ہیں نہ کہ اللہ تعالٰی کے دشمنوں کو جان بوجھ کر نفع پہنچانے کے لئے۔

(2)......درمیانی صورت: اپنی ذاتی مصلحت جیسے کافر نے کچھ دیا تو اس کے بدلے میں اسے دینا یا رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ مالی سلوک کرنا۔ یہ اس کافر کے ساتھ جائز ہے جس سے مسلمانوں کا معاہدہ ہے اور جس سے معاہدہ نہیں اس سے ممنوع ہے۔

www.dawateislami.net

(3)……ادنیٰ صورت: اسلام اور مسلمانوں کی مَصلحت کے لئے جنگی چال کے طور پر کچھ دیا جائے۔ یہ حربی کافر یعنی جس سے معاہدہ نہیں اس کے ساتھ بھی جائز ہے۔

آیت ِکریمہ ”لَا یَنْهٰىكُمْ“ میں ”بِر“ یعنی احسان کی درمیانی صورت مراد ہے کیونکہ اعلیٰ اس کافر سے بھی حرام ہے جس سے معاہدہ ہے اور ادنیٰ اس کافر کے ساتھ بھی جائز ہے جس سے معاہدہ نہیں۔ (1)

اقساط کا مفہوم

اِقساط یعنی انصاف کرنے کے مفسرین نے تین معانی بیان کئے ہیں:

ایک معنی یہ ہے کہ ان پر ظلم نہ کرو۔ اس معنی کے اعتبار سے یہ حکم حربی و معاہد ہر طرح کے کافر کیلئے عام ہے کہ حربی پر بھی ظلم کرنے کی اجازت نہیں اور اس معنی کے اعتبار سے یہ حکم رخصت نہیں بلکہ واجب ہے۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ کافروں سے کیا ہوا معاہدہ پورا کرو اور اس صورت میں بھی یہ حکم واجب ہے نہ کہ صرف رخصت، البتہ معاہدے کی مدت پوری کرنا واجب نہیں، کوئی مصلحت ہو تو مدت سے پہلے بتا کر معاہدہ توڑ دینا جائز ہے۔

تیسرا معنی یہ کہ اِقساط سے مراد اپنے مال سے کچھ حصہ دیدینا ہے اور یہ وہی بِر یعنی نیکی کرنا ہی ہے، گویا اِس صورت میں بِر و اِقساط ایک ہی چیز ہو گئے۔ اس پر اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ الرَّحْمَة نے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہاں یہاں بِر (نیکی کرنے) اور اِقساط (انصاف کرنے) دونوں لفظوں میں یوں فرق ہوسکتا ہے کہ اِقساط کا مطلب ہے کہ جتنا کافر نے دیا اتنا ہی دیا جائے جیسے کافر نے ہزار روپے کی چیز دی تو جواب میں ہزار روپے کی چیز ہی دیدی جائے تو یہ اقساط یعنی برابری کرنا ہوگیا جبکہ اگر وہ کچھ نہ دے اور مسلمان اپنی رشتے داری یا کسی مصلحت کی وجہ سے اسے ہزار روپے کی چیز دیدے یا کافر نے ہزار روپے کی چیز دی لیکن مسلمان ہزار سے زائد کی شے دیدے تو یہ بِر یعنی احسان کرنا، نیکی کرنا، سلوک کرنا کہلائے گا۔ (2)

کفار کے ساتھ دوستی کی صورتیں اور ان کے اَحکام

آیت نمبر 9 میں کفار کے ساتھ دوستی سے منع کیا گیا، یہاں ان سے دوستی سے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کے کلام کا خلاصہ ملاحظہ ہو،

---

1 ……فتاوی رضویہ، رسالہ: المحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ، ۱۴/۴۶۵، ۴۶۸، ۴۶۹، ملخصاً۔

2 ……فتاوی رضویہ، رسالہ: المحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ، ۱۴/۴۷۱، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

مُوالات (یعنی کفار کے ساتھ دوستی) کی دو قسمیں ہیں:

(1)......حقیقی موالات: اس کی ادنیٰ صورت قلبی میلان ہے، یہ تمام صورتوں میں ہر کافر سے مُطْلَقاً ہر حال میں حرام ہے البتہ طبعی میلان جیسے ماں باپ، اولاد یا خوبصورت بیوی کی طرف غیر اختیاری طور پر ہوتا ہے یہ اس حکم میں داخل نہیں پھر بھی اس تَصَوُّر سے کہ یہ اللّٰہ و رسول کے دشمن ہیں اور ان سے دوستی حرام ہے، اپنی طاقت کے مطابق اس میلان کو دبانا یہاں تک کہ بن پڑے تو فنا کر دینا لازم ہے، اس میلان کا آنا بے اختیار تھا اور اسے زائل کرنا قدرت میں ہے تو اسے رکھنا دوستی کو اختیار کرنا ہوا اور یہ حرامِ قطعی ہے اسی لئے جس غیر اختیاری چیز کے ابتدائی اُمور کسی شخص نے اپنے اختیار سے پیدا کئے تو اس میں اس کا کوئی عذر قابلِ قبول نہ ہو گا جیسے شراب سے عقل زائل ہو جانا اختیار میں نہیں لیکن جب اختیار سے پی تو عقل کا زوال اور اس پر جو کچھ مُرَتَّب ہوا سب اسی کے اختیار سے ہو گا۔

(2)......صورۃً موالات: اس کی صورت یہ ہے کہ بندے کا دل کافر کی طرف اصلاً مائل نہ ہو لیکن اس سے برتاؤ ایسا کرے جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو۔ یہ ضرورت اور مجبوری کی حالت میں صرف ضرورت و مجبوری کی مقدار مُطْلَقاً جائز ہے اور بقدرِ ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عداوت کا اظہار نہ کرنے سے کام نکلتا ہو تو اسی قدر پر اِکْتِفاء کرے اور اظہارِ محبت کی ضرورت ہو تو حتّی الامکان پہلو دار بات کہے، صراحت کے ساتھ اظہار کرنے کی اجازت نہیں، اور اگر اس کے بغیر نجات نہ ملے اور دل ایمان پر مطمئن ہو تو صراحت کے ساتھ اظہار کی رخصت ہے اور اب بھی عزیمت یہی ہے کہ ایسا نہ کرے۔ (1)

اب زیرِ تفسیر دونوں آیات کا خلاصہ ملاحظہ ہو، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! اللّٰہ تعالیٰ تمہیں ان کافروں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، بیشک اللّٰہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور وہ تمہیں صرف ان کافروں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے اور انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہیں نکالنے پر تمہارے مخالفین کی مدد کی اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (2)

1......فتاوی رضویہ، رسالہ: المحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ، ۱۴/۴۶۵-۴۶۷، ملخصاً۔

2......خازن، الممتحنۃ، تحت الآیۃ: ۸-۹، ۴/ ۲۵۸۔

www.dawateislami.net

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْيَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرلو اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو اُن کا خرچ ہوا اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو جب ان کے مہر انہیں دو اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں (کفرستان سے) اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو، اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کی طرف واپس نہ لوٹاؤ، نہ یہ ان (کافروں) کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کیلئے حلال ہیں اور ان کے کافر شوہروں کو وہ (حق مہر) دیدو جو انہوں نے خرچ کیا ہو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو جب ان کے مہر انہیں دو اور کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو اور وہ مانگ لو جو تم نے خرچ کیا ہو اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم ہے، وہ تم میں

www.dawateislami.net

فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ: اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں اپنے گھر چھوڑ کر آئیں۔﴾ اس آیت میں ہجرت کرکے آنے والی مسلمان عورتوں کے بارے میں 7 احکام دیئے گئے ہیں،

(1)……اے ایمان والو! جب کفرستان سے مسلمان عورتیں اپنے گھر چھوڑ کر تمہارے پاس آئیں تو ان کی جانچ کرلیا کرو کہ ان کی ہجرت خالص دین کیلئے ہے، ایسا تو نہیں ہے کہ اُنہوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو اور یاد رکھو کہ ان عورتوں کا امتحان تمہارے علم کے لئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ تو ان کے ایمان کا حال تم سے بہتر جانتا ہے۔

ان کی جانچ کا طریقہ یہ ہے کہ ان سے قسم لی جائے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: ان عورتوں کو قسم دی جائے کہ وہ نہ شوہروں کی عداوت میں نکلی ہیں اور نہ اور کسی دُنیوی وجہ سے بلکہ اُنہوں نے صرف اپنے دین و ایمان کیلئے ہجرت کی ہے۔

(2)……اگر جانچ کے بعد وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں ان کے کافر شوہروں کی طرف واپس نہ لوٹاؤ کیونکہ نہ یہ مسلمان عورتیں ان کافروں کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر مرد ان مسلمان عورتوں کیلئے حلال ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کافر کی کافرہ بیوی ایمان لاکر ہجرت کر جائے تو وہ اس کافر کے نکاح سے نکل جائے گی۔

(3)……ان کے کافر شوہروں کو وہ حق مہر دیدو جو انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت صلحِ حُدَیْبِیَہ کے بعد نازل ہوئی، صلح میں یہ شرط تھی کہ مکہ والوں میں سے جو شخص ایمان لاکر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو اس کو اہلِ مکہ واپس لے سکتے ہیں اور اس آیت میں یہ بیان فرمادیا گیا کہ یہ شرط صرف مردوں کیلئے ہے، عورتوں کی تصریح عہد نامہ میں نہیں اور نہ عورتیں اس قرارداد میں داخل ہوسکتی ہیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کیلئے حلال نہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ آیت کا یہ حصہ پہلے حکم (یعنی انہیں ان کے کافر شوہروں کی طرف واپس نہ لوٹاؤ) کا ناسخ ہے۔

یہ قول اس صورت میں درست ہے کہ عورتیں صلح کے عہد میں داخل ہوں، لیکن عورتوں کا اس عہد میں داخل ہونا صحیح نہیں کیونکہ بخاری شریف میں عہد نامہ کے یہ الفاظ مروی ہیں: ”لَا یَاْتِیْکَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دِیْنِکَ اِلَّا رَدَدْتَہٗ“ یعنی ہم سے جو مرد آپ کے پاس پہنچے خواہ وہ آپ کے دین ہی پر ہو آپ اس کو واپس دیں گے۔[1] ان

1……بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب... الخ، ٢/٢٢٣، الحدیث: ٢٧٣١، ٢٧٣٢.

www.dawateislami.net

میں عورت کا ذکر نہیں ہے۔

یہاں اس مہر سے متعلق دو شرعی مسائل بھی ملاحظہ ہوں:

(1)...... یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا کافر شوہر اسے طلب کرے اور اگر طلب نہ کرے تو اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔

(2)...... اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ عورت کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔

(4)...... تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان ہجرت کرنے والی عورتوں کو مہر دے کر ان سے نکاح کرلو اگرچہ دارُالحرب میں ان کے شوہر ہوں کیونکہ اسلام لانے سے وہ ان شوہروں پر حرام ہوگئیں اور ان کی زوجیت میں نہ رہیں۔ یاد رہے کہ یہاں مہر دینے سے مراد اس کو اپنے ذمہ لازم کرلینا ہے اگرچہ بِالفعل نہ دیا جائے۔ نیز اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے نکاح کرنے پر نیا مہر واجب ہوگا جبکہ ان کے شوہروں کو جو ادا کردیا گیا وہ اس میں شمار نہیں ہوگا گویا یہاں دو قسم کی رقم دینا ہوگی، ایک سابقہ کافر شوہر کو اور دوسری بطورِ مہر عورت کو۔

(5)...... کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو، یعنی جو عورتیں دارُالحرب میں رہ گئیں یا مُرتَدَّہ ہو کر دارُالحرب میں چلی گئیں ان سے زوجیت کا علاقہ نہ رکھو، چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دیدی جو مکہ مکرمہ میں تھیں۔ یہاں یہ مسئلہ یاد رہے کہ اگر مسلمان کی عورت (مَعَاذَ اللّٰہ) مرتدہ ہوجائے تو وہ اس کے نکاح سے باہر نہ ہوگی البتہ عورت کے مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ اسی شوہر سے نکاح ضرور پڑھا جائے گا۔

(6)...... ان عورتوں کو تم نے جو مہر دیئے تھے وہ ان کافروں سے وصول کرلو جنہوں نے اُن سے نکاح کیا۔

(7)...... کافروں کی جو عورتیں ہجرت کرکے دارُالاسلام میں چلی آئیں، ان پر کافروں نے جو خرچ کیا وہ اُن مسلمانوں سے مانگ لیں جنہوں نے ان عورتوں سے نکاح کیا ہے۔

آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ یہاں جو اَحکام دیئے یہ اللّٰہ تعالیٰ کا حکم ہے، وہ تمہارے درمیان فیصلہ فرماتا ہے اور اللّٰہ تعالیٰ علم والا، حکمت والا ہے۔ (1)

1 ...... خازن، الممتحنة، تحت الآية: ۱۰، ۴/ ۲۵۹، مدارك، الممتحنة، تحت الآية: ۱۰، ص۱۲۳۳-۱۲۳۴.

www.dawateislami.net

وَ اِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کی کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں پھر تم کافروں کو سزا دو تو جن کی عورتیں جاتی رہیں تھیں غنیمت میں سے انہیں اتنا دیدو جو ان کا خرچ ہوا تھا اور اللّٰہ سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اگر تم مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں پھر تم (کافروں کو) سزا دو تو جن کی بیویاں چلی گئی تھیں انہیں (مالِ غنیمت سے) اتنا دیدو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور اللّٰہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

﴿ وَ اِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ: اور اگر تم مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں۔﴾

شانِ نزول: اس سے پہلے والی آیت نازل ہونے کے بعد مسلمانوں نے تو ہجرت کرنے والی عورتوں کے مہر اُن کے کافر شوہروں کو ادا کر دیئے جبکہ کافروں نے مرتدہ عورتوں کے مہر مسلمانوں کو ادا کرنے سے انکار کر دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس سے کچھ عورتیں مرتدہ ہو کر کافروں کی طرف نکل جائیں، پھر تم کافروں کو جہاد کے ذریعے سزا دو اور ان سے غنیمت پاؤ تو جن کی عورتیں مرتدہ ہو کر دارالحرب میں چلی گئیں تھیں انہیں مالِ غنیمت سے اتنا دیدو جتنا انہوں نے ان عورتوں کو مہر دینے میں خرچ کیا تھا اور اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ مومنین مہاجرین کی عورتوں میں سے چھ عورتیں ایسی تھیں جنہوں نے دارالحرب کو اختیار کیا اور مشرکین کے ساتھ ملیں اور مرتدہ ہو گئیں، رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ نے اُن کے شوہروں کو مالِ غنیمت سے ان کے مہر عطا فرمائے۔[1]

نوٹ: یاد رہے کہ ان آیتوں میں جو یہ احکام دیئے گئے کہ مہاجرات کا امتحان لینا، کفار نے اپنی بیویوں پر جو خرچ کیا ہو وہ ہجرت کے بعد انہیں دینا، مسلمانوں نے اپنی بیویوں پر جو خرچ کیا ہو وہ ان کے مرتدہ ہو کر کافروں سے مل جانے کے بعد کافروں سے مانگنا، جن کی بیویاں مرتدہ ہو کر چلی گئی ہوں اُنہوں نے جو ان پر خرچ کیا تھا وہ انہیں مالِ غنیمت میں سے دینا، یہ تمام اَحکام جہاد والی آیت سے یا غنیمت والی آیت سے یا اَحادیث سے مَنسوخ ہو گئے ہیں کیونکہ یہ اَحکام تب تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے۔[2]

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْــٴًـا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللّٰہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللّٰہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے حضور اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللّٰہ کے

1 ...خازن، الممتحنة، تحت الآية: ١١، ٤/٢٥٩-٢٦٠، مدارك، الممتحنة، تحت الآية: ١١، ص ١٢٣٤، ملتقطاً.

2 ...خزائن العرفان، الممتحنۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ص ۱۰۱۸-۱۰۱۹، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللّٰہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللّٰہ بہت بخشنے والا ، بڑا مہربان ہے۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ : اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے حضور حاضر ہوں۔﴾ جب فتحِ مکہ کے دن حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مردوں سے بیعت لے کر فارغ ہوئے اور عورتوں سے بیعت لینا شروع کی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! جب مسلمان عورتیں آپ کی بارگاہ میں اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے پر قائم رہیں گی، چوری نہ کریں گی، بدکاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی، کسی کے بچے کو اپنے شوہر کی طرف منسوب نہ کریں گی، اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری کرنے میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی، تو ان سے بیعت لیں اور اللّٰہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت چاہیں بیشک اللّٰہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے۔[1]

حضرت ہند بنت عتبہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا اور دیگر خواتین کی بیعت

جب سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فتحِ مکہ کے دن مردوں کی بیعت لے کر فارغ ہوئے تو کوہِ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نیچے کھڑے ہو کر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کلامِ مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے۔ اسی دوران حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ حضرت ہند بنتِ عتبہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا ڈرتے ڈرتے برقع پہن کر اس طرح حاضر ہوئیں کہ پہچانی نہ جائیں۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ’’میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو گی۔ حضرت ہند نے سر اٹھا کر کہا: آپ ہم سے وہ عہد لے رہے ہیں جو ہم نے آپ کو مردوں سے لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس دن مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی۔ پھر حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اور چوری نہ کرو گی۔ حضرت ہند رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ بخیل آدمی ہیں اور میں نے اُن کا مال

[1]……روح البیان، الممتحنۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۹/۴۸۷-۴۸۸، خازن، الممتحنۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۴/۲۶۰، مدارک، الممتحنۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ص۱۲۳۴، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ضرور لیا ہے، میں نہیں سمجھتی کہ مجھے حلال ہوا یا نہیں۔ حضرت ابو سفیان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ وہاں حاضر تھے، اُنہوں نے کہا: جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے گی سب حلال ہے۔ اس پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تو ہند بنتِ عتبہ ہے۔ عرض کی: جی ہاں! مجھ سے جو کچھ قصور ہوئے ہیں وہ معاف فرمادیجئے۔ پھر حضور انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''اور بدکاری نہ کروگی۔ حضرت ہند رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا نے کہا: کیا کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا ''اپنی اولاد کو قتل نہ کروگی۔ حضرت ہند رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا نے کہا: ہم نے چھوٹے چھوٹے بچے پالے، جب وہ بڑے ہوگئے تو آپ نے انہیں قتل کردیا، اب آپ جانیں اور وہ جانیں۔ حضرت ہند رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا نے یہ اس لئے کہا کہ ان کا لڑکا حنظلہ بن ابوسفیان بدر میں قتل کردیا گیا تھا۔ حضرت ہند رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا کی یہ گفتگو سن کر حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہت ہنسی آئی۔ پھر حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ گھڑوگی۔ حضرت ہند رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا نے کہا: خدا کی قسم! بہتان بہت بری چیز ہے اور حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں نیک باتوں اور اچھی خصلتوں کا حکم دیتے ہیں۔ پھر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''کسی نیک بات میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی نہ کروگی۔ اس پر حضرت ہند رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا نے کہا: اس مجلس میں ہم اس لئے حاضر ہی نہیں ہوئے کہ اپنے دل میں آپ کی نافرمانی کا خیال آنے دیں۔ عورتوں نے ان تمام اُمور کا اقرار کیا اور 457 عورتوں نے بیعت کی۔ (1)

عورتوں سے بیعت کی کیفیت

عورتوں سے لی جانے والی بیعت میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو اپنا دستِ مبارک چھونے نہ دیا۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: اللّٰہ تعالیٰ کی قسم! بیعت کرتے وقت آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مَس نہیں کیا، آپ ان کو صرف اپنے کلام سے بیعت کرتے تھے۔ (2)

بیعت کی کیفیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پانی کے ایک بڑے برتن میں سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

(1) ......خازن، الممتحنۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۴/۲۶۰؛ مدارک، الممتحنۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ص ۱۲۳۴-۱۲۳۵، خزائن العرفان، الممتحنۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ص ۱۰۱۹، ملتقطاً۔

(2) ......صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الممتحنۃ، باب اذا جاء کم المؤمنات مہاجرات، ۳/۳۵۰، الحدیث: ۴۸۹۱۔

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ مبارک ڈالا پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی کہا گیا ہے بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی تھی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں۔

آیت "یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ" سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 4 باتیں معلوم ہوئیں،

(1)...... پیر کسی کو مرید کرتے وقت عمومی توبہ کے ساتھ خاص ان گناہوں سے بھی توبہ کرائے جن میں مرید گرفتار ہے، مثلاً بے نمازی سے ترکِ نماز کی یا سود خور سے سود خوری سے خاص طور پر توبہ کرائے اور آئندہ کے لئے اس پر قائم رہنے کا حکم دے۔

(2)...... پیر کو چاہئے کہ بیعت لینے کے بعد اپنے مرید کے لئے دعائے مغفرت کرے کہ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، اس کے گزشتہ گناہ بخش دے۔

(3)...... خود توبہ کرنے کا حکم اور ہے اور اللہ تعالیٰ کے کسی مقبول بندے کے ہاتھ پر توبہ کرنے کا دوسرا حکم ہے۔

(4)...... مسلمانوں کا مشائخ کے ہاتھ پر بیعت ہونا سنت ہے کیونکہ یہ مومنہ عورتیں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس کی بیعت کرتی تھیں کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچیں گی اور یہ ہی مشائخ کی بیعت کا منشا ہے۔ یاد رہے کہ بیعت کی چار قسمیں ہیں، (1) بیعتِ اسلام، (2) بیعتِ خلافت، (3) بیعتِ تقویٰ، (4) بیعتِ توبہ، آج کل کی بیعت توبہ یا تقویٰ کی بیعت ہے، اس بیعت کا ماخذ یہ آیت اور اس جیسی دوسری آیات ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىٕسُوْا
مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

ع ۲ | ۸ | الصّف

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللّٰہ نے غضب کیا، بیشک وہ آخرت سے ناامید ہوچکے ہیں جیسے کافر قبر والوں (کے دنیا میں لوٹنے) سے ناامید ہوچکے ہیں (یا قبر والوں میں سے کفار (ثوابِ آخرت سے) ناامید ہوچکے ہیں)۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ: اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللّٰہ نے غضب کیا۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے ایمان والو! مشرکوں سے دوستی نہ کرو، بیشک وہ آخرت کے منکر ہونے کی وجہ سے اس کے ثواب سے ایسے ناامید ہوچکے ہیں جیسے وہ قبر والوں کے دنیا میں واپس آنے سے ناامید ہوچکے ہیں۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے ایمان والو! یہودیوں سے دوستی نہ کرو، بیشک وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو برحق نبی جاننے کے باوجود انکار کرنے کی وجہ سے آخرت کے ثواب سے ایسے ہی ناامید ہوچکے ہیں جیسے کفار مرے ہوئے لوگوں کے دنیا میں واپس آنے سے مایوس ہوچکے ہیں۔[1]

1 ...... مدارک، الممتحنۃ، تحت الآیۃ: ۱۳، ص۱۲۳۵، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الصَّفّ

سورۂ صف کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ صف مکیہ ہے، جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور جمہور مفسرین کے قول کے مطابق مدنیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 14 آیتیں ہیں۔

''صف'' نام رکھنے کی وجہ

صف کا معنی ہے سیدھی قطار اور اس سورت کی آیت نمبر 4 میں مذکور کلمہ ''صَفًّا'' کی مناسبت سے اس کا نام ''سورۂ صف'' رکھا گیا ہے۔

سورۂ صف سے متعلق حدیث

حضرت عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''ہم نے اس بات پر مُذاکرہ کیا کہ کون حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس جا کر یہ پوچھے گا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ابھی ہم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھا بھی نہیں تھا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہماری طرف ایک شخص بھیجا اور اس نے ہمیں جمع کر کے ہمارے سامنے پوری سورۂ صف کی تلاوت کی۔[2]

سورۂ صف کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا گیا اور مجاہدین کا عظیم

1 ......خازن، تفسیر سورة الصف، ٢٦١/٤.

2 ......مسند امام احمد، حديث عبد الله بن سلام رضي الله عنه، ٢٠٥/٩، الحديث: ٢٣٨٤٩.

www.dawateislami.net

ثواب بیان کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں ۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں اللّٰہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس بیان کی گئی اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ بات نہ کہیں جو خود کرتے نہیں ۔

(2)......یہ بتایا گیا کہ جولوگ اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں اس طرح صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں ان سے اللّٰہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے۔

(3)......اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے اور دین میں تَفْرِقہ بازی سے منع کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔

(4)......مسلمانوں کو یہ بشارت دی گئی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے اور یہ دین سب دینوں پر غالب ہوگا اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو۔

(5)......مسلمانوں کے سامنے اُخروی عذاب سے نجات کا راستہ بیان کیا گیا کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان رکھیں اور اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں ۔

(6)......اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو اللّٰہ تعالیٰ کے دین کا مددگار بننے کا حکم دیا گیا اور ان کے سامنے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے حواریوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی ۔

سورۂ مُمْتَحِنَۃ کے ساتھ مناسبت

سورۂ صف کی اپنے سے ماقبل سورت ''مُمْتَحِنَۃ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مُمْتَحِنَۃ کی ابتداء میں، وسط میں اور آخر میں کفار سے دوستی اور محبت رکھنے سے منع کیا گیا اور اس سورت میں مسلمانوں کو متحد ہونے اور دشمنوں کے سامنے ایک صف میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مُمْتَحِنَۃ میں مسلمانوں اور کفار کے درمیان ملکی، داخلی اور خارجی معاملات کے احکام بیان کئے گئے اور اس سورت میں دشمنوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا اور جہاد چھوڑنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔ کتنی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو نہ کرو۔

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ: اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ آسمانوں اور زمین میں موجود تمام اَشیاء ہر اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو اس کی بلند و بالا اور عظیم بارگاہ کے لائق نہیں، وہی عزت والا اور تمام اَفعال میں حکمت والا ہے۔ (1)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: اے ایمان والو!﴾ شانِ نزول: حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "ہم چند صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، ہم میں اس بات کا تذکرہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا

1 ……روح البیان، الصف، تحت الآیۃ: ١، ٩/٤٩٣۔

www.dawateislami.net

عمل محبوب ترین ہے اگر ہمیں معلوم ہو جاتا تو ہم اسی پر عمل کرتے ،اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمارے سامنے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔[1]

یاد رہے کہ اس آیت کے شانِ نزول میں اور بھی کئی قول ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ یہ آیت ان منافقین کے بارے میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کرنے کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے۔[2] اس اعتبار سے منافقوں کی مذمت ہے اور انہیں اہلِ ایمان کہہ کر مُخاطَب کرنا ان کے ظاہری ایمان کی وجہ سے ہے۔ اور اگر یہ آیت صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے بارے میں نازل ہوئی ہے تو اس میں ان کی مذمت نہیں بلکہ تربیت فرمائی گئی ہے کہ ایسے دعوے کرنا درست نہیں کیونکہ آنے والے وقت کا معلوم نہیں کہ کیسا آئے، ممکن ہے کہ اس وقت کسی وجہ سے وہ یہ دعویٰ پورا نہ کرسکیں۔

قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔ یاد رہے کہ اس تضاد کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے لوگوں کو اچھی باتیں بتانا لیکن خود ان پر عمل نہ کرنا، یا کسی سے وعدہ کرنا اور اس وقت یہ خیال کرنا کہ میں یہ کام کروں گا ہی نہیں، صرف زبانی وعدہ کرلیتا ہوں، وغیرہ یعنی ایک بات کہہ دیتا ہوں لیکن پوری نہیں کروں گا۔ اَحادیث میں ان چیزوں کی خاص طور پر شدید مذمت اور وعید بیان کی گئی ہے، چنانچہ جو لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور خود برائیوں میں مبتلا رہتے ہیں ان کے بارے میں حضرت اسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر اسے دوزخ

1 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الصف، ٥/٢٠٢، الحدیث: ٣٣٢٠.

2 ......خازن، الصف، تحت الآیۃ: ٢، ٤/٢٦٢.

www.dawateislami.net

میں ڈال دیا جائے گا، اس کی انتڑیاں دوزخ میں بکھر جائیں گی اور وہ اس طرح گردش کررہا ہوگا جس طرح چکی کے گرد گدھا گردش کرتا ہے، جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر اس سے کہیں گے: اے فلاں! کیا بات ہے تم تو ہم کو نیکی کی دعوت دیتے تھے اور برائی سے منع کرتے تھے۔ وہ کہے گا میں تم کو نیکی کی دعوت دیتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور میں تم کو تو برائی سے روکتا تھا مگر خود برے کام کرتا تھا۔ (1)

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''شبِ معراج میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! عَلَیْہِ السَّلَام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کی امت کے وہ وعظ کرنے والے ہیں جو وہ باتیں کہتے تھے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔ (2)

اور وعدہ خلافی کرنے والوں کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللّٰہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔ (3)

یونہی آیت کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جو کام تم کرتے نہیں ہو اس کے دعوے نہیں کرو جیسے ایک آدمی غریبوں کی مدد نہیں کرتا لیکن دعویٰ یہ کرتا ہے کہ وہ غریبوں کی بہت مدد کرتا ہے تو یہ محض جھوٹا دعویٰ ہے اور کچھ بھی نہیں۔ یا ایک آدمی ایک کام کرنے کا دعویٰ کرے لیکن اسے پورا نہ کرے جیسے کہے کہ فلاں جگہ کے غریبوں کی اتنی مدد کروں گا لیکن کہتے ہوئے دل میں موجود ہو کہ عمل نہیں کروں گا تو گویا جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں قول اور فعل کے تضاد سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾

---

1 ...... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار وانّها مخلوقة، ٢/٣٩٦، الحدیث: ٣٢٦٧.

2 ...... مشکاة المصابیح، کتاب الآداب، باب البیان والشعر، الفصل الثانی، ٢/١٨٨، الحدیث: ٤٨٠١.

3 ...... بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنّة، باب مایکره من التعمّق والتنازع فی العلم... الخ، ٤/٥٠٥، الحدیث: ٧٣٠٠.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ دوست رکھتا ہے انھیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صفیں باندھ کرلڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ: بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں جنگ کے دوران اس طرح صفیں باندھ کرلڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں، ان میں ایک سے دوسرا ملا ہوا، ہر ایک اپنی اپنی جگہ جما ہوا اور دشمن کے مقابلے میں سب کے سب ایک چیز کی طرح ہیں۔[1]

مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہادر مجاہد پسند ہیں جو ڈٹ کر کفار کا مقابلہ کریں اور پیٹھ نہ دکھائیں، اس زمانہ میں چونکہ جہاد میں صفیں باندھی جاتی تھیں، اس لئے یہاں صف کا ذکر ہوا جبکہ ہمارے دور میں اب صفیں باندھ کر بھی جہاد کی صورت ہوسکتی ہے اور دوسرے طریقے سے بھی اور اب ہر وہ طریقہ اس میں شامل ہوگا جس میں ایک مفید نظم و ضبط ہو اور جو آپس میں ایک دوسرے کی قوت و طاقت اور دوسروں پر فتح کا ذریعہ بنے۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝٥

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کردیئے اور فاسق

1 ...... خازن، الصف، تحت الآیۃ: ٤، ٤/٢٦٢، ملخصاً.

www.dawateislami.net

لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا، اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

﴿وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اپنی قوم کے سامنے وہ واقعہ بیان کریں جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا، اے میری قوم! آیات کا انکار کر کے اور میرے اوپر جھوٹی تہمتیں لگا کر مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم یقین کے ساتھ جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور رسول کی تعظیم واجب، ان کی توقیر اور احترام لازم ہے اور انہیں ایذا دینا سخت حرام اور انتہا درجہ کی بد نصیبی ہے۔ پھر جب وہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایذا دے کر راہِ حق سے مُنْحَرِف اور ٹیڑھے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اِتّباعِ حق کی توفیق سے محروم کر کے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو اس کے علم میں نافرمان ہیں۔

اس آیت میں تنبیہ ہے کہ رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایذا دینا شدید ترین جرم ہے اور اس کے وبال سے دل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور آدمی ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔(1)

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶﴾

1 ...... خازن، الصف، تحت الآیۃ: ٥، ٤/٢٦٢، مدارک، الصف، تحت الآیۃ: ٥، ص١٢٣٧، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے۔

﴿وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا۔﴾ ارشاد فرمایا کہ یاد کرو جب حضرت عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق اور اللہ تعالیٰ کی دیگر کتابوں کا اقرار و اعتراف کرتا ہوں اور مجھ سے پہلے تشریف لانے والے تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مانتا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا نام احمد ہے۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ پھر جب وہ احمد کفار کے پاس روشن نشانیاں اور معجزات لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے۔ (1)

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت

کثیر احادیث اور روایات میں بھی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت کا ذکر ہے، ان میں سے تین روایات درج ذیل ہیں:

(1)...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے ملک میں چلے جانے کا حکم فرمایا (جب ہم اس کے پاس گئے تو) نجاشی بادشاہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ

1 ...... خازن، الصف، تحت الآیۃ: ٦، ٤/٢٦٢، جلالین، الصف، تحت الآیۃ: ٦، ص٤٥٩، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **اللہ تعالیٰ** کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بشارت دی ، اگر مجھ پر اُمورِ سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر نعلین اٹھانے کی خدمت بجالاتا ۔[1]

(2)......حضرت عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ’’توریت میں سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ کے پاس مدفون ہوں گے ۔ابو مودود نے کہا ہے کہ روضہِ اقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے ۔[2]

(3)......حضرت کعب احبار رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی: یَا رُوْحَ اللّٰہ ! کیا ہمارے بعد اور کوئی امت بھی ہے؟ آپ نے فرمایا’’ ہاں ،احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت ہے، وہ لوگ حکمت والے ،علم والے ،نیکوکار اور متقی ہوں گے اور فقہ میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نائب ہوں گے ،اللہ تعالیٰ سے تھوڑے رزق پر راضی رہنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہوگا۔[3]

اس آیت کی مناسبت سے یہاں 5 باتیں ذکر کی جاتی ہیں:

(1)......حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ماں کی طرف نسبت کی گئی ،اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر باپ پیدا ہوئے ہیں ۔

(2)......حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صرف بنی اسرائیل کے نبی ہیں جبکہ ہمارے حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سارے عالَم کے رسول ہیں ۔

(3)......حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صرف آپ کی بشارت دی ہے ۔

(4)......حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا اور کوئی نبی نہ آیا ۔

(5)......حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام آپ کی تشریف آوری سے پہلے ہی مشہور ہو چکا تھا کیونکہ بنی اسرائیل کو باقاعدہ بتا دیا گیا تھا ۔

---

1 ......ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی الصلاۃ علی المسلم یموت فی بلاد الشرک، ۳/۲۸۵، الحدیث: ۳۲۰۵۔

2 ......ترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۵/۳۵۵، الحدیث: ۳۶۳۷۔

3 ......خازن، الصف، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۲۶۲۔

www.dawateislami.net

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ یُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔﴾ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کا رب عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانِ اقدس سے دینِ اسلام کی طرف بلائے جس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے اور وہ اس دعوت کو قبول کرنے کی بجائے اللہ تعالٰی کی آیات کو جادو بتا کر اس پر جھوٹ باندھے، اللہ تعالٰی ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا (کیونکہ اللہ تعالٰی اپنے ازلی علم سے جانتا ہے کہ کافر ہی رہیں گے۔)[1]

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونھوں سے بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر۔

1 ......خازن، الصف، تحت الآیۃ: ۷، ۴/ ۲۶۳.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ چاہتے ہیں کہ **اللہ** کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور **اللہ** اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو۔

﴿یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ: وہ چاہتے ہیں کہ **اللہ** کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں۔﴾ یعنی ان کا ارادہ یہ ہے کہ قرآنِ پاک کو جادو بتا کر اسلام کو باطل کر دیں (لیکن یہ اپنے ارادے میں کبھی کامیاب نہ ہوں گے کیونکہ) **اللہ** تعالیٰ دینِ اسلام کو ہر صورت میں غالب فرمائے گا اگرچہ کافروں کو یہ بات ناپسند ہو۔(1)

اس سے معلوم ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دین اور آپ کا نام چمکتا رہے گا خواہ دشمن کتنی ہی دشمنی کر لیں۔ آج بھی اس کا نظارہ ہو رہا ہے۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ ع

ع ۹

ترجمۂ کنزُالایمان: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے بُرا مانیں مشرک۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو۔

﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔﴾ یعنی وہی **اللہ** ہے جس نے اپنے رسول محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کے ذرائع قرآن اور معجزات اور اس سچے دین کے ساتھ بھیجا جو **اللہ** تعالیٰ نے اپنے رسول اور ان کی امت کے لئے منتخب فرمایا ہے تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو یہ غلبہ ناپسند ہو۔

1 ...... خازن، الصف، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۲۶۳۔

www.dawateislami.net

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے دینِ اسلام غالب ہوا اور اس کے علاوہ تمام اَدیان اسلام سے مغلوب ہوگئے۔
امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نزول فرمائیں گے تو روئے زمین پر اسلام کے سوا اور کوئی دین نہ ہوگا۔(1)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۱۰ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَۙ ۝۱۱ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ یُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُۙ ۝۱۲

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو کیا میں بتادوں وہ سوداگری جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔ ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! کیا میں ایسی تجارت پر تمہاری رہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور پاکیزہ رہائش گاہوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(1) روح البیان، الصف، تحت الآیۃ: ۹، ۹/۵۰۴، مدارک، الصف، تحت الآیۃ: ۹، ص۱۲۳۷، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: اے ایمان والو!۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتادوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔ سنو، وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان رکھنے میں ثابت قدم رہو اور اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، اگر تم اپنا حقیقی نفع جانتے ہو تو ایمان پر ثابت قدم رہنا اور جہاد کرنا تمہارے لیے جان، مال اور ہر ایک چیز سے بہتر ہے اور اگر ایسا کرو گے تو اللّٰہ تعالیٰ تمہارے دنیا میں کئے ہوئے گناہ بخش دے گا اور قیامت کے دن تمہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور پاکیزہ رہائش گاہوں میں داخل فرمائے گا جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں اور یہ جزا ملنا ہی بڑی کامیابی ہے۔[1]

نوٹ: یاد رہے کہ ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے لیکن چونکہ اس وقت جہاد کی سخت ضرورت تھی اس کے لئے یہاں ایمان کے بعد جہاد کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

یہاں اللّٰہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع یعنی اللّٰہ تعالیٰ کی رضا جنت اور نجات حاصل ہوتی ہے۔

سورۂ صف کی آیت نمبر 12 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں

(1)...... مجاہد کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں حتّٰی کہ حقوق العباد بھی کہ رب تعالیٰ اس کے حق والے کو جنت دے کر راضی کر دے گا۔ اور حق معاف کرادے گا۔

(2)...... دنیا میں امیر یا وزیر بن جانا بڑی کامیابی نہیں بلکہ بڑی کامیابی یہ ہے کہ بندہ دنیا میں نیکیاں کر کے جنت اور وہاں کی نعمتوں کا مستحق ہو جائے۔

وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَاؕ-نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌؕ-وَ بَشِّرِ

1 ...... روح البیان، الصف، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۱، ۹/۵۰۵-۵۰۶، خازن، الصف، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۲، ۴/۲۶۳، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور اے محبوب مسلمانوں کو خوشی سنادو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا) جسے تم پسند کرتے ہو (وہ) اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح (ہے) اور (اے حبیب!) مسلمانوں کو خوشخبری سنادو۔

﴿ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ﴾: اور ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا) جسے تم پسند کرتے ہو۔﴾ یعنی اے ایمان والو! اُخروی نعمتوں مغفرت اور ثواب کے علاوہ اللہ تعالٰی دنیا میں ہی ایک اور نعمت تمہیں دے گا جسے تم پسند کرتے ہو اور وہ نعمت اللہ تعالٰی کی مدد اور جلد آنے والی فتح ہے اور اے محبوب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسلمانوں کو دنیا میں فتح کی اور آخرت میں جنت کی خوشخبری سنادیں۔[1]

نوٹ: اس آیت میں فتح سے یا فتحِ مکہ مراد ہے یا اس سے فارس اور روم کے شہروں کی فتح مراد ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خلافتوں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انہی کے دور میں فارس اور روم کے شہر فتح ہوئے، اس سے معلوم ہوا کہ ان کی خلافتیں برحق ہیں اور ان کی فتوحات اللہ تعالٰی کو بہت پیاری ہیں جن کی یہاں بشارت دی جارہی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآىٕفَةٌ ۚ

1 ...خازن، الصف، تحت الآية: ۱۳، ۴/۲۶۳، مدارك، الصف، تحت الآية: ۱۳، ص ۱۲۳۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ۠﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو دین خدا کے مددگار ہو جیسے عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری بولے ہم دین خدا کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہوگئے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے فرمایا تھا: کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میرے مددگار ہیں؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو وہ غالب ہوگئے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ: اے ایمان والو! اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ۔﴾ اس آیت میں مسلمانوں کو دین کی مدد کرنے اور مخالفین کے ساتھ جہاد کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بن جاؤ جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حواریوں نے اس وقت اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کی تھی جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حواریوں سے فرمایا تھا "کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف ہو کر میری مدد کریں؟ حواریوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا، ان دونوں میں جنگ ہوئی تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو ایمان والے غالب ہوگئے۔

آیت کے آخری حصے کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آسمان پر اُٹھا لیے گئے تو ان کی قوم تین فرقوں میں منقسم ہوگئی، ایک فرقے نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں کہا: وہ اللہ تھا آسمان پر چلا گیا۔ دوسرے فرقے نے کہا: وہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا تھا اُس نے اپنے پاس بلا لیا۔ تیسرے فرقے نے کہا: وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے اُس نے اُٹھا لیا۔ یہ تیسرے فرقے والے مومن تھے اور اِن کی اُن دونوں فرقوں

www.dawateislami.net

سے جنگ رہی اور کافر گروہ اُن پر غالب رہے یہاں تک کہ انبیاء کے سردار محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ظہور فرمایا، اس وقت ایمان دار گروہ ان کافروں پر غالب ہوا۔ اس تفسیر کے مطابق آیت کے آخری حصے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تصدیق کرنے سے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والوں کی مدد فرمائی، اس کی برکت سے یہ لوگ کافروں پر غالب ہو گئے۔ (1)

آیت ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......مصیبت کے وقت اللّٰہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد مانگنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے، یہ شرک نہیں اور ”اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ“ کے خلاف نہیں۔

(2)......عیسائیوں کو نصرانی اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے آباء و اجداد نے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا تھا: ”نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ“۔

(3)......اللّٰہ تعالیٰ کے پیاروں کی مدد کرنا درحقیقت اللّٰہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا ہے، کیونکہ حواریوں نے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد کی تھی مگر عرض کی کہ ہم اللّٰہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔

1......خازن، الصف، تحت الآية: ١٤، ٤/٢٦٣-٢٦٤، جلالين، الصف، تحت الآية: ١٤، ص٤٥٩، مدارك، الصف، تحت الآية: ١٤، ص١٢٣٨، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْجُمُعَة

سورۂ جمعہ کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ جمعہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔(1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

”جمعہ“ نام رکھنے کی وجہ

سات دنوں میں سے ایک دن کا نام جمعہ ہے اور اس دن سورج ڈھلنے کے بعد جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے نمازِ جمعہ کہتے ہیں۔ اس سورت کی آیت نمبر 9 میں لفظ ”اَلْجُمُعَة“ موجود ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام ”سُوْرَةُ الْجُمُعَة“ رکھا گیا ہے۔

سورۂ جمعہ سے متعلق 2 احادیث

(1)......حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔(2)

(2)......حضرت ابو جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے، سورۂ جمعہ کی تلاوت کے ذریعے مسلمانوں کو بشارت دیتے اور (مزید نیک اعمال کرنے پر) ابھارتے تھے جبکہ سورۂ منافقون کے ذریعے منافقوں کو مایوس کرتے اور ان کی سرزَنِش فرماتے تھے۔(3)

1......خازن، تفسیر سورة الجمعة، ٤/٢٦٤.

2......مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی یوم الجمعة، ص٤٣٥، الحدیث: ٦٤(٨٧٩).

3......مصنف ابن ابی شیبه، کتاب الرد علی ابی حنیفة، مسألة فی ما یقرأ فی الجمعة و العیدین، ٨/٤٢٤، الحدیث: ٢.

www.dawateislami.net

سورۂ جمعہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نمازِ جمعہ کے اَحکام بیان فرمائے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)......اس سورت کی ابتداء میں اللّٰہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس بیان کی گئی اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان اور ان کے اوصاف بیان فرمائے گئے۔

(2)......یہ بتایا گیا کہ اللّٰہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر یہ بڑا فضل ہے کہ اُس نے اُن کی ہدایت کیلئے اپنے حبیب محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مبعوث فرمایا۔

(3)......تورات کے احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے یہودیوں کی مذمت کی گئی اور یہودیوں سے کہا گیا کہ اگر وہ اللّٰہ تعالیٰ کے دوست ہیں تو ذرا موت کی تمنا کریں۔ نیز یہ بتایا گیا کہ وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اور یہودی جس موت سے بھاگتے ہیں وہ بہر صورت انہیں آکر رہے گی۔

(4)......سورت کے آخر میں نمازِ جمعہ کے اَحکام بیان فرمائے گئے ہیں۔

سورۂ صف کے ساتھ مناسبت

سورۂ جمعہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''صف'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ صف میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا حال بیان کیا گیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو اَذِیَّتیں دیں انہیں ذکر کیا گیا اور اس سورت میں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حال اور ان کی امت کی فضیلت وشرافت بیان فرمائی تاکہ دونوں امتوں میں فرق ظاہر ہو جائے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ صف میں ذکر کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک عظیم رسول کی تشریف آوری کی بشارت دی جن کا اسمِ گرامی احمد ہو گا اور سورۂ جمعہ میں بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جن کی بشارت دی تھی وہ دو عالَم کے تاجدار اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سردار ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ، رحمت والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰه کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بادشاہ کمال پاکی والا عزت والا حکمت والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اس اللّٰه کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بادشاہ ، نہایت پاکی والا ، بہت عزت والا ، بڑا حکمت والا ہے۔

﴿ **يُسَبِّحُ لِلّٰهِ** : اللّٰه کی پاکی بیان کرتے ہیں۔﴾ یعنی آسمانوں اور زمین میں موجود تمام چیزیں اس اللّٰه تعالیٰ کی ہر نقص و عیب سے پاکی بیان کرتی ہیں جس کی شان یہ ہے کہ وہ حقیقی بادشاہ ، انتہائی پاکی والا ، عزت والا اور حکمت والا ہے۔

تسبیح کی تین اَقسام

تسبیح تین طرح کی ہے۔

(1)......**خلقت کی تسبیح۔** وہ یہ ہے کہ ہر شے کی ذات اور اس کی پیدائش خالق وقدیر رب تعالیٰ کی قدرت ، حکمت ، اس کی وحدانیت اور ہر نقص وعیب سے پاک ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

(2)......**معرفت کی تسبیح۔** وہ یہ ہے کہ اللّٰه تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے مخلوق میں اپنی معرفت پیدا کردے اور وہ اللّٰه تعالیٰ کی پاکی بیان کرے۔

www.dawateislami.net

(3)......ضروری تسبیح۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک جوہر پر اپنی تسبیح جاری فرماتا ہے اور معرفت کے بغیر ہی ہر جوہر یہ تسبیح کرتا ہے۔[1]

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۗ-وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍۙ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انھیں پاک کرتے ہیں اور انھیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ: وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔﴾ ارشاد فرمایا کہ وہی اللہ ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جس کے نسب و شرافت کو وہ اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں، ان کا نامِ پاک محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے، وہ ان کے سامنے قرآنِ مجید کی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں جن میں رسالت، حلال و حرام اور حق و باطل کا بیان ہے، انہیں باطل عقیدوں، مذموم اَخلاق، دورِ جاہلیّت کی خباثتوں اور قبیح اَعمال سے پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت (یعنی قرآن، سنت اور فقہ یا شریعت کے اَحکام اور طریقت

1......مدارك، الجمعة، تحت الآية: ۱، ص۱۲۳۹، ملخصاً.

www.dawateislami.net

کے اَسرار) کا علم عطا فرماتے ہیں اور بیشک لوگ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے کہ شرک، باطل عقائد، اور خبیث اَعمال میں گرفتار تھے اور انہیں کامل مرشد کی شدید حاجت تھی۔ (1)

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صفت ’’نبی اُمّی‘‘ کی 3 وجوہات

سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک صفت ’’نبی اُمّی‘‘ ہے، اس کی بہت سی وجوہات ہیں، یہاں اس کی تین وجوہات ملاحظہ ہوں:

(1)......آپ اُمتِ اُمِّیَّہ کی طرف مبعوث ہوئے۔ کتاب شعیاء میں ہے، اللّٰہ تعالٰی فرماتا ہے ’’میں اُمِّیُّوں میں ایک اُمّی بھیجوں گا اور اس پر نبوت ختم کردوں گا۔

(2)......آپ کی بِعثَت اُمُّ القُریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

(3)......حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لکھتے اور کتاب سے کچھ پڑھتے نہ تھے اور یہ آپ کی فضیلت تھی کہ علم انتہائی یاد ہونے کی وجہ سے اس کی حاجت نہ تھی۔ خط ایک ذہنی صنعت ہے جو کہ جسمانی آلہ سے صادر ہوتی ہے، تو جو ذات ایسی ہو کہ قلمِ اعلیٰ اس کے زیرِ فرمان ہو اُس کو اِس کتابت کی کیا حاجت؟ پھر حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کتابت نہ فرمانا اور (پھر بھی) کتابت کا ماہر ہونا ایک عظیم معجزہ ہے، آپ کاتبوں کو لکھنے کا علم اور کتابت کے طریقے تعلیم فرماتے، پیشہ وروں کو پیشوں کی تعلیم دیتے ہیں حتّٰی کہ دنیا و آخرت کے ہر کمال میں اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم والا بنایا ہے۔ (2)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر　　　بس قسم کھایئے اُمّی تری دانائی کی

آیت ’’هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ‘‘ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے پانچ باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......دل کی پاکی حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ کرم سے ملتی ہے، ایمان اور اَعمال پاکی کے

---

1 ......خازن، الجمعة، تحت الآية: ٢، ٤/٢٦٤، مدارك، الجمعة، تحت الآية: ٢، ص١٢٣٩، ملتقطاً.

2 ......خزائن العرفان، الجمعۃ، تحت الآیۃ: ۲، ص۱۰۲۳، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

اَسباب ہیں۔

(2)......قرآن وحدیث آسان نہیں کہ ہر کوئی محض اپنی عقل سے سمجھ لے ورنہ ان کی تعلیم کے لئے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ بھیجے جاتے۔

(3)......ہدایت کے لئے حدیث کی بھی ضرورت ہے۔

(4)......قرآنِ مجید کو محض اپنی عقل سے نہ سمجھا جائے بلکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیم سے سمجھا جائے، ورنہ گمراہ ہو جائیں گے۔

(5)......تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دنیا میں کسی کے شاگرد نہیں کیونکہ آپ کی تشریف آوری کے وقت عام لوگ جاہل تھے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں،

ایسا اُمّی کس لئے منت کشِ استاد ہو
کیا کفایت اس کو اِقْرَاْ رَبُّكَ الْاَكْرَمْ نہیں

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔ یہ اللّٰہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللّٰہ بڑے فضل والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو (بھی یہ رسول پاک کرتے اور علم دیتے ہیں) جو ان (موجودہ لوگوں) سے ابھی نہیں ملے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔ یہ اللّٰہ کا فضل ہے وہ اسے جسے چاہے دے اور اللّٰہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

﴿وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ: اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو۔﴾ اس آیت کا تعلق پہلے والی آیت کے ساتھ ہے اور اس میں مزید ایسے افراد کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پاک کرتے اور علم عطا فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں۔ یاد رہے کہ اُمیوں میں سے دوسرے لوگوں سے مراد یا تو عجمی ہیں یا وہ تمام لوگ مراد ہیں جو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے اور اگلوں سے نہ ملنے سے مراد یہ ہے کہ ان کا زمانہ نہیں پایا بلکہ ان کے بعد آئے۔(1)

دوسرے لوگوں سے عجمی مراد ہونے پر یہ حدیث پاک دلالت کرتی ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی اس وقت ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر تھے، جب آپ نے یہ آیت ’’وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ‘‘ تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جو اگلوں کے ساتھ ابھی نہیں ملے وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کوئی جواب نہ دیا حتّٰی کہ اس نے دو یا تین بار عرض کی، اس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تھے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سلمان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، اگر دین ثُرَیّا (ستارے) کے پاس بھی ہوتو فرزندانِ فارس وہاں جائیں گے اور دین کو حاصل کرلیں گے۔(2)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فیض صرف صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ تک موقوف نہیں بلکہ تا قیامت رہے گا، لوگ ان کی نگاہِ کرم سے پاک وصاف ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے، علم سیکھتے ہیں اور سیکھتے رہیں گے۔

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ: یہ اللّٰہ کا فضل ہے۔﴾ یعنی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کی امت کی فضیلت کے بارے میں جو ذکر کیا گیا یہ اللّٰہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہے یہ فضل عطا فرمائے اور اللّٰہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر بڑے فضل والا ہے کہ اُس نے ان کی ہدایت کیلئے اپنے حبیب محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مبعوث فرمایا۔(3)

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ

---

1 ......مدارك، الجمعة، تحت الآية: ٣، ص١٢٤٩، خازن، الجمعة، تحت الآية: ٣، ٢٦٤/٤.

2 ......مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل فارس، ص١٣٧٨، الحديث: ٢٣٠-٢٣١(٢٥٤٦).

3 ......صاوى، الجمعة، تحت الآية: ٤، ٢١٦٣/٦، خازن، الجمعة، تحت الآية: ٤، ٢٦٥/٤، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر اُنھوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جن پر تورات کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اس کا بوجھ نہ اٹھایا ان لوگوں کی مثال گدھے کی مثال جیسی ہے جو کتابیں اٹھائے ہو، ان لوگوں کی کیا ہی بری مثال ہے جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ: ان کی مثال جن پر تورات رکھی گئی تھی۔﴾ اس سے پہلے والی آیات میں بیان فرمایا گیا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّیوں کی طرف بھیجے گئے ہیں، یہودیوں نے اس پر یہ شُبہ پیش کیا کہ سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صرف عرب والوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں ہماری طرف مبعوث نہیں ہوئے، اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہاں ان کی ایک مثال بیان فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن پر توریت کے احکام کی پیروی کرنا لازم کیا گیا، پھر انہوں نے توریت پر عمل نہ کر کے اس ذمہ داری کا بوجھ نہ اٹھایا اور اس میں مذکور سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعت وصفت دیکھنے کے باوجود آپ پر ایمان نہ لائے، ان لوگوں کی مثال گدھے جیسی ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے اور بوجھ کے سوا اُن سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان کتابوں میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو، یہی حال ان یہودیوں کا ہے جو توریت اُٹھائے پھرتے ہیں، اس کے الفاظ رٹتے ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اُٹھاتے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ اُن لوگوں کی کیا ہی بری مثال ہے جنہوں نے اللّٰہ تعالیٰ کی آیتوں

www.dawateislami.net

کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو اس کے علم میں ظالم ہیں۔ (1)

یہودیوں کو گدھے سے تشبیہ دینے کی وجوہات

اس آیت میں یہودیوں کو کسی اور جانور کی بجائے گدھے سے تشبیہ دی گئی، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ گھوڑے اور خچر کی بہ نسبت گدھے پر زیادہ بوجھ لادا جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ گدھے میں جہالت اور حماقت کا معنی دوسرے جانوروں کی بہ نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ عرف میں بھی دوسرے جانوروں کے مقابلے میں گدھے کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ (2)

قرآنِ مجید کو نہ سمجھنے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال

علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس آیت میں توریت پر عمل نہ کرنے والے یہودیوں کی جو مثال بیان کی گئی یہ ان لوگوں پر بھی صادق آتی ہے جو قرآنِ کریم کے معانی کو نہ سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس سے اعراض کریں۔ (3) لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ قرآنِ مجید کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اس کے دیئے ہوئے اَحکام پر عمل کرے تاکہ اس پر یہ مثال صادق نہ آئے۔

علم پر عمل نہ کرنے کی 5 وعیدیں

یہاں علم پر عمل نہ کرنے کی 5 وعیدیں بھی ملاحظہ ہوں:

(1)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب پانے والا وہ عالِم ہوگا جسے اس کے علم نے کوئی نفع نہ دیا۔ (4)

(2)......حضرت ولید بن عقبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اہلِ جنت میں سے کچھ لوگ اہلِ جہنم کے کچھ لوگوں کو دیکھ کر کہیں گے: تم جہنم میں کیوں داخل ہوئے حالانکہ ہم جنت میں

---

1 ......تفسیر کبیر، الجمعة، تحت الآية: ٥، ١٠/٥٣٩، خازن، الجمعة، تحت الآية: ٥، ٤/٢٦٥، مدارك، الجمعة، تحت الآية: ٥، ص١٢٤٠، ملتقطاً.

2 ......تفسير كبير، الجمعة، تحت الآية: ٥، ١٠/٥٤٠، ملخصاً.

3 ......خازن، الجمعة، تحت الآية: ٥، ٤/٢٦٥.

4 ......معجم صغير، باب الطاء، من اسمه: طاهر، ص١٨٢، الجزء الاول.

www.dawateislami.net

اسی علم کے ذریعے داخل ہوئے ہیں جو ہم نے تم سے ہی سیکھا تھا؟ وہ کہیں گے: ہم جو کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے۔ [1]

(3)......حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا ’’اے عویمر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تم سے کہا جائے گا: تو نے علم حاصل کیا تھا یا جاہل رہے؟ اگر تو نے یہ جواب دیا کہ میں نے علم حاصل کیا تھا تو تم سے پوچھا جائے گا: تو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ اگر تو نے کہا: میں جاہل رہا، تو تم سے کہا جائے گا: جاہل رہنے میں تمہارا عذر کیا تھا؟ تم نے علم کیوں نہ حاصل کیا؟ [2]

(4)......حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصل نہ کرے اور اس آدمی کے لئے بھی ہلاکت ہے جو علم حاصل کرے پھر اس پر عمل نہ کرے۔ [3]

(5)......حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’مجھے تم پر ہر علم والے منافق کا خوف ہے جو کلام حکمت والا کرے گا اور عمل گناہوں پر کرے گا۔ [4]

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝٦

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللّٰہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ صرف تم اللّٰہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں، تو ذرا مرنے کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔

1......معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ: احمد، ۱/۴۱، الحدیث: ۹۹۔
2......ابن عساکر، حرف المیم، ۸۷۹۳-ابو محمد الکلبی، ۶۷/۱۸۱۔
3......کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الثانی، ۵/۸۶، الجزء العاشر، الحدیث: ۲۹۰۳۶۔
4......کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الثانی، ۵/۸۶، الجزء العاشر، الحدیث: ۲۹۰۴۰۔

www.dawateislami.net

﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا: تم فرماؤ: اے یہودیو!۔﴾ یہودی کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخرت کا گھر خالص ہمارے لئے ہے اور جنت میں صرف یہودی ہی جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حکم دیا کہ آپ ان کے جھوٹ کو ظاہر کرنے کے لئے ان سے فرمادیں: اے یہودیو! تمہیں یہ گمان ہے کہ دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم اللہ تعالیٰ کے دوست ہو، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو تاکہ موت تمہیں اس تک پہنچادے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے۔ (1)

وَ لَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْؕ-وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ(۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں کے سبب جوان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اُن اعمال کے سبب جواُن کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

﴿وَ لَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًا: اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔﴾ یعنی یہودیوں نے جو کفر کیا اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلایا اس کی وجہ سے یہ کبھی موت کی آرزو نہیں کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیب کی خبر تھی جو سچی ثابت ہوئی کہ آیت میں جن یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے انہوں نے ہرگز موت کی تمنا نہیں کی۔

موت کی تمنا کرنے کا شرعی حکم

اَحادیث میں موت کی تمنا کرنے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے نیک شخص تو اس

1 ...... روح البیان، الجمعة، تحت الآیة: ٦، ٩/٥١٨، خازن، الجمعة، تحت الآیة: ٦، ٤/٢٦٥، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

لئے کہ شاید وہ مزید نیکیاں کرلے اور گناہگار اس لئے کہ شاید وہ توبہ کرلے۔ (1)

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’تم میں سے کوئی نہ موت کی آرزو کرے، نہ اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا کرے کیونکہ جب وہ مرجائے گا تو اس کا عمل ختم ہوجائے گا اور مومن کی عمر بھلائی ہی بڑھاتی ہے۔ (2)

البتہ اگر مجبوری میں موت کی آرزو کرنی ہی پڑے تو حدیثِ پاک میں اس کا طریقہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے، چنانچہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’تم میں سے کوئی آئی ہوئی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، پھر اگر کرنی ہی پڑ جائے تو یوں کہے: اے اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ، جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے موت دے۔ (3)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہ حدیث گزشتہ (دونوں) احادیث کی شرح ہے کہ بیماری وآزاری سے گھبرا کر موت نہ مانگے اور جس طریقہ سے دعا کی اجازت دی گئی ہے نہایت ہی پیارا طریقہ ہے کیونکہ اس خیر وشر میں دین ودنیا کی خیر وشر شامل ہے گویا موت کی تمنا کہہ بھی لی مگر قاعدے سے۔ (4) یعنی مقصد بھی پورا ہوگیا اور ممانعت کے حکم پر بھی عمل ہوگیا۔

مزید فرماتے ہیں: موت کی آرزو اچھی بھی ہے اور بری بھی، اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دیدار کے لیے یا دنیاوی فتنوں سے بچنے کے لیے موت کی تمنا کرنا ہے تو اچھا ہے اور اگر دُنیوی تکالیف سے گھبرا کر تمنائے موت کرے تو برا (ہے)۔ (5)

﴿وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ: اور اللّٰہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔﴾ اس آیت میں ظالم سے مراد کافر ہے یعنی اللّٰہ تعالٰی کافروں کو خوب جانتا ہے اور وہ انہیں سخت سزا دے گا۔

---

1 ......بخاری، کتاب المرضی، باب تمنی المریض الموت، ۱۳/۴، الحدیث: ۵۶۷۳.

2 ......مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب کراھۃ تمنّی الموت لضر نزل بہ، ص ۱۴۴۱، الحدیث: ۱۳(۲۶۸۲).

3 ......بخاری، کتاب المرضی، باب تمنی المریض الموت، ۱۳/۴، الحدیث: ۵۶۷۱.

4 ......مراۃ المناجیح، جنازوں کا باب، باب موت کی آرزو اور اس کا ذکر، پہلی فصل، ۴۲۱/۲، تحت الحدیث: ۱۵۱۳۔

5 ......مراۃ المناجیح، جنازوں کا باب، باب موت کی آرزو اور اس کا ذکر، پہلی فصل، ۴۲۰/۲۔

www.dawateislami.net

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۠ ﴿۸﴾

ع-٨

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو کچھ تم نے کیا تھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: بیشک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو پس وہ ضرور تمہیں ملنے والی ہے پھر تم اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتادے گا۔

﴿ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ: تم فرماؤ: بیشک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان یہودیوں سے فرمادیں: اپنے کفر کے وبال کی وجہ سے تم جس موت سے بھاگتے ہو اس سے کسی طرح نہیں بچ سکتے، بے شک وہ ضرور تمہیں آنے والی ہے اور یہ بھاگنا تمہیں کوئی نفع نہ دے گا، پھر مرنے کے بعد تم اس اللّٰہ تعالیٰ کی طرف پھیرے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور اس سے تمہارا کوئی حال چھپا ہوا نہیں ہے، پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتادے گا (کہ تم نے دنیا میں کیا اعمال کئے تھے اور وہ تمہیں ان اعمال کی سزا دے گا)۔[1]

قیامت کے دن اعمال بتائے جانے کی 3 صورتیں

یاد رہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو اعمال بتادیئے جانے کی مختلف صورتیں ہوں گی، ان میں سے تین صورتیں درج ذیل ہیں:

(1)......اعمال نامے دکھا کر اعمال بتادیئے جائیں گے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْهِ وَ یَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور نامۂ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہوگا اس سے ڈر رہے

1 ......تفسیر کبیر، الجمعة، تحت الآیة: ۸، ۱۰/۵٤۱، روح البیان، الجمعة، تحت الآیة: ۸، ۹/۵۱۹-۵۲۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَاۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًاؕ وَ لَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (1)

ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

(2)......انسان کے اَعضاء اس کے اعمال کی گواہی دیں گے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اوران کے ہاتھ اوران کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اوران کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اوران کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

(3)......زمین لوگوں کے اعمال بیان کردے گی، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَاۙ(۴) بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا (4)

ترجمۂ کنزالعرفان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۹)

1 ......کہف: ۴۹.
2 ......النور: ۲۴.
3 ......یٰس: ۶۵.
4 ......زلزال: ۴، ۵.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللّٰہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے تو اللّٰہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے۔**﴾** اس آیت سے نمازِ جمعہ کے احکام بیان کئے جا رہے ہیں۔ یہاں اس آیت سے متعلق تین باتیں ملاحظہ ہوں:

(1)......اس آیت میں اذان سے مراد پہلی اذان ہے نہ کہ دوسری اذان جو خطبہ سے مُتَّصِل ہوتی ہے۔ اگرچہ پہلی اذان حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں اضافہ کی گئی مگر نماز کی تیاری کے واجب ہونے اور خرید و فروخت ترک کر دینے کا تعلق اسی سے ہے۔

(2)......دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کیلئے تیاری شروع کر دو اور ذِکْرُ اللّٰہ سے جمہور علماء کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔

(3)......اس آیت سے نمازِ جمعہ کی فرضیت، خرید و فروخت وغیرہ دُنْیَوی مَشاغل کی حرمت اور سعی یعنی نماز کے اہتمام کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا۔[1]

جمعہ کی وجہِ تسمیہ

عربی زبان میں اس دن کا نام عروبہ تھا بعد میں جمعہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لُوی ہیں۔ اس کی وجہِ تسمیہ کے بارے میں مختلف اَقوال ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسے جمعہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس دن نماز کیلئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے۔[2]

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا پہلا جمعہ

سیرت بیان کرنے والے علماء کا بیان ہے کہ جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہجرت کر کے مدینہ

1 ......خزائن العرفان، الجمعۃ، تحت الآیۃ: ۹، ص۱۰۲۵، ملخصاً۔

2 ......خازن، الجمعۃ، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۲۶۵۔

www.dawateislami.net

طیبہ تشریف لائے تو 12 ربیع الاول، پیر کے دن، چاشت کے وقت قباء کے مقام پر ٹھہرے، پیر سے لے کر جمعرات تک یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی، جمعہ کے دن مدینہ طیبہ جانے کا عزم فرمایا، بنی سالم بن عوف کی وادی کے درمیان جمعہ کا وقت آیا، اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا اور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ فرمایا۔ یہ پہلا جمعہ ہے جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اَصحاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے ساتھ پڑھا۔ (1)

روزِ جمعہ کے 4 فضائل

کثیر اَحادیث میں جمعہ کے دن کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، یہاں ان میں سے 4 اَحادیث ملاحظہ ہوں،

(1)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’بہتر دن جس پر سورج نے طلوع کیا، جمعہ کا دن ہے، اسی میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پیدا کیے گئے، اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں انہیں جنت سے اترنے کا حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ (2)

(2)......حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جمعہ کے دن مجھ پر دُرود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو دُرود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں: میں نے عرض کی اور موت کے بعد؟ ارشاد فرمایا: بے شک! اللّٰہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے، اللّٰہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے، روزی دیا جاتا ہے۔ (3)

(3)......حضرت ابولبابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک عید الاضحی اور عید الفطر سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں: (1) اللّٰہ تعالیٰ نے اسی میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا کیا۔ (2) اسی میں انہیں زمین پر اُتارا۔ (3) اسی میں انہیں وفات دی۔ (4) اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس

1......خازن، الجمعة، تحت الآية: ٩، ٤/٢٦٦.

2......مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، ص٤٢٥، الحديث: ١٨(٨٥٤).

3......ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه صلى الله عليه وسلم، ٢/٢٩١، الحديث: ١٦٣٧.

www.dawateislami.net

چیز کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے دے گا، جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (5) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی مُقَرَّب فرشتہ، آسمان و زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔ [1]

(4)…حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اسے عذابِ قبر سے بچا لیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مُہر ہوگی۔ [2]

جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی

جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ خاص طور پر دعا قبول فرماتا ہے، جیسا کہ اوپر حدیث نمبر 3 میں بیان ہوا اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ''اس میں ایک ساعت ہے، جو مسلمان بندہ اسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرما دی جائے گی، اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ [3]

یاد رہے کہ وہ کون سا وقت ہے اس بارے میں روایتیں بہت ہیں، ان میں سے دو قوی ہیں: (1) وہ وقت امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے نماز ختم تک ہے۔ (2) وہ جمعہ کی آخری ساعت ہے۔ [4]

نمازِ جمعہ کے 2 فضائل

اَحادیث میں جمعہ کی نماز کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں، یہاں ان میں سے دو فضائل ملاحظہ ہوں،

(1)…حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا، اس کے لیے ان گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے ہیں اور (ان کے علاوہ) مزید تین دن (کے گناہ بخش دیئے جائیں گے) اور

1 …ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة و السنّة فيها، باب في فضل الجمعة، ۸/۲، الحديث: ۱۰۸٤.

2 …حلية الاولياء، ذكر طبقة من تابعي المدينة... الخ، محمد بن المنكدر، ۱۸۱/۳، الحديث: ۳٦۲۹.

3 …بخاري، كتاب الجمعة، باب الساعة التي في يوم الجمعة، ۳۲۱/۱، الحديث: ۹۳۵.

4 …بہارِ شریعت، حصہ چہارم، جمعہ کا بیان، ۷۵۴/۱، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

جس نے کنکری چھوئی اس نے لَغْو کیا۔ [1] یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لَغْو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہو اُسے ہٹادے۔

(2)......حضرت ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا، اللّٰہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا۔ (1) جو مریض کو پوچھنے جائے، (2) جنازے میں حاضر ہو، (3) روزہ رکھے، (4) جمعہ کو جائے، (5) اور غلام آزاد کرے۔ [2]

جمعہ کی نماز چھوڑنے کی وعیدیں

اَحادیث میں جہاں نمازِ جمعہ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں وہیں جمعہ کی نماز چھوڑنے پر وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں چنانچہ یہاں اس کی دو وعیدیں ملاحظہ ہوں،

(1)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللّٰہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کردے گا، پھر وہ غافلین میں سے ہوجائیں گے۔ [3]

(2)......حضرت اسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جس نے کسی عذر کے بغیر تین جمعے چھوڑے وہ منافقین میں لکھ دیا گیا۔ [4]

نمازِ جمعہ کی فرضیّت کی شرائط اور دیگر مسائل کیلئے بہارِ شریعت کا مطالعہ فرمائیں۔

نمازِ جمعہ کی فرضیت سے متعلق 3 شرعی مسائل

یہاں نمازِ جمعہ کی فرضیت سے متعلق 3 شرعی مسائل ملاحظہ ہوں:

(1)......جمعہ فرضِ عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مُؤکَّد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ [5]

---

1 ......مسلم، کتابِ الجمعة، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبة، ص٤٢٧، الحدیث: ٢٧(٨٥٧).

2 ......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ١٩١/٣، الجزء الرابع، الحدیث: ٢٧٦٠.

3 ......مسلم، کتابِ الجمعة، باب التغلیظ فی ترك الجمعة، ص٤٣٠، الحدیث: ٤٠(٨٦٥).

4 ......معجم الکبیر، مسند الزبیر بن العوام، باب ما جاء فی المرأة السوء... الخ، ١٧٠/١، الحدیث: ٤٢٢.

5 ......بہارِ شریعت، حصہ چہارم، جمعہ کا بیان، مسائل فقہیہ، ۷۶۲/۱۔

www.dawateislami.net

(2)...... جمعہ پڑھنے کے لئے 6 شرطیں ہیں، ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں، (1) جہاں جمعہ پڑھا جا رہا ہے وہ شہر یا فنائے شہر ہو۔ (2) جمعہ پڑھانے والا سلطانِ اسلام ہو یا اس کا نائب ہو جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ (3) ظہر کا وقت ہو۔ یعنی ظہر کے وقت میں نماز پوری ہو جائے، لہٰذا اگر نماز کے دوران اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا تو جمعہ باطل ہو گیا، اب ظہر کی قضا پڑھیں۔ (4) خطبہ ہونا۔ (5) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مَردوں کا ہونا۔ (6) اذنِ عام، یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے، کسی کو روک ٹوک نہ ہو۔

(3)...... جمعہ فرض ہونے کے لئے 11 شرطیں ہیں، اگر ان میں سے ایک بھی نہ پائی گئی تو جمعہ فرض نہیں، لیکن اگر پڑھے گا تو ادا ہو جائے گا۔ (1) شہر میں مقیم ہونا، (2) صحت، یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں، مریض سے مراد وہ ہے کہ جامع مسجد تک نہ جا سکتا ہو، یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔ (3) آزاد ہونا، (4) مرد ہونا، (5) عاقل ہونا، (6) بالغ ہونا، (7) آنکھوں والا ہونا، یعنی نابینا نہ ہو، (8) چلنے پر قادر ہونا، (9) قید میں نہ ہونا (10) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا، (11) اس قدر بارش، آندھی، اولے یا سردی نہ ہونا کہ ان سے نقصان کا صحیح خوف ہو۔

نوٹ: جمعہ سے متعلق شرعی مسائل کی مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 4 سے ''جمعہ کا بیان'' مطالعہ فرمائیں۔

﴿ **ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ**: یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔﴾ یہاں بہتری سے مراد لغوی بہتری ہے یعنی دنیاوی کاروبار سے نمازِ جمعہ اور خطبہ وغیرہ بہتر ہے، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ حاضری واجب نہ ہو، صرف مستحب ہو۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللّٰہ کا فضل تلاش کرو اور اللّٰہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالعرفان: پھر جب نماز پوری ہوجائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

﴿فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ: پھر جب نماز پوری ہوجائے۔﴾ یعنی جب نماز پوری ہوجائے تو اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہوجاؤ یا علم حاصل کرنے، مریض کی عیادت کرنے، جنازے میں شرکت کرنے، علماء کی زیارت کرنے اور ان جیسے دیگر کاموں میں مشغول ہوکر نیکیاں حاصل کرو اور نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔ (1)

وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىٕمًاؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۠ (۱۱) ع

ع ٢ / ١٢

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ: جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین روزی دینے والا ہے۔

﴿وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا۔﴾ شانِ نزول: حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جمعہ کے دن کھڑے (ہوکر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمارہے) تھے کہ اچانک مدینہ طیبہ میں ایک تجارتی قافلہ آ پہنچا (دستور کے مطابق اعلان کیلئے طبل بجایا گیا) تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اصحاب اس کی طرف چل دیئے حتّٰی کہ 12 آدمیوں کے سوا مسجد میں کوئی بھی باقی نہ بچا۔ میں، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان بارہ افراد میں شامل تھے۔ اس وقت

1 ......خازن، الجمعة، تحت الآية: ١٠، ٤/٢٦٨، مدارك، الجمعة، تحت الآية: ١٠، ص ١٢٤١، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

یہ آیت نازل ہوئی۔ (1)

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب انہوں نے کسی تجارت کے بارے میں جانا یا کھیل کے بارے میں سنا تو اس کی طرف چل دیئے اور آپ کو خطبے کی حالت میں منبر پر کھڑا چھوڑ گئے، آپ ان سے فرما دیں: جو نماز کا اجر و ثواب اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر رہنے کی برکت و سعادت ہے جو درحقیقت اللّٰہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور چونکہ اللّٰہ تعالیٰ بہترین روزی دینے والا ہے اس لئے تم اسی کی طرف چلو اور اسی سے رزق طلب کرو۔ (2)

یاد رہے کہ جب یہ واقعہ رونما ہوا اس وقت بہت تنگی اور مہنگائی کا دور تھا اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اس خیال سے چلے گئے تھے کہ کہیں اَجناس ختم نہ ہو جائیں اور وہ انہیں پانے سے رہ جائیں، اور ایسے حالات میں اس طرح ہونا ایک فطری امر ہے نیز اس آیت کے نزول سے پہلے اِس طرح کے فعل سے کہیں منع بھی نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس آیت کے ذریعے حکم نازل کیا گیا تو حکم کے نزول سے پہلے ایسا کرنا کوئی گناہ نہیں تھا، اسی لئے اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے ان کی مذمت نہیں فرمائی بلکہ تربیت فرمائی ہے کہ ایسا کرنا ان کی شان کے لائق نہیں، لہٰذا ان کے اس فعل پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

نوٹ: اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہیے۔

1 ......مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فی قولہ تعالی: واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا...الخ، ص۴۲۹، الحدیث: ۳۸(۸۶۳).

2 ......روح البیان، الجمعۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ۹/۵۲۸.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن

سورۂ منافقون کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ منافقون مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

”منافقون“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی ابتداء میں منافقوں کی صفات بیان کی گئیں اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں سے متعلق ان کا مَوقف ذکر کیا گیا، اس مناسبت سے اس سورت کو ”سورۂ منافقون“ کہتے ہیں۔

سورۂ منافقون کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں منافقوں کے نفاق کو ظاہر کیا گیا اور ان کے بارے میں بتایا گیا کہ منافق جھوٹ بولتے اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)......اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ منافق اپنے دلی عقیدے میں ضرور جھوٹے ہیں اور اپنی جان بچانے کیلئے انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے اور زبان سے ایمان لانے اور دل سے کفر کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے جس کی وجہ سے وہ ایمان کی حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

(2)......مسلمانوں کو بتایا گیا کہ منافق لوگ تمہارے دشمن ہیں لہٰذا ان سے بچتے رہو۔

(3)......یہ بتایا گیا کہ منافقوں کا یہ گمان باطل ہے کہ وہ مدینہ منورہ پہنچ کر مسلمانوں اور ان کے آقا و مولیٰ محمد مصطفٰی صَلَّی

1......خازن، تفسیر سورۃ المنافقین ٤/٢٧٠.

www.dawateislami.net

اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے۔

(4)......اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ اللّٰہ تعالٰی کی اطاعت اور اس کی عبادت کرنے میں مصروف رہیں، اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے مقابلے کے لئے اللّٰہ تعالٰی کی راہ میں مال خرچ کریں اور اس میں دیر نہ کریں کیونکہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔

سورۂ جمعہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ منافقون کی اپنے سے ماقبل سورت ''جمعہ'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ جمعہ میں مسلمانوں کا ذکر کیا گیا اور اس سورت میں ان کی ضد یعنی منافقوں کا ذکر کیا گیا۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ جمعہ میں یہودیوں کا ذکر کیا گیا جو کہ زبان اور دل دونوں سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلاتے تھے اور سورۂ منافقون میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا جو زبان سے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کا اقرار کرتے اور دل سے اس کے منکر تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ(۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک

وقف لازم

www.dawateislami.net

یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ، ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تم یقیناً اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

﴿ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں۔﴾ اس سورۂ مبارکہ میں منافقین کے مختلف اَحوال بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب منافق آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو اپنی دلی حالت کے برخلاف کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ یقیناً اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ ان منافقوں کے اس قول کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں اور ان منافقوں کے منہ سے جو بات نکلی وہ بالکل درست ہے لیکن اللہ تعالیٰ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافق اس گواہی دینے میں ضرور جھوٹے ہیں کیونکہ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں اور جو بات وہ کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔[1]

اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝۳

ترجمۂ کنزالایمان: انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرالیا تو اللہ کی راہ سے روکا بے شک وہ بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو اُن کے دلوں پر مہر کردی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا تو انہوں نے اللہ کے راستے سے روکا بیشک وہ بہت ہی برے

1 ...... خازن، المنافقون، تحت الآية: ۱، ۴/۲۷۰، مدارك، المنافقون، تحت الآية: ۱، ص ۱۲۴۲، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کام کرتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ (زبان سے) ایمان لائے پھر (دل سے) کافر ہوگئے تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو اب وہ سمجھتے نہیں ۔

﴿اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً: اورانہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا۔﴾ یعنی منافقوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے تا کہ وہ ان کے ذریعے قتل اور قید کئے جانے سے محفوظ رہیں، یہ زبان سے تو قسمیں کھاتے ہیں لیکن ان کا عمل یہ ہے کہ لوگوں کو طرح طرح کے وسوسے اور شُبہے ڈال کر سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے اور اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے روکتے ہیں، بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں کہ نفاق سے آپ کی بارگاہ میں آتے، دھوکہ دینے کے لئے ایمان کا اظہار کرتے ،لوگوں کو اللّٰہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے اور ایمان کے مقابلے میں کفر کو اختیار کرتے ہیں ۔(1)

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا: یہ اس لیے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے ۔﴾ یعنی منافقوں کے یہ برے اعمال اس لیے ہیں کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر وہ دل سے کافر ہوگئے اور ان کے دل کا کفر لوگوں پر ظاہر ہو گیا، منافقوں کی ان حرکتوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے تو اب ان کے دلوں میں ایمان کیسے داخل ہو۔

وَ اِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ٘ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝۴

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تو انھیں دیکھے ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو اُن کی بات غور سے سنے گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں وہ دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو اللّٰہ اُنھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ۔

1 ......خازن، المنافقون، تحت الآیۃ: ٢، ٤/٢٧١، مدارک، المنافقون، تحت الآیۃ: ٢، ص١٢٤٢، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم تجھے اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات غور سے سنو گے (حقیقتاً وہ ایسے ہیں) جیسے وہ دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں ہیں، وہ ہر بلند ہونے والی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھ لیتے ہیں، وہی دشمن ہیں تو ان سے محتاط رہو، اللّٰہ انہیں مارے، یہ کہاں اوندھے جاتے ہیں؟

﴿ وَ اِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ: اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم تجھے اچھے لگتے ہیں۔﴾ عبداللّٰہ بن اُبی صحت مند، خوبُرو اور خوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھ والے منافقین قریب قریب ویسے ہی تھے، جب یہ لوگ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو خوب باتیں بناتے جو سننے والے کو اچھی معلوم ہوتی تھیں، چنانچہ اس آیت میں مسلمانوں کو ان کی حقیقت بتائی گئی کہ اے مسلمانو! جب تم منافقین جیسے عبداللّٰہ بن اُبی وغیرہ کو دیکھتے ہو تو ان کے جسم تمہیں اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات غور سے سنو گے حالانکہ حقیقت میں وہ ایسے ہیں جیسے دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں جن میں بے جان تصویر کی طرح نہ ایمان کی روح، نہ انجام سوچنے والی عقل ہے، وہ ہر بلند ہونے والی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھتے لیتے ہیں اور جب کوئی کسی کو پکارتا ہے، یا اپنی گمشدہ چیز ڈھونڈھتا ہے یا لشکر میں کسی مقصد کیلئے کوئی بات بلند آواز سے کہتا ہے تو یہ اپنے نفس کی خباثت اور برے گمان کی وجہ سے یہی سمجھتے ہیں کہ انہیں کچھ کہا گیا اور انہیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ اُن کے حق میں کوئی ایسا مضمون نازل ہوا ہے جس سے اُن کے راز فاش ہو جائیں گے، وہ دشمن ہیں، اپنے دل میں شدید عداوت رکھتے ہیں اور کفار کے پاس یہاں کی خبریں پہنچاتے اور اُن کے لئے جاسوسی کرتے ہیں تو ان سے بچتے رہو اور ان کے ظاہری حال سے دھوکا نہ کھاؤ، اللّٰہ انہیں مارے، یہ کہاں اوندھے جاتے ہیں اور روشن دلیلیں قائم ہونے کے باوجود حق سے مُنْحَرِف ہوتے ہیں۔(1)

یہاں آیت کی مناسبت سے ان لوگوں کے بارے میں دو اَحادیث ملاحظہ ہوں جن کی زبان اور دل آپس میں مختلف ہوں گے۔

(1)……حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو دھوکہ اور فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے، لوگوں کو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے، ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل (کی طرح) ہوں

1……خازن، المنافقون، تحت الآیۃ: ٤، ٤/٢٧١، مدارك، المنافقون، تحت الآیۃ: ٤، ص١٢٤٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

گے، اللہ تعالیٰ (ان سے) فرمائے گا ”کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو، مجھے اپنی ہی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھیجوں گا جو ان میں سے سمجھدار لوگوں کو بھی حیران اور پریشان کر دے گا۔ [1]

(2)......حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”میرے بندوں میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو لوگوں کے سامنے تو بھیڑ کی کھال پہنیں گے جبکہ ان کے دل ایلوا (نامی جڑی بوٹی) سے بھی زیادہ کڑوے ہوں گے اور ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی، وہ لوگوں کو اپنے دین کے ذریعے دھوکہ دیں گے، کیا وہ مجھے دھوکہ دے رہے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں، مجھے اپنی قسم ہے، میں ان میں ایسا فتنہ بھیجوں گا جو ان میں حکیم شخص کو حیران کر چھوڑے گا۔ [2]

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسولُ اللہ تمہارے لیے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم اُنھیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ تاکہ اللہ کے رسول تمہارے لیے معافی چاہیں تو وہ اپنے سر گھما لیتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا: اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ۔﴾ **شانِ نزول:** غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سرِ راہ قیام فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اجیر جہجاہ غفاری اور عبد اللہ بن اُبی کے حلیف سنان بن ویر جُہنی کے درمیان لڑائی ہوگئی، جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا،

1 ......ترمذی، کتاب الزهد، ٦٠-باب، ٤/١٨١، الحدیث: ٢٤١٢.

2 ......ابن عساکر، ذکر من اسم ابیه سلیمان، ٦٤١٦- محمد بن سلیمان بن ابی داود... الخ، ٥٣/١٢١.

www.dawateislami.net

اس وقت عبد اللّٰہ بن اُبی منافق نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے، اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جوٹھا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں، اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں۔ اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر حضرت زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس بکواس کی برداشت کی تاب نہ رہی اور اُنہوں نے اس سے فرمایا: خدا کی قسم! تو ہی ذلیل اور اپنی قوم میں بُغض ڈالنے والا ہے جبکہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللّٰہ تعالیٰ نے عزت وقوت دی ہے اور آپ مسلمانوں کے محبوب ہیں۔ عبد اللّٰہ بن اُبی کہنے لگا: چپ ہو جاؤ، میں تو ہنسی مذاق کے طور پر یوں کہہ رہا تھا۔ حضرت زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ خبر حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پہنچائی تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عبد اللّٰہ بن اُبی کے قتل کی اجازت چاہی، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع کر دیا اور ارشاد فرمایا ''لوگ کہیں گے کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عبد اللّٰہ بن اُبی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں؟ وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا، اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ عبد اللّٰہ بن اُبی بوڑھا شخص ہے، یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے، حضرت زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شاید دھوکا ہوا اور بات یاد نہ رہی ہو۔ پھر جب اُوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور عبد اللّٰہ بن اُبی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا اور جا کر سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے درخواست کر کہ وہ تیرے لئے اللّٰہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، یہ سن کر اس نے گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا: ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا: زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب منافقوں کا جھوٹ ظاہر ہونے کے بعد نصیحت کرتے ہوئے ان سے کہا جائے کہ تم آؤ تاکہ اللّٰہ تعالیٰ کے رسول تمہارے لیے اللّٰہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اپنے لطف وکرم سے تمہارے گناہ بخش دے اور تمہارے عیبوں پر پردہ ڈال دے تو وہ اس سے اِعراض کرتے ہوئے اپنے سروں کو دوسری طرف گھما لیتے ہیں (اور اے مسلمانو!) تم انہیں دیکھو گے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری سے تکبر کرتے ہوئے

www.dawateislami.net

منہ پھیر لیتے ہیں۔ (1)

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦

ترجمۂ کنزالایمان: ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انھیں ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان کے حق میں برابر ہے کہ تم ان کے لیے استغفار کرو یا ان کے لیے استغفار نہ کرو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا، بیشک اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

﴿سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ: ان کے حق میں برابر ہے کہ تم ان کے لیے استغفار کرو یا ان کے لیے استغفار نہ کرو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کا ان کیلئے استغفار کرنا اور نہ کرنا ان کے حق میں برابر ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا کیونکہ وہ نفاق میں راسخ اور پختہ ہو چکے ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو اس کے علم میں نافرمان ہیں۔

یہ ارشاد اسی وقت تھا جب منافقوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا ممنوع نہ تھا، بعد میں اس سے منع فرما دیا گیا ہے، لہٰذا اب منافقوں اور کافروں کے لئے مغفرت کی دعا کرنا منع ہے بلکہ کافر کیلئے دعائے مغفرت کرنا کفر ہے۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

1 ......خازن، المنافقون، تحت الآية: ٥، ٤/ ٢٧١، مدارك، المنافقون، تحت الآية: ٥، ص ١٢٤٤، روح البيان، المنافقون، تحت الآية: ٥، ٩/ ٥٣٥، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسولُ اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسولُ اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ اِدھر اُدھر ہو جائیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کی ملک ہیں مگر منافق سمجھتے نہیں۔

﴿هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ: وہی ہیں جو کہتے ہیں۔﴾ یعنی منافقین وہی ہیں جو لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس موجود مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ پر خرچ نہ کرو تا کہ وہ غریبی سے پریشان ہو کر خود ہی اِدھر اُدھر ہو جائیں اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ نہ رہیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین کے تمام خزانوں کا اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے اور در حقیقت وہی سب کو رزق دینے والا ہے، اگر لوگ ان پر خرچ کرنا بند کر دیں گے تو کیا ہوا، اللہ تعالیٰ انہیں رزق عطا فرمائے گا، مگر منافق یہ بات سمجھتے نہیں اسی لئے وہ ایسی واہیات بکتے ہیں، نیز انہیں ابھی تک صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے ایمان کی پختگی کا حال معلوم نہیں کہ وہ کسی بھی حال میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے اور وہ یہ بات جانتے ہیں کہ ان کا رزق بندوں پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے اور وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔

آج کے بہت سے بد مذہب بھی اسی طرح کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی چیز کے مالک نہیں حالانکہ کثیر اَحادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مالکِ کل ہیں، یہاں ان میں سے دو اَحادیث ملاحظہ ہوں:

(1)……حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔“(1)

1……بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللّٰہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین، ۱/۴۲، الحدیث: ۷۱۔

www.dawateislami.net

(2)......حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔“ (1)

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اُسے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزت تو اللّٰہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ کہتے ہیں: قسم ہے اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نہایت ذلت والے کو نکال دے گا حالانکہ عزت تو اللّٰہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں۔

﴿يَقُولُونَ: وہ کہتے ہیں۔﴾ یعنی منافق کہتے ہیں: اگر ہم اس غزوہ سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نہایت ذلت والے کو نکال دے گا۔ منافقوں نے اپنے آپ کو عزت والا کہا اور مسلمانوں کو ذلت والا، اللّٰہ تعالیٰ ان کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ عزت تو اللّٰہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں، اگر وہ یہ بات جانتے تو ایسا کبھی نہ کہتے۔ منقول ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے چند ہی روز بعد عبد اللّٰہ بن اُبی منافق اپنے نفاق کی حالت پر مر گیا۔ (2)

عبد اللّٰہ بن اُبی منافق کے بیٹے کا عشقِ رسول

عبد اللّٰہ بن اُبی کے بیٹے کا نام بھی عبد اللّٰہ تھا اور یہ بڑے پکے مسلمان اور سچے عاشقِ رسول تھے، جنگ سے واپسی کے وقت مدینہ منورہ سے باہر تلوار کھینچ کر کھڑے ہو گئے اور باپ سے کہنے لگے: اس وقت تک مدینہ میں داخل ہونے

1 ......بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشهيد، ۱/۴۵۲، الحديث: ۱۳۴۴.

2 ......خازن، المنافقون، تحت الآية: ۸، ۴/۲۷۴.

www.dawateislami.net

نہیں دوں گا جب تک تو اس کا اقرار نہ کرے کہ تو ذلیل ہے اور محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عزیز ہیں۔ اس کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ یہ ہمیشہ سے باپ کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرنے والے تھے مگر حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقابلے میں باپ کی کوئی عزت و محبت دل میں نہ رہی۔ آخر اس نے مجبور ہو کر اقرار کیا کہ واللّٰہ میں ذلیل ہوں اور محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عزیز ہیں، اس کے بعد مدینہ میں داخل ہو سکا۔[1]

آیت ”وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے،

(1)...... ہر مومن عزت والا ہے کسی مسلم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا حرام ہے۔

(2)...... مومن کی عزت ایمان اور نیک اعمال سے ہے، روپیہ پیسہ سے نہیں۔

(3)...... مومن کی عزت دائمی ہے فانی نہیں اسی لئے مومن کی لاش اور قبر کی بھی عزت کی جاتی ہے۔

(4)...... جو مومن کو ذلیل سمجھے وہ اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہے، غریب مسکین مومن عزت والا ہے جبکہ مالدار کافر بدتر ہے۔

نفاق کی اَقسام اور عملی منافقوں کی علامات

منافقوں کا بیان ختم ہوا، اب یہاں نفاق کی اَقسام اور عملی منافقوں کی علامات کے بیان پر مشتمل 3 اَحادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ نفاق کے بارے میں بیان کرتے ہوئے صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نفاق کہ زبان سے دعویٔ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار، یہ بھی خالص کفر ہے، بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفرِ باطنی پر قرآن ناطق ہوا، نیز نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرما دیا کہ یہ منافق ہے۔ اب اِس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت قطع (یعنی یقین) کے ساتھ منافق نہیں کہا جاسکتا، کہ ہمارے سامنے جو دعویٔ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے، جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو

1...... سیرت حلبیہ، باب ذکر مغازیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، غزوۃ بنی المصطلق، ۲/۳۹۳، مدارج النبوۃ، قسم سوم، باب پنجم، ۲/۱۵۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

مُنافقِ ایمان ہے نہ صادر ہو، البتہ نفاق کی ایک شاخ اِس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بدمذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعوائے اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین کا انکار بھی ہے۔ (1)

اور عملی نفاق کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کام کرے جو مسلمانوں کے شایانِ شان نہ ہو بلکہ منافقین کے کرتوت ہوں۔ یہاں ان میں سے دو اَحادیث ملاحظہ ہوں،

(1)......حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’کہ جس میں چار عیوب ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چار میں سے ایک عیب ہو تو اس میں منافقت کا عیب ہوگا جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے (1) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے، (2) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (3) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، (4) جب لڑائی کرے تو گالیاں بکے۔ (2)

(2)......حضرت عبدالرحمٰن بن حرملہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے، منافقین ان دونوں نمازوں (میں حاضر ہونے) کی اِستطاعت نہیں رکھتے۔ (3)

اللّٰہ تعالٰی ہمیں نفاق سے اور منافقوں جیسے کام کرنے سے محفوظ فرمائے، اٰمین۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللّٰہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، حصہ اول، ایمان وکفر کا بیان، ۱۸۲/۱۔

2 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب علامة المنافق، ۲۵/۱، الحدیث: ۳۴۔

3 ...... سنن الکبری للبیهقی، کتاب الصلاة، باب ما جاء من التشدید فی ترك الجماعة من غیر عذر، ۸۳/۳، الحدیث: ۴۹۵۳۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: اے ایمان والو!﴾ اس سے پہلی آیات میں منافقوں کے اَحوال بیان کئے گئے اور اب یہاں سے ایمان والوں کو نصیحت کی جارہی ہے کہ اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کردے اور جو ایسا کرے گا کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو فراموش کردے گا، مال کی محبت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے گا اور اولاد کی خوشی کیلئے آخرت کی راحت سے غافل رہے گا تو ایسے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں کیونکہ اُنہوں نے فانی دنیا کے پیچھے آخرت کے گھر کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔[1] یہاں آیت کی مناسبت سے دنیا کے مال سے متعلق ایک حدیث ِپاک ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ مال کا سوال کیا اور بہت اِلتجاء کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ’’اے حکیم! تمہارا اتنی کثرت سے سوال کرنا کیا ہے؟ اے حکیم! بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل ہے، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے اور دینے والے کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے جسے دیا گیا اور جسے دیا گیا اس کا ہاتھ سب سے نیچے ہوتا ہے۔[2]

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا۔

1 ......خازن، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۲۷۴، مدارك، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ص۱۲۴۵، ملتقطاً.

2 ......مسند امام احمد، مسند المکیین، مسند حکیم بن حزام، ۵/۲۲۸، الحدیث: ۱۵۳۲۱.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے اس وقت سے پہلے پہلے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرلو کہ تم میں کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالحین میں سے ہوجاتا۔

﴿وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ: اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرلو۔﴾ یعنی اے ایمان والو! ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس میں جو صدقات واجب ہیں انہیں ادا کرو اور یہ کام موت کی علامات ظاہر ہونے اور زبان بند ہوجانے سے پہلے پہلے کرلو تاکہ ایسا نہ ہو کہ تم میں کسی کو موت آئے تو وہ دل میں کہنے لگے، اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی تاکہ میں صدقہ دیتا اور نیک لوگوں میں سے ہوجاتا۔

وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ-وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠ (۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللّٰہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے اور اللّٰہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہرگز اللّٰہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا مقررہ وقت آجائے اور اللّٰہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

﴿وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا: اور ہرگز اللّٰہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا مقررہ وقت آجائے۔﴾ یعنی یاد رکھو کہ جب اللّٰہ تعالٰی کا وعدہ آجائے گا تو وہ ہرگز کسی جان کو مہلت نہ دے گا اور اللّٰہ تعالٰی تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے، وہ تمہیں ان کی جزا دے گا۔

یاد رہے کہ یہاں آیت میں وعدے سے وہ وعدہ مراد ہے جس کا فیصلہ ہوچکا، جسے قضاءِ مُبرم کہتے ہیں، اسی کے متعلق اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب وہ مدت آجائے گی تو وہ لوگ

www.dawateislami.net

وَّ لَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ (1) ایک گھڑی نہ تو اس سے پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے ہو سکیں گے۔

لیکن قضاءِ مُعَلَّق میں تبدیلی واقع ہوسکتی ہے، آئی ہوئی موت ٹل جاتی ہے، عمریں بڑھ جاتی ہیں، اسی کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یَمۡحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثۡبِتُ ۚۖ وَ عِنۡدَهٗۤ اُمُّ الۡكِتٰبِ (2) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ جو چاہتا ہے مٹادیتا ہے اور برقرار رکھتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔

شیطان نے جو یہ عرض کیا تھا کہ

رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ (3) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے رب! تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب لوگ اٹھائے جائیں۔

اور اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا تھا

فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ (4) ترجمۂ کنزُالعِرفان: پس بیشک تو ان میں سے ہے جن کو مہلت دی گئی ہے۔

یہ بھی اسی قضاءِ مُعَلَّق میں داخل ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ ہر آیت اپنے اپنے موقع محل کے اعتبار سے درست ہے۔

---

1 ...... یونس: ٤٩.
2 ...... رعد: ٣٩.
3 ...... حجر: ٣٦.
4 ...... حجر: ٣٧.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ التَّغَابُن

سورۂ تغابُن کا تعارف

مقامِ نزول

اکثر مفسرین کے نزدیک سورۂ تغابُن مدنیہ ہے اور بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ آیت نمبر14 ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ“ سے شروع ہونے والی تین آیتوں کے علاوہ یہ سورت مکیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 18 آیتیں ہیں۔

”تغابُن“ نام رکھنے کی وجہ

تغابُن کا لفظی معنی ہے خرید و فروخت میں نقصان پہنچانا اور یہ قیامت کے دن کا ایک نام بھی ہے۔ اس سورت کی آیت نمبر9 میں بتایا گیا کہ قیامت کا دن ”یَوْمُ التَّغَابُنِ“ یعنی نقصان اور خسارے کا دن ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۂ تغابُن“ کہتے ہیں۔

سورۂ تغابُن کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں عقائد سے متعلق اُمور بیان کئے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی وہ صفات بیان کی گئیں جو اس کے علم، قدرت اور عظمت پر دلالت کرتی ہیں۔

(2)...... اللہ تعالیٰ کے رسولوں عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کے بشر ہونے کی وجہ سے جھٹلانے والی سابقہ امتوں کا انجام بیان کر کے کفار کو ڈرایا گیا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنے والوں سے قسم کے ساتھ فرمایا گیا کہ انہیں

[1]...... خازن، تفسير سورة التغابن، ٢٧٤/٤.

www.dawateislami.net

ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(3)……قیامت کے دن کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دن ہارنے والوں کی ہار ظاہر ہونے کا دن ہے۔

(4)……یہ بتایا گیا کہ ہر مصیبت اللّٰہ تعالٰی کے حکم سے پہنچتی ہے۔

(5)……یہ خبر دی گئی کہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے وہ تمہارے دشمن ہیں جو اللّٰہ تعالٰی کی اطاعت سے روکتے ہیں تو ان سے احتیاط رکھو۔

(6)……سورت کے آخر میں تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے ، اللّٰہ تعالٰی کے دین کی سربلندی کے لئے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے ، بخل اور لالچ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور اللّٰہ تعالٰی کے دین کی سربلندی کی خاطر اپنا مال خرچ کرنے والے نیک لوگوں کو دگنے اجر کی بشارت دی گئی ہے۔

سورۂ منافقون کے ساتھ مناسبت

سورۂ تغابُن کی اپنے سے ماقبل سورت ''منافقون'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ منافقون میں منافقوں کی صفات بیان کرکے مسلمانوں کو اس سے بچنے کا حکم دیا اور سورۂ تغابن میں کافروں کی صفات بیان کرکے مسلمانوں کو اس سے بچنے کا حکم دیا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ، رحمت والا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱﴾

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اُسی کا مُلک ہے اور اسی کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اللّٰہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

﴿ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ: جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اللّٰہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔﴾ اس آیت میں اللّٰہ تعالٰی کی چار شانیں بیان ہوئی ہیں، (1) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے سب اللّٰہ تعالٰی کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ (2) اسی کی بادشاہت ہے اور وہ اپنی بادشاہت میں جیسے چاہے تَصَرُّف فرماتا ہے، اِس میں اُس کا نہ کوئی شریک ہے نہ حصہ دار۔ (3) تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں کیونکہ سب نعمتیں اسی کی ہیں۔ (4) وہ ہر چیز پر قادر ہے اور کسی مانع اور رکاوٹ کے بغیر جو چاہتا ہے جیسا چاہتا ہے کرتا ہے۔ (1)

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تم میں کوئی مسلمان اور اللّٰہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مسلمان ہے اور اللّٰہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے۔

﴿ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے لوگو! اللّٰہ تعالٰی وہی ہے

1 ......خازن، التغابن، تحت الآية: ١، ٤/٢٧٤، ملخصاً.

www.dawateislami.net

جس نے تمہیں پیدا کر کے اور عدم سے وجود میں لاکر تم پر احسان فرمایا اور اس کا حق یہ تھا کہ تم سب اللّٰہ تعالیٰ پر ایمان لاکر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے اس کے شکر گزار ہوتے لیکن تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے اور تم میں سے کوئی کافر ہے کوئی مسلمان ، (یاد رکھو کہ) اللّٰہ تعالیٰ کافر کے کفر اور مومن کے ایمان کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک کو قیامت کے دن اس کے عمل کے مطابق جزا دے گا۔ (1)

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے لوگو! وہی اللّٰہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں سے کوئی ایسا ہے جسے کافر پیدا فرمایا اور کوئی ایسا ہے جسے مسلمان پیدا فرمایا ہے اور اللّٰہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے تو وہ تمہارے ساتھ ایسا معاملہ فرمائے گا جو تمہارے اعمال کے مناسب ہو۔ (2)

یہاں آیت کی دوسری تفسیر کی مناسبت سے تین اَحادیث بھی ملاحظہ ہوں:

(1)......اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! اللّٰہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو جنت کا اہل بنایا حالانکہ وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے اور بعض لوگوں کو جہنم کا اہل بنایا حالانکہ وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے۔ (3)

(2)......حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ تعالیٰ عورت کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب! یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کا لوتھڑا ہے، یہ تو گوشت کا ٹکڑا ہے، اور جب اللّٰہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: یہ مُذکر ہے یا مُؤنَّث؟ یہ بد بخت ہے یا سعادت مند؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ تو (جس طرح بتایا جاتا ہے) اسی کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (4)

(3)......حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، صادِق اور مصدوق رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر اتنے

1 ......مدارك، التغابن، تحت الآية: ٢، ص١٢٤٦، روح البيان، التغابن، تحت الآية: ٢، ١٠/٤-٥، ملتقطاً.

2 ......تفسير سمرقندى، التغابن، تحت الآية: ٢، ٣/٣٦٨-٣٦٩، بيضاوى، التغابن، تحت الآية: ٢، ٥/٣٤٤، ملتقطاً.

3 ......مسلم، كتاب القدر، باب كلّ مولود يولد على الفطرة... الخ، ص١٤٣١، الحديث: ٣١(٢٦٦٢).

4 ......بخارى، كتاب القدر، باب فى القدر، ٤/٢٧١، الحديث: ٦٥٩٥.

www.dawateislami.net

ہی دن وہ جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں تک وہ گوشت کی بوٹی کی صورت میں رہتا ہے، پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو اسے چار باتوں کی اجازت دی جاتی ہے، چنانچہ وہ اس کا رزق، موت، عمل اور بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھ دیتا ہے، پھر اس کے اندر روح پھونکی جاتی ہے، پس تم میں سے کوئی اہلِ جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ اہلِ جہنم جیسے کام کرنے لگتا ہے حتّٰی کہ جہنم میں داخل ہوجاتا ہے اور تم میں سے کوئی اہلِ جہنم جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آجاتا ہے اور وہ اہلِ جنت جیسے عمل کرکے جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔(1)

تفسیر اور اَحادیث کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات خاص طور پر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے بس اور مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے عمر کے آخری حصے تک یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کفر اور ایمان میں سے یونہی اچھے اور برے اعمال میں جسے چاہے اختیار کرے لہٰذا اس کا کافر یا مسلمان ہونا یونہی نیک یا گناہگار ہونا اس کے اپنے اختیار سے ہے اور جو کچھ انسان نے اپنے اختیار سے کرنا تھا اس کا اللہ تعالیٰ کو ازل سے ہی علم تھا اور اسی کے موافق لوحِ محفوظ میں اور ماں کے پیٹ میں فرشتے نے لکھا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ③

ترجمۂ کنزالایمان: اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری صورتیں بنائیں تو تمہاری اچھی صورتیں

1 ......بخاری، کتاب التوحید، باب ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین، ٤/٥٦٠، الحدیث: ٧٤٥٤.

www.dawateislami.net

بنائیں اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔

﴿ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ: اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے جن میں ہزاروں دینی اور دُنْیَوی مَصلحتیں ہیں اور اس نے تمہاری صورت بنائی تو دیگر مخلوق کے مقابلے میں تمہاری اچھی صورتیں بنائیں، اس احسان کے شکریے میں تم پر لازم ہے کہ اپنی سیرت بھی اچھی رکھو، نیز قیامت کے دن تمہیں اسی کی بارگاہ میں لوٹ کر جانا ہے تو تم اپنے باطن کو اچھا کر لو تاکہ عذاب کے ذریعے تمہارے ظاہر کو مَسخ نہ کر دیا جائے۔ [1]

انسانی صورت بہترین صورت ہے، اسے بگاڑنا حرام ہے، لہٰذا ناک کان کاٹنا، چہرے پر راکھ وغیرہ مل کر صورت بگاڑنا، مَردوں کو عورت کی شکل یا عورتوں کو مَردوں کی شکل بنانا حرام ہے، اللّٰہ تعالیٰ نے جو صورت بخشی وہ ہی اچھی ہے۔

يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَيَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝٤

ترجمۂ کنزالایمان: جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللّٰہ دلوں کی جانتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو، اور اللّٰہ دلوں کی بات خوب جانتا ہے۔

﴿ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ: وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔﴾ اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے علم کی وسعت کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کو اللّٰہ تعالیٰ جانتا

1 ......روح البیان، التغابن، تحت الآیۃ: ٣، ١٠/٥-٦، بیضاوی، التغابن، تحت الآیۃ: ٣، ٥/٣٤٥، خازن، التغابن، تحت الآیۃ: ٣، ٤/٢٧٥، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ہے،تمہاری نیتوں،دلی ارادوں اوراعمال کوبھی جانتا ہے،تمہارے ظاہری اور پوشیدہ کاموں سے بھی خبردار ہے حتّٰی کہ جو چیزیں صرف خیال میں رہیں اور کبھی ان کا ظہور نہ ہوا، ان کی بھی خبر رکھتا ہے،لہٰذاہر کوئی اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اس سے حیا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے۔

اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ٘ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۵

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں ان کی خبر نہ آئی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا اور اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تمہارے پاس تم سے پہلے لوگوں کی خبر نہ آئی جنہوں نے کفر کیا اور اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

﴿ **اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ** : کیا تمہارے پاس تم سے پہلے لوگوں کی خبر نہ آئی جنہوں نے کفر کیا۔﴾ اس آیت میں کفارِ مکہ سے خطاب فرمایا گیا کہ اے کافرو! کیا تمہیں گزری ہوئی ان اُمتوں کے اَحوال معلوم نہیں جنہوں نے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی تکذیب کی،انہیں جھٹلایا اور دنیا میں اپنے کفر کی سزا پائی اور ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ (1)

آیت ” اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا “ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں ،

(1)......صحیح تاریخ کا پڑھنا مفید ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے خوف اور امید حاصل ہوتی ہے۔

(2)......کفار پر دنیا میں عذاب آنا آخرت کے عذاب کو کم نہ کرے گا۔

1 ......خازن، التغابن، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۲۷۵، مدارک، التغابن، تحت الآیۃ: ۵، ص۱۲۴۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا٘ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا وَّ اسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اس لیے کہ اُن کے پاس اُن کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو وہ کہتے: کیا آدمی ہماری رہنمائی کریں گے تو انہوں نے کفر کیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بے پروائی فرمائی اور اللہ بے پرواہ، ہر حمد کے لائق ہے۔

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ: یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے۔﴾ یعنی سابقہ کافروں پر یہ دنیا کے عذاب اس لیے آئے کہ جب ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے اور معجزے دکھاتے (جن سے ان کی حقانیت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوجاتی) تو وہ کہتے: کیا آدمی بشر ہماری رہنمائی کریں گے؟ تو انہوں نے رسولوں کا انکار کر کے کفر کیا اور ایمان لانے سے پھر گئے اور اللہ تعالیٰ تو ازل سے ہی ان کے ایمان اور ان کی طاعت وعبادت سے بے پرواہ ہے کیونکہ وہ اپنی مخلوق سے بے نیاز اور اپنے تمام اَفعال میں حمد کے لائق ہے، (چنانچہ جب انہوں نے کفر کیا اور کسی طرح ایمان نہ لائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا میں ان پر عذاب آئے)۔ (1)

آیت " ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ " سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں

(1)...... ہر رسول عَلَیْہِ السَّلَام کو معجزہ ضرور دیا گیا۔ یاد رہے کہ کسی کو ایک اور کسی کو زیادہ معجزات عطا کئے گئے اور ہمارے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سب سے زیادہ معجزے عطا ہوئے ہیں۔

1 ......خازن، التغابن، تحت الآية: ٦، ٤/٢٧٥، تفسير كبير، التغابن، تحت الآية: ٦، ١٠/٥٥٣، مدارك، التغابن، تحت الآية: ٦، ص١٢٤٧، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

(2)……کافروں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا۔ یہ ان کی بے عقلی اور نافہمی کی انتہاء ہے، کہ انہوں نے بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا جبکہ پتھروں کو خدا تسلیم کرلیا۔

(3)……برابری کا دعویٰ کرنے کے لئے نبی کو بشر کہنا کفر ہے۔ یاد رہے کہ عام محاورہ میں یعنی بے ادبی کے انداز میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بشر کہہ کر پکارنا حرام ہے اور یہ کافروں کا طریقہ ہے۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑦

ترجمۂ کنزالایمان: کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک تمہیں جتادیے جائیں گے اور یہ اللّٰہ کو آسان ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کافروں نے گمان کرلیا کہ انہیں ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم، تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر ضرور تمہارے اعمال تمہیں بتادیے جائیں گے اور یہ اللّٰہ پر بہت آسان ہے۔

﴿زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا: کافروں نے گمان کرلیا کہ **انہیں ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا**۔﴾ اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ کافر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے ہیں، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفارِ مکہ نے یہ گمان کرلیا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے اور کبھی اپنی قبروں سے نہ نکلیں گے، اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان کے گمان کا رد کرتے ہوئے ان سے فرمادیں: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم، تم قیامت کے دن ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر تمہارے اعمال تمہیں بتادیے جائیں گے تاکہ تم سے حساب لیا جائے اور تمہیں تمہارے اعمال کی سزا دی جائے اور (یاد رکھو) قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرنا، اعمال کا حساب لینا اور ان کی جزا دینا اللّٰہ تعالیٰ پر آسان ہے کیونکہ اس کی قدرت کامل ہے۔(1)

1……خازن، التغابن، تحت الآیۃ: ٧، ٤/٢٧٥، روح البیان، التغابن، تحت الآیۃ: ٧، ١٠/٩-١٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَاؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ(۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ایمان لاؤ **اللہ** اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اُتارا اور **اللہ** تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ایمان لاؤ **اللہ** اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا اور **اللہ** تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا: تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا۔﴾ اس سے پہلی آیت میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کی جو خبر دی گئی، اس کا اعتراف کرنا چونکہ ایمان لانے پر ابھارتا ہے اس لئے یہاں آیت میں ایمان لانے کا فرمایا گیا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جھٹلانے والی امتوں کا حال اور ان پر نازل ہونے والے عذاب کا حال بیان کرنے کے بعد یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ اے کافرو! جب تم نے ان کا حال اور انجام جان لیا تو **اللہ تعالیٰ**، اس کے رسول محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے اتارا ہے تاکہ تم پر وہ عذاب نازل نہ ہو جو سابقہ کافروں پر نازل ہوا ہے اور (یاد رکھو کہ) **اللہ تعالیٰ** تمہارے کاموں سے خبردار ہے اور وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔[1]

اس آیت میں نور سے مراد قرآن شریف ہے کیونکہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہدایت و ضلالت دونوں واضح ہوتی ہیں۔

یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِؕ-وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ

1 ……تفسیر کبیر، التغابن، تحت الآیۃ: ۸، ۱۰/۵۵٤، خازن، التغابن، تحت الآیۃ: ۸، ٤/۲۷۵، روح البیان، التغابن، تحت الآیۃ: ۸، ۱۰/۱۰، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا اور جو اللّٰہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللّٰہ اس کی برائیاں اُتار دے گا اور اُسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن وہ جمع ہونے کے دن میں تمہیں اکٹھا کرے گا۔ وہ دن (ہارنے والوں کی) ہار ظاہر ہونے کا دن ہے اور جو اللّٰہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللّٰہ اس سے اس کی برائیاں مٹادے گا اور اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

﴿ **يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ:** جس دن وہ جمع ہونے کے دن میں تمہیں اکٹھا کرے گا۔﴾ اس آیت میں جمع ہونے کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے جس میں سب اوّلین و آخرین جمع ہوں گے اور یہ وہ دن ہوگا جس میں کفار کی محرومی اور مسلمانوں کی کامیابی پورے طور پر ظاہر ہوگی، کفار اپنی ہار کا اقرار کرلیں گے، نیز اس دن اللّٰہ تعالٰی پر ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کی برائیاں مٹادی جائیں گی اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں عارضی طور پر نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور یہی حقیقی اور بڑی کامیابی ہے۔

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۰﴾

ع ۱۵

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں اور کیا ہی

www.dawateislami.net

بُرا انجام۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ لوگ آگ والے ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

﴿وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔﴾ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اللّٰہ تعالٰی کی وحدانیت اور قدرت کا انکار کر کے کفر کیا اور ہماری ان آیتوں کو جھٹلایا جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلالت کرتی ہیں، وہ آگ والے ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے اور یہ ان کا کیا ہی برا انجام ہے۔ (1)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں ہمیشہ رہنا اور سخت عذاب ہونا صرف کفار کے لئے ہے۔ گنہگار مومن خواہ کیسا ہی گنہگار ہو، اِنْ شَآءَ اللّٰہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا اور اللّٰہ تعالٰی اسے رسوا نہ کرے گا۔

مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر اللّٰہ کے حکم سے اور جو اللّٰہ پر ایمان لائے اللّٰہ اس کے دل کو ہدایت فرمادے گا اور اللّٰہ سب کچھ جانتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہر مصیبت اللّٰہ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے اور جو اللّٰہ پر ایمان لائے اللّٰہ اس کے دل کو ہدایت دیدے گا اور اللّٰہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

﴿مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ: ہر مصیبت اللّٰہ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے۔﴾ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ موت کی، مرض کی اور مال کے نقصان وغیرہ کی، الغرض ہر مصیبت اللّٰہ تعالٰی کے حکم سے ہی پہنچتی ہے اور جو اللّٰہ تعالٰی پر ایمان

1 ...... تفسیر کبیر، التغابن، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۰/۵۵۴۔

www.dawateislami.net

لائے اور جانے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر شکر اور بلا پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت دیدے گا کہ وہ اور زیادہ نیکیوں اور طاعتوں میں مشغول ہو اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ (1)

خیال رہے کہ بعض مصیبتیں ہمارے گناہوں کی شامت سے آتی ہیں مگر آتی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہیں، لہٰذا یہ آیت سورۂ شوریٰ کی اس آیت:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے۔

کے خلاف نہیں۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ دنیا کی مصیبتیں مومن کے لئے بہت مرتبہ گناہ کا کفارہ بنتی ہیں، یا درجات کی بلندی کا سبب ہوتی ہیں جبکہ کفار کے لئے عذاب ہیں، لہٰذا زیرِ تفسیر آیت بالکل صاف ہے، اس پر کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینا ہے۔ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر صرف صاف صاف

(1) ...... خزائن العرفان، التغابن، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۱۰۳۰، ملخصاً۔

(2) ...... شوریٰ: ۳۰۔

www.dawateislami.net

پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔ اللّٰہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان والوں کو تو اللّٰہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ: اور اللّٰہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو۔﴾ یعنی اللّٰہ تعالیٰ نے جو حکم دیا اسے مانو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جو حکم دیا اسے بھی مانو، پھر اگر تم اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری سے منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، چنانچہ اُنہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور کامل طور پر دین کی تبلیغ فرما دی۔ (1)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرح ضروری ہے، کیونکہ دونوں اطاعتوں کو ایک ہی طریقے سے بیان فرمایا گیا ہے۔

﴿وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ: اور ایمان والوں کو تو اللّٰہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔﴾ یاد رہے کہ اللّٰہ تعالیٰ پر توکُّل کی حقیقت یہ ہے کہ اَسباب کو اختیار کیا جائے مگر اعتماد اور بھروسہ صرف ربّ تعالیٰ پر کیا جائے، لہٰذا بیماری میں علاج کرنا، مصیبت میں ظاہری حکام یا باطنی حکام جیسے اللّٰہ تعالیٰ کے اولیاء کی بارگاہ میں حاضر ہونا توکُّل کے خلاف نہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بے شک اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط

(1) خازن، التغابن، تحت الآیۃ: ۱۲، ۴/۲۷۶، مدارک، التغابن، تحت الآیۃ: ۱۲، ص۱۲۴۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

رکھواور اگر تم معاف کرواور درگزر کرو اور بخش دو تو بیشک اللّٰہ بڑا بخشنے والا ، بہت مہربان ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ: اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں۔﴾ شانِ نزول: چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بیوی اور بچوں نے انہیں روکا اور کہا: ہم آپ کی جدائی پر صبر نہ کرسکیں گے، آپ چلے جاؤ گے تو ہم آپ کے پیچھے ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ بات ان پر اثر کر گئی اور وہ ٹھہر گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد اُنہوں نے ہجرت کی تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو دیکھا کہ وہ دین میں بڑے ماہر اور فقیہ ہو گئے ہیں، یہ دیکھ کر اُنہوں نے اپنے بیوی بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور یہ قصد کیا کہ ان کا خرچ بند کر دیں گے کیونکہ وہی لوگ اُنہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہجرت کرنے والے اصحاب علم و فقہ میں اُن سے منزلوں آگے نکل گئے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں آئندہ ایسے بیوی بچوں کی بات ماننے سے منع کیا گیا، ان سے تعلق ترک کرنے سے بھی روکا گیا اور انہیں اپنے بیوی بچوں سے درگزر کرنے اور معاف کر دینے کی ترغیب بھی دی گئی، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں کہ تمہیں نیک اعمال کرنے سے روکتے ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور ان کے کہنے میں آ کر نیکی سے باز نہ رہو اور اگر تم ان کی ایسی حرکت پر مُطّلع ہونے کے بعد انہیں معاف کر دو اور انہیں ڈانٹنے سے درگزر کرو اور ان کی خطا بخش دو تو بیشک اللّٰہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہاری خطاؤں کو مٹا دے گا۔[1]

آیت ”اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چار باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......جو بیوی بچے اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت، نماز، حج اور ہجرت سے روکیں وہ ایک اعتبار سے ہمارے دشمن ہیں کہ ہماری آخرت کو نقصان پہنچاتے ہیں اور دشمن وہی ہوتا ہے جو نقصان پہنچائے ،لہٰذا ان کی بات نہیں ماننی چاہیے۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں اتری جن کو ان کے بال بچوں نے ہجرت کرنے سے روکا تھا حالانکہ ہجرت ان پر فرض تھی۔

(2)......ہمارا وہ رشتہ دار جو اللّٰہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے روکے وہ دشمن ہے اور وہ اجنبی اور

[1] ......خازن، التغابن، تحت الآیۃ: ۱۴، ۴/۲۷۶، مدارک، التغابن، تحت الآیۃ: ۱۴، ص۱۲۴۸، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

غیر جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک پہنچائے وہ ہمارا عزیز ہے۔

(3)......اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقابلے میں کسی کی اطاعت نہیں۔

(4)......بیوی بچوں کے قصور معاف کر دینا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے، جو مخلوق پر رحم کرے گا خالق اس پر رحم فرمائے گا۔

اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌؕ-وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے۔

﴿اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ: تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہی ہیں۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں کہ کبھی آدمی اُن کی وجہ سے گناہ اور مَعْصِیَت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ان میں مشغول ہو کر اُمورِ آخرت کو سرانجام دینے سے غافل ہو جاتا ہے حالانکہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا ثواب ہے جو کہ تمہارے اَموال اور اولاد سے حاصل ہونے والی مَنفعت سے کہیں زیادہ عظیم ہے، تو تم لحاظ رکھو تا کہ ایسا نہ ہو کہ اَموال اور اولاد میں مشغول ہو کر ثوابِ عظیم کھو بیٹھو۔ (1)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْؕ-وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں۔

(1) ......مدارك، التغابن، تحت الآية: ١٥، ص١٢٤٨، جلالين، التغابن، تحت الآية: ١٥، ص٤٦٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہوسکے اور سنو اور حکم مانو اور راہِ خدا میں خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کے لیے بہتر ہوگا اور جسے اس کے نفس کے لالچی پن سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ: **تو اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہوسکے۔**﴾ یعنی جب تم نے اس نصیحت کو سن لیا اور ثواب کے بارے میں جان لیا تو تم اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہیں جو بات ارشاد فرمائیں اسے سنو اور ان کا حکم مانو اور اپنے فائدے کیلئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرو اور جو اپنے نفس کے لالچی پن سے بچالیا گیا اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکمِ شریعت کے مطابق خرچ کیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (1)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر شخص پر اپنی طاقت کے مطابق تقویٰ اور پرہیزگاری لازم ہے اور یہ اپنی طاقت کے مطابق تقویٰ ہی اس آیت میں مراد ہے جس میں ارشاد فرمایا گیا کہ

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (2)　ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡهُ لَكُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ شَكُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۱۸﴾

ع ۲ ۱۲

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے وہ تمہارے لیے اس کے دونے کردے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا حلم والا ہے۔ ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ تمہارے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور

1 ......روح البیان، التغابن، تحت الآیۃ: ۱۶، ۱۰/۹، خازن، التغابن، تحت الآیۃ: ۱۶، ۴/۲۷۷، خزائن العرفان، التغابن، تحت الآیۃ: ۱۶، ص۱۰۳۱، ملتقطاً۔

2 ......اٰل عمران: ۱۰۲۔

www.dawateislami.net

اللہ قدر فرمانے والا، بہت حلم والا ہے۔ وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔

﴿اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا: اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! اگر تم خوش دِلی سے اور نیک نیّت کے ساتھ حلال مال سے صدقہ دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا اور اس کی برکت سے تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ تھوڑے عمل کے بدلے بہت زیادہ عطا کر کے قدر فرمانے والا ہے جبکہ گناہوں کی کثرت کے باوجود فوری عذاب نازل نہ کر کے حِلم فرمانے والا ہے، نیز وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، عزت والا اور حکمت والا ہے،[1] لہٰذا اللہ تعالیٰ نہ تو تمہاری خیرات سے بے خبر ہے، نہ تمہارے اِخلاص سے غافل، اور نہ ہی اس کے خزانوں میں کچھ کمی ہے، جب اس کی یہ شان ہے تو پھر یہ نہیں ہوسکتا کہ خیرات کا بدلہ نہ ملے یا کم ملے۔

صدقہ دینے کے فضائل

آیت نمبر 17 میں اللہ تعالیٰ نے صدقہ دینے کو لطف و کرم کے طور پر قرض سے تعبیر فرمایا، اس میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے کہ صدقہ دینے والا نقصان میں نہیں ہے بلکہ بشرطِ قبول وہ یقینی طور پر اس کی جزا پائے گا۔ اسی مناسبت سے یہاں صدقہ کے فضائل پر مشتمل تین اَحادیث ملاحظہ ہوں تا کہ خوش دلی سے صدقہ دینے کی مزید ترغیب ملے اور صدقہ دینے میں آسانی ہو۔

(1)......حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ’’اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلو اور مشغولیّت سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے اور پوشیدہ اور ظاہر طور پر کثرت سے صدقہ دینے کے ذریعے اس سے اپنا رابطہ جوڑ لو، تو تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری مصیبتیں دور کی جائیں گی۔[2]

(2)......حضرت رافع بن خدیج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد

1 ......خازن، التغابن، تحت الآية: ۱۷-۱۸، ۴/ ۲۷۷، روح البيان، التغابن، تحت الآية: ۱۷، ۱۰/ ۲۲، ملتقطاً.

2 ......ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنّة فيها، باب في فرض الجمعة، ۲/ ۵، الحديث: ۱۰۸۱.

www.dawateislami.net

فرمایا، ’’صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔‘‘ [1]

(3)……حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو منبر کی سیڑھیوں پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا، ’’آگ سے بچو! اگرچہ ایک ہی کھجور کے ذریعے سے ہو بے شک یہ ٹیڑھے پن کو سیدھا کرتی اور بُری موت سے بچاتی ہے۔‘‘ [2]

اللّٰہ تعالیٰ خوش دلی اور اخلاص کے ساتھ صدقہ دینے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

1……مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ٢٨٣/٣، الحدیث: ٤٦٠٤۔

2……مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ... الخ، الصدقۃ، ٢٧٦/٣، الحدیث: ٤٥٨٣۔

www.dawateislami.net

سُورَةُ الطَّلَاق

سورۂ طلاق کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ طلاق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 12 آیتیں ہیں۔

''طلاق'' نام رکھنے کی وجہ

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے، اس پابندی کے اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس سورت میں چونکہ طلاق اور اس کے بعد کے یعنی عدت کے احکام بیان کیے گئے ہیں اس لئے اس سورت کا نام ''سورۂ طلاق'' رکھا گیا ہے۔

سورۂ طلاق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں وہ احکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق میاں بیوی کی ازدواجی زندگی کے ساتھ ہے، نیز اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتداء میں صحیح طریقے سے طلاق دینے کا طریقہ، عدت اور رجوع کے مسائل بیان کئے گئے ہیں کہ اگر عورت کو طلاق دینی ہو تو پاکی کے دنوں میں اسے طلاق دی جائے، عورت شوہر کے گھر میں اپنی عدت پوری کرے، اگر ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو عدت پوری ہونے سے پہلے بھلائی کے ساتھ عورت سے رجوع کر لیا جائے یا اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر رجوع کیا جائے تو اس رجوع پر دو مَردوں کو گواہ بنا لیا جائے۔

---

(1)......خازن، تفسیر سورۃ الطلاق، ٤/٢٧٧.

www.dawateislami.net

(2)……یہ بتایا گیا ہے کہ وہ عورت جسے بچپنے یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے اور جو عورت حاملہ ہو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔

(3)……شوہر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدت ختم ہونے تک اپنی حیثیت کے مطابق عورت کو رہائش اور خرچ مہیا کرے اور اگر بچے کو دودھ پلانے کی اجرت دینی پڑے تو وہ اجرت دینا بھی شوہر پر لازم ہے۔

(4)……اس سورت کے آخر میں اللّٰہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت کرنے والی قوموں پر نازل ہونے والے عذابات کا ذکر کر کے شرعی احکام کی مخالفت کرنے سے ڈرایا گیا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کی حکمت بیان کی گئی اور اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت اور علم کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

سورۂ تغابُن کے ساتھ مناسبت

سورۂ طلاق کی اپنے سے ماقبل سورت ''تغابُن'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ تغابُن میں فرمایا گیا کہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں۔ بیویوں کی دشمنی سے بعض اوقات معاملہ طلاق تک پہنچ جاتا ہے اور اولاد کی دشمنی کی وجہ سے انسان بعض اوقات اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اولاد پر مال خرچ کرنا بند کر دیتا ہے، اس لئے قرآنِ مجید میں سورۂ تغابُن کے بعد وہ سورت رکھی گئی جس میں طلاق کے اَحکام، اولاد اور طلاق یافتہ عورتوں پر مال خرچ کرنے کے اَحکام بیان کئے گئے ہیں۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ

1……تناسق الدرر، سورة الطلاق، ص١٢٦.

www.dawateislami.net

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ①

ترجمۂ کنزالایمان: اے نبی جب تم لوگ عورتوں کوطلاق دوتو ان کی عدت کے وقت پر اُنھیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انھیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمھیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے نبی! (امت سے فرمادیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کو شمار کرتے رہو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کسی صریح برائی کا ارتکاب کریں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا معاملہ پیدا فرمادے۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ: اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو۔﴾ **شانِ نزول:** یہ آیت حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حق میں نازل ہوئی، اُنہوں نے اپنی بیوی کو عورتوں کے مخصوص اَیّام میں طلاق دی تھی، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو طُہر یعنی پاکی کے دنوں میں طلاق دیں۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک زمانے میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی، اس کے بارے میں حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رسولِ کریم

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ’’اسے رجوع کرنے کا حکم دو تا کہ وہ ٹھہری رہے یہاں تک کہ پاک ہوجائے، پھر حیض آئے اور پاک ہوجائے، اب اگر چاہے تو روک لے اور چاہے تو اسے چھونے سے پہلے طلاق دیدے، پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے۔ (1)

﴿اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ: جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو۔﴾ اس آیت میں بیوی کو طلاق دینے کا طریقہ اور طلاق یافتہ عورت کی عدت سے متعلق شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ آیت کے ابتدائی حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اپنی امت سے فرمادیں کہ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے کا ارادہ کرو تو ان کی عدت کے وقت پر یعنی پاکی کے دنوں میں انہیں طلاق دو تا کہ ان کی عدت لمبی نہ ہو۔ (2)

عورت کو طلاق دینے سے متعلق 5 شرعی احکام

آیت کے اس حصے کی مناسبت سے عورت کو طلاق دینے سے متعلق 5 شرعی احکام ملاحظہ ہوں،

(1)......اس آیت میں عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے ان کے شوہروں نے حقِ زوجیّت ادا کیا ہوا ور ان کی عدت حیض سے شمار کی جائے، اگر انہیں طلاق دینی ہو تو ایسے پاکی کے دنوں میں ایک طلاق دیں جن میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو اور عدت گزرنے تک رجوع نہ کریں۔ اسے طلاقِ احسن کہتے ہیں۔

(2)......اگر انہیں حیض کے دنوں میں طلاق دی، یا پاکی کے ایسے دنوں میں طلاق دی جن میں حقِ زوجیّت ادا کیا ہو، اسی طرح پاکی کے ایک زمانے میں دو یا تین طلاقیں ایک ساتھ یا الگ الگ دیدیں اگرچہ اس زمانے میں حقِ زوجیّت ادا نہ کیا ہو تو یہ سب صورتیں طلاقِ بدعت کی ہیں، اس کا حکم یہ ہے کہ طلاقِ بدعت مکروہ ہے، مگر واقع ہوجاتی ہے اور ایسی طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔

(3)......وہ عورتیں جنہیں حیض نہیں آتا جیسے چھوٹی بچی اور حاملہ عورت، یا آئسہ یعنی جسے بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہو، وہ اس آیت کے حکم میں داخل نہیں ہیں۔

(4)......وہ عورت جس سے اس کے شوہر نے حقِ زوجیّت ادا نہ کیا ہو، اور نہ اسے شوہر کے ساتھ ایسی تنہائی ہوئی ہو جس

1......بخاری، کتاب الطلاق، باب قول اللّٰہ تعالی: یاایھا النبی اذا طلّقتم النساء... الخ، ٣/٤٧٨، الحدیث: ٥٢٥١.

2......خازن، الطلاق، تحت الآیۃ: ١، ٤/٢٧٧.

www.dawateislami.net

میں وہ ہم بستری کر سکیں تو اس پر عدت نہیں ہے، باقی وہ عورتیں جنہیں حیض نہیں آتا، ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہو گی۔

(5)......جس عورت سے حقِ زوجیّت ادا نہیں کیا گیا اسے حیض کے دنوں میں طلاق دینا جائز ہے۔[1]

﴿وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ: اور عدت کو شمار کرتے رہو۔﴾ یہاں مَردوں کو حکم دیا گیا کہ طلاق دینے کے بعد عورت کی عدت کو شمار کرتے رہو یہاں تک کہ اسے تین بار حیض آجائے۔ یاد رہے کہ عدت کا شمار مرد و عورت دونوں ہی کریں گے البتہ یہاں بطورِ خاص مَردوں کو عدت شمار کرنے کا اس لئے فرمایا گیا کہ عورتوں میں بہت مرتبہ غفلت ہو جاتی ہے۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ: اور اللّٰہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔﴾ یعنی عورتوں کی عدت دراز کرنے اور اللّٰہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے معاملے میں اس اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمہارا حقیقی رب ہے۔

﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ: تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو۔﴾ یعنی اے لوگو! عدت کے دنوں میں عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ اس دوران وہ خود اپنی رہائش گاہ سے نکلیں، البتہ اگر وہ کسی صریح بے حیائی کا اِرتکاب کریں اور اُن سے کوئی اعلانیہ فسق صادر ہو جس پر حد آتی ہے جیسے زنا اور چوری وغیرہ کریں تو اس صورت میں تم انہیں گھر سے نکال سکتے ہو۔[2]

گھر میں عدت گزارنے سے متعلق 5 شرعی مسائل

یہاں آیت کے اس حصے کی مناسبت سے گھر میں عدت گزارنے سے متعلق 5 شرعی مسائل ملاحظہ ہوں،

(1)......عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنی لازم ہے۔ شوہر کو جائز نہیں کہ طلاق یافتہ کو عدت کے اَیّام میں گھر سے نکالے اور نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا جائز ہے کیونکہ یہ رہائش محض شوہر کا حق نہیں ہے جو اس کی رضامندی سے ساقط ہو جائے بلکہ یہ شریعت کا حق بھی ہے۔

(2)......اگر عورت فحش بولے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اسے نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ (یعنی نافرمان عورت) کے حکم میں ہے۔

1......طلاق سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے کتاب ''طلاق کے آسان مسائل'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

2......مدارك، الطلاق، تحت الآية: ١، ص ١٢٥١، روح البيان، الطلاق، تحت الآية: ١، ١٠ / ٢٨، خزائن العرفان، الطلاق، تحت الآیۃ: ١، ص ١٠٣٢۔

www.dawateislami.net

(3)......جو عورت طلاقِ رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن اسے شوہر کے گھر ہی میں رات گزارنا ضروری ہے۔

(4)......جو عورت طلاقِ بائن کی عدت میں ہو، اس کے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان حائل ہو۔

(5)......اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر اس مکان سے چلا جائے۔

﴿وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ: اور یہ اللہ کی حدیں ہیں۔﴾ یعنی تمہیں جو احکام دیئے گئے یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں جن کے اندر رہنا بندوں پر لازم ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بیشک اس نے گناہ کرکے اپنی جان پر ظلم کیا۔

﴿لَا تَدْرِیْ: تم نہیں جانتے۔﴾ آیت کے اس حصے میں طلاق دینے والے کو ترغیب دی گئی ہے کہ طلاقِ رجعی یعنی ایک طلاق دے کر چھوڑ دینا ہی بہتر ہے، چنانچہ فرمایا گیا کہ اے مُخاطَب! تمہیں معلوم نہیں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ طلاق دینے کے بعد شوہر کے دل میں عورت کی طرف میلان پیدا فرما دے اور اسے اپنے فعل پر ندامت محسوس ہو اور رجوع کرنے کی طرف مائل ہو، اس لئے اگر رجعی طلاق دی ہوگی تو ایسی صورتِ حال میں رجوع کرنا آسان ہوگا یا تین سے کم طلاقِ بائن دی ہوں تو خالی نکاح سے رجوع ہو سکتا ہے۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کر دو

www.dawateislami.net

اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اُسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو جب عورتیں اپنی مدت تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا انہیں بھلائی کے ساتھ جدا کر دو اور اپنوں میں سے دو عادل گواہ بنالو اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو۔ یہ ہے جس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔

﴿فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ: **تو جب عورتیں اپنی مدت تک پہنچنے کو ہوں۔**﴾ اس آیت میں طلاق یافتہ عورت سے رجوع کرنے کے احکام بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب اوپر بیان کردہ طریقے کے مطابق طلاق دی جانے والی عورتیں اپنی عدت کی اختتامی مدت کے قریب تک پہنچ جائیں تو تمہیں اختیار ہے، اگر تم ان کے ساتھ حُسنِ معاشرت اور اچھا سلوک کرتے ہوئے رہنا چاہو تو رجوع کرلو اور دل میں دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھو اور اگر تمہیں ان کے ساتھ خوبی اور اچھائی سے بسر کرسکنے کی اُمید نہ ہو تو ان کے حق، جیسے مہر وغیرہ ادا کرکے اُن سے جدائی اختیار کرلو اور انہیں اس طرح نقصان نہ پہنچاؤ کہ عدت کے آخر میں رجوع کرلو پھر طلاق دے دو، یوں اُن کی عدت دراز کرکے انہیں پریشانی میں ڈالو، نیز رجوع کرو یا جدائی اختیار کرو دونوں صورتوں میں تہمت دور کرنے اور جھگڑے سے بچنے کیلئے اپنوں میں سے دو ایسے مسلمانوں کو گواہ بنالو جو عادل یعنی شرعاً قابلِ قبول ہوں اور گواہ بنانے سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہو اور اس میں حق کو قائم کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے علاوہ اپنی کوئی فاسد غرض نہ ہو۔ یہ وہ حکم ہے جس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور طلاق دے تو سنت کے مطابق دے، عدت والی کو نقصان نہ پہنچائے، نہ اُسے رہائش گاہ سے نکالے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کو گواہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا جس سے وہ دنیا و آخرت کے غموں سے خلاصی پائے گا اور ہر تنگی و پریشانی سے محفوظ رہے گا۔[1]

1 ......مدارك، الطلاق، تحت الآية: ٢، ص ١٢٥١، ملخصاً.

www.dawateislami.net

طلاق یافتہ عورت سے رجوع کرنے سے متعلق 3 شرعی مسائل

یہاں آیت کی مناسبت سے رجوع کا معنی اور طلاق یافتہ عورت سے رجوع کرنے سے متعلق 4 شرعی مسائل ملاحظہ ہوں،

(1)……جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو، عدت کے اندر اسے پہلے نکاح پر باقی رکھنا ''رجوع'' کہلاتا ہے۔

(2)……رجوع کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجوع کرے اور رجوع کرنے پر دو عادل شخصوں کو گواہ بنا لے اور عورت کو بھی اس کی خبر کردے تاکہ عدت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کرلے اور اگر شوہر کے رجوع کے بعد بھی عورت نے لاعلمی میں نکاح کرلیا تو دوسرے شوہر سے جدا کردیا جائے اگرچہ وہ حقِ زوجیت ادا کرچکا ہو کیونکہ یہ نکاح نہیں ہوا، اور اگر کسی لفظ سے رجوع کیا مگر گواہ نہ بنائے یا گواہ بھی بنائے مگر عورت کو خبر نہ کی تو یہ مکروہ اور خلافِ سنت ہے مگر رجوع ہوجائے گا، اور اگر فعل سے رجوع کیا مثلاً اُس سے صحبت کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا اسی قسم کا کوئی دوسرا کام کیا تو رجوع ہوگیا مگر مکروہ ہے، لہٰذا اُسے چاہیے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجوع کے الفاظ کہے۔

(3)……رجوع کرنے میں عورت کے راضی ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار بھی کرے جب بھی رجوع ہو جائے گا بلکہ اگر شوہر نے طلاق دینے کے بعد کہہ دیا ہو کہ میں نے رجوع باطل کردیا یا مجھے رجوع کا اختیار نہیں جب بھی رجوع کرسکتا ہے۔ (1)

نوٹ: رجوع سے متعلق مزید مسائل کی معلومات حاصل کرنے کے لئے بہارِ شریعت، حصہ 8 سے ''رجعت کا بیان'' مطالعہ فرمائیں۔

﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا: **اور جو اللّٰہ سے ڈرے اللّٰہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنادے گا۔**﴾ آیت کے اس حصے کا ایک معنی اوپر بیان ہوا اور اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ حضرت عوف بن مالک رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو آپ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی و ناداری کی شکایت کی، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''اللّٰہ تعالیٰ کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ**

1 ……بہارِ شریعت، رجعت کا بیان، ۲/ ۱۷۰-۱۷۲، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

پڑھتے رہو، حضرت عوف رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نے گھر آ کر اپنی زوجہ سے یہ کہا اور دونوں نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا، ابھی وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹا دیا، ہوا یوں کہ دشمن غافل ہو گیا تھا اور یہ موقع پا کر قید سے بھاگ آیا اور ایک روایت کے مطابق چلتے ہوئے دشمن کے سو اونٹ اور ایک روایت کے مطابق چار ہزار بکریاں بھی ساتھ لے آیا۔ حضرت عوف رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ یہ اونٹ یا بکریاں ان کے لئے حلال ہیں؟ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (1)

لوگوں کو کفایت کرنے والی آیت

آیت کے اس حصے کے بارے میں حضرت ابوذر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’میں ایک آیت جانتا ہوں، اگر تمام لوگ اس پر عمل کریں تو وہ ان کے لئے کافی ہے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، وہ کون سی آیت ہے؟ ارشاد فرمایا:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو اللّٰہ سے ڈرے اللّٰہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ (2)

وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللّٰہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے بے شک اللّٰہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللّٰہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللّٰہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے

1 ......خازن، الطلاق، تحت الآیۃ: ٢، ٤/٢٧٩، مدارك، الطلاق، تحت الآیۃ: ٣، ص ١٢٥٢، ملتقطاً.

2 ......ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الورع و التقوی، الجزء الثانی، ص ١٤١١، الحدیث: ٤٢٢٠، مطبعة دار احیاء الکتب العربیة، قاهره.

www.dawateislami.net

کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بیشک اللہ نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

﴿وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ: اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔﴾ اوپر والی آیت کے آخری حصے میں اللہ تعالٰی سے ڈرنے والے کو ایک بشارت دی گئی اور یہاں اسے مزید بشارت دی جارہی ہے کہ اللہ تعالٰی اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ تعالٰی پر بھروسہ کرے اور اپنے تمام اُمور اسی کے سپرد کر دے تو وہ اسے دونوں جہان میں کافی ہے، بیشک اللہ تعالٰی اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بیشک اللہ تعالٰی نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے (لہٰذا تم توکُّل کرو یا نہ کرو، ملے گا وہی جو مقدر ہے، تو توکُّل چھوڑ کر ثواب سے محروم کیوں ہوتے ہو۔)[1]

توکُّل کرنے کی ترغیب

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو اللہ تعالٰی پر توکُّل کرنا چاہئے اور اپنے تمام اُمور میں اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ توکُّل کے بارے میں حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم اللہ تعالٰی پر اس طرح توکُّل کرو جس طرح توکُّل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے، وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں۔''[2]

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فاقہ میں مبتلا ہوا اور وہ لوگوں کے سامنے اپنے فاقہ کو بیان کرے تو اللہ تعالٰی اس کے فاقہ کو دور نہیں کرتا اور جس شخص کو فاقہ ہو اور وہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں عرض کرے تو اللہ تعالٰی اسے جلد وفات دے کر یا دیر سے رزق عطا فرما کر بے نیاز کر دے گا۔[3]

اللہ تعالٰی ہمیں جیسا توکُّل کرنے کا حق ہے ویسا توکُّل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

وَالّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ

1 ......مدارك، الطلاق، تحت الآية: ٣، ص ١٢٥١-١٢٥٢.
2 ......ترمذی، كتاب الزهد، باب فی التوكل علی الله، ١٥٤/٤، الحديث: ٢٣٥١.
3 ......ابو داؤد، كتاب الزكاة، باب فی الاستعفاف، ١٧٠/٢، الحديث: ١٦٤٥.

www.dawateislami.net

اَشْهُرٍ وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ
حَمْلَهُنَّؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ④

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں اور جو اللّٰہ سے ڈرے اللّٰہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہاری عورتوں میں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی اور جنہیں حیض نہیں آیا ان کی عدت تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت کی مدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں اور جو اللّٰہ سے ڈرے اللّٰہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔

﴿ وَ الّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ: **اور تمہاری عورتوں میں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں ۔**﴾ شانِ نزول: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی: حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہوگئی، اب جو حیض والی نہ ہوں تو اُن کی عدت کیا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ تمہاری عورتوں میں جو بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہوں، اگر تمہیں اس میں کچھ شک ہو کہ ان کا حکم کیا ہے تو سن لو، ان کی اور جنہیں ابھی کم عمری کی وجہ سے حیض نہیں آیا ان کی عدت تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت کی مدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں اور جو اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔(1)

جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی عدت سے متعلق 4 شرعی مسائل

یہاں آیت کی مناسبت سے جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی عدت کے بارے میں 4 شرعی مسائل ملاحظہ ہوں:

(1)...... بڑھاپے کی وجہ سے جب حیض منقطع ہو جائے وہ سِنِ اِیاس ہے، اور اس عمر میں پہنچی ہوئی عورت کی عدت تین ماہ ہے۔

1...... مدارك، الطلاق، تحت الآية: ٤، ص ١٢٥٢.

www.dawateislami.net

(2)......لڑکی نابالغہ ہو یا اس کے بالغ ہونے کی عمر تو آگئی مگر ابھی حیض نہیں شروع ہوا تو ان دونوں کی عدت تین ماہ ہے۔

(3)......حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔

(4)......وضعِ حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں، موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد۔ یونہی اگر حمل ساقط ہو گیا لیکن بچے کے اعضا بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی اور بچے کے اعضاء بننے سے پہلے حمل ساقط ہوا تو عدت ختم نہیں ہو گی۔

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝۵

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اُتارا اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کی بُرائیاں اتار دے گا اور اسے بڑا ثواب دے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس سے اس کی برائیاں مٹا دے گا اور اس کیلئے ثواب کو بڑا کردے گا۔

﴿ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ: یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا۔﴾ یعنی یہاں جو احکام مذکور ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اللہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق واجب ہیں انہیں احتیاط کے ساتھ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں مٹا دے گا اور اس کیلئے ثواب کو بڑا کردے گا۔(1)

تقویٰ دینی، دُنْیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے

اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ دینی، دُنْیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے، اس سے آفتیں دور ہوتی ہیں، دنیا میں رحمتیں

1......مدارک، الطلاق، تحت الآیۃ: ٥، ص ١٢٥٢۔

www.dawateislami.net

آتی ہیں، اور آخرت میں اللّٰہ تعالیٰ کرم فرماتا ہے۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ
لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى
يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا
بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ﴿۶﴾ لِيُنْفِقْ
ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۠﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ اُن کے بچہ پیدا ہو پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں تو اُنھیں اس کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو پھر اگر باہم مضائقہ کرو تو قریب ہے کہ اُسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔ مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللّٰہ نے دیا اللّٰہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اُسی قابل جتنا اُسے دیا ہے قریب ہے کہ اللّٰہ دشواری کے بعد آسانی فرما دے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی گنجائش کے مطابق اور انہیں تکلیف نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ جَن دیں پھر اگر وہ تمہارے لیے (بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو اور آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کرلو اور اگر تم آپس میں دشواری سمجھو تو عنقریب اسے کوئی دوسری عورت دودھ پلا دے گی۔ مالی وسعت رکھنے والے کو چاہیے کہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور

www.dawateislami.net

جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے تو اسے چاہیے کہ اس میں سے خرچ دے جو اسے اللّٰہ نے دیا ہے، اللّٰہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے، جلد ہی اللّٰہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔

﴿ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی گنجائش کے مطابق۔ ﴾ اس آیت میں عدت کے دوران عورت کی رہائش، اس کے اخراجات اور اگر اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے تو اسے دودھ پلانے سے متعلق شرعی احکام بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جن عورتوں کو تم نے طلاق دی انہیں وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو، اپنی طاقت کے مطابق انہیں رہائش دو اور انہیں یوں تکلیف نہ دو کہ ان کے مکان کو گھیر کر ان کی جگہ تنگ کر دو، یا کسی ناموافق کو ان کے ساتھ رہائش دے دو نیز تم انہیں کوئی ایسی ایذا دے کر تنگی نہ پہنچاؤ کہ وہ گھر سے نکلنے پر مجبور ہو جائیں اور اگر طلاق والی عورتیں حمل والیاں ہوں تو ان پر شریعت کے مطابق خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ پیدا کر دیں کیونکہ اُن کی عدت بچہ پیدا ہونے پر ہی پوری ہوگی، پھر اگر وہ تمہارے لیے بچے کو دودھ پلائیں تو انہیں ان کے کام کی اجرت دو اور اجرت سے متعلق آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کر لو اور یہ خیال رکھو کہ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے، نہ عورت اِس معاملہ میں سختی کرے، پھر اگر تم آپس میں یہ معاملہ طے کرنے میں دشواری سمجھو اور بچے کی ماں کسی دوسری عورت کے برابر اُجرت پر راضی نہ ہو بلکہ زیادہ اجرت کا مطالبہ کرے اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے تو قریب ہے کہ اسے کوئی اور عورت دودھ پلا دے گی یعنی پھر شوہر کسی دوسری کا انتظام کر لے۔(1)

طلاق یافتہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ دینے سے متعلق دو شرعی مسائل

یہاں آیت کی مناسبت سے طلاق یافتہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ دینے سے متعلق دو شرعی مسائل ملاحظہ ہوں،

(1)......طلاق دی ہوئی عورت کو عدت پوری ہونے تک رہنے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور عدت کے زمانہ میں نفقہ یعنی اخراجات دینا بھی واجب ہے۔

(2)......نفقہ جیسے حاملہ عورت کو دینا واجب ہے ایسے ہی غیر حاملہ کو بھی دینا واجب ہے خواہ اسے طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔

1 ......مدارك، الطلاق، تحت الآية: ٦، ص ١٢٥٣؛ خازن، الطلاق، تحت الآية: ٦، ٤/ ٢٨٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

بچے کو دودھ پلانے سے متعلق شرعی مسائل

آیت کی مناسبت سے بچے کو دودھ پلانے سے متعلق چار شرعی احکام ملاحظہ ہوں،

(1)...... بچے کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں، باپ کی ذمہ داری ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پیئے، یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے، بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاقِ رجعی کی عدت میں ہو تو ایسی حالت میں اسے دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں، عدت کے بعد لینا جائز ہے۔

(2)...... کسی عورت کو مُعَیَّن اجرت پر دودھ پلانے کیلئے مقرر کرنا جائز ہے۔

(3)...... اجرت پر دودھ پلانے کیلئے غیر عورت کی بہ نسبت ماں زیادہ مستحق ہے۔

(4)...... اگر ماں زیادہ اُجرت طلب کرے تو پھر غیر عورت کو مقرر کرنے میں اصلاً کوئی حرج نہیں۔

﴿لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ: **مالی وسعت رکھنے والے کو چاہیے کہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے۔**﴾ یعنی مالی وسعت رکھنے والا اپنی گنجائش کے مطابق اور تنگدستی میں مبتلا شخص اپنی حیثیت کے مطابق طلاق والی اور دودھ پلانے والی عورتوں کو خرچہ دے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ ہر جان پر اسی قابل بوجھ رکھتا ہے جتنا اسے رزق دیا ہے اور تنگدست آدمی خرچ کرنے سے ڈرے نہیں، جلد ہی اللّٰہ تعالیٰ معاش کی تنگی کے بعد اسے آسانی عطا فرما دے گا۔

وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتنے ہی شہر تھے جنھوں نے اپنے رب کے حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا اور انھیں بُری مار دی۔ تو انھوں نے اپنے کئے کا وبال چکھا اور اُن کے کام کا انجام گھاٹا ہوا۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کتنے ہی شہر تھے جنہوں نے اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا اور انہیں برا عذاب دیا۔ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہوا۔

﴿وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ: اور کتنے ہی شہر تھے۔﴾ اس آیت سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے لوگوں کو ڈرایا جارہا ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کتنے ہی شہر والے ایسے تھے جنہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حکم اور اس کے رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے احکام سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے ان کے اعمال کا سخت حساب لیا اور انہیں برا عذاب دیا۔ یہاں سخت حساب سے مراد آخرت کا حساب ہے اور چونکہ اس کا واقع ہونا یقینی ہے اس لئے یہاں ماضی کے صیغے سے اسے بیان فرمایا گیا اور برے عذاب سے جہنم کا عذاب مراد ہے یا اس سے مراد دنیا میں قحط اور قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کرنا ہے۔ (1)

﴿فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا: تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا۔﴾ یعنی ان شہر والوں نے (سخت حساب اور برے عذاب کے ذریعے) اپنے کفر اور سرکشی کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہوا کہ وہ منافع سے محروم ہوگئے اور عذاب میں مبتلا ہوئے۔ (2)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًاۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۚۛ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًاۙ (10) رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ
اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ یَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

مع ١٤

1 ...... روح البیان، الطلاق، تحت الآیة: ٨، ١٠/ ٣٩-٤٠، مدارك، الطلاق، تحت الآیة: ٨، ص١٢٥٤، خازن، الطلاق، تحت الآیة: ٨، ٤/ ٢٨١-٢٨٢، ملتقطاً.

2 ...... روح البیان، الطلاق، تحت الآیة: ٩، ١٠/ ٤٠.

www.dawateislami.net

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کررکھا ہے تو اللہ سے ڈرو اے عقل والو وہ جو ایمان لائے ہو بے شک اللہ نے تمہارے لیے عزت اُتاری ہے۔ وہ رسول کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اندھیریوں سے اُجالے کی طرف لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں بے شک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کررکھا ہے تو اللہ سے ڈرو، اے عقل والو جو ایمان لائے ہو، بیشک اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری۔ (نیز) رسول (بھیجا) جو تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی۔

﴿اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا: **اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کررکھا ہے۔**﴾ یعنی دُنْیَوی عذاب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آخرت میں سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اے عقل والو جو ایمان لائے ہو اور سابقہ جھٹلانے والی امتوں کے حال اور ان پر نازل ہونے والے عذاب سے عبرت حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچو۔(1)

﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا: **بیشک اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری۔**﴾ آیت کے اس حصے اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری اور وہ نصیحت قرآن ہے اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ ذکر سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں اور اگلی آیت کے شروع کا لفظ اسی ذکر کی تفسیر

(1) روح البیان، الطلاق، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۰/۴۰-۴۱۔

www.dawateislami.net

ہے اور معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف اپنا رسول بھیجا جو تمہارے سامنے حلال و حرام کے بیان پر مشتمل اللہ تعالیٰ کی روشن آیتیں پڑھتے ہیں تاکہ وہ ان لوگوں کو کفر اور جہالت کے اندھیروں سے ایمان اور علم کے نور کی طرف لے جائیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ان باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اچھی روزی یعنی جنت رکھی ہے جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی، کبھی منقطع نہ ہوں گی۔ (1)

سورۂ طلاق کی آیت نمبر 11 سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 7 مسئلے معلوم ہوئے،

(1)......کفر اندھیرا اور اسلام روشنی ہے۔

(2)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفر کے لئے "ظُلُمات" جمع کا صیغہ ذکر فرمایا اور اسلام کے لئے "نور" واحد کا صیغہ ارشاد فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ کفر ہزاروں قسم کا ہے مگر اسلام ایک ہی ہے۔

(3)......حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کفر سے ایمان کی طرف، جہل سے علم کی طرف، فسق سے تقویٰ کی طرف نکالتے ہیں۔

(4)......ایمان عمل سے مقدم ہے۔

(5)......نجات کے لئے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے۔

(6)......اللہ تعالیٰ ایک مومن کو کئی باغات عطا فرمادے گا۔

(7)......جنت میں ہمیشگی ہے، نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہاں سے نکلنا ہوگا۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ

(1)......مدارك، الطلاق، تحت الآية: ١٠-١١، ص ١٢٥٤، خازن، الطلاق، تحت الآية: ١٠-١١، ٤/٢٨٢، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں حکم ان کے درمیان اُترتا ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ ہر شے پر خوب قادر ہے اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ: اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں۔﴾ یعنی اے لوگو! اللہ وہی ہے جس نے اپنی کامل قدرت سے سات آسمان بنائے اور سات ہی زمینیں بنائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری اور نافذ ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کا اِحاطہ کئے ہوئے ہے (لہٰذا اس کے لئے مُردوں کو زندہ کرنا اور ساری مخلوق کا حساب لینا کچھ مشکل نہیں)۔ (1)

1 ......روح البیان، الطلاق، تحت الآیۃ: ١٢، ١٠/٤٣، مدارک، الطلاق، تحت الآیۃ: ١٢، ص١٢٥٤-١٢٥٥، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ التَّحْرِيْم

سورۂ تحریم کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ تحریم مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 12 آیتیں ہیں۔

”تحریم“ نام رکھنے کی وجہ

تحریم کا معنی ہے کسی چیز کو حرام ٹھہرانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت کے کلمہ ”لِمَ تُحَرِّمُ“ سے ماخوذ ہے۔

سورۂ تحریم کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں وہ اَحکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے ساتھ بعض واقعات سے ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

(1)……حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَزواجِ مُطَہَّرات کی خوشنودی کی خاطر اپنے اوپر شہد کھانا یا حضرت ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا چنانچہ اس سورت کی ابتداء میں انتہائی لطف و کرم والے انداز میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، یہ بات آپ کی شان کے لائق نہیں کہ آپ اَزواجِ مُطَہَّرات کو راضی کریں بلکہ اَزواجِ مُطَہَّرات کو چاہئے کہ وہ آپ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(2)……حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1……خازن، تفسیر سورۃ التحریم، ۲۸۲/۴۔

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ کے راز کی ایک بات دوسری زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو بتائی تو اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے ان اَزواجِ مُطَہَّرات کو تنبیہ فرمائی اورانہیں توبہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(3)......ایمان والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرکے اور اپنے گھر والوں کو اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دے کر اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانیں جہنم کی آگ سے بچائیں اوراہلِ ایمان کو گناہوں سے سچی توبہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا۔

(4)......نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرنے اوران پر سختی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(5)......اس سورت کے آخر میں کافروں کے لئے حضرت نوح اور حضرت لوط عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیویوں کی مثال بیان کی گئی اور مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی مثال بیان فرمائی گئی تاکہ دو بُری مثالیں اور دو اچھی مثالیں لوگوں کے سامنے واضح ہوجائیں۔

سورۂ طلاق کے ساتھ مناسبت

سورۂ تحریم کی اپنے سے ماقبل سورت ''طلاق'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خطاب فرمایا گیا ہے۔دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں عورتوں سے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

www.dawateislami.net

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ①

ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے نبی! تم اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہوئے اپنے اوپر اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ: اے نبی!**﴾** **شانِ نزول:** حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہاں شہد نوش فرماتے اور اُن کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے تھے۔ میں نے اور حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے ہاں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہوں تو وہ ان سے عرض کرے: کیا آپ نے مغافیر تناوُل فرمایا ہے، مجھے آپ (کے دہنِ مبارک) سے مغافیر کی بُو آ رہی ہے۔ (جب ایسا کیا گیا اور حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کا منشاء معلوم تھا تو) ارشاد فرمایا: ’’نہیں، البتہ میں نے زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہاں شہد نوش فرمایا تھا تو ہرگز میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا اور میں نے اس پر قسم کھائی، تم اس بات کی کسی اور کو خبر مت دینا۔‘‘[1] اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے، اس نے آپ کی ان دونوں مبارک بیویوں کا یہ قصور معاف فرما دیا اور آپ کے لئے اس قسم کا کفارہ بیان فرما دیا ہے جس سے آپ کی ساری امت پر آسانی ہوگی۔

آیت ’’یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ‘‘ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں،

1 ......بخاری، کتاب التفسیر، سورة التحریم، باب یا ایّھا النبی لم تحرّم ما احلّ اللّٰہ لک... الخ، ۳/۳۵۹، الحدیث: ۴۹۱۲۔

www.dawateislami.net

(1)……قسم کھا لینے سے چیز قسم کھانے والے پر حرام ہو جاتی ہے اور جب وہ چیز استعمال کرے گا کفارہ لازم ہوگا۔

(2)……حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا شہد کو اپنے آپ پر حرام فرما لینا محض ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو راضی کرنے کے لئے تھا، نہ کہ بے علمی کی وجہ سے کیونکہ اپنے منہ کی بُو غیب نہیں وہ تو محسوس ہوتی ہے، لہٰذا بدمذہب اس آیت سے حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بے علمی پر دلیل نہیں پکڑ سکتے۔

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللّٰہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اُتار مقرر فرما دیا اور اللّٰہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللّٰہ علم و حکمت والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللّٰہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرما دیا ہے اور اللّٰہ تمہارا مددگار ہے اور وہی بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔

﴿قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ: بیشک اللّٰہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرما دیا ہے۔﴾ اس آیت میں قسم کو کھولنے سے مراد یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کے لئے قسم کا کفارہ مقرر کر دیا ہے لہٰذا آپ حضرت ماریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو خدمت سے سرفراز فرمائیے، یا شہد نوش فرمائیے۔ بعض مفسرین کے نزدیک قسم کھولنے سے مراد یہ ہے کہ قسم کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہ کہا جائے تاکہ اس کے برخلاف کرنے سے قسم شکنی نہ ہو۔

حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کفارہ دیا یا نہیں دیا، اس کے بارے میں مقاتل سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ماریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اپنے اوپر حرام کرنے کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا، اور حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں جبکہ کفارہ کا حکم اُمت کی تعلیم کیلئے ہے۔[1]

1……مدارك، التحريم، تحت الآية: ٢، ص١٢٥٦-١٢٥٧.

www.dawateislami.net

آیت ” قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ “ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا بھی قسم کی ایک قسم ہے، البتہ اس کے برعکس یعنی حرام کو اپنے اوپر حلال کر لینا قسم نہیں مثلاً یوں کہا کہ اگر میں یہ کروں تو مجھ پر میری بیوی حرام، یہ قسم ہے اور یوں کہا کہ اگر فلاں کام کروں تو سور کھاؤں، یہ قسم نہیں۔

(2)......قسم کا کفارہ صرف اس دین میں ہے، پچھلی شریعتوں میں یہ نہ تھا اسی لئے اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کفارہ کا حکم نہ دیا بلکہ قسم پوری کرنے کا حیلہ بتایا کہ اپنی بیوی کو جھاڑو ماردیں۔

﴿ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ: اور اللّٰہ تمہارا مددگار ہے۔﴾ یعنی اے میرے حبیب اور ان کے گھر والو! اللّٰہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے، اسی لئے وہ تمہارے گھر کے انتظامات خود فرماتا ہے اور تمہارے گھر کے آداب سکھاتا ہے، وہ تمہاری مصلحتوں کا علم رکھنے والا اور اپنے اَفعال و اَحکام میں حکمت والا ہے تو وہ تمہاری طاقت کے مطابق ہی تمہیں کسی کام کا حکم دے گا اور کسی سے منع فرمائے گا۔[1]

وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًاۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَاؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات فرمائی پھر جب وہ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللّٰہ نے اُسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اُسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا۔

1 ......نور العرفان، التحریم، تحت الآیۃ: ۲، ص ۸۹۴، روح البیان، التحریم، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰/۵۰، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو راز کی ایک بات بتائی پھر جب اس نے اس بات کی (دوسری کو) خبر دیدی اور اللّٰہ نے اس بات کو نبی پر ظاہر کردیا تو نبی نے اس بات کا کچھ حصہ تو جتادیا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اس بیوی کو اس کی خبر دی تو اس نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا: مجھے بہت علم والے، بہت خبر رکھنے والے نے بتایا۔

﴿وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا: اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو راز کی ایک بات بتائی۔﴾ اس آیت میں جو واقعہ بیان کیا گیا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زوجہ حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کو دو چیزوں پر مشتمل راز کی ایک بات بتائی اور اس کے ساتھ یہ بھی فرمادیا کہ یہ بات کسی کے سامنے ظاہر نہ کرنا، پھر جب حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کو اس بات کی خبر دیدی اور اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے عمل کو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی زبان سے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ظاہر کردیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کے سامنے ان میں سے ایک چیز کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کردی اور دوسری چیز کا ذکر نہ فرمایا، یہ شانِ کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں ایک بات سے چشم پوشی فرمائی۔ پھر جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کو اس کی خبر دی تو انہوں نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟ ارشاد فرمایا: مجھے علم والے اور خبردار اللّٰہ تعالیٰ نے بتایا ہے جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ (1)

اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَاۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللّٰہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللّٰہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

1 ......خازن، التحریم، تحت الآیۃ: ٣، ٤/٢٨٤-٢٨٥، مدارک، التحریم، تحت الآیۃ: ٣، ص١٢٥٧، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالعرفان: (اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں اللّٰہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تمہارے دل ضرور کچھ ہٹ گئے ہیں (تو وہ توبہ قبول کرے گا) اور اگر نبی کے مقابلے میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو تو بیشک اللّٰہ خود ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔

﴿اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا: اگر تم دونوں اللّٰہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تمہارے دل ضرور کچھ ہٹ گئے ہیں۔﴾ اس آیت میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو مُخاطَب کر کے فرمایا گیا کہ اے میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دونوں بیویو! اللّٰہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا تم پر واجب ہے کیونکہ تمہارے دل ضرور حق سے کچھ ہٹ گئے ہیں کہ تمہیں حضرت ماریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے اپنے اوپر حرام کر لینے کی بات پسند آئی جو کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر بھاری ہے اور اگر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقابلے میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ناگوار ہو تو سن لو! بیشک اللّٰہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام، نیک ایمان والے اور ان کی مدد کے بعد فرشتے بھی مددگار ہیں۔(1)

یہاں اس آیت سے متعلق تین باتیں بھی ملاحظہ ہوں،

(1)......اگرچہ حضرت جبریل بھی فرشتوں میں داخل ہیں مگر چونکہ وہ تمام فرشتوں کے سردار ہیں اس لئے خصوصیّت سے ان کا علیحدہ ذکر ہوا۔

(2)......نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسلمانوں کے ایسے مددگار ہیں، جیسے بادشاہ رعایا کا مددگار اور مومن حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ایسے مددگار جیسے خُدّام اور سپاہی بادشاہ کے، لہٰذا اس آیت کی بناء پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسلمانوں کے حاجت مند ہیں۔

(3)......اس آیت میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار فرمایا گیا اور فرشتوں کو ظہیر، یعنی معاون قرار دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کے بندے مددگار ہیں، یاد رہے کہ جہاں غیرُ اللّٰہ کی مدد کی نفی ہے

1 ......خازن، التحریم، تحت الآیۃ: ٤، ٤/٢٨٥، مدارک، التحریم، تحت الآیۃ: ٤، ص١٢٥٧، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

وہاں حقیقی مدد مراد ہے، لہٰذا آیات میں تعارض نہیں۔

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝۵

ترجمۂ کنزالایمان: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ اُنھیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں توبہ والیاں بندگی والیاں روزہ داریں بیاہیاں اور کنواریاں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر وہ (نبی) تمہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے جو اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ کرنے والیں، عبادت گزار، روزہ دار، بیاہیاں اور کنواریاں ہوں۔

﴿اِنْ طَلَّقَكُنَّ:اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بیویو! اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں تو ان کا رب عَزَّوَجَلَّ اس بات پر قادر ہے کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے جن کا وصف یہ ہوگا کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والیاں، اخلاص کے ساتھ اس کی وحدانیّت پر ایمان رکھنے والیاں، اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبردار اور اُن کی رضا جُو ہوں گی، کثرت سے توبہ کرنے والیاں، کثرت سے عبادت کرنے والیاں، روزہ دار، بیاہیاں اور کنواریاں ہوں گی۔(1)

یہ فرما کر دراصل ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو ڈرایا گیا ہے کہ اگر اُنہوں نے سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آزُردہ کیا اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں طلاق دی تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللّٰہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے دوسری بہتر بیویاں عطا فرمادے گا۔ اس ڈرانے سے ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُنَّ متأثر ہوئیں اور اُنہوں نے سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کے شرف کو ہر نعمت سے

1 ...تفسیر کبیر، التحریم، تحت الآیۃ: ۵، ۱۰ / ۵۷۱، خازن، التحریم، تحت الآیۃ: ۵، ۴ / ۲۸۶، مدارک، التحریم، تحت الآیۃ: ۵، ص ۱۲۵۷-۱۲۵۸، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

زیادہ سمجھا اور حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دِلجوئی اور رضا طلبی مُقدّم جانی ،لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں طلاق نہ دی۔ [1]

اچھی بیوی کے اوصاف

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بیوی وہ اچھی ہے جو اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبردار، اور شوہر کی اطاعت گزار ہو نیز عبادت گزار اور گناہوں سے بچنے والی ہو اگرچہ وہ غریب ہو، لہٰذا نکاح کے لئے صرف عورت کا حسن اور اس کی مالداری نہ دیکھی جائے بلکہ اس کی دینداری دیکھی جائے اور اسے ہی ترجیح دی جائے۔ حدیثِ پاک میں بھی اس کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے) (1) مال، (2) حسب نسب، (3) جمال، (4) دین، اور تم دین والی کو ترجیح دو۔ [2]

اور حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’کہ جو کسی عورت سے اُس کی عزت کی بنا پر نکاح کرے، اللّٰہ تعالیٰ اس کی ذلت میں اضافہ کرے گا اور جو کسی عورت سے اُس کے مال کے سبب نکاح کرے گا، اللّٰہ تعالیٰ اُس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو اُس کے حسب کی وجہ سے نکاح کرے گا تو اُس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لیے نکاح کرے کہ اِدھر اُدھر نگاہ نہ اُٹھے اور پاکدامنی حاصل ہو یا صلہ رحمی کرے تو اللّٰہ تعالیٰ اس مرد کے لیے اُس عورت میں اور عورت کے لیے مرد میں برکت دے گا۔ [3]

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں نیک اور دیندار عورت سے نکاح کرنے اور دوسری عورتوں کے مقابلے میں دیندار عورت کو ترجیح دینے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ

1 ......خزائن العرفان، التحریم، تحت الآیۃ: ۵، ص۱۰۳۷، ملخصاً۔

2 ......بخاری، کتاب النکاح، باب 'الاکفاء فی الدین'، ۳/۴۲۹، الحدیث: ۵۰۹۰۔

3 ......معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ: ابراهیم، ۲/۱۸، الحدیث: ۲۳۴۲۔

www.dawateislami.net

وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ(۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں جو اللّٰہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللّٰہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔**﴾** یعنی اے ایمان والو! اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری اختیار کرکے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر، اپنے گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کرکے اور انہیں علم و ادب سکھا کر اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

یہاں آدمی سے کافر اور پتھر سے بت وغیرہ مراد ہیں اور معنی یہ ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید حرارت والی ہے اور جس طرح دنیا کی آگ لکڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ اس طرح نہیں جلتی بلکہ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے۔

مزید فرمایا کہ جہنم پر ایسے فرشتے مقرر ہیں کہ جو جہنمیوں پر سختی کرنے والے اور انتہائی طاقتور ہیں اور ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں، وہ اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔[1]

ہر مسلمان پر اپنے اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت لازم ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاں مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے وہیں اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی اس پر لازم ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں

1 ......خازن، التحریم، تحت الآیة: ٦، ٤/٢٨٧، مدارک، التحریم، تحت الآیة: ٦، ص١٢٥٨، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ یہ بھی جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ ترغیب کے لئے یہاں اہلِ خانہ کی اسلامی تربیت کرنے اور ان سے احکامِ شرعیہ پر عمل کروانے سے متعلق 3 اَحادیث ملاحظہ ہوں:

(1)......حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، چنانچہ حاکم نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہلِ خانہ پر نگہبان ہے، اس سے اس کے اہلِ خانہ کے بارے سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، خادم اپنے مالک کے مال میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی اپنے والد کے مال میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، الغرض تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ (1)

(2)......حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ کر دو۔ (2)

(3)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات میں اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی (نماز کے لئے) جگائے، اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللّٰہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھے، پھر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ (3)

پانی کے چھینٹے مارنے کی اجازت اُس صورت میں ہے جب جگانے کے لئے بھی ایسا کرنے میں خوش طبعی کی صورت ہو یا دوسرے نے ایسا کرنے کا کہا ہو۔ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں اپنے اہلِ خانہ کی صحیح اسلامی تعلیم و تربیت کرنے کی توفیق

1 ......بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، ۱/۳۰۹، الحدیث: ۸۹۳۔

2 ......ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ؟، ۱/۲۰۸، الحدیث: ۴۹۵۔

3 ......ابو داؤد، کتاب التطوّع، باب قیام اللیل، ۲/۴۸، الحدیث: ۱۳۰۸۔

www.dawateislami.net

عطا فرمائے، اٰمین۔

جہنم کے خوف سے روح پرواز کرگئی

یہاں اسی آیت سے متعلق ایک حکایت ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت منصور بن عمار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حج کیا اور (سفر کے دوران) کوفہ کے ایک سرائے میں ٹھہرا، پھر میں ایک اندھیری رات میں باہر نکلا تو آدھی رات کے وقت کسی کی درد بھری آواز سنی اور وہ یوں کہہ رہا تھا: اے اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ، تیری عزت وجلال کی قسم! میں نے جان بوجھ کر تیری نافرمانی اور مخالفت نہیں کی اور مجھ سے جب بھی تیری نافرمانی ہوئی میں اس سے ناواقف نہیں تھا لیکن خطا کرنے پر میری بدبختی نے میری مدد کی اور تیری سَتّاری (کی امید) نے مجھے گناہ پر ابھارا اور بے شک میں نے اپنی نادانی کی بنا پر تیری نافرمانی اور مخالفت کی تو اب تیرے عذاب سے مجھے کون بچائے گا، اگر تو نے مجھ سے اپنی (رحمت وعنایت کی) رسی کاٹ لی تو میں کس کی رسی کو تھاموں گا۔ جب وہ اپنی اس اِلتجاء سے فارغ ہوا تو میں نے قرآنِ مجید کی یہ آیت تلاوت کی:

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللّٰہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

پھر میں نے ایک شدید حرکت سنی اور اس کے بعد کوئی آواز نہ سنائی دی۔ میں وہاں سے چلا گیا اور دوسرے دن اپنی رہائش گاہ میں لوٹا تو دیکھا کہ ایک جنازہ رکھا ہوا ہے۔ میں نے وہاں موجود ایک بوڑھی خاتون سے میت کے بارے میں پوچھا اور وہ مجھے نہیں جانتی تھی، اس نے کہا: رات کے وقت یہاں سے ایک مرد گزرا، اس وقت میرا بیٹا نماز پڑھ رہا تھا، اس آدمی نے قرآنِ مجید کی ایک آیت پڑھی جسے سن کر میرے بیٹے کا انتقال ہوگیا ہے۔ (1)

1 ...... مستدرك، كتاب التفسير، تفسير سورة التحريم، حكاية اخرى في خشية اللّٰه تعالى، ۳/۳۱۸، الحديث: ۳۸۸۲.

www.dawateislami.net

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ ع

رکوع ۱۹

ترجمۂ کنزالایمان: اے کافرو! آج بہانے نہ بناؤ تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو کرتے تھے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے کافرو! آج تم بہانے نہ بناؤ، تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا: اے کافرو!۔﴾ یعنی کافر جب جہنم میں داخل ہوتے وقت اس کی آگ کی شدّت اور اس کا عذاب دیکھیں گے تو اس وقت ان سے کہا جائے گا: اے کافرو! آج بہانے نہ بناؤ، کیونکہ اب تمہارے لئے عذر کی کوئی جگہ باقی نہیں رہی اور نہ ہی آج کوئی عذر قبول کیا جائے گا اور تمہیں ان اعمال کا ہی بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کرتے تھے۔ (1)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے کہ تمہارا رب

1 ……خازن، التحريم، تحت الآية: ٧، ٤/٢٨٧، مدارك، التحريم، تحت الآية: ٧، ص ١٢٥٨، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللّٰہ رسوانہ کرے گا نبی اوران کے ساتھ کے ایمان والوں کواُن کا نور دوڑتا ہوگا اُن کے آگے اوراُن کے دہنے عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اللّٰہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے مٹادے اور تمہیں ان باغوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن اللّٰہ نبی اوران لوگوں کو جواُن کے ساتھ ایمان لائے رسوانہ کرے گا، ان کا نوران کے آگے اوران کے دائیں دوڑتا ہوگا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا: اے ایمان والو! اللّٰہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو۔﴾ یعنی اے ایمان والو! اللّٰہ تعالٰی کی بارگاہ میں ایسی سچی توبہ کرو جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اَعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے بچتا رہے۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اور دوسرے اَصحاب نے فرمایا: ''توبۂ نصوح یہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔(1)

﴿عَسٰى رَبُّكُمْ: قریب ہے کہ تمہارا رب۔﴾ ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ تمہارا رب توبہ قبول فرمانے کے بعد تمہاری برائیاں تم سے مٹادے اور قیامت کے اس دن تمہیں ان باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن اللّٰہ تعالٰی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اوران کے ساتھ کے ایمان والوں کو رُسوانہ کرے گا، پل صراط پران کا نور ان کے آگے اوران کے دائیں دوڑتا ہوگا اور جب ایمان والے دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جنت میں داخل ہونے تک ہمارے لئے اس نور کو باقی رکھ اور جب کافروں کو جہنم میں گرتا ہوا دیکھیں گے تو عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔(2)

1 ......خازن، التحریم، تحت الآیۃ: ٨، ٤/٢٨٧، مدارك، التحریم، تحت الآیۃ: ٨، ص١٢٥٨، ملتقطاً.

2 ......مدارك، التحریم، تحت الآیۃ: ٨، ص١٢٥٩، روح البیان، التحریم، تحت الآیۃ: ٨، ١٠/٦٥-٦٦، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سچی توبہ کی ترغیب

فی زمانہ حالات ایسے پُر فتن ہیں کہ گناہ کا اِرتکاب کرنا بے حد آسان جبکہ گناہ سے بچنا بے حد دشوار اور نیکی کرنا بہت مشکل ہو چکا ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ گناہوں سے بچنے اور نیک کام کرنے کی بھرپور کوشش کرے اور جو گناہ اس سے سرزَد ہو چکے ہیں ان سے سچی توبہ کرے کیونکہ سچی توبہ ایسی چیز ہے جو انسان کے نامۂ اعمال سے اس کے گناہ مٹا دیتی ہے، چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے وہ شخص جس کا کوئی گناہ نہ ہو۔ (2)

اور حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو اس کے گناہ بُھلا دیتا ہے، اس کے اَعضا کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹا ڈالتا ہے یہاں تک کہ جب وہ قیامت کے دن اللّٰہ تعالیٰ سے ملے گا تو اس کے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔ (3)

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں سابقہ گناہوں سے سچی توبہ کرنے اور آئندہ گناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

آیت '' یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا '' سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے پانچ باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......توبہ گناہوں کی معافی اور جنت کا مستحق ہونے کا ذریعہ ہے۔

---

1 ......شورٰی: ۲۵.

2 ......ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ٤/٤٩١، الحديث: ٤٢٥٠.

3 ......الترغيب والترهيب، كتاب التوبة والزهد، الترغيب في التوبة والمبادرة بها واتباع السيئة الحسنة، ٤/٤٨، الحديث: ١٧.

www.dawateislami.net

(2)......مُتّقی مومن قیامت کے دن حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہوں گے۔

(3)......قیامت کا دن نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اوران کے ساتھ والوں کی عزت کا، جبکہ کافروں کی رُسوائی کا دن ہوگا۔

(4)......مومن اگرچہ گنہگار ہو لیکن اِنْ شَآءَ اللّٰہ آخرت کی رسوائی سے محفوظ رہے گا، اگر اسے سزا بھی دی جائے گی تو اس طرح کہ اس کی رسوائی نہ ہو۔

(5)......ابتداء میں پل صراط پر منافقوں کو نور ملے گا لیکن جب درمیان میں پہنچیں گے تو وہ نور بجھ جائے گا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹

ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا انجام۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ: اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ حکمت کے تقاضوں کے مطابق اور موقع محل کی مناسبت سے کافروں پر تلوار سے جبکہ منافقوں پر سخت کلامی اور مضبوط دلائل کے ساتھ جہاد فرمائیں اور ان دونوں گروہوں پر سختی کریں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔(1)

1......مدارك، التحريم، تحت الآية: ١٠، ص١٢٥٩، جلالين، التحريم، تحت الآية: ١٠، ص٤٦٨، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے نوح کی عورت اور لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں دو سزا وارِ قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ نے کافروں کیلئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال بنادیا، وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں عورتوں نے ان سے خیانت کی تو وہ (صالح بندے) اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرمادیا گیا کہ جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ۔

﴾ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ: اللہ نے کافروں کیلئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال بنادیا۔﴿ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی اور حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی کو مثال بنادیا کہ یہ دونوں عورتیں ہمارے قرب کے لائق دو بندوں کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں نے کفر اختیار کرکے دین کے معاملے میں ان سے خیانت کی تو وہ دو مُقَرَّب بندے اللہ تعالیٰ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور ان عورتوں سے موت کے وقت فرمادیا گیا یا قیامت کے دن فرمایا جائے گا کہ تم دونوں عورتیں اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ جہنم میں جاؤ کیونکہ تمہارے اور ان انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان تمہارے کفر کی وجہ سے کوئی تعلق باقی نہ رہا (توجس طرح کفر کے ہوتے ہوئے ان عورتوں کو انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے رشتہ داری کام نہ آئی اسی طرح اے کفارِ مکہ! کفر کے ہوتے ہوئے تمہیں بھی میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے رشتہ داری کوئی کام نہ آئے گی)۔ (1)

1 ......مدارك، التحريم، تحت الآية: ١٠، ص١٢٥٩، خازن، التحريم، تحت الآية: ١٠، ٤/٢٨٨، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

حضرت نوح اور حضرت لوط عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیویوں کا حال

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی کا نام واہلہ تھا، یہ اپنی قوم سے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی کا نام واعلہ تھا، یہ اپنا نفاق چھپاتی تھی۔ (1)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت قیامت میں فائدہ نہیں دے گی نیز یہ کہ کفار کے لئے نبی کا رشتہ یا نبی کا نسب کام نہیں آتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت میں ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت کرتا تھا۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۙ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اللہ نے مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی کو مثال بنادیا جب اس نے عرض کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما۔

﴿ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ: اور اللہ نے مسلمانوں کیلئے فرعون کی بیوی کو مثال بنادیا۔﴾ اس سے پہلی آیت میں کافروں کے لئے مثال بیان فرمائی گئی اور اس آیت میں مسلمانوں کے لئے مثال بیان فرمائی جا

1 ......خازن، التحريم، تحت الآية: ١٠، ٤/٢٨٨.

www.dawateislami.net

رہی ہے کہ انہیں دوسرے کا گناہ نقصان نہیں دے گا۔اس کا پسِ منظر اور خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جادوگروں کو مغلوب کیا تو فرعون کی بیوی آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں ،فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے انہیں سخت سزا دی اور چار میخوں سے آپ کے ہاتھ پاؤں بندھوا دیئے ، سینے پر بھاری چکی رکھ دی اور اسی حال میں انہیں سخت دھوپ میں ڈال دیا۔ جب فرعون کی سختیاں بڑھ گئیں تو حضرت آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنادے۔اللہ تعالیٰ نے ان کا جنتی مکان ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی خوشی میں ان پر فرعون کی سختیوں کی شدّت آسان ہوگئی ۔ پھر عرض کی: مجھے فرعون،اس کے کفر وشرک اور ظلم سے نجات دے اور مجھے فرعون کے دین والے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما،چنانچہ ان کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی روح قبض فرمالی۔ (تو جس طرح فرعون کے کفر نے حضرت آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کوئی نقصان نہ پہنچایا اور اس کی وجہ سے آپ کو کوئی عذاب نہیں ہوا اسی طرح مسلمانوں کو ان کے رشتہ داروں کا کفر نقصان نہیں پہنچائے گا اور ان کے کفر کی وجہ سے مسلمانوں کو عذاب نہ ہوگا۔)[1]

آیت ” اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ “ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 3 باتیں معلوم ہوئیں

(1)......جنت میں وہ گھر زیادہ درجے والا ہے جس میں بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب زیادہ ہو۔

(2)......اللہ کی محبت میں اس سے ملاقات کے شوق میں موت کی تمنا اور دعا کرنا جائز ہے۔

(3)......اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنا،اس کی بارگاہ میں التجائیں کرنا،مشکلات اور مصائب میں اس سے خلاصی کا سوال کرنا نیک بندوں کی سیرت ہے۔

وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿۱۲﴾ ع

ع ٢ / ٢٠

1 ......خازن، التحریم، تحت الآیة: ١١، ٢٨٨/٤، جلالین، التحریم، تحت الآیة: ١١، ص٤٦٦، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور عمران کی بیٹی مریم کو(مثال بنادیا) جس نے اپنے پارسائی کے مقام کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔

﴿ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا: اور عمران کی بیٹی مریم کو(مثال بنادیا) جس نے اپنے پارسائی کے مقام کی حفاظت کی۔﴾ اس سے پہلی آیت میں مسلمانوں کے لئے اس خاتون کی مثال بیان کی گئی جن کا شوہر تھا اور اس آیت میں اس خاتون کی مثال بیان کی جارہی ہے جن کا شوہر نہیں تھا، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت عمران رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کو مثال بنادیا جنہوں نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی اور کسی مرد نے آپ کو نہیں چھوا اور اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔ یہاں رب عَزَّوَجَلَّ کی باتوں سے وہ شرعی اَحکام مراد ہیں جو اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائے اور کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہوئی تھیں۔(1)

حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فضائل

حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ آپ کے سوا کسی عورت کا نام قرآنِ مجید میں نہیں آیا، نیز آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ فضیلت بھی حاصل ہوگی کہ جنت میں سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَزواج میں سے ہوں گی۔ نیز حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو کامل خواتین میں شمار فرمایا ہے، جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’مردوں میں کامل بہت ہیں اور عورتوں میں سے کامل حضرت آسیہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت مریم بنتِ عمران رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا

1 ......روح البیان، التحریم، تحت الآیۃ: ١٢، ١٠/ ٧٠، خازن، التحریم، تحت الآیۃ: ١٢، ٤/ ٢٨٨، مدارک، التحریم، تحت الآیۃ: ١٢، ص١٢٥٩، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ہیں اور حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔[1]

آیت ” فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا “ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......پھونک حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے ماری اور اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’ہم نے پھونکا،اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا کام درحقیقت اللّٰہ تعالیٰ کا کام ہے۔

(2)......فیض دینے کے لئے دَم کرنا فرشتوں کی سنت ہے مشائخ کے دَم دُرود کی اصل یہ آیتِ کریمہ ہے نیز کثیر اَحادیثِ صحیحہ سے بھی دَم کرنا ثابت ہے۔

(3)......حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو روحُ اللّٰہ اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش رُوحُ الْاَمِین کی پھونک سے ہے۔

[1]......بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللّٰہ تعالی: و ضرب اللّٰہ مثلاً لّلذین امنوا امرأۃ فرعون... الخ، ٢ / ٤٤٥، الحدیث: ٣٤١١۔

www.dawateislami.net

تَبٰرَكَ الَّذِیْ

29

پارہ نمبر...... 29

سُوْرَةُ الْمُلْك

سورۂ ملک کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ ملک مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 30 آیتیں ہیں۔

سورۂ ملک کے اَسماء اور ان کی وجہ تسمیہ

اس سورت کے متعدد نام ہیں جیسے اس کی پہلی آیت میں ملک یعنی سلطنت اور بادشاہت کا ذکر ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ ملک کہتے ہیں۔اس کی پہلی آیت کے شروع میں لفظ'' تَبٰرَكَ '' ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ تبارک کہتے ہیں۔ یہ سورت عذابِ قبر سے نجات دینے والی، عذاب سے بچانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے اس لئے اسے سورۂ مُنْجِیَۃ، سورۂ وَاقِیَۃ اور سورۂ مَانِعَۃ کہتے ہیں۔ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑا کرے گی اس لئے اسے سورۂ مُجَادِلَۃ کہتے ہیں اور یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی اس لئے اسے سورۂ شَافِعَۃ کہتے ہیں۔

سورۂ ملک کے فضائل

اَحادیث میں سورۂ ملک کے بکثرت فضائل بیان ہوئے ہیں اور ان میں سے 4 فضائل درج ذیل ہیں۔

(1)......حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ''رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الملک، ٤/٢٨٩.

www.dawateislami.net

صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا، وہاں ایک قبر تھی اور انہیں معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے۔ اچانک انہیں پتا چلا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورۂ ملک مکمل کر لی۔ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جب) نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگا لیا، اچانک مجھے معلوم ہوا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورت مکمل کر لی۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''یہ سورت عذابِ قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے۔ (1)

(2)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''قرآن پاک میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے، وہ اپنی تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ سورت ''تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ'' ہے۔ (2)

(3)......حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''سورۂ تبارک اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ (3)

(4)......حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''بے شک میں کتابُ اللہ میں ایک ایسی سورت پاتا ہوں جس کی تیس آیتیں ہیں۔ جو شخص سوتے وقت اس کی تلاوت کرے گا تو اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے تیس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے تیس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پر اپنے پر پھیلا دیتا ہے اور وہ اس آدمی کے بیدار ہونے تک ہر چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے، وہ سورت ''**مُجادله**'' (یعنی بحث کرنے والی) ہے جو اپنی تلاوت کرنے والے کے لئے قبر میں بحث کرتی ہے اور وہ سورت ''تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ'' ہے۔ (4)

---

1 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل سورة الملك، ٤/٤٠٧، الحدیث: ٢٨٩٩.

2 ......ابو داؤد، کتاب شهر رمضان، باب فی عدد الآی، ٢/٨١، الحدیث: ١٤٠٠.

3 ......شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان... الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ٢/٤٩٤، الحدیث: ٢٥٠٨.

4 ......مسند الفردوس، باب الالف، ١/٦٢، الحدیث: ١٧٩.

www.dawateislami.net

سورۂ ملک کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت ،حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت ،قرآن کی حقانیت ،حشر ونشر اور قیامت کے دن اعمال کی جزاء وسزا کو انتہائی مُؤثِّر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں ۔

(5)......اس سورت کی ابتداء میں اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت ،سلطنت اور قدرت کے بارے میں بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ زندگی اور موت کو پیدا کرنے سے مقصود لوگوں کے اعمال کی جانچ کرنا ہے۔

(6)......اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار بیان کئے گئے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں میں کسی طرح کا کوئی عیب نہیں ،انہیں ستاروں سے مُزَیَّن کیا اور ان ستاروں کے ذریعے آسمان کی طرف چڑھنے والے شیطانوں کو مارا جاتا ہے۔ نیز اس کی قدرت کے آثار میں سے یہ ہے کہ اس نے کافروں کے لئے جہنم کا دردناک عذاب تیار کیا ہے اور ایمان والوں کو مغفرت اور عظیم اجر کی بشارت دی ہے۔

(7)......یہ بتایا گیا کہ اللّٰہ تعالیٰ ظاہر اور پوشیدہ ،کھلی ہوئی اور چھپی ہوئی ہر ہر بات کو جانتا ہے۔

(8)......ان نعمتوں کو بیان کیا گیا جو اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو عطا فرمائی ہیں تاکہ وہ اس کی نعمت کو پہچان کر اس کا شکر ادا کریں اور اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کریں۔

(9)......کفارِ مکہ کو اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی کہ آپ ان کے جھٹلانے کی وجہ سے غمزدہ نہ ہوں کیونکہ ان سے پہلے کافر بھی اپنے انبیاءعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرتے تھے۔

(10)......اس سورت کے آخر میں مومن اور کافر کا حال واضح کرنے کے لئے الٹا چلنے والے اور سیدھا چلنے والے کی ایک مثال بیان فرمائی گئی اور حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے والوں کو اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا۔

سورۂ تحریم کے ساتھ مناسبت

سورۂ ملک کی اپنے سے ماقبل سورت ’’تحریم‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ تحریم کے آخر میں کافروں کے

www.dawateislami.net

لئے حضرتِ نوح اور حضرتِ لوط عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کافرہ بیویوں کی مثال بیان کی گئی اور مسلمانوں کے لئے فرعون کی مومنہ بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مثال بیان کی گئی اور یہ سورت اللّٰہ تعالٰی کے علم کے احاطے، تدبیر اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں جو عجائبات چاہے ظاہر کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘-وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُۙﰳ (۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا مُلک اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں ہی ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

﴿تَبٰرَكَ: وہ بڑی برکت والا ہے۔﴾ یعنی اللّٰہ تعالٰی اپنی ذات میں، صفات میں اور افعال میں ازل سے لے کر ابد تک مخلوق کی صفات سے پاک ہے اور صرف اسی کے قبضۂ قدرت میں تمام اُمور میں ہر طرح کا تَصَرُّف ہے، لہٰذا وہ جس چیز کا چاہے حکم دے اور جس چیز سے چاہے منع کر دے، جو چاہے عطا کرے اور جو چاہے نہ دے، جسے چاہے زندگی دے اور جسے چاہے موت دے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، جسے چاہے غریب بنادے اور جسے چاہے امیر کر دے، جسے چاہے بیمار کر دے اور جسے چاہے شفا عطا کر دے، جسے چاہے قریب کر دے اور جسے چاہے دور کر دے، جسے چاہے آباد کر دے اور جسے چاہے برباد کر دے، جسے چاہے توڑ دے اور جسے چاہے ملا دے اور وہ ہر اس

www.dawateislami.net

چیز پر قادر جو اس کی قدرت کے تحت آنے کے لائق ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان

اپنی اسی شان کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ٘-وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ-بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ-اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(۲۶)[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یوں عرض کرو، اے اللہ! مُلک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ-وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ[3]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-یَخْلُقُ مَا یَشَآءُؕ-یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ(۴۹) اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًاۚ-وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًاؕ-اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ[4]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ جو چاہے پیدا کرے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔ یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملادے اور جسے چاہے بانجھ کردے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے۔

1 ...... صاوی، الملک، تحت الآیۃ: ۱، ۶/۲۱۹۹، روح البیان، الملک، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/۷۳، مدارک، الملک، تحت الآیۃ: ۱، ص ۱۲۶۱، ملتقطاً.

2 ...... اٰل عمران: ۲۶.

3 ...... مائدہ: ۴۰.

4 ...... شوریٰ: ۴۹، ۵۰.

www.dawateislami.net

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ-وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُۙ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزت والا بخشش والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور وہی بہت عزت والا، بہت بخشش والا ہے۔

﴿اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔﴾ یہاں سے اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت کے بعض آثار بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ موت (انسانوں اور حیوانوں میں) روح کے جسم سے جدا ہو جانے اور حواس کی طاقت زائل ہو جانے کا نام ہے جبکہ زندگی جسم میں روح کے وجود کے ساتھ حواس کی طاقت باقی رہنے کا نام ہے اور پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کو وجود بخشنا، اس سے معلوم ہوا کہ موت وجودی چیز ہے کیونکہ محض عدمی چیز پیدا نہیں ہو سکتی۔ (1)

﴿لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا: تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔﴾ یہاں زندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت بیان کی جارہی ہے کہ اے لوگو! اللّٰہ تعالیٰ نے تمہاری موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا تاکہ دنیا کی زندگی میں وہ اپنے اَحکامات اور ممنوعات کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے کہ کون زیادہ فرمانبردار، مخلص اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق عمل کرنے والا ہے اور کوئی اپنے برے اعمال کے ذریعے اللّٰہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتا کیونکہ وہ غالب ہے اور گناہگاروں میں سے جو توبہ کرے اسے وہ بخشنے والا ہے۔ (2)

---

1 ...... خازن، الملك، تحت الآية: ٢، ٤/٢٨٩، تفسير كبير، الملك، تحت الآية: ٢، ١٠/٥٧٦، ملتقطاً.

2 ...... مدارك، الملك، تحت الآية: ٢، ص١٢٦١، روح البيان، الملك، تحت الآية: ٢، ١٠/٧٦، ابو سعود، الملك، تحت الآية: ٢، ٥/٧٤٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

بندے کا ہر عمل اللہ تعالٰی کی رضا کے لئے اور شرعی طریقے کے مطابق ہونا چاہیے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندے کا ہر عمل خالص اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق ہونا چاہئے ،لہٰذا جس کا عمل خالص اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو لیکن شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق نہ ہو تو وہ عمل مقبول نہیں ،اسی طرح جس کا عمل شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق تو ہو لیکن وہ خالص اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہ ہو بلکہ ریاکاری اور نفاق کے طور پر ہو تو وہ عمل بھی مقبول نہیں ۔ایک اور مقام پر اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہوا سے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

حضرت فضیل بن عیاض رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں ’’جب عمل خالص ہو لیکن درست نہ ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا اور جب عمل درست تو ہو لیکن خالص نہ ہو تو یہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا، عمل صرف وہی مقبول ہے جو خالص اور درست ہو اور عمل خالص اس وقت ہوگا جب اسے اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور درست اس وقت ہوگا جب وہ سنت (یعنی شریعت کے بتائے ہوئے طریقے) کے مطابق ہوگا۔ (2)

اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق عمل نہیں کرتے اور اگر انہیں کوئی سمجھائے تو اپنا عمل درست کرنے کی بجائے یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ اللہ تعالٰی قبول کرے گا۔

ہمیں زندگی عطا کئے جانے اور ہم پر موت مُسَلَّط کئے جانے کی حکمت

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں زندگی عطا کئے جانے اور ہم پر موت مسلط کئے جانے کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی اطاعت اور فرمانبرداری کے معاملے میں ہماری جانچ ہوجائے کہ ہم میں سے کون اللہ تعالٰی کی اطاعت کرتا ہے اور کیسی اطاعت کرتا ہے تاکہ آخرت میں جب اطاعت گزاروں کو انعامات ملیں اور نافرمانوں کو سزائیں ملیں

1 ...... کہف: ۱۱۰.

2 ...... جامع العلوم والحکم، الحدیث الاول، ص ۲۴.

www.dawateislami.net

تو کوئی یہ اعتراض نہ کر سکے کہ اطاعت گزاروں کو انعامات اور نافرمانوں کو سزا کیوں ملی۔ یاد رکھیں کہ دنیا کی زندگی ایک دن ضرور ختم ہو جائے گی جبکہ آخرت کی زندگی ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے۔ کیا ہی اچھا تھا اگر وہ (یہ) جانتے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتُهَاۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰىؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور (اے لوگو!) جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے تو وہ دنیوی زندگی کا ساز وسامان اور اس کی زینت ہے اور جو (ثواب) اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

اور دنیا کی رنگینیوں اور رونقوں سے بھی ہمیں آزمایا جا رہا ہے کہ ہم کیسے عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ہم نے زمین پر موجود چیزوں کو زمین کیلئے زینت بنایا تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے۔

اسی طرح ہمیں پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جو نعمتیں پیدا کی ہیں، ان کے ذریعے بھی ہمارے اعمال کی آزمائش ہو رہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (4)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا (تمہیں پیدا کیا) تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔

1 ...... عنکبوت: ٦٤.
2 ...... قصص: ٦٠.
3 ...... کہف: ۷.
4 ...... ھود: ۷.

www.dawateislami.net

اور وہ لوگ جو دنیا کی زندگی میں ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اچھے عمل کرنے والے ہوں۔ ان کے لیے ہمیشگی کے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں، انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ ہے۔

اور جنہوں نے کفر کیا اور گناہوں میں مصروف رہے ان کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جنہوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی کے برابر ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، انہیں اللّٰہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

لہٰذا اے لوگو!

اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَىٕذٍ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن کے آنے سے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو جو اللّٰہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔

1 ...... کہف: ۳۰، ۳۱۔

2 ...... یونس: ۲۷۔

www.dawateislami.net

وَمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ (1) اس دن تمہارے لئے کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہارے لئے انکار کرنا ممکن ہوگا۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ③ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ④

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے تو نگاہ اٹھا کر دیکھ تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ پھر دوبارہ نگاہ اٹھا نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے (اے بندے!) تو رحمٰن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہوکر تھکی ماندی پلٹ آئے گی۔

﴿ **اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا:** وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار میں سے یہ ہے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے۔ ہر آسمان دوسرے کے اوپر کمان کی طرح ہے اور دنیا کا آسمان زمین کے اوپر گنبد کی طرح ہے اور ایک آسمان کا فاصلہ دوسرے آسمان سے کئی سو برس کی راہ ہے۔ تو اے بندے! تو اللہ تعالیٰ کے بنانے میں کوئی فرق اور کوئی عیب نہیں دیکھے گا بلکہ انہیں مضبوط، درست، برابر اور متناسب پائے گا۔ تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ تاکہ تو اپنی آنکھوں سے اس خبر کے درست ہونے کو دیکھ لے اور تیرے دل میں کوئی شبہ باقی نہ رہے، پھر

1 ......شوریٰ: ۴۷۔

www.dawateislami.net

دوبارہ نگاہ اٹھا اور بار بار دیکھ، ہر بار تیری نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر تھکی ماندی پلٹ آئے گی کہ بار بار کی جستجو کے باوجود بھی وہ ان میں کوئی خَلَل اور عیب نہ پا سکے گی۔ (1)

وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے لیے مار کیا اور ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

﴿وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ: اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا۔**﴾** اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی ایک اور دلیل بیان فرمائی ہے کہ بیشک اللّٰہ تعالیٰ نے نیچے کے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا جو کہ زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے اور لوگ اسے دیکھتے ہیں اور ان ستاروں کو شیطانوں کے لیے مارنے کا ذریعہ بنایا کہ جب شَیاطین آسمان کی طرف فرشتوں کی گفتگو سننے اور باتیں چُرانے پہنچیں تو ستاروں سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے اور اللّٰہ تعالیٰ نے ان شَیاطین کے لیے دنیا میں جلانے کے بعد آخرت میں بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (2)

اس کی نظیر یہ آیاتِ مبارکہ ہیں:

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ﹰالْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ **ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو

1 ......خازن، الملک، تحت الآیۃ: ۳-۴، ۴/۲۸۹-۲۹۰، مدارک، الملک، تحت الآیۃ: ۳-۴، ص۱۲۶۱-۱۲۶۲، روح البیان، الملک، تحت الآیۃ: ۳-۴، ۱۰/۷۸-۷۹، ملتقطاً۔

2 ......خازن، الملک، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۲۹۰۔

www.dawateislami.net

وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ [1] ستاروں کے سنگھار سے آراستہ کیا۔ اور ہر سرکش شیطان سے حفاظت کیلئے۔

مسجدوں میں روشنی کے آلات نصب کرنے کی ترغیب

علامہ اسماعیل حقی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس مقام پر مساجد میں روشنی کرنے کے آلات نصب کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں ''جب اللہ تعالیٰ نے زمین کی چھت آسمان کو ستاروں سے مُزَیَّن فرمایا ہے تو بندوں کو چاہئے کہ وہ مساجد کی چھتوں کو قندیلوں اور چراغوں (اور فی زمانہ روشنی حاصل کرنے کے جدید آلات) سے مُزَیَّن کریں۔ جب حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ تراویح میں لوگوں کو حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پیچھے اکٹھا کیا تو مسجد میں قندیلیں لٹکائیں، انہیں دیکھ کر حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اے ابنِ خطاب! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا، اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن کرے۔ [2]

وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی برا انجام۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

﴿ وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ: اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔﴾ یعنی بھڑکتی آگ کا عذاب شیطانوں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ انسانوں اور جنّوں میں سے جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے ہم نے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔ [3]

کہ وہ جگہ بھی تکلیف دِہ، وہاں کا کھانا پانی بھی تکلیف دِہ، سانپ بچھو تکلیف دِہ اور ساتھی بھی ایذا رَساں، غرض

1 ...... صٰفّٰت: ٦، ٧.
2 ...... روح البیان، الملك، تحت الآیۃ: ٥، ١٠ / ٨١، سیرت حلبیہ، باب الھجرۃ الی المدینۃ، ٢ / ١١٢.
3 ...... خازن، الملك، تحت الآیۃ: ٦، ٤ / ٢٩٠، سمرقندی، الملك، تحت الآیۃ: ٦، ٣ / ٣٨٦-٣٨٧، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

یہ کہ اس میں ہر تکلیف جمع ہے۔

اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ هِیَ تَفُوْرُۙ(۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا سنیں گے کہ جوش مارتی ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چنگھاڑ سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔

﴿اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا: جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے۔﴾ یہاں سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کے اوصاف بیان فرمائے ہیں، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب وہ کفار جہنم میں اس طرح ڈالے جائیں گے جس طرح بڑی آگ میں لکڑیاں ڈالی جاتی ہیں تو وہ گدھے کی آواز کی طرح جہنم کی خوفناک چنگھاڑ سنیں گے اور اس وقت جہنم ایسے جوش مارتی ہو گی جیسے پانی ہنڈیا میں جوش مارتا ہے۔[1]

پل صراط سے گزرتے وقت جنّتیوں پر انعام

یاد رہے کہ قیامت کے دن جنّتی اگرچہ پل صراط پر سے گزریں گے لیکن اس وقت ان پر یہ انعام ہوگا کہ وہ جہنم کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَاۚ وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِؕ كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ(۸) قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ﳔ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ

1 ……تفسیر کبیر، الملك، تحت الآیة: ۷، ۱۰/۵۸۶، خازن، الملك، تحت الآیة: ۷، ۴/۳۱۱، ملتقطاً.

2 ……انبیاء: ۱۰۲.

www.dawateislami.net

اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا۔ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اوتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں۔ اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔ اب اپنے گناہ کا اقرار کیا تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی، جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے (انہیں) جھٹلایا اور ہم نے کہا: اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم تو بڑی گمراہی میں ہی ہو۔ اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔ تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا تو دوزخیوں کے لیے پھٹکار ہو۔

﴿ **تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ** : معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی۔﴾ یہاں جہنم کا ایک اور وصف بیان کیا گیا کہ جہنم کفار پر غضبناک ہوگی اور یوں لگے گا جیسے غضب کی شدت کی وجہ سے جہنم ابھی پھٹ جائے گی اور اس کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔[1]

اس سے معلوم ہوا کہ جہنم میں احساس ہے، وہ غضب بھی کرتی ہے بلکہ کلام بھی کرتی ہے جیسا کہ ایک اور مقام

1 ......روح البیان، الملک، تحت الآیۃ: ۸، ۱۰/۸۳، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ﴾(1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے: کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کیا کچھ اور زیادہ ہے؟

﴿كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ: جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا۔﴾ جہنم کا حال بیان کرنے کے بعد اب اہلِ جہنم کا حال بیان کیا جارہا ہے، چنانچہ آیت کے اس حصے اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کبھی کفار کا کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا تو جہنم کے داروغہ حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے مددگار فرشتے ڈانٹتے ہوئے ان سے پوچھیں گے: اے کافرو! کیا دنیا میں تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا جو تمہارے سامنے تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی آیات پڑھتا، تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف دلاتا۔ وہ اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے اور اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اَحکام پہنچائے، اللہ تعالیٰ کے غضب اور آخرت کے عذاب سے ڈرایا، لیکن ہم نے انہیں جھٹلایا اور دُنْیَوی کاموں میں مشغولیت اور تکبر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے ہم نے ان آیات کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز نہیں اتاری، اے ہمیں ڈرانے والو! تم تو بڑی گمراہی میں ہی ہو۔ جہنم کے خازن انہیں مزید ڈانٹتے ہوئے کہیں گے ''یا تم نے رسولوں کی زبان سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی آیات نہیں سنیں اور ان کے معانی کو نہیں سمجھا تاکہ تم انہیں نہ جھٹلاتے؟ کفار جواب دیتے ہوئے کہیں گے اگر ہم نے دنیا میں رسولوں کی ہدایت کو دل سے سنا ہوتا اور اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے اسے سمجھا ہوتا تو آج ہم دوزخ والوں میں سے نہ ہوتے۔(2)

بعض مسلمان بھی جہنم میں داخل ہوں گے

یاد رہے کہ قیامت کے دن ایسا نہیں ہوگا کہ صرف کافروں کو ہی جہنم میں ڈالا جائے گا بلکہ بعض گنہگار مسلمان بھی ایسے ہوں گے جنہیں ان کے گناہوں کی سزا دینے کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی عقل سے کام لے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے اَحکامات

1 ......ق: ٣٠.

2 ......روح البیان، الملك، تحت الآیة: ٨-١٠، ١٠/٨٤-٨٥، خازن، الملك، تحت الآیة: ٨-١٠، ٤/٢٩٠، مدارك، الملك، تحت الآیة: ٨-١٠، ص١٢٦٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کے مطابق نیک عمل کرنے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے تاکہ قیامت کے دن جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا ہونے اور اس بات پر پچھتانے سے بچ جائے کہ کاش! میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کے مطابق زندگی گزاری ہوتی تو آج مجھے جہنم میں داخل نہ کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا والی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جہنم اور اس کے عذابات سے ہمیں محفوظ فرمائے، اٰمین۔

﴿وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ: اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے۔﴾ امام عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں " یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ احکامِ شرع کا مدار دلیلِ سَمعی اور دلیلِ عقلی دونوں پر ہے اور دونوں حجت لازمہ ہیں۔ (1)

﴿فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ: تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اب (جہنم میں داخل ہوتے وقت) انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا کہ ہم رسولوں کی تکذیب کرتے تھے! اس وقت چاہے یہ اقرار کریں یا انکار انہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں اور جہنمیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔ (2)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ: بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔﴾ اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارے میں وعید بیان کرنے کے بعد یہاں ایمان والوں کے بارے میں وعدہ کا بیان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھا نہیں ہے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس پر ایمان لاتے ہیں تو ان کے لئے ان کے گناہوں سے بخشش اور اُن کی نیکیوں کا بڑا ثواب

1 ......مدارك، الملك، تحت الآية: ١٠، ص ١٢٦٣.
2 ......مدارك، الملك، تحت الآية: ١١، ص ١٢٦٣، ملخصاً.

www.dawateislami.net

(یعنی جنت) ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بزرگ

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے کہ

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ﹰ۳۳ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا (ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرتا رہے، ترغیب کے لئے یہاں خوفِ خدا کی 2 مثالیں ملاحظہ ہوں،

(1)......علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ تہجد میں اتنا روتے تھے کہ آپ کے سینہ مبارک سے ہانڈی کھولنے کی سی آواز آتی تھی۔(3)

(2)......حضرت ابو عمران رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے تو نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا، ”اے جبریل! عَلَیْہِ السَّلَام، تمہیں کس چیز نے رُلا دیا؟ انہوں نے عرض کی ”جب سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے، میری آنکھیں اُس وقت سے کبھی اس خوف کے سبب خشک نہیں ہوئیں کہ مجھ سے کہیں کوئی نافرمانی نہ ہو جائے اور میں جہنم میں ڈال دیا جاؤں۔(4) اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنا خوف نصیب کرے، اٰمین۔(5)

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۱۳

1......تفسیر کبیر، الملك، تحت الآیة: ۱۲، ۵۸۸/۱۰-۵۸۹، خازن، الملك، تحت الآیة: ۱۲، ۲۹۱/۴.

2......ق: ۳۳، ۳۴.

3......روح البیان، الملك، تحت الآیة: ۱۲، ۸۵/۱۰.

4......شعب الایمان، الحادی عشر من شعب الایمان... الخ، ۵۲۱/۱، الحدیث: ۹۱۵.

5......خوفِ خدا سے متعلق مفید معلومات حاصل کرنے کے لیے کتاب ”خوفِ خدا“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں کی جانتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے، بیشک وہ تو دلوں کی بات خوب جانتا ہے۔

﴿ **وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ** : اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے۔﴾ **شانِ نزول:** حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ’’مشرکین رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں باتیں کیا کرتے اور حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ان کی گفتگو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک پہنچا دیتے، اس پر مشرکین نے آپس میں کہا کہ چپکے چپکے بات کیا کرو تا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا خدا سن نہ پائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ تمہاری یہ کوشش فضول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان تو یہ ہے وہ دل کی بات کو زبان پر آنے سے پہلے ہی جانتا ہے تو وہ تمہاری زبانوں سے کی ہوئی گفتگو کیسے نہیں جان سکتا۔ (1)

اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت ہی بلند و بالا ہے، اس کے محبوب بندے حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ حال تھا کہ انہوں نے تین میل سے چیونٹی کی آواز سن لی تھی۔

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہی ہر باریکی کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے۔

﴿ **اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ** : کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟۔﴾ اس سے پہلی آیت میں کئے ہوئے دعویٰ کی دلیل دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس رب تعالیٰ نے اپنی کامل حکمت سے تمام اَشیاء کو وجود بخشا ہے اور انہی چیزوں میں تمہاری آہستہ یا بلند آواز سے کی گئی گفتگو بھی شامل ہے تو کیا اسے تمہاری باتوں کا علم نہ ہوگا حالانکہ اس کی شان تو یہ ہے کہ وہ ہر

1 ...... خازن، الملك، تحت الآية: ۱۳، ۴/ ۲۹۱، مدارك، الملك، تحت الآية: ۱۳، ص۱۲۶۳، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

باریکی کو جاننے والا ہے حتّٰی کہ وہ اندھیری رات میں ٹھوس پتھر پر چلنے والی سیاہ چیونٹی کے نشانات کو بھی دیکھتا ہے اور وہ تمام باطنی چیزوں پر خبردار ہے۔ (1)

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖؕ-وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام کردی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللّٰہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کردیا تو تم اس کے راستوں میں چلو اور اللّٰہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

﴿ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا: وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کردیا۔﴾ اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں بیان فرمائیں جو اس نے اپنی مخلوق کو عطا فرمائی ہیں تاکہ وہ اس کی نعمت کو پہچان کر اس کا شکر ادا کریں اور اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کریں۔ چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ وہی ہے جس نے زمین کو مناسب طور پر نرم فرما کر تمہارے تابع کردیا تاکہ تمہارے لئے اس میں کنویں کھودنا، چشمے جاری کرنا، نہریں بنانا، مکانات اور عمارتیں تعمیر کرنا، کھیتی باڑی اور باغبانی کرنا ممکن ہوجائے، ورنہ اگر وہ زمین کو ٹھوس پتھر کی طرح بنادیتا یا لوہا، سونا، پیتل وغیرہ کسی دھات کی بنادیتا تو گرمیوں میں زمین انتہائی گرم ہوجاتی اور سردیوں میں انتہائی ٹھنڈی، اس طرح زمین پر چلنا دشوار ہوجاتا (اور اگر پانی کی طرح نرم بنادیتا تو کوئی چیز اس پر ٹھہر ہی نہ سکتی اور یوں زمین پر زندگی گزارنا ہی دشوار ہوجاتا) یہ اللّٰہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے زمین کو ایسا بنایا ہے کہ اس سے نفع حاصل کیا جاسکے تو تم اس کے راستوں میں چلو اور اللّٰہ تعالیٰ کی روزی میں سے کھاؤ جو اس نے تمہارے لئے پیدا فرمائی ہے اور تمہیں قبروں سے جزاء کیلئے اسی

1 ......روح البیان، الملک، تحت الآیۃ: ١٤، ١٠/ ٨٧، ملخصاً.

www.dawateislami.net

کی طرف اٹھنا ہے۔ (1)

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُۙ(۱۶) اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًاؕ-فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ(۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم اس سے نڈر ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں دھنسادے جبھی وہ کانپتی رہے۔ یا تم نڈر ہوگئے اس سے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تم پر پتھراؤ بھیجے تو اب جانو گے کیسا تھا میرا ڈرانا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تم اُس (اللہ) سے بے خوف ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسادے تو وہ زمین اچانک کانپنے لگے۔ یا تم اُس سے بے خوف ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تم پر پتھراؤ بھیجے تو تم جلد جان لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔

﴿ **ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ: کیا تم اُس سے بے خوف ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے۔** ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو اپنے عذاب سے ڈراتے ہوئے فرمایا کہ اے کفارِ مکہ! جس رب تعالیٰ کی سلطنت آسمان میں ہے، اس کی نافرمانی کرکے کیا تم اِس بات میں اُس سے بے خوف ہوگئے کہ وہ قارون کی طرح تمہیں بھی زمین میں دھنسادے اور اس وقت تک زمین کو حرکت میں رکھے جب تک تم اس کے سب سے نچلے حصے میں نہ پہنچ جاؤ۔ یا جس رب تعالیٰ کی سلطنت آسمان میں ہے، اس کی نافرمانی کرکے کیا تم اِس بات میں اُس سے بے خوف ہوگئے کہ وہ حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی طرح تم پر بھی پتھراؤ بھیجے، تو عذاب دیکھ کر تم جلد جان لوگے کہ میرا اپنے عذاب سے ڈرانا کیسا تھا؟ (2)

1 ......روح البیان، الملک، تحت الآیۃ: ۱۵، ۱۰ / ۸۸-۸۹، خازن، الملک، تحت الآیۃ: ۱۵، ۴ / ۲۹۱، سمرقندی، الملک، تحت الآیۃ: ۱۵، ۳ / ۳۸۸، صاوی، الملک، تحت الآیۃ: ۱۵، ۶ / ۲۲۰۴، ملتقطاً.

2 ......خازن، الملک، تحت الآیۃ: ۱۶-۱۷، ۴ / ۲۹۱، سمرقندی، الملک، تحت الآیۃ: ۱۶-۱۷، ۳ / ۳۸۸، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اللہ تعالٰی کے عذاب سے بے خوف نہ ہُوا جائے

اسی عذاب کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ اللہ تمہارے ساتھ خشکی کا کنارہ زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی حمایتی نہ پاؤ۔

اور ارشاد فرمایا:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ وہی اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے۔

اور یہ اللہ تعالٰی کا اپنی مخلوق پر لطف وکرم اور اس کی رحمت ہے کہ انہیں عذاب دینے پر قادر ہونے کے باوجود ان کے کفر اور گناہوں کی وجہ سے فوری عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ اسے مُؤخَّر فرما دیتا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالٰی ہے:

وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِیْرًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقرر میعاد تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب ان کی مقررہ مدت آئے گی تو بیشک اللہ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

لہٰذا اس کی رحمت اور کرم کے پیشِ نظر اس کے عذاب سے بے خوف ہوجانا بہت بڑی نادانی اور کم عقلی ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾

---

1 ……بنی اسرائیل: ۶۸.

2 ……انعام: ۶۵.

3 ……فاطر: ۴۵.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک اُن سے اگلوں نے جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا انکار۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا تو میرا انکار کیسا ہوا؟

﴿وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ: اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے اور کفارِ مکہ کو اپنے عذاب سے ڈراتے ہوئے فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کفارِ مکہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو اس پر آپ غم نہ فرمائیں کیونکہ کفارِ مکہ سے پہلی اُمتوں کے کفار جیسے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم اور قومِ عاد وغیرہ نے بھی میرے رسولوں کو جھٹلایا تو جب میں نے انہیں ہلاک کیا تو اس وقت میرا انکار کیسا ہوا، کیا انہوں نے میرے عذاب کو حق نہیں پایا۔ ضرور انہوں نے میرے عذاب کو حق پایا ہے۔ (1)

اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے اور سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا سوا رحمٰن کے بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہ دیکھے، انہیں رحمٰن کے سوا کوئی نہیں روکتا، بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ: اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ

---

1 ……ابو سعود، الملک، تحت الآیۃ: ١٨، ٥/٧٤٨، صاوی، الملک، تحت الآیۃ: ١٨، ٦/٥، ٢٢٠، خازن، الملک، تحت الآیۃ: ١٨، ٤/٢٩١، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

چیز بیان فرمائی جو اس کی قدرت کے کمال پر دلالت کرتی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ کیا کفارِ مکہ غافل ہیں اور انہوں نے اپنے اوپر ہوا میں اُڑتے وقت پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہیں دیکھے، انہیں ہوا میں پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں روکتا حالانکہ پرندے بوجھل، موٹے اور جسیم ہوتے ہیں اور بھاری چیز طبعاً پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں، اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے پرندوں کو فضا میں ٹھہرایا ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے روکے ہوئے ہے اور اگر وہ نہ روکے تو آسمان گر پڑیں۔ بیشک وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور اس پر کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔[1]

پرندوں اور جہازوں کی پرواز اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے

پرندوں کی پرواز کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ دیکھا جو آسمان کی فضا میں (اللہ کے) حکم کے پابند ہیں۔ انہیں (وہاں) اللہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ پرندوں کو ہوا میں محض پر نہیں روکتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے، اسی طرح فی زمانہ ہوا میں محوِ پرواز ٹنوں وزنی ہوائی جہازوں کو مشین اور انجن گرنے سے نہیں بچاتے بلکہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی گرنے سے بچاتا ہے یعنی مُؤَثِّرِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍۚ ۲۰

1 ……خازن، الملك، تحت الآية: ۱۹، ۴/ ۲۹۱، مدارك، الملك، تحت الآية: ۱۹، ص ۱۲۶۴، ملتقطاً.

2 ……نحل: ۷۹.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے کافر نہیں مگر دھوکے میں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا؟ کافر صرف دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

﴿ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ: یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے۔﴾ کفارِ مکہ دو چیزوں پر اعتماد کرتے ہوئے ایمان قبول کرنے سے انکار کرتے اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دشمنی رکھتے تھے۔ (1) مالی اور افرادی قوت۔ (2) ان کا یہ عقیدہ کہ بت ان تک بھلائیاں پہنچاتے ہیں اور ان سے نقصانات دور کرتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ نے اس آیت میں پہلی چیز کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ”اے کافرو! اگر اللّٰہ تعالیٰ تمہیں عذاب میں مبتلا کرنا چاہے تو تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور تم سے اس کا عذاب دور کر دے گا، تمہارا کوئی مددگار نہیں اور کافر صرف شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ اُن پر عذاب نازل نہ ہوگا۔[1]

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یا کون سا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی روک لے بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر اللّٰہ اپنی روزی روک لے بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں۔

﴿ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ: یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے۔﴾ اس آیت میں دوسری چیز کا رد کرتے ہوئے ارشاد

[1] ......جلالین مع صاوی، الملك، تحت الآیۃ: ۲۰، ۶/۲۲۰۵، ۲۲۰۶، خازن، الملك، تحت الآیۃ: ۲۰، ۴/۲۹۲، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

فرمایا کہ اے کافرو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اگر وہ اپنا رزق اور اس کے پہنچنے کے اَسباب (جیسے بارش یا دھوپ وغیرہ) روک لے تو ایسا کون ہے جو تمہیں کھلائے اور پلائے گا اور تم تک تمہاری غذا پہنچائے گا۔ ان کفار کا حال تو یہ ہے کہ انہوں نے ان نصیحتوں سے اثر نہیں لیا اور نہ ہی ان پر یقین کیا بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں اسی وجہ سے وہ حق سے قریب نہیں ہوتے۔ (1)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ساری مخلوق کو حقیقی طور پر رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور یہ اس کا بہت بڑا انعام ہے اور جس نے مخلوق پر اتنا عظیم احسان اور انعام فرمایا صرف وہی عبادت کئے جانے کا حق دار ہے جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ﳲ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو تم کہاں اُلٹے پھرے جاتے ہو؟

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے سیدھی راہ پر۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھی راہ پر سیدھا چلے؟

﴿ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ: تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمن

1 ...... صاوی، الملک، تحت الآیۃ: ٢١، ٦/٢٢٠٦، تفسیر طبری، الملک، تحت الآیۃ: ٢١، ١٢/١٧٠، خازن، الملک، تحت الآیۃ: ٢١، ٤/٢٩٢، ملتقطاً.

2 ...... فاطر: ٣.

www.dawateislami.net

اور کافر کا حال واضح کرنے کے لئے ایک مثال بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! کیا وہ شخص جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے اور نہ آگے دیکھے نہ پیچھے، نہ دائیں دیکھے نہ بائیں، وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ شخص جو راستے کو دیکھتے ہوئے سیدھی راہ پر سیدھا چلے جو منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہے۔ (1)

کافر اور مؤمن کی دُنْیَوی مثال اور ان کا اُخروی حال

اس مثال کا مقصود یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم اور نہ وہ راستہ پہچانے اور مؤمن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا اور پہچانتا چلتا ہے۔ یہ تو کافر اور مؤمن کی دُنْیَوی مثال ہے جبکہ آخرت میں کفار کو واقعی منہ کے بل اٹھایا اور چہروں کے بل جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ نَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّاؕ-مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ-كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اس حال میں کہ وہ اندھے اور گونگے اور بہرے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی بجھنے لگے گی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَۙ-اُولٰٓىٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ جنہیں ان کے چہروں کے بل جہنم کی طرف ہانکا جائے گا ان کا ٹھکانہ سب سے بدتر اور وہ سب سے زیادہ گمراہ ہیں۔

اور ایمان والے متقی لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًاؕ-حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ

---

1 ...... صاوی، الملک، تحت الآیۃ: ۲۲، ۶/۲۲۰۶، تفسیر طبری، الملک، تحت الآیۃ: ۲۲، ۱۲/۱۷۱، ملتقطاً.

2 ...... بنی اسرائیل: ۹۷.

3 ...... فرقان: ۳۴.

www.dawateislami.net

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (1)

جب وہ وہاں پہنچیں گے اوراس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اوراس کے داروغے ان سے کہیں گے: تم پرسلام ہو،تم پاکیزہ رہے تو ہمیشہ رہنے کو جنت میں جاؤ۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـٕدَةَؕ-قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ(۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھ اور دل بنائے کتنا کم حق مانتے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے ،تم بہت کم شکرادا کرتے ہو۔

﴿قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ: تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔﴾ یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ اے کافرو! جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اوراس نے تمہارے لئے کان بنائے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی آیات کوسنو اوران سے نصیحت حاصل کرو، اس نے تمہارے لئے آنکھیں بنائیں تاکہ تم ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ان مَصنوعات کو دیکھو جواس کی وحدانیّت پر دلالت کرتی ہیں اوراس نے تمہارے لئے دل بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی آیات اور مَصنوعات میں غوروفکر کر سکو، لیکن تمہارا حال یہ ہے کہ تم نے اِن اعضاء سے فائدہ نہ اُٹھایا کہ جو سنا وہ نہ مانا، جو دیکھا اُس سے عبرت حاصل نہ کی اور جو سمجھا اس میں غورنہ کیا اور تم بہت کم شکرادا کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے اَعضاء سے وہ کام نہیں لیتے جس کیلئے وہ عطا ہوئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تم شرک وکفر میں مبتلا ہوگئے ہو۔ (2)

1 ……زمر: ۷۳.

2 ……صاوی، الملک، تحت الآیۃ: ۲۳، ۶/۲۲۰۷، خازن، الملک، تحت الآیۃ: ۲۳، ۴/۲۹۲، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

نعمتوں کو ان کے مقاصد میں استعمال کریں

اس آیت میں خطاب اگرچہ کفار سے ہے لیکن اس میں مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کان، آنکھ اور دل کی جو نعمت عطا کی ہے اسے انہی مقاصد کے لئے استعمال کریں جس کے لئے یہ نعمت عطا ہوئی ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور سن کر اس سے منہ نہ پھیرو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے کہا: ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٴُـوْلًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی دی ہوئی ہر نعمت کو اس کے مقصد میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

1 ......انفال: ۲۰، ۲۱۔ 2 ......بنی اسرائیل: ۳۶۔ 3 ......حم السجدۃ: ۲۲۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا۔

﴿ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ: تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ فرمادیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہی ہے جس نے گفتگو میں تمہاری زبانوں ،تمہارے رنگوں ،تمہارے لباسوں، تمہاری شکلوں اور صورتوں کے مختلف ہونے کے ساتھ تمہیں زمین کے کونے کونے میں پھیلایا اور تم (قیامت کے دن اپنے اعمال کے) حساب اور (ان کی) جزا کے لئے اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔[1]

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو۔ تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ کہتے ہیں: یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ)۔ تم فرماؤ: یہ علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں۔

﴿ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ: اور وہ کہتے ہیں: یہ وعدہ کب آئے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار مسلمانوں سے مذاق اور محض دل لگی کے طور پر کہتے تھے کہ اگر تم قیامت یا عذاب کی خبر دینے میں سچے ہو، تو بتاؤ ان کا ظہور کب ہوگا؟ اللہ تعالٰی نے ان کا جواب دیتے ہوئے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ اے مخلوق میں سب سے بڑے عالم! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ اس کا علم تو اللہ

1 ......ابن کثیر، الملک، تحت الآیۃ: ۲۴، ۸/۲۰۲، مدارک، الملک، تحت الآیۃ: ۲۴، ص۱۲۶۵، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

تعالیٰ ہی کے پاس ہے، میں تو عذاب اور قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سنا تا ہوں اور مجھے اتنے ہی کام کا حکم دیا گیا ہے، اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے اس لئے وقت کا بتانا میری ذمہ داری نہیں۔[1]

﴿ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ : تم فرماؤ: یہ علم تو اللّٰہ ہی کے پاس ہے۔﴾ یاد رہے کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت کا علم نہیں دیا کیونکہ یہاں یہ نہ فرمایا کہ مجھے علم نہیں دیا گیا بلکہ یہ فرمایا کہ یہ حقیقی و ذاتی علم تو اللّٰہ ہی کے پاس ہے، اور ایسے انداز میں بات اس وقت بھی کہی جاتی جب معلومات ہونے کے باوجود بتانا نہ ہو۔ حق یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت کا علم دیا ہے اور اس پر وہ تمام اَحادیث شاہد ہیں جن میں آپ نے قیامت کی علامات ارشاد فرمائیں حتّٰی کہ سال بتانے کے علاوہ وقت، دن اور مہینہ بھی بتادیا۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓــٴَـتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب اسے پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور ان سے فرمایا جائے گا یہ ہے جو تم مانگتے تھے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی ہے وہ عذاب جو تم مانگتے تھے۔

﴿ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً : پھر جب وہ اسے قریب دیکھیں گے۔﴾ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کفار آخرت میں اس عذاب کو اپنے قریب دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو کافروں کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے اور وحشت و غم سے ان کی صورتیں خراب ہو جائیں گی اور جہنم کے فرشتے ان سے کہیں گے یہ وہ عذاب ہے جو مذاق کے طور پر تم مانگتے تھے

1 ...... مدارک، الملك، تحت الآیة: ۲۵-۲۶، ص۱۲۶۵، روح البیان، الملك، تحت الآیة: ۲۵-۲۶، ۱۰/۹۵-۹۶، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ، اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی۔ (1)

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَاۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر اللّٰہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچالے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر اللّٰہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کون ہے جو کافروں کو دردناک عذاب سے بچالے گا؟

﴿قُلْ: تم فرماؤ۔﴾ کفارِ مکہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی وفات کی آرزو رکھتے تھے، اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان کفار سے فرمادیں کہ ہم مومن ہیں اور دو اچھی چیزوں میں سے ایک کے مُنتظر ہیں (1) تمہاری آرزو کے مطابق اللّٰہ تعالیٰ مجھے اور میرے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو وفات دیدے تو (اس میں بھی ہمارا فائدہ ہے کہ) ہم جنت میں چلے جائیں گے۔ (2) اللّٰہ تعالیٰ تمہارے مقابلے میں ہماری مدد فرما کر ہم پر رحم فرمائے اور ہماری عمریں دراز کردے۔ دونوں صورتوں میں فائدہ ہمارا ہی ہے اب تم بتاؤ کہ وہ کون ہے جو تمہیں اللّٰہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے بچالے گا؟ تمہیں تو بہرحال اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہے، ہماری وفات تمہیں کیا فائدہ دے گی۔ (2)

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَاۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ

1 ......مدارك، الملك، تحت الآية: ۲۷، ص ۱۲۶۵، روح البيان، الملك، تحت الآية: ۲۷، ۱۰/۹٦، ملتقطاً.

2 ......مدارك، الملك، تحت الآية: ۲۸، ص ۱۲۶۵، ملخصاً.

www.dawateislami.net

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا تو اب جان جاؤ گے کون کھلی گمراہی میں ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: وہی رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے اسی پر بھروسہ کیا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ کون کھلی گمراہی میں ہے؟

﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ: تم فرماؤ: وہی رحمٰن ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان مشرکین سے فرمادیں کہ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں وہی رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اسی کی عبادت کرتے ہیں اور تم اس کے ساتھ کفر کرتے ہو اور ہم نے اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے تمام اُمور اس کے سپرد کر دیئے ہیں اور جب تم پر عذاب نازل ہوگا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ ہم گمراہی میں تھے یا تم۔ (1)

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لادے؟

﴿قُلْ: تم فرماؤ۔﴾ اس آیت میں اللّٰہ تعالٰی نے دلیل کے طور پر اپنی ایک نعمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان مشرکین سے فرمادیں کہ اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے اور اتنی گہرائی

1 ……خازن، الملك، تحت الآية: ۲۹، ۴/۲۹۲، مدارك، الملك، تحت الآية: ۲۹، ص۱۲٦۵، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے بھی ہاتھ نہ آ سکے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لادے کہ اُس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے۔ اس کے جواب میں وہ ضرور کہیں گے کہ یہ صرف اللّٰہ تعالٰی ہی کی قدرت میں ہے تو اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ بت جو کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے انہیں کیوں عبادت میں اُس قادرِ برحق کا شریک کرتے ہو۔ (1)

1 ......خازن، الملك، تحت الآية: ٣٠، ٤/ ٢٩٣.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْقَلَم

سورۂ قلم کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ قلم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 52 آیتیں ہیں۔

”قلم“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ارشاد فرمائی، اس مناسبت سے اس کا نام ”سورۂ قلم“ رکھا گیا۔ اس سورت کا ایک نام ”سورۂ نون“ بھی ہے اور یہ نام اس سورت کی پہلی آیت کی ابتدا میں مذکور حرف ”نٓ“ کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورۂ قلم کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان اور ان کے عظیم مقام کو ظاہر فرمایا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)......کافروں نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے انہیں مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے قلم اور اس کے لکھے ہوئے کی قسم ذکر کر کے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کفار کے اس الزام کی نفی فرمائی، اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بے انتہاء اجر و ثواب ملنے کی بشارت دے کر تسلی دی اور ان سے فرمایا کہ بیشک تم عظمت و بزرگی والے اخلاق پر ہو، اس کے بعد مجموعی طور پر کفار کے 16 اور جس کافر نے گستاخی کی

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ ن، ٤/٢٩٣.

www.dawateislami.net

اس کے 10 عیب بیان کرکے اسے ذلیل ورُسوا کردیا۔

(2)......کفارِ مکہ کے سامنے ایک باغ والوں کی مثال بیان کی گئی کہ جب انہوں نے اللّٰہ تعالٰی کی نعمتوں کی ناشکری کی اور حقداروں کوان کا حق نہ دینے کا عزم کیا تو اللّٰہ تعالٰی نے اس باغ کو جلا کر خاکستر کر دیا، اور انہیں بتایا گیا کہ جو اللّٰہ تعالٰی کی حدوں سے تجاوُز کرے اور اس کے حکم کی مخالفت کرے تو اس کے لئے بھی اللّٰہ تعالٰی کی ایسی ہی سزا ہوتی ہے، لہٰذا وہ ہوش میں آئیں اور اپنا انجام خود سوچ لیں کہ دنیا کی سزا اتنی دردناک ہے تو آخرت کی سزا کیسی ہوگی۔

(3)......یہ بتایا گیا کہ کافروں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ مسلمان اور کافر ایک جیسے ہیں اور اس دعوے پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

(4)......حشر کے میدان میں کفار کی ذلت ورُسوائی بیان کی گئی اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے اور ہر حال میں حکمِ الٰہی کے انتظار و پیروی کرنے کی تلقین کی گئی اور اسی سلسلے میں حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(5)......اس سورت کے آخر میں کفار کے حسد وعناد کا ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ سیّدُ المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جہانوں کیلئے شرف کا باعث ہیں تو ان کی طرف جنون کی نسبت کس طرح کی جاسکتی ہے۔

سورۂ ملک کے ساتھ مناسبت

سورۂ قلم کی اپنے سے ماقبل سورت ’’ملک‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ملک میں اللّٰہ تعالٰی نے اپنی قدرت اور اپنے علم کی وسعت کے دلائل بیان فرمائے، مرنے کے بعد مخلوق کے دوبارہ زندہ ہونے کو ثابت فرمایا، مشرکین کو دنیا وآخرت کے دردناک عذاب سے ڈرایا اور انہیں اللّٰہ تعالٰی کی وحدانیت، موت کے بعد اٹھائے جانے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت پر ایمان لانے کی ترغیب دی اور سورۂ قلم کی ابتداء میں اللّٰہ تعالٰی نے کافروں کی طرف سے اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر لگائے گئے الزامات کا بڑے پُرجلال انداز میں جواب دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: قلم اور ان کے لکھے کی قسم۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: نٓ، قلم اور اس کی قسم جو لکھتے ہیں۔

﴿نٓ﴾ یہ حروفِ مُقَطَّعات میں سے ایک حرف ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

﴿وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ: قلم اور ان کے لکھے کی قسم۔﴾ **ایک قول** یہ ہے کہ اس آیت میں قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے لوگ لکھتے ہیں اور ''ان کے لکھے'' سے مراد لوگوں کی دینی تحریریں ہیں۔ **دوسرا قول** یہ ہے کہ قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے فرشتے لکھتے ہیں اور ''ان کے لکھے'' سے بنی آدم کے اعمال کے نگہبان فرشتوں کا لکھا مراد ہے یا ان فرشتوں کا لکھا مراد ہے جو لوحِ محفوظ سے عالَم میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات اپنے صحیفوں میں لکھتے ہیں۔ **تیسرا قول** یہ ہے کہ اس قلم سے وہ قلم مراد ہے جس سے لوحِ محفوظ پر لکھا گیا، یہ نوری قلم ہے اور اس کی لمبائی زمین و آسمان کے فاصلے کے برابر ہے، اور ''ان کے لکھے'' سے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا مراد ہے۔(1)

اس قلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوحِ محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام اُمور لکھ دیئے ہیں، جیسا کہ حضرت عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اس سے فرمایا لکھ۔ وہ عرض گزار ہوا: اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، میں کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا: ''جو کچھ ہو چکا اور جو اَبد تک ہوگا سب کی تقدیر لکھ دے۔(2)

1 ......مدارك، القلم، تحت الآية: ١، ص ١٢٦٦، خازن، ن، تحت الآية: ١، ٢٩٣/٤، جمل، القلم، تحت الآية: ١، ٧١/٨-٧٢، ملتقطاً.

2 ......ترمذی، كتاب القدر، ١٧-باب، ٦٢/٤، الحديث: ٢١٦٢.

www.dawateislami.net

اور سنن ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم سے ارشاد فرمایا ''قیامت تک جو چیزیں ہوں گی سب کی تقدیریں لکھ دے۔ (1)

مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍۚ ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تم اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں ہو۔

﴿ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ: تم اپنے رب کے فضل سے **ہرگز مجنون نہیں ہو۔**﴾ کفار نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں (گستاخی کرتے ہوئے) کہا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے! بیشک تم مجنون ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرما کر ان کی بدگوئی کا رد کرتے ہوئے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا: ''اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، قلم اور ان کے لکھے کی قسم! آپ مجنون نہیں ہیں کیونکہ آپ پر آپ کے رب تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا لطف و کرم آپ کے شاملِ حال ہے، اس نے آپ پر انعام و احسان فرمائے، نبوت اور حکمت عطا کی، مکمل فصاحت، کامل عقل، پاکیزہ خصائل اور پسندیدہ اَخلاق عطا کئے، مخلوق کے لئے جس قدر کمالات ہونا ممکن ہیں وہ سب علٰی وجہِ الکمال عطا فرمائے اور ہر عیب سے آپ کی بلند صفات ذات کو پاک رکھا اور ان چیزوں کے ہوتے ہوئے آپ مجنون کیسے ہو سکتے ہیں۔ (3)

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان

یہاں ایک نکتہ قابلِ ذکر ہے کہ قرآنِ پاک میں بکثرت مقامات پر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کفار

1 ......ابو داؤد، کتاب السنۃ، باب القدر، ٤/٢٩٨، الحدیث: ٤٧٠٠.

2 ......حجر: ٦.

3 ......خازن، ن، تحت الآیۃ: ٢، ٤/٢٩٣، تفسیر کبیر، القلم، تحت الآیۃ: ٢، ١٠/٦٠٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کی جاہلانہ گفتگو کا ذکر ہے جس کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدبخت طرح طرح سے انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں سخت کلامی اور بیہودہ گوئی کرتے اور وہ مُقَدّس حضرات اپنے عظیم حلم اور فضل کے لائق انہیں جواب دیتے، لیکن حضور سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ والا میں کفار نے جو زبان درازی کی ہے اس کا جواب زمین و آسمان کی سلطنت کے مالک رب تعالیٰ نے خود دیا ہے اور محبوبِ اکرم، مطلوبِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے خود دفاع فرمایا ہے اور طرح طرح سے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (کفار کے الزامات سے) پاکی اور براءت ارشاد فرمائی ہے اور بکثرت مقامات پر دشمنوں کے الزامات دور کرنے پر قسم یاد فرمائی، یہاں تک کہ غنی اور غنی کرنے والے رب تعالیٰ نے ہر جواب سے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بے نیاز کر دیا، اور اللّٰہ تعالیٰ کا جواب دینا حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خود جواب دینے سے بدرجہا حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے بہتر ہوا اور یہ وہ مرتبۂ عُظمٰی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ (1)

سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک عقل

نیز کفار کے اس اعتراض سے ان کی جہالت اور بیوقوفی بھی واضح ہے کیونکہ مجنون وہ ہوتا ہے جس کی عقل سلامت نہ رہے جبکہ اللّٰہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عقل مبارک تو ایسی تھی کہ کسی بشر میں اس کی مثال ملنا ممکن ہی نہیں اور اللّٰہ تعالیٰ نے جیسی عقل آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا فرمائی ہے ویسی کسی اور کو عطا ہی نہیں کی تو پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف جنون کی نسبت کرنا جہالت کے سوا اور کیا ہے۔ عقل کی تعریف اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عقل مبارک کے بارے میں بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: ''عقل کی حقیقت کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے، (لغت کی کتاب) قاموس میں کہا گیا ہے کہ عقل، چیزوں کے حسن وقباحت اور ان کے کمال ونقصان کی صفات کے علم کا نام ہے اور یہ علم عقل کے نتائج اور ثمرات سے حاصل ہوتا ہے اور عقل ایسی قوت ہے جو اس علم کا مَبدا اور سرچشمہ ہے۔ اور بیان کیا کہا جاتا ہے کہ انسان کی حرکات وسکنات میں محمود ہیئت کا نام عقل ہے، حالانکہ یہ بھی عقل کے خواص اور آثار کی قسم سے ہے۔ (عقل کی تعریف کے بارے میں) قولِ حق جسے علماء نے بیان کیا، یہ ہے کہ عقل ایک روحانی نور ہے جس سے ضروری اور

1 ......فتاوی رضویہ، ۳۰/۱۶۲-۱۶۳، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

نظری علوم معلوم ہوتے ہیں اور عقل کے وجود کا آغاز بچے کی پیدائش کے ساتھ ہے، پھر وہ رفتہ رفتہ نشو ونما پاتا ہے یہاں تک کہ بالغ ہونے کے وقت کامل ہو جاتا ہے اور حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عقل اور علم میں کمال کے اس مرتبے پر تھے کہ آپ کے علاوہ کوئی بشر اس درجے تک نہیں پہنچا، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر فیضان فرمایا ان میں سے بعض پر عقول و افکار حیران ہیں اور جو بھی آپ کے اَحوال کی کیفیتوں اور آپ کی صفاتِ حمیدہ اور محاسنِ اَفعال کی تلاش وجستجو کرتا ہے اور جوامع الکلم، حسنِ شمائل، نادر و لطیف خصائل، لوگوں کی سیاسی تدبیر، شرعی اَحکام کا اظہار و بیان، آدابِ جلیلہ کی تفاصیل، اَخلاقِ حسنہ کی ترغیب و تحریص، آسمانی کتابوں اور ربانی صحیفوں پر آپ کا عمل، گزشتہ امتوں کے تاریخی حالات، سابقہ دنوں کے اَحوال، کہاوتوں اور ان کے وقائع اور احوال کا بیان، اہلِ عرب جو کہ چوپایوں اور درندوں کی مانند تھے، جن کی طبیعتیں جہل و جفا اور نادانی و شقاوت کی بنا پر مُتَنَفِّر اور دور رہنے والی تھیں، ان کی اصلاح و تدبیر، ان کے ظلم و جفا اور ایذا و تکلیفوں پر آپ کا صبر و تحمل، پھر ان کو علم و عمل، حسنِ اَخلاق اور اعمال میں انتہائی درجے تک پہنچانا، انہیں دنیا و آخرت کی سعادتوں سے بہرہ ور کرنا پھر کس طرح ان کا ان سعادتوں کو اپنے نفسوں پر اختیار کرنا اور ان کا اپنے گھروں، دوستوں، عزیزوں کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوشنودی کی خاطر چھوڑ دینا۔ ان سب چیزوں کا اگر کوئی مطالعہ کرے تو وہ جان لے گا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عقل کامل اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عمل کس مرتبہ و مقام پر تھا۔ جو بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحوال شریف کو ابتداء سے انتہا تک مطالعہ کرے گا وہ دیکھے گا کہ پروردگارِ عالَم نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کتنا علم عطا فرمایا اور آپ پر اس کا کتنا فیضان ہے اور مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ یعنی گزشتہ و آئندہ کے علوم و اَسرار بدیہی طور پر کس طرح حاصل ہیں تو وہ شک وشبہ اور وہم و خیال کے بغیر علمِ نبوت کو جان لے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدح وثنا اور وفورِ علم کے بارے میں فرمایا:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۗ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

حضرت وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جو کہ تابعی، سند کے حوالے سے قابلِ اعتماد، ہمیشہ سچ بولنے والے

1 ……نساء: ۱۱۳.

www.dawateislami.net

عالِم، صاحبِ کُتب واَخبار تھے ’’فرماتے ہیں کہ میں نے مُتَقَدِّمین کی 71 کتابیں پڑھی ہیں، میں نے ان تمام کتابوں میں پایا کہ حق سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے دنیا کے آغاز سے لے کر دنیا کے انجام تک تمام لوگوں کو جس قدر عقلیں عطا فرمائی ہیں ان سب کی عقلیں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عقلِ مبارک کے مقابلے میں یوں ہیں جیسے دنیا بھر کے ریگستانوں کے مقابلے میں ایک ذرہ ہے، آپ کی رائے ان سب سے افضل واعلیٰ ہے۔

عوارفُ المعارف میں بعض علماء سے نقل کیا ہے ’’پوری عقل کے سو حصے ہیں، ان میں سے ننانوے حصے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں ہیں اور ایک حصہ تمام مسلمانوں میں ہے۔

بندۂ مسکین کہتا ہے (یعنی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں) کہ اگر وہ یوں کہیں کہ عقل کے ہزار حصے ہیں جن میں سے نوسو ننانوے حصے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں ہیں اور ایک حصہ تمام لوگوں میں ہے تو اس کی بھی گنجائش ہے، اس لئے کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں بے انتہا کمال ثابت ہے تو (آپ کی شان میں معبود ہونے کے علاوہ) جو کچھ بھی کہا جائے گا بجا ہوگا۔ اس پر اگر حاسدوں کا سینہ جلے اور گمراہوں کا دل تنگ ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

اور فرمایا:

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔ (3)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

ملکِ خاصِ کبریا ہو مالکِ ہر ما سوا ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو عقلِ عالَم سے ورا ہو

1 ...... کوثر: ۱۔
2 ...... کوثر: ۳۔
3 ...... مدارج النبوہ، باب دوم در بیان اخلاق وصفا، وصل در بیان عقل وعلم، ۱/۵۳۔

www.dawateislami.net

وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍۚ(۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یقیناً تمہارے لیے ضرور بے انتہا ثواب ہے۔

﴿وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ: اور **یقیناً تمہارے لیے ضرور بے انتہا ثواب ہے۔**﴾ ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ضرور تمہارے لیے رسالت کی تبلیغ، نبوت کے اِظہار، مخلوق کو اللّٰہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بے ہودہ باتوں، اِفتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا بے انتہاء ثواب ہے لہٰذا کفار جو آپ کی طرف جنون کی نسبت کر رہے ہیں آپ اسے خاطر میں نہ لائیے اور رسالت کی تبلیغ کے اہم کام کو جاری رکھئے۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ’’حق جَلَّ وَ عَلَا نے فرمایا:

وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ — اور بے شک تیرے لیے اجر بے پایاں ہے۔

کہ تو ان دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم وکرم سے پیش آتا ہے۔ مجنون تو چلتی ہوا سے اُلجھا کرتے ہیں، تیرا سا حِلم وصبر کوئی تمام عالَم کے عقلاء میں تو بتا دے۔[2]

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ملنے والا ثواب

یاد رہے کہ تمام مسلمانوں کی نیکیوں کا ثواب اضافے در اضافے کے ساتھ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامۂ اعمال میں درج ہوتا ہے، مثال کے طور پر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جتنے لوگوں کو مسلمان کیا تو انہیں مسلمان کرنے کا ثواب حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ملے گا اور ان کے تمام نیک اعمال کا ثواب ان کے ساتھ ساتھ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی ملے گا، اسی طرح ان مسلمانوں نے آگے جتنے لوگوں کو مسلمان کیا تو اُن کو مسلمان کرنے کا اور ان کی نیکیوں کا ثواب اِن مسلمانوں کو بھی ملے گا اور ان کے ثواب کے ساتھ مل

1 ......خازن، ن، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۲۹۴۔

2 ......فتاوی رضویہ، ۳۰/۱۶۴۔

www.dawateislami.net

کر اضافے کے ساتھ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی ملے گا، اسی طرح قیامت تک سلسلہ در سلسلہ جتنے لوگ مسلمان ہوتے جائیں گے اور نیک اعمال کرتے جائیں گے سب کے مسلمان ہونے اور نیک اعمال کرنے کا ثواب بے انتہا اضافے کے ساتھ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی ملے گا۔ اسی طرح کا مضمون علامہ عبد الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ''فیض القدیر'' کی جلد نمبر 11 کے صفحہ نمبر 5789 پر امام مقریزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ اور ہدایت کی دعوت دینے والوں اور دین میں اچھا طریقہ جاری کرنے والوں کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجروں میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (1)

اور حضرت جریر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے مسلمانوں میں کسی نیک طریقے کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے مسلمانوں میں کسی برے طریقے کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (2)

سیّد العالمین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صبر، حلم اور عفو و درگزر

یہاں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صبر، حلم اور عفو و درگزر کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو، چنانچہ حدیث اور سیرت کی کتابوں میں مذکور ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی سے اپنی ذات کا بدلہ نہیں لیا بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زیادتی کرنے والوں کے عمل پر حلم اور صبر کا مظاہرہ کرتے اور ان سے درگزر فرماتے حتّٰی کہ جان کے دشمنوں کو بھی معاف کر دیا کرتے تھے، چنانچہ یہاں اختصار کے ساتھ اس کی چار مثالیں ملاحظہ ہوں:

1 ......مسلم، کتاب العلم، باب من سنّ سنة حسنة... الخ، ص١٤٣٨، الحديث: ١٦(٢٦٧٤).

2 ......مسلم، کتاب العلم، باب من سنّ سنة حسنة... الخ، ص١٤٣٧، الحديث: ١٥(١٠١٧).

www.dawateislami.net

(1)......لبید بن اعصم یہودی نے جب آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جادو کیا تو اس کے بارے میں معلوم ہوجانے کے باوجود بھی اسے کوئی سزا نہ دی۔

(2)......یہودی عورت زینب نے گوشت میں زہر ملا کر آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کھلا دیا تو اپنی ذات کی وجہ سے اس سے کوئی بدلہ نہ لیا البتہ جب اس زہر کے اثر سے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ انتقال فرما گئے تو اس عورت پر شرعی سزا نافذ فرمائی۔

(3)......غورث بن حارث نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کی کوشش کی تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر غالب آجانے کے باوجود اسے معاف کر دیا۔

(4)......کفارِ مکہ نے وہ کونسا ایسا ظالمانہ برتاؤ تھا جو آپ کے ساتھ نہ کیا ہو لیکن فتحِ مکہ کے دن جب یہ سب جبّارانِ قریش مہاجرین وانصار کے لشکروں کے محاصرہ میں مجبور ہو کر حرمِ کعبہ میں خوف اور دہشت سے کانپ رہے تھے اور انتقام کے ڈر سے ان کے جسم کا رُواں رُواں لرز رہا تھا تو رسولِ رحمت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان مجرموں کو یہ فرما کر چھوڑ دیا کہ جاؤ آج تم سے کوئی مُؤاخذہ نہیں، تم سب آزاد ہو۔

مختصر یہ کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پوری سیرتِ طیبہ میں صبر، حلم اور عفو ودرگزر کی اتنی مثالیں موجود ہیں کہ جنہیں شمار کیا جائے تو ایک انتہائی ضخیم کتاب مُرَتَّب ہو سکتی ہے۔

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو۔

﴿ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ: اور بیشک تم یقیناً عظیم اَخلاق پر ہو۔﴾ علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''یہ آیت گویا کہ ''مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ'' کی تفسیر ہے کیونکہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے قابلِ تعریف اَخلاق اور پسندیدہ اَفعال آپ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر تھے اور جس کی ایسی شان ہو اس کی طرف جنون کی نسبت کرنا درست نہیں۔ (1)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: حق جَلَّ وَ عَلَا نے فرمایا: ''وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ'' اور بے شک تو بڑے عظمت والے ادب تہذیب پر ہے کہ ایک حلم وصبر کیا، تیری جو خصلت ہے اس درجہ عظیم و باشوکت ہے کہ اَخلاقِ عاقلانِ جہان مُجتمع ہو کر اس کے ایک شمّہ (یعنی قلیل مقدار) کو نہیں پہنچتے، پھر اس سے بڑھ کر اندھا کون جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے۔ (2)

حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے مبارک اَخلاق

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ کریمہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اے حبیب! اللہ کی کتنی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ ترش مزاج، سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرور آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔

اور حضرت جابر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اخلاق کے درجات مکمل کرنے اور اچھے اعمال کے کمالات پورے کرنے کے لیے مجھ کو بھیجا۔ (4)

اور حضرت سعد بن ہشام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے دریافت کیا: اے اُمُّ المومنین! رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا، مجھے رسولُ اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کے بارے میں بتائیے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے فرمایا: ''کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی:

1 ......خازن، ن، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۲۹۴.

2 ......فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۶۴-۱۶۵۔

3 ......اٰل عمران: ۱۵۹.

4 ......شرح السنۃ، کتاب الفضائل، باب فضائل سید الاولین والآخرین...الخ، ۷/۹، الحدیث: ۳۵۱۶.

www.dawateislami.net

کیوں نہیں! تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خُلْق قرآن ہی تو ہے۔[1]

اور علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ''حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ محاسنِ اَخلاق کے تمام گوشوں کے جامع تھے۔ یعنی حلم وعفو، رحم وکرم، عدل وانصاف، جود وسخاء ایثار وقربانی، مہمان نوازی، عدمِ تشدُّد، شجاعت، ایفاءِ عہد، حسنِ معاملہ، صبر وقناعت، نرم گفتاری، خوش روئی، مِلنساری، مساوات، غمخواری، سادگی و بے تکلُّفی، تواضع و اِنکساری اور حیاداری کی اتنی بلند منزلوں پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فائز و سرفراز ہیں کہ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک جملے میں اس کی صحیح تصویر کھینچتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ '' کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن ''یعنی تعلیماتِ قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق تھے۔[2]

اور علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاق تمام اَخلاقی اچھائیوں کا جامع ہے اور اللّٰہ تعالٰی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شکر، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خُلّت، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اخلاص، حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وعدے کی سچائی، حضرت یعقوب اور حضرت ایوب عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا صبر، حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عذر، حضرت سلیمان اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عاجزی اور ان کے علاوہ تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَخلاق عطا فرمائے اور یہ وہ مقام ہے جو تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سے صرف سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا ہوا ہے۔[3]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

علم اور عمل دونوں اعتبار سے کامل اور جامع شخصیت

یہاں ایک نکتہ قابلِ ذکر ہے، اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علمِ مبارک کے بارے میں ارشاد فرمایا:

1 ......مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جامع صلاة الليل... الخ، ص٣٧٤، الحديث: ١٣٩(٧٤٦).

2 ......سیرتِ مصطفٰی، ص٦٠٠۔

3 ......روح البيان، ن، تحت الآية: ٤، ١٠/١٠٦.

www.dawateislami.net

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عمل مبارک کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

ترجمۂ کنزالعرفان: اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ سیدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ علم اور عمل دونوں اعتبار سے کامل اور جامع ہیں۔

سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ کریمہ سے متعلق ایک عظیم واقعہ

ویسے تو اَحادیث اور سیرت کی کتابوں میں سیدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ کریمہ کے بے شمار واقعات مذکور ہیں جنہیں اِختصار کے ساتھ بھی یہاں بیان کرنا ممکن نہیں، البتہ ہم ایک ایسا واقعہ ذکر کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے تو بڑے سہی چھوٹے بچے تک بھی تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ کریمہ سے بہت متأثر تھے اور کسی صورت بھی آپ کے دامنِ اقدس سے جدائی اُنہیں برداشت نہ تھی۔ چنانچہ حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمانۂ جاہلیّت میں اپنی والدہ کے ساتھ ننھیال جا رہے تھے کہ بنوقین نے وہ قافلہ لوٹ لیا اور حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ میں لا کر بیچ دیا۔ حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے ان کو خرید لیا۔ جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نکاح حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہوا تو انہوں نے زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بطورِ ہدیہ پیش کر دیا۔ حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کو ان کی جدائی کا بہت صدمہ تھا اور وہ حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جدائی میں اَشعار پڑھتے اور روتے ہوئے ڈھونڈتے پھرا کرتے تھے۔ اتفاق سے ان کی قوم کے چند لوگوں کا حج کی غرض سے مکہ جانا ہوا تو وہاں انہوں نے حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پہچان لیا اور جب وہ حج سے واپس گئے تو انہوں نے حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خیر و خبر ان کے باپ کو سنائی۔ حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے باپ اور چچا فدیہ کی رقم لے کر ان کو غلامی سے چھڑانے

1 ...... النساء: ١١٣۔

www.dawateislami.net

کی خاطر مکہ مکرمہ میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا: اے ہاشم کی اولاد! اپنی قوم کے سردار! تم لوگ حرم کے رہنے والے ہو اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے پڑوسی ہو، تم خود قیدیوں کو رہا کراتے ہو، بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہو۔ ہم اپنے بیٹے کی طلب میں تمہارے پاس پہنچے ہیں ہم پر احسان فرماؤ اور کرم کرو۔ فدیہ قبول کرو اور اس کو رہا کردو بلکہ جو فدیہ ہو اس سے زیادہ لے لو۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بس اتنی سی بات ہے! عرض کیا حضور! بس یہی عرض ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: زید کو بلاؤ اور اس سے پوچھ لو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر فدیہ ہی کے وہ تمہاری نذر ہے اور اگر نہ جانا چاہے تو میں ایسے شخص پر جبر نہیں کر سکتا جو خود نہ جانا چاہے۔ چنانچہ حضرت زید رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ بلائے گئے اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم ان کو پہچانتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں پہچانتا ہوں یہ میرے باپ ہیں اور یہ میرے چچا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میرا حال بھی تمہیں معلوم ہے۔ اب تمہیں اختیار ہے کہ میرے پاس رہنا چاہو تو میرے پاس رہو، ان کے ساتھ جانا چاہو تو اجازت ہے۔ حضرت زید رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: حضور! میں آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقابلے میں بھلا کس کو پسند کر سکتا ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے لئے باپ کی جگہ بھی ہیں اور چچا کی جگہ بھی ہیں۔ ان دونوں باپ چچا نے کہا کہ زید! غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو؟ باپ چچا اور سب گھر والوں کے مقابلہ میں غلام رہنے کو پسند کرتے ہو؟ حضرت زید رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے ان میں ایسی بات دیکھی ہے جس کے مقابلے میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کر سکتا۔ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب یہ جواب سنا تو ان کو گود میں لے لیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ حضرت زید رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کے باپ اور چچا بھی یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور خوشی سے ان کو چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ (1)

اَخلاقِ حَسنہ کی تعلیم

حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ کریمہ کی عظمت و بزرگی کا ایک پہلو اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی امت کو بھی اَخلاقِ حَسنہ اپنانے کی تعلیم اور ترغیب دی ہے، اس سے متعلق یہاں 4 اَحادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ

1 ......الاصابہ فی تمییز الصحابہ، حرف الزای المنقوطۃ، زید بن حارثۃ بن شراحیل الکعبی، ۲/۴۹۵۔

www.dawateislami.net

(1)......حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھا وہ ہے جس کے اَخلاق سب سے زیادہ اچھے ہیں۔ (1)

(2)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’بندہ حسنِ اخلاق کی وجہ سے دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والوں کا درجہ پالیتا ہے۔ (2)

(3)......حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’میزانِ عمل میں حسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں۔ (3)

(4)......حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا ’’کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میری مجلس کے قریب ہو گا۔ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیوں نہیں! ارشاد فرمایا ’’یہ وہ شخص ہو گا جس کے اَخلاق تم میں سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔ (4)

فَسَتُبْصِرُ وَ یُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں کون مجنون تھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو جلد ہی تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں کون مجنون تھا۔

﴿ فَسَتُبْصِرُ: تو جلد ہی تم بھی دیکھ لو گے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر لگائے گئے کفار کے الزام کا جواب دیا اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان کو بیان کیا اور اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب دنیا میں

---

1 ......مسند امام احمد، مسند البصریین، حدیث جابر بن سمرۃ، ۷/ ۴۱۰، الحدیث: ۲۰۸۷۴.

2 ......معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/ ۳۷۲، الحدیث: ۶۲۸۳.

3 ......ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/ ۳۳۲، الحدیث: ۴۷۹۹.

4 ......مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۷۹، الحدیث: ۷۰۵۶.

www.dawateislami.net

ان پر آپ کے معاملے کی حقیقت ظاہر ہوگی اور آپ کفار کو قتل کرکے اور ان کے مال بطورِ غنیمت حاصل کر کے ان پر غالب ہوں گے اور جب قیامت کے دن حق باطل سے ممتاز ہو جائے گا تو آپ بھی جان جائیں گے اور کفارِ مکہ بھی جان لیں گے کہ جنون آپ پر تھا یا وہ خود مجنون اور پاگل تھے۔[1]

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۪ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۝۷

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے اسے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ ہدایت والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

﴿اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ: بیشک تمہارا رب **ہی** خوب جانتا ہے اسے جو اس کی راہ سے بہکا۔﴾ یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو حقیقت میں مجنون ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو میرے راستے سے بہک گئے کیونکہ انہوں نے اپنی عقلوں سے فائدہ نہیں اٹھایا اور جو کچھ رسول لے کر آئے ان میں اپنی عقلوں کو استعمال نہیں کیا، اور آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو درحقیقت عقلمند ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو میرے راستے پر ہیں۔[2]

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ ۝۸ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ۝۹

ترجمۂ کنزالایمان: تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا۔ وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑجائیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو تم جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا۔ انہوں نے تو یہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ

---

1 ……جلالین مع صاوی، ن القلم، تحت الآیۃ: ۵-۶، ۶/۲۲۱۱-۲۲۱۲۔

2 ……مدارک، القلم، تحت الآیۃ: ۷، ص۱۲۶۷، البحر المحیط، القلم، تحت الآیۃ: ۷، ۸/۳۰۳، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

بھی نرم پڑ جائیں۔

﴾فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ: تو تم جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا۔﴿ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ پر یہ سب واضح ہو چکا ہو تو آپ اُن کی اِس بات کو نہ ماننے پر ثابت قدم رہیں کہ آپ انہیں (شرک سے روکنے اور بتوں کی مذمت کرنے سے) باز آ جائیں تا کہ ہم بھی آپ کی (مخالفت کرنے سے) باز آ جائیں، کیونکہ ان مشرکین کی خواہش اور آرزو یہ ہے کہ آپ اپنے دین میں ان کے لئے اس طرح نرمی کر لیں کہ آپ ان کی بات مان کر ان کے بتوں کی پوجا کر لیں تو وہ بھی آپ کی بات مان کر آپ کے رب تعالٰی کی عبادت کے معاملے میں نرمی کر لیں گے۔ (1)

﴾وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ: انہوں نے تو یہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔﴿ مُداہَنَت یہ ہے کہ اپنی دنیا کی خاطر دین کے احکام میں خلافِ شرع نرمی برتنا جیسے لالچ کی وجہ سے یا کسی کے مرتبے کی رعایت کرتے ہوئے اسے برائی سے منع نہ کرنا یا منع کرنے پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں اس کی برائی کو دل میں برا نہ جاننا اور مدارات یہ ہے کہ دین یا دنیا کی بہتری کے لئے کسی کے ساتھ دُنْیَوی معاملات سرانجام دینا جیسے کسی فاسق و گناہگار شخص کے گناہ کو دل میں برا جانتے ہوئے اس کے شر سے بچنے کے لئے یا اس نیت سے اس کے ساتھ نرم لہجے سے گفتگو کرنا اور خوش روئی سے پیش آنا کہ یہ اچھے اَخلاق سے مُتأثر ہو کر گناہوں سے باز آ جائے گا۔

ہر مسلمان کو دین کے معاملے میں پختہ ہونا چاہئے

لہٰذا ہر مسلمان کو اپنے دین کے معاملے میں پختہ ہونا چاہیے اور دین کے معاملات میں کسی طرح کی نرمی اور رعایت سے کام نہیں لینا چاہئے لیکن افسوس کہ آج کل مسلمان اپنے نفسانی معاملات میں تو انتہائی سختی سے کام لیتے ہیں اور کسی طرح کی رعایت کرنے پر تیار نہیں ہوتے جبکہ دین کے معاملے میں بہت نرم اور پلپلے نظر آتے ہیں، کسی کو برائی کرتے ہوئے، اسلام کے احکامات کو پامال کرتے ہوئے اور اسلام کے احکامات کا مذاق اُڑاتے ہوئے دیکھ کر، اسے روکنے پر قادر ہونے کے باوجود اس کی رعایت کرتے ہوئے یا کسی لالچ کی وجہ سے اسے نہیں روکتے اور جب کسی سے

1 ...... روح البیان، ن، تحت الآیۃ: ۸-۹، ۱۰/۱۰۹، ابو سعود، ن، تحت الآیۃ: ۸-۹، ۵/۷۵۳، تفسیر طبری، ن، تحت الآیۃ: ۸-۹، ۱۰/۱۰۹، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

اپنی ذات کو تکلیف پہنچے یا ان کا کوئی نقصان کر بیٹھے تو خوب شور مچاتے ہیں اور بعض مسلمان کہلانے والے تو ایسے ہیں کہ یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر کفار سے دوستی اور محبت کے رشتے قائم کرتے، ان کی خاطر اسلام کے بعض احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے، ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کی مذہبی رسومات کا اہتمام کرتے، ان کے ہاں ان کی مذہبی رسومات میں شرکت کرتے، انہیں مساجد میں بلوا کر اور مسلمانوں سے اونچا بٹھا کر مسلمانوں کو ان کی تقریریں سنواتے اور ان سے اتحاد اور یگانگت کرنے کی کوششیں کرتے اور دیگر مسلمانوں کو اس کی ترغیب دینے کے لئے باقاعدہ پروگرام منعقد کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار و مشرکین سے دوستی کرنے اور ان سے محبت کا رشتہ اُستوار کرنے سے منع کیا اور اس سے بچنے کا حکم دیا ہے اور کفار سے دوستی اور محبت کرنے کو منافقوں کی خصلت بتایا ہے، چنانچہ منافقوں کی اس خصلت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَىٕنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًاۙ-وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْؕ-وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ قسم ہے اگر تم نکالے گئے تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

اور مسلمانوں سے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَۚ-وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنالیا ہے انہیں اور کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔

اور ارشاد فرمایا:

1 ......حشر: ۱۱۔
2 ......مائدہ: ۵۷۔

www.dawateislami.net

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَؕ-اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت قائم کرلو۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ-وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَۚ-وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةًؕ-وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗؕ-وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ کہ تمہیں ان سے کوئی ڈر ہو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

اور کفار سے دوستی کرنے والے منافقوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَاۙﰳ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَؕ-اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: منافقوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ تو تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے۔

1 ......النساء: ۱۴۴۔
2 ......توبہ: ۲۳۔
3 ......اٰل عمران: ۲۸۔
4 ......النساء: ۱۳۸، ۱۳۹۔

www.dawateislami.net

اور برائی ہوتی دیکھ کراس سے نہ روکنے والوں کے بارے میں حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ تعالیٰ کی حدود میں نرمی برتنے والے اوران میں مبتلاء ہونے والے کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اوپر والا، نیچے والوں کو پانی کے لئے اوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، اوپر والوں (کو نیچے والوں کے پانی لے کر گزرنے کی وجہ سے اَذِیَّت پہنچی اور انہوں) نے اسے زحمت شمار کیا تو نیچے والوں (میں سے ایک شخص) نے کلہاڑہ لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے لگا، اوپر والے اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارا نہیں (اس لئے میں کشتی میں سوراخ کر رہا ہوں تاکہ مجھے پانی حاصل ہو جائے اور تمہاری تکلیف دور ہو جائے) پس اگر انہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اسے (ڈوبنے سے) بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اسے چھوڑ دیا (اور سوراخ کرنے سے منع نہیں کیا) تو اسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو ہلاک کر بیٹھیں گے۔ (1)

اور حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب تم پر ایسے بادشاہ مُسَلَّط ہوں گے جن سے تم نیکی بھی دیکھو گے اور برائی بھی، تو جس نے ان کی برائی کو بُرا کہا وہ بَری ہوا اور جس نے (ان کی بُرائی کو برا کہنے کی قدرت نہ رکھنے کی وجہ سے اس برائی کو دل سے) برا سمجھا وہ بھی (ان کی برائی میں شریک ہونے کے وبال سے) سلامت رہا البتہ جو (دل سے ان کی برائی پر) راضی ہوا اور اس نے (ان کی) پیروی کی تو وہ ہلاک ہوا۔ (2)

اللّٰہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور اپنے دین پر پختگی اور اس کے احکامات پر مضبوطی سے عمل کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

نوٹ: کفار و مشرکین سے تعلقات رکھنے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر 14 میں موجود اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے رسالے ''**اَلْمَحَجَّةُ الْمُؤْتَمِنَةُ فِیْ آیَةِ الْمُمْتَحِنَةِ**'' (غیر مسلموں سے تعلقات رکھنے کی شرعی حدود کا تفصیلی بیان) کا مطالعہ فرمائیں۔

1 ......بخاری، کتاب الشھادات، باب القرعة فی المشکلات، ۲/۲۰۸، الحدیث: ۲۶۸۶۔
2 ......ترمذی، کتاب الفتن، ۷۸-باب، ۴/۱۱۷، الحدیث: ۲۲۷۲۔

www.dawateislami.net

وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍۙ(۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہر ایسے آدمی کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل۔

﴿وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ: اور ہر ایسے آدمی کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا۔﴾ اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی بات ماننے سے منع کیا اور اس ممانعت میں تمام کفار داخل ہیں، اب یہاں کفر کے علاوہ مزید عیوب بیان کر کے دوبارہ منع کیا جا رہا ہے کہ جس کافر میں یہ عیب ہوں اس کی بات بطورِ خاص نہ مانی جائے۔ یہاں آیت میں دو عیب بیان کئے گئے ہیں۔

(1)......وہ ’’ حَلَّافٍ ‘‘ ہے۔ حلّاف اسے کہتے ہیں جو حق اور باطل دونوں طرح کے معاملات میں بہت زیادہ قسمیں کھاتا ہو۔

(2)......وہ ذلیل ہے، کیونکہ بات بات پر قسمیں کھانے والا اور جھوٹی قسمیں کھانے والا لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل ہوتا ہے۔[1]

یاد رہے کہ جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت سے لے کر آیت نمبر 16 تک جو مذموم اوصاف بیان کئے گئے، یہ ولید بن مغیرہ کے ہیں، جبکہ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ اوصاف اسود بن عبد یغوث، یا اخنس بن شریق، یا ابو جہل بن ہشام کے ہیں۔[2]

بات بات پر قسمیں اٹھانے والے نصیحت حاصل کریں

اس آیت سے ان مسلمانوں کو بھی نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جو بات بات پر اللہ تعالیٰ کی یا قرآن کی قسمیں اٹھانا شروع کر دیتے ہیں اور بسا اوقات جھوٹے ہونے کے باوجود بھی کثرت کے ساتھ قسمیں کھاتے نظر آتے ہیں

1......تفسیر کبیر، القلم، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۰/۶۰۳-۶۰۴، ملخصاً.

2......صاوی، القلم، تحت الآیۃ: ۱۰، ۶/۲۲۱۲-۲۲۱۳.

www.dawateislami.net

تا کہ کسی طرح ان کی بات کو سچ مان لیا جائے اور ان کے اس عمل کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں ان کی جو عزت اور مقام بنتا ہے وہ سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ زیادہ قسمیں کھانے اور قسموں کو دھوکا دینے اور فساد برپا کرنے کا ذریعہ بنانے سے منع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنی قسموں کی وجہ سے اللہ کے نام کو آڑ نہ بنالو۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ نہ بناؤ ورنہ قدم ثابت قدمی کے بعد پھسل جائیں گے اور تم اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے سزا کا مزہ چکھو گے اور تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہوگا۔

اور قسموں کے بدلے دنیا کا ذلیل مال لینے والوں کے بارے ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ لوگ جو اللہ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں، ان لوگوں کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور اللہ قیامت کے دن نہ تو ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے، اٰمین۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ﴿۱۱﴾

1 ...... بقرہ: ۲۲۴.

2 ...... نحل: ۹۴.

3 ...... ال عمران: ۷۷.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: سامنے سامنے بہت طعنے دینے والا، چغلی کے ساتھ اِدھر اُدھر بہت پھرنے والا۔

﴿هَمَّازٍ: بہت طعنے دینے والا۔﴾ اس آیت میں بھی دو عیب بیان کئے گئے ہیں:

(1)......وہ ''هَمَّازٍ'' ہے۔ ہمّاز اس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کے سامنے ان کے بکثرت عیب نکالے یا بہت طعنے دے۔[1]

عیب جوئی کرنے اور طعنے دینے کی مذمت

ایسے شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ[2] ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے۔

اور حضرت راشد بن سعد مقرائی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''معراج کی رات میں کچھ عورتوں اور مَردوں کے پاس سے گزرا جو اپنی پستانوں کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: اے جبریل! عَلَیْہِ السَّلَام، یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں جو لوگوں کے سامنے بہت عیب نکالتے اور طعنے دیا کرتے تھے۔[3]

(2)......وہ چغلی کے ساتھ اِدھر اُدھر بہت پھرنے والا ہے۔

چغلی کی تعریف اور اس کی مذمت

چغلی کی تعریف یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا۔[4]

1......قرطبی، القلم، تحت الآیۃ: ١١، ٩/١٧٣، الجزء الثامن عشر، ملخصاً.

2......ھُمَزَۃ: ١.

3......شعب الایمان، الرابع و الاربعون من شعب الایمان... الخ، فصل فیما ورد من الاخبار فی التشدید... الخ، ٥/٣٠٩، الحدیث: ٦٧٥٠.

4......الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الثانی، الکبیرۃ الثانیۃ والخمسون بعد المأتین: النمیمۃ، ٢/٤٦.

www.dawateislami.net

اَحادیث میں چغل خوری کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، یہاں ان میں سے 3 اَحادیث ملاحظہ ہوں،

(1)......حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔''[1]

(2)......حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللّٰہ تعالیٰ یاد آجائے اور اللّٰہ تعالیٰ کے بدترین بندے چغلی کھانے کے لئے اِدھر اُدھر پھرنے والے، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے عیب لوگوں کی خامیاں نکالنے والے ہیں۔''[2]

(3)......حضرت علاء بن حارث رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''منہ پر بُرا بھلا کہنے والوں، پیٹھ پیچھے عیب جوئی کرنے والوں، چغلی کھانے والوں اور بے عیب لوگوں میں عیب تلاش کرنے والوں کو اللّٰہ تعالیٰ (قیامت کے دن) کتوں کی شکل میں جمع فرمائے گا۔''[3]

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍۙ۝۱۲

ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، بڑا گناہگار۔

﴿مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ: بھلائی سے بڑا روکنے والا۔﴾ اس آیت میں اس کافر کے تین عیوب بیان کئے گئے ہیں:

(1)......وہ بھلائی سے بڑا روکنے والا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ (ایسا) بخیل ہے کہ نہ خود نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے اور نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دیتا ہے۔ حضرت عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس کے معنی

---

1 ......مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم النمیمۃ، ص٦٦، الحدیث: ١٦٨(١٠٥).

2 ......مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث عبد الرحمٰن بن غنم الاشعری رضی اللّٰہ تعالی عنہ، ٦/٢٩١، الحدیث: ١٨٠٢٠.

3 ......التوبیخ والتنبیہ لابی الشیخ الاصبہانی، باب البہتان وماجاء فیہ، ص٢٣٧، الحدیث: ٢١٦.

www.dawateislami.net

بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بھلائی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اُسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا۔

(2)......لوگوں پر ظلم کرنے میں حد سے بڑھنے والا ہے۔

(3)......سخت گناہگار ہے۔ (1)

عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍۙ(۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: دُرُشت خُو اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: سخت مزاج، اس کے بعد ناجائز پیداوار ہے۔

﴿**عُتُلٍّ: سخت مزاج۔**﴾ اس آیت میں اس کافر کے دو عیب بیان کئے گئے ہیں کہ وہ طبعی طور پر بدمزاج اور بدزبان ہے اور ان تمام عیوب سے بڑھ کر اس کا عیب یہ ہے کہ وہ ناجائز پیداوار ہے تو اس سے خبیث اَفعال کے صادر ہونے میں کیا تعجب ہے۔

ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ''مروی ہے کہ ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا: محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے میرے بارے میں دس باتیں بیان فرمائی ہیں، ان میں سے 9 کے بارے میں تو میں جانتا ہوں کہ وہ مجھ میں موجود ہیں لیکن ان کی یہ بات کہ میں ناجائز پیداوار ہوں، اس کا حال مجھے معلوم نہیں، اب تو مجھے سچ سچ بتادے (کہ اصل حقیقت کیا ہے) ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا۔ اِس پر اُس کی ماں نے کہا کہ ''تیرا باپ نامرد تھا، اس لئے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ جب وہ مرجائے گا تو اس کا مال دوسرے لوگ لے جائیں گے، تو (اس چیز سے بچنے کے لئے) میں نے ایک چَرواہے کو اپنے پاس بلالیا اور تو اس چَرواہے کی اولاد ہے۔ (2)

---

1 ......خازن، ن، تحت الآیۃ: ۱۲، ۲۹۵/۴، صاوی، القلم، تحت الآیۃ: ۱۲، ۲۲۱۳/۶، قرطبی، القلم، تحت الآیۃ: ۱۲، ۱۷۴/۹، الجزء الثامن عشر، تفسیر کبیر، القلم، تحت الآیۃ: ۱۲، ۶۰۴/۱۰، ملتقطاً۔

2 ......مدارک، القلم، تحت الآیۃ: ۱۳، ص۱۲۶۷۔

www.dawateislami.net

سیدالمرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ محبوبیت

اس سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت، شانِ محبوبیت اور بارگاہِ الٰہی میں آپ کا مقام معلوم ہوتا ہے کہ ولید نے اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا کہ (مَعَاذَ اللّٰہ) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجنون ہیں، اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس وہ عیوب ظاہر فرما دیئے جو واقعی اس میں موجود تھے اور ان میں سے ایک عیب یعنی حرامی ہونا ایسا تھا کہ یہ اس آیت کے نازل ہونے سے ہی معلوم ہوا ورنہ اب تک اس کے بارے میں سب یہی سمجھتے تھے کہ وہ خاندانِ قریش سے ہے۔

نوٹ: یادر ہے کہ یہاں تک 9 عیب بیان ہوئے جبکہ دسویں عیب کا ذکر اگلی آیات میں ہے۔

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہتا ہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس بنا پر (بات نہ مانو) کہ وہ مال اور بیٹوں والا ہے۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

﴿اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ: کہ وہ مال اور بیٹوں والا ہے۔﴾ اس آیت کا تعلق اسی سورت کی آیت نمبر 10 سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ان عیبوں کے ہونے کے ساتھ آپ اس کافر کی بات نہ مانیں کہ وہ مالدار اور بیٹوں والا ہے۔ اور اس آیت کا تعلق اس کے بعد والی آیت سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا معنی یہ ہوگا کہ وہ کافر مال اور اولاد والا ہے، تو اسے چاہئے تھا کہ ان نعمتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا اور ایمان لاتا لیکن اس لعین نے شکر کرنے کی بجائے مال اور

www.dawateislami.net

اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنا شروع کردیا اور جب اس کے سامنے قرآنِ پاک کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ اگلوں کی جھوٹی کہانیاں ہیں۔ (1)

اس صورت میں یہ ولید بن مغیرہ کا دسواں عیب بنتا ہے جبکہ مجموعی طور پر آیت نمبر 8 سے لے کر یہاں تک سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے 10 سے زیادہ عیب بیان کئے گئے ہیں۔

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ ہم اس کی سؤر کی سی تھوتھنی پر داغ لگادیں گے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے۔

﴿سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ: قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے۔﴾ اس آیت میں اس کافر کے لئے وعید بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ کر اس کا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اس کی بد باطنی کی علامت اس کے چہرے پر نمودار کردیں گے تاکہ یہ اس کیلئے عار کا سبب ہو۔ یہ خبر دنیا میں اس طرح پوری ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عیوب بیان کرکے اسے ایسا ذلیل و رُسوا کیا کہ جس طرح داغ کبھی ختم نہیں ہوتا اسی طرح اس کی ذلت بھی کبھی ختم نہ ہوئی اور آخرت میں یہ خبر اس طرح پوری ہوگی کہ جہنم میں داخل کرنے سے پہلے اس کے چہرے کو سیاہ کردیا جائے گا یا اللہ تعالیٰ اس کی ناک پر ایسی علامت بنادے گا جس سے اہلِ محشر پہچان لیں گے کہ یہی وہ کافر ہے جو دینِ حق کا انکار کرنے میں اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عداوت رکھنے میں پیش پیش تھا۔ (2)

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا

1 ......مدارك، القلم، تحت الآية: ١٤-١٥، ص١٢٦٧، صاوى، القلم، تحت الآية: ١٤-١٥، ٢٢١٤/٦، جمل، القلم، تحت الآية: ١٤-١٥، ٧٥/٨، ملتقطاً.

2 ......جلالين، ن، تحت الآية: ١٦، ص٤٦٩، خازن، ن، تحت الآية: ١٦، ٢٩٦/٤، تفسير كبير، القلم، تحت الآية: ١٦، ٦٠٦/١٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

مُصْبِحِیْنَ ﴿۱۷﴾ لا

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے انہیں جانچا جیسا اس باغ والوں کو جانچا تھا جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کے کھیت کاٹ لیں گے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ہم نے انہیں جانچا جیسا باغ والوں کو جانچا تھا جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس باغ کو کاٹ لیں گے۔

﴿ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ: بیشک ہم نے ان کو جانچا جیسا باغ والوں کو جانچا تھا۔﴾ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ہم نے کفارِ مکہ کو مال اور دولت شکر ادا کرنے کے لئے دی تھی نہ کہ تکبُّر و سرکشی کرنے کے لئے، تو جب انہوں نے تکبر کیا اور میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دشمنی مول لی تو ہم نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس دعا سے کہ یا رب! عَزَّوَجَلَّ، انہیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جیسی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانہ میں ہوئی تھی، نیز کفارِ مکہ کو بھوک اور قحط کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا جیسا کہ باغ والوں کو کیا تھا۔ چنانچہ کفارِ مکہ قحط کی مصیبت میں اس قدر مبتلا کئے گئے کہ وہ بھوک کی شدّت میں مُردار اور ہڈیاں تک کھا گئے۔

باغ والوں کا واقعہ

اس آیت میں جس باغ کی مثال دے کر اس کا واقعہ بیان کیا گیا اس کا نام ضروان تھا، یہ باغ یمن کے شہر صنعاء سے دو فرسنگ (یعنی 6 میل) کے فاصلے پر سرِراہ واقع تھا۔ اس باغ کا مالک ایک نیک مرد تھا اور وہ باغ کے پھل کثرت سے فُقَراء کو دیتا تھا، اس کی عادت یہ تھی کہ جب باغ میں جاتا تو فقراء کو بلا لیتا اور تمام گرے پڑے پھل فقراء لے لیتے۔ پھر باغ میں بستر بچھا دیئے جاتے اور جب پھل توڑے جاتے تو جتنے پھل بستروں پر گرتے وہ بھی فقراء کو دے دیئے جاتے اور جو خالص اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی وہ دسواں حصہ فقراء کو دے دیتا، اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اس نے فقراء کے حقوق بہت زیادہ مقرر کئے ہوئے تھے۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے،

www.dawateislami.net

انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے اور کنبہ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگ دست ہوجائیں گے۔ اس پر انہوں نے آپس میں مل کر قسمیں کھائیں کہ صبح سویرے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے ہی باغ میں چل کر پھل توڑ لیں گے تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو۔ (1)

وَ لَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآىِٕفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ نَآىِٕمُوْنَ ﴿١٩﴾
فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَانْطَلَقُوْا وَ هُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا
الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا
قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ
اَقُلْ لَّكُمْ لَوْ لَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا
طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا
رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اِنْ شَآءَ اللہ نہ کہا۔ تو اس پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا اور

---

1 ……تفسیر قرطبی، القلم، تحت الآیۃ: ۱۷، ۹/۱۸۰، الجزء الثامن عشر، مدارک، القلم، تحت الآیۃ: ۱۷، ص۱۲٦۸، خازن، ن، تحت الآیۃ: ۱۷، ٤/۲۹٦، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

وہ سوتے تھے۔تو صبح رہ گیا جیسے پھل ٹوٹا ہوا۔ پھر انہوں نے صبح ہوتے آپس میں ایک دوسرے کو پکارا۔ کہ تڑکے اپنی کھیتی کو چلو اگر تمہیں کاٹنی ہے۔تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے۔ کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں آنے نہ پائے۔ اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے۔ پھر جب اسے دیکھا بولے بے شک ہم راستہ بہک گئے۔ بلکہ ہم بے نصیب ہوئے۔ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے۔ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بے شک ہم ظالم تھے۔ اب ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا۔ بولے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم سرکش تھے۔ اُمید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اِنْ شَآءَ اللّٰهُ نہیں کہہ رہے تھے۔تو اس باغ پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیری کر گیا جبکہ وہ سو رہے تھے۔ تو صبح کے وقت وہ باغ سیاہ رات کی طرح ہوگیا۔ پھر انہوں نے صبح ہوتے ایک دوسرے کو پکارا۔ کہ اگر تم کاٹنا چاہتے ہو تو صبح سویرے اپنی کھیتی پر چلو۔تو وہ چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے۔ کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں آنے نہ پائے۔ اور وہ خود کو روکنے پر قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے۔ پھر جب انہوں نے اس باغ کو دیکھا تو کہنے لگے: بیشک ہم ضرور راستہ بھٹک گئے ہیں۔ بلکہ ہم محروم ہوگئے ہیں۔ ان میں جو بہتر تھا اس نے کہا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: ہمارا رب پاک ہے، بیشک ہم ظالم تھے، پھر وہ ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتے متوجہ ہوئے۔ بولے: ہائے ہماری خرابی، بیشک ہم سرکش تھے۔ امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدل دے یقیناً (اب) ہم اپنے رب کی طرف ہی رغبت رکھنے والے ہیں۔

﴿وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ: **اور اِنْ شَآءَ اللّٰهُ نہیں کہہ رہے تھے۔﴾** اس آیت اور اس کے بعد والی 14 آیات میں اس واقعہ کا بقیہ حصہ بیان کیا گیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے صبح سویرے پھل توڑنے کی قسم کھائی اور اِنْ شَآءَ اللّٰهُ کہنا بھول گئے۔ پھر یہ لوگ تو قسمیں کھا کر سو گئے اور اس باغ پر اللّٰہ تعالٰی کے حکم سے رات میں ایک آگ آئی جو اسے تباہ کر گئی اور صبح کے وقت تک وہ باغ جل کر سیاہ رات کی طرح ہوگیا اور ان لوگوں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ یہ صبح سویرے اٹھے اور ایک دوسرے کو پکارا کہ اگر تم باغ کا پھل کاٹنا چاہتے ہو تو صبح منہ اندھیرے اپنی کھیتی پر چلو۔ چنانچہ وہ لوگ باغ

www.dawateislami.net

کی طرف چلے اور اس دوران آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں آنے نہ پائے اور وہ اپنے آپ کو اس ارادہ پر قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے کہ کسی مسکین کو اندر نہ آنے دیں گے اور وہ تمام پھل اپنے قبضہ میں لائیں گے۔ پھر جب باغ کے قریب پہنچے اور انہوں نے اس باغ کو دیکھا کہ وہ جل چکا ہے اور اس میں پھل کا نام ونشان نہیں تو کہنے لگے: بیشک ہم کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ ہمارا باغ تو بہت پھل دار ہے۔ پھر جب غور کیا اور اس کے در و دیوار کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ اپنا ہی باغ ہے تو کہنے لگے: ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ حق دار مسکینوں کو روکنے کی نیت کر کے ہم خود اس کے پھل سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان میں سے جو عقلمند تھا اس نے کہا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے اور اس برے ارادے سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجالاتے؟ اس پر سب نے کہا: ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ پاک ہے، بیشک ہم ظالم تھے، اور اس وقت وہ ملامت کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے اور آخر کار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے تجاوُز کر گئے۔ وہ کہنے لگے: ہائے ہماری خرابی، بے شک ہم سرکش تھے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا اور اپنے باپ دادا کے نیک طریقے کو چھوڑ دیا، امید ہے کہ ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس سے بہتر بدل دے، اب ہم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہی رغبت رکھنے والے ہیں اور اس کے عفو وکرم کی امید رکھتے ہیں۔ ان لوگوں نے سچے دل سے اور اخلاص کے ساتھ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے بدلے اُس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام ''باغِ حیوان'' تھا اور اس میں کثیر پیداوار ہوئی۔ (1)

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

وقف لازم

ترجمۂ کنزالایمان: مار ایسی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: سزا ایسی ہی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی سزا سب سے بڑی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر لوگ جانتے۔

﴿ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ: سزا ایسی ہی ہوتی ہے۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو اپنے عذاب سے ڈراتے ہوئے

1 ......خازن، ن، تحت الآیۃ: ۱۸-۳۲، ۴/۲۹۶-۲۹۷، مدارک، القلم، تحت الآیۃ: ۱۸-۳۲، ص۱۲۶۸-۱۲۶۹، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

فرمایا کہ اے کفارِ مکہ! جس طرح ہم نے باغ والوں کے ساتھ کیا اسی طرح جو ہماری حدوں سے تجاوُز کرے اور ہمارے حکم کی مخالفت کرے اس کے لئے بھی ہماری سزا ایسی ہی ہوتی ہے ،لہٰذا ہوش میں آؤ اور اپنا انجام خود سوچ لو کہ یہ تو دنیا کی سزا ہے اور بیشک آخرت کی سزا سب سے بڑی ہے۔کیا ہی اچھا ہوتا اگر لوگ آخرت کے عذاب کو جانتے اور اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری کرتے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ وقفة كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں۔کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں سا کردیں۔تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں۔تو کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں جیسا کردیں۔تمہیں کیا ہوا؟ کیسا حکم لگاتے ہو؟

﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ: **بیشک ڈر والوں کے لیے۔**﴾ ارشاد فرمایا کہ کفر اور گناہوں سے بچنے والوں کے لئے آخرت میں ان کے رب عَزَّوَجَلَّ کے پاس ایسے باغ ہیں جن میں صرف نعمتیں ہی ہیں اور وہ دنیا کی نعمتوں کی طرح بدمزہ اور زائل ہونے کے خوف سے پاک ہیں۔ (1)

﴿اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ: **تو کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں جیسا کردیں۔**﴾ شانِ نزول: جب اوپر والی آیت نازل ہوئی تو مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ جس طرح ہمیں دنیا میں آسائش حاصل ہے اسی طرح اگر ہم مرنے کے بعد پھر اُٹھائے بھی گئے تو آخرت میں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا،اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا کہ کیا ہم نجات حاصل ہونے اور

1 ......ابو سعود، ن، تحت الآیۃ: ۳٤، ۵/۷۵٦.

www.dawateislami.net

درجات ملنے کے معاملے میں مسلمانوں کو کافروں جیسا کر دیں گے اور اُن مخلص فرمانبرداروں کو ان سرکش باغیوں پر فضیلت نہ دیں گے! ہمارے بارے میں ایسا فاسد گمان رکھتے ہو، تمہیں کیا ہوا اور تم اپنی جہالت کی وجہ سے کیسا حکم لگا رہے ہو، تمہاری حالت سے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے جزا کا معاملہ تمہارے سپرد ہے اور تم اس میں جو چاہے فیصلہ کرلو۔ (1)

اس سے معلوم ہوا کہ کافر اور مسلمان برابر نہیں بلکہ یہ دو الگ الگ قومیں ہیں۔

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾ ج

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو۔ کہ تمہارے لیے اس میں جو تم پسند کرو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے جس میں تم (ایسی بات) پڑھتے ہو۔ کہ تمہارے لیے قیامت کے دن میں ضرور وہ سب کچھ ہے جو تم پسند کرو۔

﴿ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ: کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے اللہ تعالیٰ کے انعامات میں مسلمانوں اور کافروں کو برابر سمجھنے والو! کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرشتہ تمہارے پاس ایسی کتاب لے کر نازل ہوا ہے جس میں لکھا ہو کہ تمہارے لئے (قیامت کے دن) وہ سب کچھ ہے جو تم پسند کرو اور اس میں سے پڑھ کر تم یہ بات کہتے ہو؟ (2)

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾ ج

ترجمۂ کنزالایمان: یا تمہارے لیے ہم پر کچھ قسمیں ہیں قیامت تک پہنچتی ہوئی کہ تمہیں ملے گا جو کچھ دعویٰ کرتے ہو۔

1 ......مدارك، القلم، تحت الآية: ٣٥-٣٦، ص١٢٦٩، روح البيان، ن، تحت الآية: ٣٥-٣٦، ١١٩/١٠، ملتقطاً.

2 ......تفسير طبرى، القلم، تحت الآية: ٣٧-٣٨، ١٩٦/١٢.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یا تمہارے لیے ہم پر قیامت کے دن تک پہنچتی ہوئی کچھ قسمیں ہیں کہ ضرور تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تم فیصلہ کرو گے۔

﴿اَمْ لَكُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ: یا تمہارے لیے ہم پر قیامت کے دن تک پہنچتی ہوئی کچھ قسمیں ہیں۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے کافرو! کیا ہم تمہارے بارے میں ایسی قسمیں فرما چکے ہیں جو قیامت تک ہم پر لازم ہیں اور ہم ان قسموں سے اس دن نکلیں گے جس دن ہم تمہارے لئے یہ حکم کر دیں کہ آج تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر و کرامت کا دعویٰ کرتے ہو؟[1]

مع ۱۵

سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚۛ فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآىٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ﴿۴۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم ان سے پوچھو ان میں کون سا اس کا ضامن ہے۔ یا ان کے پاس کچھ شریک ہیں تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر سچے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم ان سے پوچھو کہ ان میں کون اس کا ضامن ہے؟ یا ان کیلئے کچھ شریک ہیں تو وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر سچے ہیں۔

﴿سَلْهُمْ: تم ان سے پوچھو۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان کفار سے پوچھیں کہ ان میں سے کون اس بات کا ضامن ہے کہ آخرت میں انہیں مسلمانوں سے بہتر یا اُن کے برابر ملے گا یا ان کے پاس کچھ شریک ہیں جو اس دعوے میں ان کی موافقت کر رہے ہیں اور وہ ان کے ذمہ دار بنے ہیں، اگر

1 ...... مدارك، القلم، تحت الآية: ۳۹، ص ۱۲۷۰، خازن، ن، تحت الآية: ۳۹، ۴/۲۹۸، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اپنے ان شریکوں کو لے آئیں ۔حقیقت یہ ہے کہ وہ خود بھی سمجھتے ہیں کہ وہ باطل پر ہیں، نہ اُن کے پاس کوئی ایسی کتاب ہے جس میں یہ مذکور ہو جو وہ کہتے ہیں، نہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد ہے، نہ ان کا کوئی ضامن اور نہ ہی کوئی ان سے موافقت کرتا ہے۔[1]

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) اور سجدہ کو بلائے جائیں گے تو نہ کرسکیں گے۔ نیچی نگاہیں کئے ہوئے ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بے شک دنیا میں سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے جب تندرست تھے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: جس دن معاملہ بڑا سخت ہو جائے گا اور کافروں کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ (اس کی) طاقت نہ رکھیں گے۔ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی اور بیشک انہیں (دنیا میں) سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا جبکہ وہ تندرست تھے۔

﴿ **يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ**: جس دن معاملہ بڑا سخت ہو جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ مشرکین اپنے شریکوں کو اس دن لے آئیں جس دن ایک ساق کھولی جائے گی تاکہ وہ انہیں فائدہ پہنچائیں اور ان کی سفارش کریں اور (قیامت کے دن) کفار و منافقین کو ان کے ایمان کے امتحان اور دنیا میں سجدہ ریز نہ ہونے پر ڈانٹ ڈپٹ کے طور پر سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کرسکیں گے کیونکہ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح

1 ......مدارك، القلم، تحت الآية: ٤٠-٤١، ص ١٢٧٠، جلالين، ن، تحت الآية: ٤٠-٤١، ص ٤٧٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سخت ہوجائیں گی اور اس وقت ان کا حال یہ ہوگا کہ دنیا میں ایمان قبول نہ کرنے اور سجدوں کو ترک کرنے پر شرم وندامت سے ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ان کے چہرے سیاہ ہوجائیں گے اوران پر ذلت چڑھ رہی ہوگی حالانکہ انہیں رسولوں کی (مُقدّس) زبانوں سے دنیا میں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا اوراذانوں اور تکبیروں میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے ساتھ انہیں نماز اور سجدے کی دعوت دی جاتی تھی لیکن یہ تندرست ہونے کے باوجود سجدہ نہ کرتے تھے اوران کے اسی عمل کا یہ نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے۔

یاد رہے کہ جمہور علماء کے نزدیک یہاں آیت میں ساق کھلنے سے مراد وہ شدت اور سختی ہے جو قیامت کے دن حساب اور جزا کے لئے پیش آئے گی اوراس وقت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے۔ آیت کا دوسرا معنی یہ ہے کہ یہاں محاورے والا معنی مراد نہیں ہے بلکہ یہ معنی ہے کہ جس دن ساق یعنی پنڈلی کھولی جائے گی۔ اس معنی کے اعتبار سے یہ آیت مُتشابہات میں سے ہے اور قرآنِ پاک یا اَحادیث میں مذکور مُتشابہات کے بارے میں اَسلاف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ان کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اوراس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ (1)

نماز میں سُستی کرنے والے مسلمانوں کے لئے عبرت ونصیحت

یہاں آیت میں بیان کی گئی وعید اگرچہ کفار اور منافقین کے لئے ہے کہ انہیں سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے کیونکہ دنیا میں انہیں خدا کے سامنے جھکنے کی طرف بلایا جاتا تھا تو یہ انکار کرتے تھے، یہ اگرچہ کفار کے بارے میں ہے لیکن اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بہت عبرت اور نصیحت ہے جو شرعی عذر نہ ہونے کے باوجود نماز ادا نہیں کرتے بلکہ بعض اوقات نماز ہی قضا کردیتے ہیں یا سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور

(1) ......خازن، ن، تحت الآیۃ: ٤٢-٤٣، ٤/٢٩٨-٣٠١، مدارک، القلم، تحت الآیۃ: ٤٢-٤٣، ص١٢٧٠، جمل، القلم، تحت الآیۃ: ٤٢-٤٣، ٨/٨٣-٨٤، عمدۃ القاری، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ ن والقلم، باب یوم یکشف عن ساق، ١٣/٤٣٢، تحت الحدیث: ٤٩١٩، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (1) رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

اور نماز ادا کرنے میں سُستی کرنے والوں کے بارے میں فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہوکر لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں۔

اور نمازیں قضا کرکے پڑھنے والوں کے بارے میں فرماتا ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

اور نمازیں ضائع کرنے والوں کے بارے میں فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”منافقین پر سب سے زیادہ گراں نمازِ عشا اور فجر ہے اور اگر وہ جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے ارادہ کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن

(1) بقرہ: ٤٣.
(2) نساء: ١٤٢.
(3) ماعون: ٤، ٥.
(4) مریم: ٥٩.

www.dawateislami.net

پر آگ سے جلادوں۔ (1)

اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی، یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اسلام میں سب سے زیادہ اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا ''وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔ (2)

اور حضرت ابو سعید رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے قصداً نماز چھوڑی تو اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (3)

اور حضرت انس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ (4)

اللّٰہ تعالیٰ ہر مسلمان کو پابندی کے ساتھ اور صحیح طریقے سے با جماعت نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نماز کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی سے محفوظ فرمائے، اٰمین۔

فَذَرْنِیْ وَ مَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۟ۙ (۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دو قریب ہے کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی۔

---

1 ...مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ و بیان التشدید فی التخلف عنھا، ص ۳۲۷، الحدیث: ۲۵۲(۶۵۱).

2 ...شعب الایمان، باب الحادی والعشرون من شعب الایمان... الخ، ۳/۳۹، الحدیث: ۲۸۰۷.

3 ...حلیۃ الاولیاء، ۳۹۰- مسعر بن کدام، ۷/۲۹۹، الحدیث: ۱۰۵۹۰.

4 ...معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ: احمد، ۱/۵۰۴، الحدیث: ۱۸۵۹.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ وہاں سے لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

﴿فَذَرْنِیْ وَ مَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ: تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دو۔﴾ اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو قیامت کے دن کی ہولناکی کا خوف دلایا اور اب انہیں ڈرسنانے میں اضافہ کرتے ہوئے اپنے عذاب سے ڈرایا اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، جب آخرت میں کفار کا حال یہ ہوگا تو جو اس قرآنِ مجید کو جھٹلاتا ہے اس کے معاملے کو مجھ پر چھوڑ دیں، میں اسے سزا دوں گا اور آپ اس کے معاملے میں اپنے دل کو رنجیدہ نہ کریں۔ قریب ہے کہ ہم کفار کو آہستہ آہستہ اپنے عذاب کی طرف وہاں سے لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی کہ گناہوں اور نافرمانیوں کے باوجود انہیں صحت اور رزق سب کچھ ملتا رہے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے رزق کو گناہوں میں زیادتی کا ذریعہ بنالیں گے اور ہم انہیں اِستغفار اور توبہ کرنا بھلا دیں گے، یوں رفتہ رفتہ عذاب ان کے قریب ہوتا جائے گا۔ (1)

نافرمانیوں کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر بھی ہوسکتی ہے

اس سے معلوم ہوا کہ نافرمانیوں کے باوجود دنیا کی نعمتیں ملتی رہنا بلکہ ان میں مزید اضافہ ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل کی بجائے اس کی کوئی خفیہ تدبیر بھی ہوسکتی ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہوگئے جو انہیں دی گئی تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں۔

اور حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد

1 ...... تفسیر کبیر، القلم، تحت الآیۃ: ۴۴، ۱۰/۶۱۵، مدارک، القلم، تحت الآیۃ: ۴۴، ص۱۲۷۰، خازن، ن، تحت الآیۃ: ۴۴، ۴/۳۰۱، ملتقطاً۔

2 ...... انعام: ۴۴۔

www.dawateislami.net

فرمایا: ’’جب تم یہ دیکھو کہ بندے کے گناہوں پر قائم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اسے اس کی پسند کی دُنْیَوی نعمتیں عطا کر رہا ہے تو (جان لو کہ) یہ اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِستدراج (یعنی خفیہ تدبیر) ہے۔[1]

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اسے جب بھی کوئی نعمت ملے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اگر اس سے کوئی گناہ سَرزد ہو جائے تو توبہ و اِستغفار کرنے میں دیر نہ کرے۔

وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔

﴿ **وَ اُمْلِیْ لَهُمْ:** اور میں انہیں ڈھیل دوں گا۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ میں ان کفار کو ان کی موت آنے تک ڈھیل دوں گا اس لئے انہیں جلد سزا نہیں دوں گا، بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ میں ان کفار کو لمبی عمر عطا کر کے اور ان کی موت میں تاخیر کر کے انہیں ڈھیل دوں گا تاکہ وہ اور گناہ کر لیں لیکن وہ لوگ سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کی عمر لمبی ہونا ان کے حق میں بہتر ہے، بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔[2]

کافروں کو لمبی عمر ملنے کی حقیقت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت

کافروں کو لمبی عمر ملنے اور مہلت دیئے جانے کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْۤا اِثْمًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ[3]

ترجمۂ کنزالعرفان: اور کافر ہرگز یہ گمان نہ رکھیں کہ ہم انہیں جو مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے، ہم تو صرف اس لئے انہیں مہلت دے رہے ہیں کہ ان کے گناہ

1 ......مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۶/۱۲۲، الحدیث: ۱۷۳۱۳۔

2 ......خازن، ن، تحت الآیۃ: ۴۵، ۴/۳۰۱، روح البیان، ن، تحت الآیۃ: ۴۵، ۱۰/۱۲۵، ملتقطاً۔

3 ......اٰل عمران: ۱۷۸۔

www.dawateislami.net

اور زیادہ ہو جائیں اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَۚۖ(۱۸۲) وَ اُمْلِیْ لَهُمْؕ-اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بیشک میری خفیہ تدبیر بہت مضبوط ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًاؕ(۱۰۳) اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل والے کون ہیں؟ وہ لوگ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی حالانکہ وہ یہ گمان کر رہے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

ان آیات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتا رہے، گناہوں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت، اپنے نیک اعمال ضائع ہو جانے اور برا خاتمہ ہونے پر خوفزدہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی خفیہ تدبیر سے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىٕمُوْنَؕ(۹۷) اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ(۹۸) اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِۚ-فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سو رہے ہوں۔ یا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن کے وقت آ جائے جب وہ کھیل میں پڑے ہوئے ہوں۔ کیا وہ اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف

1 ……اعراف: ۱۸۲-۱۸۳۔

2 ……کہف: ۱۰۳، ۱۰۴۔

3 ……اعراف: ۹۷-۹۹۔

www.dawateislami.net

ہیں تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے صرف تباہ ہونے والے لوگ ہی

بے خوف ہوتے ہیں۔

اور حضرت بلال بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ’’اے لوگو! اللہ تعالٰی سے حیاء کیا کرو، اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہا کرو، اللہ تعالٰی کی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہ ہو جاؤ اور اللہ تعالٰی کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔(1)

اور امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ’’بندے کو اللہ تعالٰی سے اس قدر خوفزدہ نہیں ہو جانا چاہئے کہ وہ اللہ تعالٰی کی رحمت سے ہی مایوس ہو جائے اور بندے کو اللہ تعالٰی سے اتنی امید بھی نہیں لگا لینی چاہئے کہ وہ اللہ تعالٰی کی خفیہ تدبیر سے ہی بے خوف ہو جائے یا اللہ تعالٰی کی نافرمانی کرنے پر بے باک ہو جائے۔(2)

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ جیسے عظیم حضرات اللہ تعالٰی کی خفیہ تدبیر سے بہت خوف زدہ رہا کرتے تھے، چنانچہ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ’’میں نے ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سنا کہ وہ اپنے آپ کو مُخاطَب کر کے فرما رہے تھے: ’’واہ واہ! (اے) عمر بن خطاب (تو) مسلمانوں کا امیر (بن چکا) ہے۔ خدا کی قسم! تم اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہو ورنہ وہ تمہیں اپنے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔(3)

جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنت کا پروانہ حاصل کر لینے والے قطعی جنتی حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اللہ تعالٰی کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کے معاملے میں یہ حال ہے تو ہم جیسے لوگوں کو خود ہی غور کر لینا چاہئے کہ ہمیں اللہ تعالٰی کی خفیہ تدبیر سے کس قدر ڈرنا چاہئے۔ حضرت بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے تھے: ’’ہم نے لوگوں کو اس طرح پایا کہ ان کے اچھے اعمال پہاڑوں کی طرح ہیں لیکن اس کے باوجود وہ دھوکے میں نہیں ہیں اور تم لوگوں کے پاس کوئی عمل نہیں اور تم دھوکے میں مبتلا ہو، اللہ کی قسم! ہماری باتیں زاہدوں کی باتوں جیسی ہیں اور ہمارے اَعمال مُتکبِّرین اور منافقین کے اعمال جیسے ہیں۔‘‘(4) اللہ تعالٰی ہمیں اپنی خفیہ تدبیر سے ہر دم خوف زدہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

---

1 ...... شعب الایمان، الحادی عشر من شعب الایمان... الخ، ۱/۴۸۰، الحدیث: ۷۷۰.

2 ...... شعب الایمان، الثانی عشر من شعب الایمان... الخ، ۲/۲۲، تحت الحدیث: ۱۰۵۸.

3 ...... مؤطا امام مالک، کتاب الکلام، باب ما جاء فی التقی، ۲/۴۶۹، الحدیث: ۱۹۱۸.

4 ...... تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومن اخلاقہم رضی اللہ عنہم کثرۃ خوفہم من اللہ تعالی فی حال بدایتہم... الخ ص ۴۹.

www.dawateislami.net

اَمْ تَسْــٴَـلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یاتم ان سے اجرت مانگتے ہو کہ وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: یا کیا تم ان سے اجرت مانگتے ہو کہ وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں۔

﴿ اَمْ تَسْــٴَـلُهُمْ اَجْرًا: یا کیا تم ان سے اجرت مانگتے ہو۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا آپ رسالت کی تبلیغ پر ان سے کوئی اجرت مانگتے ہیں کہ انہیں اپنے مالوں سے وہ تاوان ادا کرنا بھاری پڑ رہا ہے اور وہ اسی تاوان کے بھاری بوجھ کے نیچے دبے ہونے کی وجہ سے ایمان نہیں لا رہے اور جب ایسا بھی نہیں ہے تو پھر ایمان قبول کرنے سے اِعراض کرنے کا ان کے پاس کیا عذر ہے۔(1)

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یا ان کے پاس غیب ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: یا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں۔

﴿ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ: یا ان کے پاس غیب کا علم ہے۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا ان کفار کے پاس لوحِ محفوظ ہے جس میں آئندہ ہونے والے واقعات کی خبریں ہیں اور یہ لوگ اس میں موجود باتیں لکھ رہے ہیں اور اس بناء پر آپ سے جھگڑ رہے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر کرنے کے باوجود اللّٰہ تعالٰی کی بارگاہ میں ایمان والوں سے اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں؟(2)

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَ هُوَ

وقف لازم

1 ……خازن، ن، تحت الآیۃ: ۴۶، ۴/۳۰۱، روح البیان، ن، تحت الآیۃ: ۴۶، ۱۰/۱۲۶، ملتقطاً.

2 ……تفسیر طبری، القلم، تحت الآیۃ: ۴۷، ۱۲/۲۰۲.

www.dawateislami.net

مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ ط

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس نے اس حال میں پکارا کہ وہ بہت غمگین تھا۔

﴿ **فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ** :تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کفار کو مہلت دینے اور ان کے خلاف آپ کی مدد کو مؤخر کرنے کے معاملے میں آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حکم کا انتظار کریں اور ان کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کریں۔(1)

﴿ **وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ** :اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کے شانِ نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ جب اُحد کے میدان میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے مسلمانوں کے خلاف دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تو یہ آیات نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ثقیف والوں کے خلاف دعا کا ارادہ فرمایا تو یہ آیات نازل ہوئیں اور اللّٰہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنی قوم پر جلدی عذاب نازل کرنے کے معاملے میں مچھلی والے کی طرح نہ ہونا تاکہ کہیں ان کی طرح آپ بھی آزمائش میں مبتلا نہ ہو جائیں اور وہ وقت یاد کریں جب اُس نے اِس حال میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو پکارا کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں بہت غمگین تھا۔ یاد رہے کہ یہاں مچھلی والے سے مراد حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔(2)

❶......خازن، ن، تحت الآية: ۴۸، ۴/۳۰۱، مدارك، القلم، تحت الآية: ۴۸، ص۱۲۷۱، ملتقطاً.

❷......تفسير كبير، القلم، تحت الآية: ۴۸، ۱۰/۶۱۶، خازن، ن، تحت الآية: ۴۸، ۴/۳۰۱، مدارك، القلم، تحت الآية: ۴۸، ص۱۲۷۱، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

لَوْ لَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اگر اس کے رب کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا۔ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قُربِ خاص کے سزاواروں میں کرلیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر اس کے رب کی نعمت اسے نہ پالیتی تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا اور وہ ملامت کیا ہوا ہوتا۔ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قربِ خاص کے حقداروں میں کرلیا۔

﴿لَوْ لَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ: **اگر اس کے رب کی نعمت اسے نہ پالیتی۔**﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اگر حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ان کی دستگیری نہ کرتی اور اللہ تعالیٰ اُن کے عذر اور دعا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا تو وہ ضرور ملامت کئے ہوئے مچھلی کے پیٹ سے چٹیل میدان میں پھینک دیئے جاتے لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحمت فرمائی اور وہ بغیر ملامت کئے ہوئے مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اگر حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ان کی دستگیری نہ فرماتی تو وہ قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے، پھر وہ ضرور ملامت کئے ہوئے میدانِ حشر میں پھینک دیئے جاتے۔ (1)

﴿فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ: **تو اسے اس کے رب نے چن لیا۔**﴾ یعنی حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دعا کرنے اور اپنا عذر پیش کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں چن لیا اور ان کی نیکی کی صفات کو مزید ترقی دی اور انہیں ہر ایسا کام کرنے سے محفوظ کردیا جسے چھوڑ دینا بہتر ہو۔ (2)

وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ

1 ...... مدارك، القلم، تحت الآية: ٤٩، ص ١٢٧١، تفسير كبير، القلم، تحت الآية: ٤٩، ١٠/٦١٧، ملتقطاً.

2 ...... مدارك، القلم، تحت الآية: ٥٠، ص ١٢٧١، روح البيان، ن، تحت الآية: ٥٠، ١٠/١٢٦-١٢٧، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ع
وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرادیں گے جب قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں۔ اور وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہاں کے لیے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنی آنکھوں سے نظر لگا کر تمہیں ضرور گرادیں گے اور وہ کہتے ہیں: یہ ضرور عقل سے دور ہیں۔ حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہیں۔

﴿ **وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا:** اور بیشک ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کافر جب قرآن سنتے ہیں اور بغض وعداوت کی نگاہوں سے آپ کو گھور گھور کر دیکھتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنی آنکھوں کے ساتھ نظر لگا کر تمہیں اپنی جگہ سے گرادیں گے اور جب آپ کو قرآنِ کریم پڑھتے دیکھتے ہیں تو حسد وعناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کیلئے آپ کی شان میں کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں حالانکہ جس قرآن کی وجہ سے وہ لوگ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف جُنون کی نسبت کر رہے ہیں وہ تو جِنّوں کیلئے بھی اور انسانوں کے لئے بھی نصیحت ہی ہے لہٰذا وہ شخصیت مجنون کس طرح ہو سکتی ہے جو قرآن جیسی کتاب لے کر آئی ہو۔ **شانِ نزول:** منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کر کے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے نقصان پہنچانے کے ارادے سے دیکھا تو وہ دیکھتے ہی ہلاک ہوگئی، ایسے بہت سے واقعات اُن کے تجربہ میں آ چکے تھے اس لئے کفار نے اُن سے کہا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا اور نہ ایسی دلیلیں دیکھیں۔ اِن لوگوں کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن اُن کی یہ تمام جدوجہد ان کی طرف سے دن رات کی جانے والی دیگر سازشوں اور فریب کاریوں کی طرح بے کار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (1)

1 ……خازن، ن، تحت الآية: ٥١-٥٢، ٤/٣٠٢، مدارك، القلم، تحت الآية: ٥١-٥٢، ص ١٢٧١-١٢٧٢، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

نظر کی حقیقت اور نظرِ بد کا علاج

اس سے معلوم ہوا کہ نظر واقعی لگ جاتی ہے، اَحادیث میں بھی اس چیز کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’نظر کا لگ جانا درست ہے۔ (1)

اور حضرت **عبد اللّٰہ** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی اور جب تم سے (اعضاء) دھونے کا کہا جائے تو دھو دو۔ (2)

اور حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’بے شک نظر (کا اثر یہاں تک ہوجاتا ہے کہ وہ) آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔ (3)

زیرِ تفسیر آیت نظرِ بد کے علاج کے لیے اکسیر ہے۔ چنانچہ حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے۔ (4)

﴿وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ: حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہیں۔﴾ اس آیت کا ایک معنی اوپر بیان ہوا کہ قرآنِ مجید جِنّوں اور انسانوں سبھی کے لئے نصیحت ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں ’’ **هُوَ** ‘‘ ضمیر کا مِصداق **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں اور ’’ **ذِكْرٌ** ‘‘ فضل و شرف کے معنی میں ہے، اس صورت میں اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جہانوں کیلئے شرف ہیں تو ان کی طرف جنون کی نسبت کس طرح کی جاسکتی ہے۔ (5)

---

1 ......بخاری، کتاب الطب، باب العین حق، ۴/ ۳۲، الحدیث: ۵۷۴۰۔

2 ......مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی، ص ۱۲۰۲، الحدیث: ۴۲(۲۱۸۸)۔

3 ......مسند شهاب، ۶۷۸-ان العین لتدخل الرجل القبر، ۲/ ۱۴۰، الحدیث: ۱۰۵۷۔

4 ......ابو سعود، ن، تحت الآیة: ۵۱، ۵/ ۷۵۹۔

5 ......ابو سعود، ن، تحت الآیة: ۵۲، ۵/ ۷۵۹، مدارك، القلم، تحت الآیة: ۵۲، ص ۱۲۷۲، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الحَاقَّة

سورۂ حاقہ کا تعارُف

مقامِ نزول

سورۂ حاقہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 52 آیتیں ہیں۔

”حاقہ“ نام رکھنے کی وجہ

حاقہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کا معنی ہے یقینی طور پر واقع ہونے والی، اور چونکہ اس سورت کو اسی نام کے سوال کے ساتھ شروع کیا گیا ہے اس لئے اسے ”سورۂ حاقہ“ کہتے ہیں۔

سورۂ حاقہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہَولناکیاں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کفار کے تمام الزامات سے بَری ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)……اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے اور اس کی دہشت، ہَولناکی اور شدّت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔

(2)……کفارِ مکہ کو نصیحت کرنے کے لئے قومِ عاد اور قومِ ثمود کا دردناک انجام بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ وہ دیگر جرائم کے علاوہ دلوں کو دہلا دینے والی قیامت کو بھی جھٹلاتے تھے، نیز فرعون اور اس سے پہلے اُلٹنے والی بستیوں کا ذکر کیا گیا

1……خازن، تفسیر سورة الحاقة، ٣٠١/٤۔

www.dawateislami.net

کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا۔

(3)......یہ بتایا گیا کہ جو لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے انہیں اللہ تعالیٰ نے کشتی میں سوار کر کے طوفان کے عذاب سے بچالیا اور نسلِ انسانی کو باقی رکھا۔

(4)......قیامت کی چند ہولناکیاں بیان کی گئیں اور سعادت مندوں اور بدبختوں کا حال بیان کیا گیا۔

(5)......اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر بتایا کہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی وحی ہے کسی شاعر کا کلام یا کاہن کا قول نہیں ہے۔

(6)......اس سورت کے آخر میں دلیل کے ساتھ بیان کیا گیا کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سچے رسول ہیں۔

سورۂ قلم کے ساتھ مناسبت

سورۂ حاقّہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''قلم'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قلم میں قیامت کا ذکر اِجمالی طور پر ہوا اور سورۂ حاقّہ میں قیامت کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قلم میں قرآنِ مجید کو جھٹلانے والے ہر شخص کے بارے میں وعید بیان ہوئی اور سورۂ حاقّہ میں کفارِ مکہ کو تنبیہ اور نصیحت کرنے کے لئے ان امتوں کے اَحوال بیان کئے گئے جو اپنے رسولوں کو جھٹلانے کی پاداش میں دردناک عذاب میں مبتلا ہوئیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہ حق ہونے والی۔ کیسی وہ حق ہونے والی۔ اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یقینی طور پر واقع ہونے والی۔ یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟

﴿**اَلْحَآقَّةُ : یقینی طور پر واقع ہونے والی۔**﴾ اس سے مراد قیامت ہے کیونکہ قیامت کا آنا درست اور ثابت ہے، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں بلکہ اس کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے اور اس میں وہ چیزیں ثابت ہوجائیں گی جن کا دنیا میں انکار کیا جاتا ہے جیسے مرنے کے بعد اٹھایا جانا، حساب اور جزاء وغیرہ۔ (1)

﴿**مَا الْحَآقَّةُ : یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟۔**﴾ یہ سوال قیامت کی عظمت اور بڑائی بیان کرنے کے طور پر ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت انتہائی عجیب اور عظیم الشان ہے۔ (2)

﴿**وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ : اور تمہیں کیا معلوم۔**﴾ یعنی تم قیامت کی حقیقت کو نہیں جانتے کیونکہ تم نے اس کا مشاہدہ نہیں کیا اور نہ ہی اس میں موجود ہولناکیوں کو دیکھا ہے اور اس کی دہشت، ہولناکی اور شدت ایسی ہے کہ انسان کسی طرح اس کا اندازہ نہیں لگاسکتا اور نہ ہی کسی کی سوچ اس تک رسائی حاصل کرسکتی ہے۔ (3)

علامہ اسماعیل حقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں: یہاں یہ احتمال ہے کہ یہ بات دوسروں کو سنانے کے لئے نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے کہی گئی ہو۔ (4)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ ﴿۵﴾ وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ثمود اور عاد نے اس سخت صدمہ دینے والی کو جھٹلایا۔ تو ثمود تو ہلاک کیے گئے حد سے گزری ہوئی

1 ……قرطبی، الحاقة، تحت الآية: ١-٢، ٩/١٩١، الجزء الثامن عشر، جلالين مع صاوی، الحاقة، تحت الآية: ١، ٦/٢٢٢٤، مدارك، الحاقة، تحت الآية: ١، ص١٢٧٣، ملتقطاً.

2 ……مدارك، الحاقة، تحت الآية: ٢، ص١٢٧٣، ابو سعود، الحاقة، تحت الآية: ٢، ٥/٧٦٠، ملتقطاً.

3 ……خازن، الحاقة، تحت الآية: ٣، ٤/٣٠٢، مدارك، الحاقة، تحت الآية: ٣، ص١٢٧٣، ملتقطاً.

4 ……روح البيان، الحاقة، تحت الآية: ٣، ١٠/١٣١.

www.dawateislami.net

چنگھاڑ سے۔ اور رہے عاد وہ ہلاک کیے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ثمود اور عاد نے دلوں کو دہلا دینے والی کو جھٹلایا۔ تو قوم ِثمود کے لوگ تو حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ہلاک کیے گئے۔ اور عاد کے لوگ تو وہ نہایت سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کیے گئے۔

﴿ **كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ:** ثمود اور عاد نے جھٹلایا۔﴾ اس سے پہلی آیات میں قیامت کی ہَولناکی اور شدّت کو بیان کیا گیا اور یہاں سے سابقہ امتوں میں سے ان لوگوں کا انجام بیان کیا گیا جنہوں نے قیامت کو جھٹلایا تاکہ کفارِ مکہ ان سے نصیحت حاصل کریں اور قیامت کو جھٹلانے والوں کا انجام دیکھ کر ڈریں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم ثمود نے اور حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم عاد نے طرح طرح کی دہشتوں اور ہَولناکیوں سے دلوں کو دہلا دینے والی قیامت کو جھٹلایا تو (دیگر جرائم کے ساتھ ساتھ اس جرم کی وجہ سے بھی) قومِ ثمود کے لوگ تو شدّت میں حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ یعنی سخت ہَولناک آواز سے ہلاک کر دیئے گئے اور عاد کے لوگ انتہائی سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے اور وہ لوگ اپنی طاقت اور قوت کے باوجود بھی اس آندھی کو روک نہ سکے۔ (1)

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہ ان پر قوت سے لگا دی سات راتیں اور آٹھ دن لگا تار تو ان لوگوں کو ان میں دیکھو بچھڑے ہوئے گویا وہ کھجور کے ڈنڈ ہیں گرے ہوئے۔ تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ نے وہ آندھی ان پر لگا تار سات راتیں اور آٹھ دن پوری قوت کے ساتھ مسلط کر دی تو تم ان

1 ......تفسير كبير، الحاقة، تحت الآية: ٤-٥، ٦٢١/١٠، روح البيان، الحاقة، تحت الآية: ٤-٦، ١٣١/١٠-١٣٢، مدارك، الحاقة، تحت الآية: ٤-٦، ص١٢٧٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

لوگوں کو ان دنوں اور راتوں میں یوں پچھاڑے ہوئے دیکھتے گویا کہ وہ گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہیں۔ تو کیا تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو؟

﴿سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍۙ حُسُوْمًا﴾: اللّٰہ نے وہ آندھی ان پر لگاتار سات راتیں اور آٹھ دن پوری قوت کے ساتھ مسلط کردی۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے قومِ عاد پر ماہِ شوال کے آخر میں اور انتہائی تیز سردی کے موسم میں ایک بدھ سے دوسرے بدھ تک لگاتار سات راتیں اور آٹھ دن وہ آندھی پوری قوت کے ساتھ مُسَلَّط کر دی، تو اے مُخاطَب! اگر تم اس واقعے کے وقت وہاں موجود ہوتے تو ان لوگوں کو ان دنوں اور راتوں میں پچھاڑے ہوئے دیکھتے اور ہلاک ہونے کے بعد وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے وہ کھجور کے گرے ہوئے سوکھے تنے ہیں تو کیا تم ایمان والوں کے علاوہ ان میں سے کسی چھوٹے بڑے، مرد یا عورت کو بچا ہوا دیکھتے ہو؟ کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز جب صبح کو وہ سب لوگ ہلاک ہوگئے تو ہواؤں نے اُنہیں اُڑا کر سمندر میں پھینک دیا اور ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔ (1)

وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۚ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرعون اور اس سے اگلے اور اُلٹنے والی بستیاں خطا لائے۔ تو انہوں نے اپنے رب کے رسولوں کا حکم نہ مانا تو اس نے انہیں بڑھی چڑھی گرفت سے پکڑا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور فرعون اور اس سے پہلے والے اور اُلٹنے والی بستیوں نے خطاؤں کا ارتکاب کیا۔ تو انہوں نے اپنے رب کے رسول کا حکم نہ مانا تو اللّٰہ نے انہیں زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا۔

1 ......خازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۷-۸، ۴/۳۰۳، مدارک، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۷-۸، ص۱۲۷۴، روح البیان، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۷-۸، ۱۰/۱۳۲-۱۳۴، بیضاوی، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۷-۸، ۵/۳۷۸-۳۷۹، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

﴿ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ: اور فرعون اور اس سے پہلے والے لائے۔ ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ فرعون اور اس سے بھی پہلی اُمتوں کے کفار اور نافرمانیوں کی شامت سے الٹنے والی بستیوں کے لوگ جیسے حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی بستیوں کے لوگ، یہ سب قبیح اَفعال، گناہوں اور شرک کے مُرتکب ہوئے اور ہرامت نے منع کئے جانے کے باوجود گناہوں سے رکنے میں اپنے اُس رسول کی نافرمانی کی جو اللّٰہ تعالیٰ کی جانب سے اُن کی طرف بھیجے گئے تھے تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر قوم کی انتہائی سخت گرفت فرمائی۔ (1)

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا۔ کہ اسے تمہارے لیے یادگار کریں اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا۔ تاکہ اسے تمہارے لیے یادگار بنادیں اور سن کر یاد رکھنے والے کان اس واقعہ کو یاد رکھیں۔

﴿ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ: بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا۔ ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے کفر اور گناہوں پر قائم رہنے اور قیامت کے احوال کے ساتھ ساتھ دیگر جو احکام حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی کئے جاتے تھے ان میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے طوفانِ نوح کے پانی نے سر اٹھایا اور وہ درختوں، عمارتوں، پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہوگیا تھا تو اے لوگو! ہم نے تمہیں اس وقت حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کشتی میں سوار کیا جب کہ تم اپنے آباء کی پشتوں میں تھے تاکہ ہم مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو تمہارے لیے یادگار بنادیں کہ یہ واقعہ لوگوں کے لئے عبرت و

1 ......روح البیان، الحاقة، تحت الآیة: ۹-۱۰، ۱۰/۱۳۴-۱۳۵، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

نصیحت کا سبب ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت کے کمال، اس کے قہر کی قوت اور رحمت کی وسعت کی دلیل ہو اور سن کر یاد رکھنے والے لوگ اس واقعہ کی کام کی باتوں کو یاد رکھیں تا کہ اُن سے نفع اُٹھا سکیں۔

یاد رہے کہ یہاں آباء سے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تین بیٹے سام، حام اور یافث مراد ہیں اور سابقہ امتوں کے واقعات بیان کرنے اور ان پر آنے والے عذابات کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس امت کے لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے میں ان لوگوں کی پیروی کرنے سے ڈریں۔(1)

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَیَوْمَىٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب صُور پھونک دیا جائے ایک دم۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃً چورا کر دیے جائیں۔ وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب صور میں (پہلی مرتبہ) ایک پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک دم چورا چورا کر دیے جائیں گے۔ تو اس دن واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی۔

﴿ **فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ: پھر جب صور میں ایک پھونک ماری جائے گی۔** ﴾ اس سورت کی ابتدائی آیات میں قیامت اور اس کی ہولناکیوں کا اِجمالی ذکر ہوا اور اب یہاں سے قیامت کے احوال کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے اور اس کی ابتداء قیامت قائم ہوتے وقت کے واقعات سے کی گئی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں ارشاد فرمایا کہ پھر جب صور میں پہلی مرتبہ ایک پھونک ماری جائے گی اور زمین اور پہاڑ اپنی جگہوں سے اٹھا کر ایک دم چورا چورا کر دیے جائیں گے تو اس دن وہ قیامت قائم ہو جائے گی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔(2)

1 ......ابو سعود، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۲، ۵/۷۶۱، قرطبی، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۲، ۹/۱۹۵، الجزء الثامن عشر، جلالین مع صاوی، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۲، ۶/۲۲۲۶-۲۲۲۷، ملتقطاً.

2 ......جمل، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۳، ۸/۹۳، خازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۵، ۴/۳۰۳-۳۰۴، روح البیان، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۵، ۱۰/۱۳۶-۱۳۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

وَّ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَىٕذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿۱۶﴾ وَّ الْمَلَكُ عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَا ؕ وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ﴿۱۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن وہ بہت کمزور ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر (کھڑے) ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائیں گے۔

﴿ وَّ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ: اور آسمان پھٹ جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کی ہَولناکی سے آسمان پھٹ جائے گا تو ابھی اس قدر مضبوط اور مُستحکم ہونے کے باوجود اس دن آسمان انتہائی ضعیف اور کمزور ہوگا اور جن فرشتوں کا مَسکن آسمان ہے وہ اس کے پھٹنے کے بعد اس کے کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُتر کر زمین کا اِحاطہ کرلیں گے اور اس دن آٹھ فرشتے تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کا عرش اپنے سروں کے اوپر اٹھائیں گے۔ حضرت ابنِ اسحاق رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں، ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ عرش اٹھانے والے فرشتے آج کل چار ہیں اور قیامت کے دن ان کی تائید کیلئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا تو اس طرح آٹھ ہو جائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ آٹھ فرشتوں سے فرشتوں کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ (1)

يَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾

1 ......مدارك، الحاقة، تحت الآية: ١٧-١٨، ص١٢٧٤، تفسير طبرى، الحاقة، تحت الآية: ١٧، ١٢/ ٢١٦، خازن، الحاقة، تحت الآية: ١٦-١٧، ٤/ ٣٠٤، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن تم سب پیش ہوگے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن تم سب اس حال میں پیش کیے جاؤ گے کہ تم میں سے کسی کی کوئی پوشیدہ حالت چھپ نہ سکے گی۔

﴿ یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ: اس دن تم سب پیش کئے جاؤ گے۔﴾ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام احوال جانتا ہے، اس پر تمہاری کوئی حالت پوشیدہ نہیں اور قیامت کے دن تم اسی کی بارگاہ میں حساب کے لئے پیش کئے جاؤ گے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا میں تمہاری جو حالت پوشیدہ تھی قیامت کے دن وہ پوشیدہ نہیں رہے گی کیونکہ وہ مخلوق کے احوال ظاہر کردے گی تو نیک لوگ اپنی نیکیوں کی وجہ سے خوش ہوں گے اور گناہگار اپنے گناہوں کی وجہ سے غمزدہ ہوں گے۔ (1)

اپنے اعمال کا محاسبہ اور اُخروی حساب کی تیاری کرنے کی ترغیب

اس آیت میں دنیا میں ہی اپنے اعمال کا محاسبہ کرلینے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہونے والے حساب کی تیاری کرلینے کی بھی ترغیب ہے۔ اسی چیز کا حکم دیتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔

اور اپنے حساب کے معاملے میں لوگوں کا حال بیان کرتے ارشاد فرماتا ہے:

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: لوگوں کا حساب قریب آگیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

اور قیامت کے دن حساب کے معاملات اور لوگوں کی جزا کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّاؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور سب تمہارے رب کی بارگاہ میں

1 ......خازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۸، ۴/ ۳۰۴۔

2 ......الحشر: ۱۸۔

3 ......انبیاء: ۱۔

www.dawateislami.net

خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ٘ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا(۴۸) وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْهِ وَ یَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَاۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًاؕ وَ لَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (1)

صفیں باندھے پیش کیے جائیں گے، بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت نہ رکھیں گے۔ اور نامہ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا(۱۳) اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًاؕ(۱۴) مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگادی ہے اور ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایک نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ (فرمایا جائے گا کہ) اپنا نامہ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے۔ جس نے ہدایت پائی اس نے اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو اپنے نقصان کو ہی گمراہ ہوا۔

اور ارشاد فرمایا:

لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰىؔؕ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لیے بھلائی ہے اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا (ان

1 ...... کہف: ۴۸، ۴۹۔
2 ...... بنی اسرائیل: ۱۳-۱۵۔

www.dawateislami.net

جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ (1)

کا حال یہ ہوگا کہ) اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور اِس کے ساتھ ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دے دیتے۔ ان کے لئے برا حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

اور حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ’’اے لوگو! تم حساب لئے جانے سے پہلے اپنے آپ کا محاسبہ کرلو اور (اعمال کا) وزن کئے جانے سے پہلے اپنے آپ (کے اعمال) کا وزن کرلو اور اس دن کی بڑی پیشی کی تیاری کرلو جس دن تم سب (اللّٰہ کی بارگاہ میں) اس حال میں پیش کئے جاؤ گے کہ تم میں سے کسی کی کوئی پوشیدہ حالت چھپ نہ سکے گی۔ (2)

اللّٰہ تعالٰی ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے اور آخرت میں ہونے والے حساب کی ابھی سے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ۚ ﴿١٩﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۚ ﴿٢٠﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا لو میرے نامۂ اعمال پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو بہر حال جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو۔ بیشک مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو ملنے والا ہوں۔

1 ......رعد: ١٨.

2 ......مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، کلام عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ، ١٤٩/٨، الحدیث: ١٨.

www.dawateislami.net

﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ: **تو بہرحال جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔**﴾ یہاں سے پیشی کے وقت لوگوں کے احوال کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشی کے وقت اعمال نامے تقسیم ہوں گے تو جسے اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہے اور وہ انتہائی فرحت وسُرور کے ساتھ اپنی جماعت، اپنے اہلِ خانہ اور قرابت داروں سے کہے گا کہ لو میرے نامۂ اعمال کو پڑھ لو، مجھے دنیا میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا (اسی لئے میں نے اس کی تیاری کرلی تھی اور حساب دینے سے پہلے اپنا محاسبہ خود کرلیا تھا)۔ (1)

فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ من مانتے چین میں ہے۔ بلند باغ میں۔ جس کے خوشے جھکے ہوئے۔ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ بلند باغ میں۔ اس کے پھل قریب ہوں گے۔ (کہا جائے گا:) گزرے ہوئے دنوں میں جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔

﴿فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ: **تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔**﴾ یہاں سے ان لوگوں کا ثواب بیان کیا گیا ہے جنہیں اعمال نامے دائیں ہاتھ میں ملیں گے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جسے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ عذاب سے محفوظ رہنے اور ثواب ملنے کی وجہ سے بلند باغ میں پسندیدہ زندگی میں ہوگا، اس کے پھل کھانے والے کے قریب ہوں گے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں جیسے چاہے بآسانی لے سکے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تم نے جو نیک اعمال آخرت کیلئے کئے ان کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔ (2)

1 ...... صاوی، الحاقة، تحت الآیة: ١٩-٢٠، ٦/٢٢٢٨، خازن، الحاقة، تحت الآیة: ١٩-٢٠، ٤/٣٠٥، ملتقطاً۔

2 ...... خازن، الحاقة، تحت الآیة: ٢١-٢٤، ٤/٣٠٥۔

www.dawateislami.net

نیک سیرت چرواہا

حضرت نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ’’ایک مرتبہ میں حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک وادی میں گیا۔ ہمارے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے اپنا دستر خوان لگایا اور سب کھانا کھانے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ہمارے قریب سے ایک چرواہا گزرا، حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس سے فرمایا ’’آیئے! آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناوُل فرمایئے۔ چرواہے نے جواب دیا ’’میرا روزہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس سے فرمایا: ’’تم اس شدید گرمی کے عالَم میں سارا دن جنگل میں بکریاں چَراتے اور اتنی مشقت کا کام کرتے ہو اور پھر بھی تم نے نفلی روزہ رکھا ہوا ہے؟ کیا تم پر نفلی روزہ رکھنا ضروری ہے؟ یہ سن کر وہ چرواہا کہنے لگا ’’حضور! کیا وہ وقت آ گیا جس کے بارے میں قرآنِ پاک میں فرمایا گیا کہ

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (کہا جائے گا:) گزرے ہوئے دنوں میں جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔

حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس چرواہے کی باتیں سن کر بڑے حیران ہوئے اور اس سے فرمانے لگے ’’تم ہمیں ایک بکری فروخت کر دو ہم اسے ذبح کریں گے، تمہیں اس کا گوشت بھی کھلائیں گے اور بکری کی مناسب قیمت بھی دیں گے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ بات سن کر وہ چرواہا عرض گزار ہوا: حضور! یہ بکریاں میری مِلکیّت میں نہیں بلکہ یہ میرے آقا کی ہیں، میں تو غلام ہوں میں انہیں کیسے فروخت کر سکتا ہوں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کی امانت داری سے بہت مُتأثّر ہوئے اور ہم سے فرمایا ’’یہ بھی تو ممکن تھا کہ یہ چرواہا ہمیں بکری بیچ دیتا اور جب اس کا آقا پوچھتا تو جھوٹ بول دیتا کہ بکری کو بھیڑیا کھا گیا لیکن دیکھو یہ کتنا امین اور مُتّقی چرواہا ہے۔ چرواہے نے بھی یہ بات سن لی، اس نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا ’’اگرچہ میرا آقا مجھے نہیں دیکھ رہا لیکن میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ تو مجھے دیکھ رہا ہے، میرا رب عَزَّوَجَلَّ تو میرے ہر ہر فعل سے باخبر ہے۔ حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس چرواہے کی باتوں اور نیک سیرت سے بہت مُتأثّر ہوئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس

[1] ...... الحاقۃ: ۲۴۔

www.dawateislami.net

چرواہے کے مالک کے پاس پہنچے اور اس نیک چرواہے کو خرید کر آزاد کر دیا اور ساری بکریاں بھی خرید کر اس چرواہے کو تحفے میں دے دیں۔(1)

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ﳔ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﰘ
وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ﰙ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ﰚ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ
مَالِیَهْ ﰛ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﰜ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ ہائے کسی طرح موت ہی قصہ چکا جاتی۔ میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال۔ میرا سب زور جاتا رہا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور رہا وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش کہ دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کر دینے والی ہو جاتی۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سب زور جاتا رہا۔

﴿ **وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ:** اور رہا وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔﴾ سعادت مندوں کا حال بیان کرنے کے بعد اب بدبختوں کا حال بیان کیا جا رہا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی چار آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ جب اپنے نامۂ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے برے اعمال لکھے ہوئے پائے گا تو شرمندہ و رُسوا ہو کر کہے گا: اے کاش کہ مجھے میرا نامۂ اعمال نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش کہ دنیا کی موت ہی ہمیشہ کیلئے میری زندگی ختم کر دیتی اور مجھے حساب کیلئے نہ اُٹھایا جاتا اور اپنا

1 ......عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والسبعون، ص۹۸-۹۹، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اعمال نامہ پڑھتے وقت مجھے یہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی۔ میرا وہ مال جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھا میرے کچھ کام نہ آیا اور وہ ذرا سا بھی میرا عذاب ٹال نہ سکا۔ میرا سب زور جاتا رہا اور میں ذلیل و محتاج ہو کر رہ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اس سے اس کی مراد یہ ہوگی کہ دنیا میں جو حجتیں میں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہو گئیں۔ (1)

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو۔ پھر اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ۔ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پِرو دو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو۔ پھر اسے بھڑکتی آگ میں داخل کرو۔ پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔

﴿ **خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ:** (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا کہ تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے اس نافرمان کو پکڑ لو، پھر اس کے ہاتھ اس کی گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو، پھر اسے بھڑکتی آگ میں داخل کر دو تاکہ اس کی جزا اس کے گناہ کے مطابق ہو، پھر ایسی زنجیر کو جس کی لمبائی فرشتوں کے ہاتھ سے ستر ہاتھ ہے اس میں اس طرح داخل کر دو جیسے کسی چیز میں ڈوری داخل کی جاتی ہے۔ (2)

اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ

1 ……صاوی، الحاقة، تحت الآية: ۲۵-۲۹، ۲۲۲۹/٦، خازن، الحاقة، تحت الآية: ۲۵-۲۹، ۳۰۵/٤، مدارك، الحاقة، تحت الآية: ۲۵-۲۹، ص۱۲۷۵، ملتقطاً.

2 ……روح البيان، الحاقة، تحت الآية: ۳۰-۳۲، ۱٤٥/۱۰، جلالين مع صاوی، الحاقة، تحت الآية: ۳۰-۳۲، ۲۲۳۰/٦، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

الْمِسْكِیْنِ ﴿ؕ۳۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا۔ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا۔ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔

﴿اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ: بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اسے یہ شدید عذاب اس لئے دیا جائے گا کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا تھا اور اس کی عظمت و وحدانیت کا اعتقاد نہ رکھتا تھا اور وہ اپنے کفر کے ساتھ ساتھ نہ اپنے نفس کو، نہ اپنے اہلِ خانہ کو اور نہ دوسروں کو مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن احمد نسفی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں "اس میں اشارہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا قائل نہ تھا کیونکہ مسکین کو کھانا دینے والا مسکین سے تو کسی بدلہ کی اُمید رکھتا ہی نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثوابِ آخرت کی اُمید پر مسکین کو دیتا ہے اور جو مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو تو اُسے مسکین کو کھلانے کی کیا غرض ہے۔(1)

مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب

اس سے معلوم ہوا کہ مسکین کو کھانا کھلانے اور اس کی ترغیب دینے کی بہت اہمیت ہے اور اسے محروم کرنا جرمِ عظیم ہے۔ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے۔(2)

مسکین کو کھانا کھلانے کا ثواب بہت زیادہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کا وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ......خازن، الحاقة، تحت الآية: ۳۳-۳۴، ۴/۳۰۶، مدارك، الحاقة، تحت الآية: ۳۳-۳۴، ص۱۲۷۶، ملتقطاً.

2 ......عالمگیری، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ۱/۱۸۷-۱۸۸.

www.dawateislami.net

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا(۸) اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔

اور ارشاد فرمایا:

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ(۱۱) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ(۱۲) فَكُّ رَقَبَةٍ(۱۳) اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ(۱۴) یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ(۱۵) اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ(۱۶) ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ(۱۷) اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ یا بھوک کے دن میں کھانا دینا۔ رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین مسکین کو۔ پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں۔ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں۔

اور حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک لقمے اور کھجوروں کے ایک خوشے اور ان جیسی مساکین کے لئے نفع بخش چیزوں کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا (1) گھر کے مالک کو جس نے صدقے کا حکم دیا۔ (2) اس کی زوجہ کو جس نے وہ چیز درست کر کے دی۔ (3) اس خادم کو جس نے مسکین تک وہ صدقہ پہنچایا۔ پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”اس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد ہے جو ہمارے خادموں کو بھی نہیں بھولا۔ (3)

خیال رہے کہ فی زمانہ ہر بھکاری اور مانگنے والے کو نہیں دینا چاہئے بلکہ جو واقعی اس حالت کو پہنچ چکا ہو کہ شرعی طور پر اس کے لئے سوال کرنا جائز ہو جائے اسے مانگنے پر دینا چاہئے۔ فتاویٰ رضویہ میں مذکور مسئلے کا خلاصہ ہے کہ جو

1 ...... دھر: ۸، ۹۔
2 ...... بلد: ۱۱-۱۸۔
3 ...... معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ: محمد، ۴/ ۸۹، الحدیث: ۵۳۰۹۔

www.dawateislami.net

تندرست ہو اور کمانے پر قادر ہو تو اسے جانتے بوجھتے بھیک دینا ناجائز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دینے والے اُس کے سوال پر جو کہ اس کے لئے حرام تھا بھیک دے کر اس کی مدد کرتے ہیں، اگر لوگ اسے نہ دیں تو وہ مجبور ہو جائیں گے اور کمانے کی کوشش کریں گے۔ (1)

فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِــٴُـوْنَ ﴿۳۷﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں۔ اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ۔ اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں۔ اور نہ دوزخیوں کے پیپ کے سوا کچھ کھانے کو ہے۔ اسے خطا کار لوگ ہی کھائیں گے۔

﴿فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ: تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن پکڑنے اور طوق ڈالے جانے کی جگہ پر کافر کا کوئی دوست نہیں جو اسے کچھ نفع پہنچائے یا اس کی شفاعت کرے اور نہ (اس کے لئے) دوزخیوں کے پیپ کے سوا کچھ کھانے کو ہے اور اس پیپ کو کفار ہی کھائیں گے جو کہ خطا کار ہیں۔ (2)

جہنمیوں کی پیپ کی کیفیت

قیامت کے دن کفار کا کوئی دوست نہ ہونے کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ (3) **ترجمۂ کنزُالعِرفان:** ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور

1 ......فتاویٰ رضویہ، رسالہ: بدرالانوار فی آداب الآثار، ۲۱/۳۲۰۔
2 ......روح البیان، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۳۵-۳۷، ۱۰/۱۴۷-۱۴۸، خازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۳۵-۳۷، ۴/۳۰۶، ملتقطاً.
3 ......مؤمن: ۱۸.

www.dawateislami.net

نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔

اور جہنمیوں کی پیپ کے بارے میں حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’اگر جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں انڈیل دیا جائے تو وہ (پوری) دنیا والوں کو بدبودار کردے۔ (1)

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔ اور جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو۔ اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

﴿فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ: تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو۔﴾ قیامت کے واقع ہونے اور سعادت مندوں اور بدبختوں کے اَحوال بیان کرنے کے بعد اب یہاں سے قرآنِ پاک کی عظمت وشان بیان کی جا رہی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ مشرکین قرآنِ پاک کے بارے میں جو کہتے ہیں وہ ہرگز درست نہیں، مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

یہاں مَا تُبْصِرُوْنَ اور مَا لَا تُبْصِرُوْنَ کی تفسیر میں مفسرین کے مختلف اَقوال ہیں۔

(1)......ان سے مراد یہ ہے کہ تمام مخلوقات کی قسم جنہیں تم دیکھ سکتے ہو اور جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے۔

(2)...... مَا تُبْصِرُوْنَ سے دُنیا اور مَا لَا تُبْصِرُوْنَ سے آخرت مراد ہے۔

(3)...... مَا تُبْصِرُوْنَ سے مراد وہ چیزیں ہیں جو زمین کے اوپر موجود ہیں اور مَا لَا تُبْصِرُوْنَ سے وہ چیزیں مراد ہیں جو زمین کے اندر موجود ہیں۔

(4)...... مَا تُبْصِرُوْنَ سے اَجسام مراد ہیں اور مَا لَا تُبْصِرُوْنَ سے روحیں مراد ہیں۔

(5)...... مَا تُبْصِرُوْنَ سے ظاہری نعمتیں مراد ہیں اور مَا لَا تُبْصِرُوْنَ سے باطنی نعمتیں مراد ہیں۔ ان کی تفسیر میں

1 ......مستدرك، كتاب التفسير، تفسير سورة الحاقة، ۳/۳۲۷، الحديث: ۳۹۰۴.

www.dawateislami.net

مفسرین کے اور بھی قول ہیں۔ (1)

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سارے ہی معانی مراد ہوں۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍؕ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں۔ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو۔ اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک یہ قرآن ضرور ایک معزز رسول سے باتیں ہیں۔ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ہے۔ تم بہت کم یقین رکھتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کی بات ہے۔ تم بہت کم نصیحت مانتے ہو۔ یہ قرآن سارے جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔

﴿ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ: **بیشک یہ قرآن ضرور ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں۔**﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے دیکھی جانے والی اور نہ دیکھی جانے والی چیزوں کی قسم ذکر فرما کر ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے وہ باتیں ہیں جو ان کے رب عَزَّوَجَلَّ نے فرمائیں اور قرآن کسی شاعر کی بات نہیں ہے جیسا کہ کفار کہتے ہیں، تم بالکل بے ایمان ہو اور اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ قرآن نہ شعر ہے نہ اس میں شِعْرِیَّت کی کوئی بات پائی جاتی ہے اور قرآن نہ کسی کاہن کی بات ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کافر اللہ تعالٰی کی اس کتاب کے بارے میں کہتے ہیں۔ تم بہت کم نصیحت مانتے ہو، نہ اس کتاب کی ہدایات کو دیکھتے ہو نہ اس کی تعلیموں پر غور کرتے ہو کہ اس میں کیسی روحانی تعلیم ہے اور نہ اس کی فصاحت و بلاغت اور بے مثال اعجاز پر

1 ……تفسیر کبیر، الحاقة، تحت الآية: ۳۸-۳۹، ۱۰/۶۳۳، روح البیان، الحاقة، تحت الآية: ۳۸-۳۹، ۱۰/۱۴۸، خازن، الحاقة، تحت الآية: ۳۸-۳۹، ۴/۳۰۶، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

غور کرتے ہو جو یہ سمجھ سکو کہ یہ کلام سارے جہانوں کے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔ (1)

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے۔ ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے۔ پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ دیتے۔ پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا۔ اور بے شک یہ قرآن ڈر والوں کو نصیحت ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اگر وہ ایک بات بھی خود بنا کر ہمارے اوپر لگا دیتے۔ تو ضرور ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیتے۔ پھر ان کی دل کی رگ کاٹ دیتے۔ پھر تم میں کوئی ان سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بیشک یہ قرآن ڈر والوں کے لئے ضرور نصیحت ہے۔

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ: اور اگر وہ ایک بات بھی خود بنا کر ہمارے اوپر لگا دیتے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات میں ارشاد فرمایا کہ سارا قرآن اپنی طرف سے بنا لینا تو دور کی بات ہے اگر بالفرض میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک بات بھی خود سے بنا کر ہمارے اوپر لگا دیتے جو ہم نے نہ فرمائی ہوتی یا ہم نے وہ بات کہنے کی انہیں اجازت نہ دی ہوتی تو ضرور ہم ان سے قوت اور قدرت کے ساتھ بدلہ لیتے پھر ان کی دل کی رگ کاٹ دیتے جس کے کٹتے ہی موت واقع ہو جاتی ہے، پھر تم میں سے کوئی ہمیں ان سے بدلہ لینے سے روکنے والا نہ ہوتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اے کافرو! سیدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہاری وجہ سے اللّٰہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کر سکتے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ جو ایسا کرے گا اللّٰہ تعالیٰ اسے سزا دے گا اور اللّٰہ تعالیٰ کی دی ہوئی سزا

1 ......خازن، الحاقة، تحت الآية: ۴۰-۴۳، ۴/۳۰۶، مدارك، الحاقة، تحت الآية: ۴۰-۴۳، ص۱۲۷۶، تفسير كبير، الحاقة، تحت الآية: ۴۰-۴۳، ۱۰/۶۳۲-۶۳۴، خزائن العرفان، الحاقہ، تحت الآیۃ: ۴۰-۴۲، ص۱۰۵۱-۱۰۵۲، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

دور کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں۔ [1]

یہ آیاتِ مبارکہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کمالِ صدق اور بارگاہِ خداوندی میں نہایت درجے قابلِ اعتماد ہونے کی دلیل ہیں۔

﴿وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ: اور بیشک یہ قرآن ڈر والوں کیلئے ضرور نصیحت ہے۔﴾ یعنی بیشک یہ قرآن ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرائض کی بجا آوری کر کے اور اس کی نافرمانیاں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں کیونکہ یہی لوگ اس کی نصیحتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ [2]

وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾
وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۵۲﴾ ع

رکوع ۲ - ۵

ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں۔ اور بے شک وہ کافروں پر حسرت ہے۔ اور بے شک وہ یقینی حق ہے۔ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں۔ اور بیشک وہ کافروں پر ضرور حسرت ہے۔ اور بیشک وہ ضرور یقینی حق ہے۔ تو (اے محبوب!) تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو۔

﴿وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ: اور بیشک ضرور ہم جانتے ہیں۔﴾ یعنی اے لوگو! ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ قرآن کو جھٹلاتے ہیں تو ہم انہیں ان کے جھٹلانے پر سزا دیں گے۔ [3]

﴿وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ: اور بیشک وہ کافروں پر ضرور حسرت ہے۔﴾ یعنی بیشک وہ قرآن کافروں پر حسرت کا

1 ......روح البیان، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۴۴-۴۷، ۱۰/۱۵۰-۱۵۱، جلالین مع صاوی، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۴۴-۴۷، ۶/۲۲۳۲، خازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۴۴-۴۷، ۴/۳۰۷، ملتقطاً۔

2 ......تفسیر طبری، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۴۸، ۱۲/۲۲۴، صاوی، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۴۸، ۶/۲۲۳۳، ملتقطاً۔

3 ......روح البیان، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۴۹، ۱۰/۱۵۱-۱۵۲۔

www.dawateislami.net

سبب ہوگا کہ جب وہ قیامت کے دن قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کا انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔ (1)

﴿ وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ: اور بیشک وہ ضرور یقینی حق ہے۔ ﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ بے شک (قیامت کے دن) کفار کی ندامت یقینی حق ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ بے شک قرآن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا یقینی حق ہے۔ تیسری تفسیر یہ ہے کہ بیشک قرآن یقینی حق ہے کہ اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ (2)

﴿ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ: تو (اے محبوب!) تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو۔ ﴾ ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنے عظمت والے رب عَزَّوَجَلَّ کی ہر طرح کے نقص و عیب سے پاکی بیان کریں اور اس کا شکر ادا کریں کہ اُس نے تمہاری طرف اپنے اس جلیل کلام کی وحی فرمائی۔ (3)

1 ...خازن، الحاقة، تحت الآية: ۵۰، ۴/۳۰۷، جلالین، الحاقة، تحت الآية: ۵۰، ص۴۷۳، ملتقطاً.

2 ...تفسیر سمرقندی، الحاقة، تحت الآية: ۵۱، ۳/۴۰۱، خازن، الحاقة، تحت الآية: ۵۱، ۴/۳۰۷، ملتقطاً.

3 ...خازن، الحاقة، تحت الآية: ۵۲، ۴/۳۰۷.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْمَعَارِج

سورۂ معارِج کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ معارج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 44 آیتیں ہیں۔

”معارِج“ نام رکھنے کی وجہ

معارج کا معنی ہے بلندیاں اور اس سورت کی تیسری آیت میں مذکور لفظ ” اَلْمَعَارِج “ کی مناسبت سے اس کا نام سورۂ معارج رکھا گیا ہے۔

سورۂ معارج کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، جزا اور حساب کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور عذابِ جہنم کی کیفیّت بتائی گئی ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)......اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ کفارِ مکہ جس عذاب کا مذاق اُڑاتے ہیں اور اس کے جلد نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں وہ عذاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر واقع ہونے والا ہے اور اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

(2)......حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیّتوں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(3)......قیامت، جہنم اور اس کے عذاب کی ہولناکیاں بیان کی گئیں اور کافروں کا اُخروی حال بتایا گیا۔

(4)......یہ بتایا گیا کہ عام انسان کا حال یہ ہے کہ جب اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو وہ اس پر صبر نہیں کرتا اور جب اسے مال ملتا ہے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔

www.dawateislami.net

(5)......مسلمانوں کے 8 وہ اوصاف بیان کئے گئے جن کی وجہ سے وہ مشرکین سے ممتاز ہیں۔

(6)......اس سورت کے آخر میں کفارِ مکہ کی سرزنش کی گئی اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے ان کے سامنے کفار کا اُخروی انجام بیان کیا گیا۔

سورۂ حاقہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ معارج کی اپنے سے ماقبل سورت ''حاقہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ حاقہ کی طرح اس سورت میں بھی قیامت کی ہولناکیاں، جنت اور جہنم کے اَحوال، اہلِ ایمان اور کفار کا اُخروی انجام بیان کیا گیا ہے اور یہ سورت گویا کہ سورۂ حاقہ کا تتمہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَاَلَ سَآىٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍۙ(۱) لِّلْكٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌۙ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے۔ جو کافروں پر ہونے والا ہے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔

﴿سَاَلَ سَآىٕلٌۢ بِعَذَابٍ: **ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا۔**﴾ ان آیات کے شانِ نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب کفارِ مکہ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے پوچھو کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن لوگوں پر

www.dawateislami.net

آ ئے گا ؟ تو اُنہوں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا، اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ اس صورت میں یہاں لفظِ ''سَاَلَ'' سوال کرنے کے معنی میں ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ نضر بن حارث نے عذاب نازل ہونے کی دعا کی تھی جس کا ذکر سورۂ اَنفال میں ہے۔ چنانچہ نضر بن حارث نے کہا کہ

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے اللّٰہ اگر یہ (قرآن) ہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ۔

اس کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

تیسرا قول یہ ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللّٰہ تعالیٰ سے کفار پر عذاب نازل کرنے کی دعا کی تھی اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اس صورت میں یہاں لفظِ ''سَاَلَ'' دعا کرنے کے معنی میں ہے۔[2]

پہلے قول کے مطابق اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کفار جس عذاب کے بارے میں آپ سے سوال کر رہے ہیں وہ کافروں پر واقع ہونے والا ہے اور اس عذاب کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

دوسرے قول کے مطابق اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مانگنے والے نے مذاق کے طور پر وہ عذاب مانگا ہے جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، کافر چاہے طلب کریں یا نہ کریں جو عذاب ان کے لئے مُقَدَّر ہے وہ ان پر ضرور آنا ہے، اُسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔

تیسرے قول کے مطابق اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ نے کفار پر جو عذاب نازل کرنے کی دعا ہے وہ ان پر واقع ہونے والا ہے اور اس عذاب کو ان سے کوئی ٹال نہیں سکتا۔

---

1 ......انفال: ۳۲۔

2 ......تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/۶۳۷، خازن، المعارج، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۳۰۷، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

مِنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِؕ(۳) تَعْرُجُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ(۴)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ ہوگا اللّٰہ کی طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے۔ ملائکہ اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کی طرف سے ہوگا جو بلندیوں کا مالک ہے۔ فرشتے اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف چڑھتے ہیں، (وہ عذاب) اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

﴿مِنَ اللّٰهِ: اللّٰہ کی طرف سے۔﴾ یعنی کافروں پر وہ عذاب اس اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے واقع ہوگا جو ساتوں آسمانوں کا مالک ہے۔ (1)

﴿تَعْرُجُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَیْهِ: فرشتے اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف چڑھتے ہیں۔﴾ یعنی فرشتے اور حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام قرب کے اس مقام کی طرف چڑھتے ہیں جو آسمان میں اللّٰہ تعالیٰ کے احکامات نازل ہونے کی جگہ ہے اور عالَم میں تَصَرُّف کرنے والے فرشتے وہاں سے احکامات وصول کرتے ہیں۔ یہاں حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام کے شرف اور اعلیٰ مقام کی وجہ سے بطورِ خاص ان کا ذکر کیا گیا اگرچہ وہ جملہ فرشتوں میں داخل ہیں۔ (2)

﴿فِیْ یَوْمٍ: (وہ عذاب) اس دن میں ہوگا۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اگر فرشتوں کے علاوہ کوئی انسان ساتویں زمین کے نیچے سے اس مقام تک چڑھے جہاں سے اللّٰہ تعالیٰ کے احکامات نازل ہوتے ہیں تو وہ پچاس ہزار سال سے پہلے وہاں تک نہیں پہنچ سکتا جبکہ فرشتہ ایک لمحے میں یہ فاصلہ طے کر لیتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ کفار پر وہ عذاب قیامت کے دن ہوگا جس کی مقدار دُنْیَوی سالوں کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ (3)

1 ...... تفسیر سمرقندی، المعارج، تحت الآیۃ: ۳، ۳/۴۰۲.

2 ...... خازن، المعارج، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۳۱۸، جمل، المعارج، تحت الآیۃ: ۴، ۸/۱۰۷، ملتقطاً.

3 ...... خازن، المعارج، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۳۱۸، جلالین، المعارج، تحت الآیۃ: ۴، ص۴۷۳، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

نوٹ: یاد رہے کہ قیامت کی سختیوں کی وجہ سے بعض کفار کو وہ دن پچاس ہزار سال کے برابر لگے گا جیسا کہ یہاں بیان ہوا اور بعض کو دوسرے اعتبار سے ایک ہزار سال کے برابر لگے گا جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ [1] ترجمۂ کنزُالعِرفان: اُس دن میں جس کی مقدار تمہاری گنتی سے ہزار سال ہے۔

جبکہ مومن کیلئے وہ دن دنیا میں ادا کی جانے والی ایک فرض نماز سے بھی کم ہوگا جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کا دن مومن پر ہلکا ہوگا حتّٰی کہ اس فرض نماز سے بھی زیادہ ہلکا ہوگا جو مومن دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ [2]

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝۵ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝۶ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝۷

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اچھی طرح صبر کرو۔ وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں۔ اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو تم اچھی طرح صبر کرو۔ بیشک وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں۔ اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔

﴿فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا: تو تم اچھی طرح صبر کرو۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ''اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنی قوم کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر اور مذاق اُڑانے کے طور پر عذاب نازل کرنے کا مطالبہ کرنے پر صبرِ جمیل فرمائیں اور کفار کی سختی پر تنگدل نہ ہوں کیونکہ کفارِ مکہ اس عذاب کو اپنے گمان میں ناممکن سمجھ رہے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ واقع ہونے والا ہی نہیں اور اسی وجہ سے عذاب نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ ہماری قدرت سے کوئی بعید نہیں اور نہ ہی ان پر عذاب نازل کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل ہے۔ [3]

1 ......السجدہ: ٥۔

2 ......مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ، ٤/١٥١، الحدیث: ١١٧١٧.

3 ......روح البیان، المعارج، تحت الآیۃ: ٥-٧، ١٠/١٥٩، ابو سعود، المعارج، تحت الآیۃ: ٥-٧، ٥/٧٦٦، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ(۸) وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ(۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن آسمان ہوگا جیسی گلی چاندی۔ اور پہاڑ ایسے ہلکے ہو جائیں گے جیسے اُون۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہو جائے گا۔ اور پہاڑ اون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے۔

﴿يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ: جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہو جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ وہ عذاب ممکن ہے اور اس دن میں کوئی مشکل نہیں جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہوگا اور پہاڑ اون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے اور ہوا میں اُڑتے پھریں گے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا ہے جو اس دن واقع ہوگا جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہو جائے گا اور پہاڑ اُون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے اور ہوا میں اُڑتے پھریں گے۔ تیسری تفسیر یہ ہے کہ جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہوگا اور پہاڑ اون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے اور ہوا میں اُڑتے پھریں گے تو اس دن کی دہشت اور ہَولنا کی تصوُّر سے بالاتر ہے۔ (1)

وَ لَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۚۖ(۱۰) يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِيْهِ ۙ(۱۱) وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِ ۙ(۱۲) وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ(۱۳) وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ(۱٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پوچھے گا۔ ہوں گے انہیں دیکھتے ہوئے مجرم آرزو کرے گا کاش اس دن کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دے دے اپنے بیٹے۔ اور اپنی جورو اور اپنا بھائی۔ اور اپنا کنبہ جس میں اس کی جگہ ہے۔ اور جتنے زمین میں ہیں سب پھر یہ بدلہ دینا اسے بچالے۔

1 ......ابو سعود، المعارج، تحت الآية: ۸-۹، ۵/۷٦۷، تفسير كبير، المعارج، تحت الآية: ۸-۹، ۱۰/٦٤۱، مدارك، المعارج، تحت الآية: ۸-۹، ص۱۲۷۸، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کوئی دوست کسی دوست سے حال نہ پوچھے گا۔ وہ ان کو دکھائے جارہے ہوں گے۔ مجرم آرزو کرے گا، کاش! اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے میں اپنے بیٹے دیدے۔ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی۔ اور اپنا وہ کنبہ جو اسے پناہ دیتا ہے۔ اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب، پھر یہ (بدلہ دینا) اسے بچالے۔

﴿وَلَا یَسْـَٔلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا: اور کوئی دوست کسی دوست سے حال نہ پوچھے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کی شدّت اور ہَولناکی کی وجہ سے یہ حال ہوگا کہ کوئی دوست کسی دوست سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تیرا حال کیا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی بات کرے گا کیونکہ اسے تو صرف اپنی ہی جان کی فکر پڑی ہوگی اور یہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ دوست ایک دوسرے کو دیکھ نہ رہے ہوں گے بلکہ وہ دوست ان دوسرے دوستوں کو دکھائے جارہے ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ اُن سے حال پوچھیں گے اور نہ بات کرسکیں گے۔ اس دن کافر کا حال یہ ہوگا کہ وہ یہ آرزو کرے گا: کاش! قیامت کے دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے میں مجھ سے میرے (محبوب ترین) بیٹے لے لئے جائیں، اور (زندگی بھر) میرا ساتھ نبھانے والی بیوی لے لی جائے اور دنیا میں (ہر طرح سے) میری مدد کرنے والے میرے بھائی لے لئے جائیں اور میرا وہ کنبہ لے لیا جائے جو مجھے اپنے پاس جگہ دیتا تھا، حتّٰی کہ وہ یہ تمنا کرے گا کہ جتنے لوگ زمین میں ہیں سب اس کے ماتحت ہوں اور وہ ان سب کو فدیے میں دیدے اور پھر یہ بدلہ دینا اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالے۔(1)

اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کفار کو اپنے کسی عزیز سے محبت نہ رہے گی اور وہ یہ چاہے گا کہ میرے بچے، بیوی، بھائی، خاندان کے لوگ بلکہ ساری دنیا کے لوگ میرے بدلے دوزخ میں پھینک دیے جائیں اور میں کسی طرح عذاب سے بچ جاؤں۔

كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚ﴿۱۶﴾

1 ......خازن، المعارج، تحت الآية: ١٠-١٤، ٤/ ٣٠٨-٣٠٩، روح البيان، المعارج، تحت الآية: ١٠-١٤، ١٠/ ١٦٠، مدارك، المعارج، تحت الآية: ١٠-١٤، ص١٢٧٩، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: ہرگز نہیں وہ تو بھڑکتی آگ ہے۔ کھال اتار لینے والی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی آگ ہے۔ کھال کھینچ لینے والی۔

﴿ **كَلَّا**: ہرگز نہیں۔﴾ یہاں کافر کی تمنا کارد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ یہ سب کچھ فدیے میں دے دینا ہرگز اس کے کام نہ آئے گا اور نہ اسے کسی طرح عذاب سے بچا سکے گا۔[1]

فدیہ دینا بھی کفار کو عذاب سے بچا نہ سکے گا

کفار کا عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ دینے اور اس کے قبول نہ ہونے کے بارے میں ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰىؔ ؕ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ[2]

ترجمۂ کنزالعرفان: جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لیے بھلائی ہے اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا (ان کا حال یہ ہوگا کہ) اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور اس کے ساتھ ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دے دیتے۔ ان کے لئے برا حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ[3]

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اگر کافر لوگ جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اور اس کے برابر اتنا ہی اور اس کے ساتھ (ملا کر) قیامت کے دن کے عذاب سے چھٹکارے کیلئے دیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

1 ……جلالین، المعارج، تحت الآیۃ: ١٥، ص٤٧٣، مدارک، المعارج، تحت الآیۃ: ١٥، ص١٢٧٩، ملتقطاً.

2 ……رعد: ١٨.

3 ……مائدہ: ٣٦.

www.dawateislami.net

اور حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ تعالیٰ اس جہنمی سے فرمائے گا جس کو سب سے کم عذاب دیا جارہا ہوگا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا ساز وسامان دے دیا جائے تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لئے انہیں فدیے میں دیدے گا۔ وہ عرض کرے گا: ہاں۔ اللّٰہ تعالیٰ فرمائے گا'' میں نے (اس وقت) تم سے اس کے مقابلے میں بہت تھوڑا مطالبہ کیا تھا جب تو حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو (نے دنیا میں آنے کے بعد یہ بات نہ مانی اور) شرک پر ہی ڈٹا رہا۔ [1]

﴿اِنَّهَا لَظٰى: وہ تو بھڑکتی آگ ہے۔﴾ آیت کے اس حصے اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ جہنم تو کافروں پر بھڑکتی آگ ہے اور وہ ان (کے جسم) کی کھال کھینچ لے گی یہاں تک کہ ان کے جسم پر گوشت اور کھال (کا نشان تک) باقی نہ رہے گا۔ [2]

یاد رہے کہ ایک بار کھال جل جانے کے بعد سزا ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ اللّٰہ تعالیٰ دوبارہ ان کے جسم پر کھال پیدا کردے گا تا کہ یہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں، جیسے کہ سورۂ نساء میں اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًاؕ-كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِیْزًا حَكِیْمًا [3]

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کی کھالیں خوب جل جائیں گی تو ہم ان کی کھالوں کو دوسری کھالوں سے بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ چکھ لیں۔ بیشک اللّٰہ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰىۙ(۱۷) وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى(۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بلا رہی ہے اس کو جس نے پیٹھ دی اور منہ پھیرا۔ اور جوڑ کر سینت رکھا۔

1 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنّة والنار، ۲۶۱/۴، الحدیث: ۶۵۵۷.

2 ...... جلالین، المعارج، تحت الآیة: ۱۵-۱۶، ص ۴۷۳، خازن، المعارج، تحت الآیة: ۱۵-۱۶، ۳۰۹/۴، ملتقطاً.

3 ...... النساء: ۵۶.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بلا رہی ہے اسے جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا۔ اور جوڑ کر رکھا پھر (اسے) محفوظ کرلیا۔

﴿تَدْعُوْا: بلا رہی ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم نام لے لے کر کہ اے کافر میرے پاس آ، اے منافق میرے پاس آ، اسے اپنی طرف بلائے گی جس نے حق قبول کرنے سے پیٹھ پھیری اور ایمان لانے سے اِعراض کیا اور اپنا مال جوڑ کر رکھا پھر اسے محفوظ کرلیا اور اس پر اس مال کے جو حقوق واجب تھے وہ اس نے ادا نہ کئے۔ جہنم کا یہ بلانا یا تو زبانِ حال سے ہوگا یا اللّٰہ تعالیٰ آگ میں کلام کرنے کی صلاحیت پیدا کردے گا اور وہ واضح طور پر کلام کرے گی یا اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم پر مامور فرشتے بلائیں گے۔ (1)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی اطاعت سے اِعراض کرنا، دنیا کی محبت، مال کی حرص اور نفسانی خواہشات دین کی آفات کا مجموعہ ہیں۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص۔ جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا۔ اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک آدمی بڑا بے صبرا حریص پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا ہوجاتا ہے۔ اور جب اسے بھلائی پہنچے تو بہت روک رکھنے والا ہوجاتا ہے۔

﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا: بیشک آدمی بڑا بے صبرا حریص پیدا کیا گیا ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک انسان بڑا بے صبرا اور حریص پیدا کیا گیا ہے کہ جب اسے تنگ دستی اور بیماری وغیرہ کی

1 ...... خازن، المعارج، تحت الآیۃ: ۱۷-۱۸، ۴/۳۰۹، مدارک، المعارج، تحت الآیۃ: ۱۷-۱۸، ص۱۲۷۹، تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیۃ: ۱۷-۱۸، ۱۰/۶۴۳.

www.dawateislami.net

صورت میں کوئی برائی پہنچتی ہے تو وہ سخت گھبرانے والا ہو جاتا ہے اور جب اسے دولت مندی و مال اور صحت و تندرستی کی صورت میں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو وہ اسے اپنے پاس روک رکھنے والا ہو جاتا ہے یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ جب اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو وہ اس پر صبر نہیں کرتا اور جب اسے مال ملتا ہے تو وہ اس کو خرچ نہیں کرتا۔[1]

غریبی اور بیماری کی حالت میں شکوہ شکایت کرنے سے بچا جائے

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کو زندگی میں کبھی غربت، تنگدستی اور ناداری کا سامنا ہو یا کسی بیماری اور مرض وغیرہ میں مبتلا ہو جائے تو وہ اس پر بے صبری اور بے قراری کا مظاہرہ کرنے اور شکوہ شکایت کرنے سے بچے اور ان حالات میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے، البتہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان تنگدستی دور کرنے کے لئے محنت اور کوشش کرنا چھوڑ دے اور بیماری کا علاج کروانا ترک کر دے بلکہ اسے چاہئے کہ تنگدستی دور کرنے کے لئے محنت اور جد وجہد بھی کرتا رہے اور اپنے مرض کا علاج بھی کرواتا رہے اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آسانی اور شفا ملنے کی دعا بھی کرتا رہے اور جب اللہ تعالیٰ اسے فراخ دستی اور شفا عطا فرما دے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور ہر دم اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہے اور اس کا دیا ہوا مال اسی کی راہ میں خرچ کرتا رہے۔

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآىٕمُوْنَ ﴿۲۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: مگر نمازی۔ جو اپنی نماز کے پابند ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: مگر وہ نمازی۔ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں۔

﴿ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ: مگر نمازی۔ ﴾ یہاں سے ان لوگوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے جن میں اس سے پہلی آیات میں بیان کی گئی حالت یعنی حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی اور یہ وہ لوگ ہیں جن میں یہ آٹھ اوصاف پائے جاتے ہوں:

(1)......فرض نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنا۔

1 ......مدارك، المعارج، تحت الآية: ١٩-٢١، ص١٢٨٠، خازن، المعارج، تحت الآية: ١٩-٢١، ٤/٣٠٩، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

(2)......اپنے مال سے واجب صدقات ادا کرنا۔

(3)......انصاف کے دن یعنی قیامت کی تصدیق کرنا۔

(4)......اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا۔

(5)......شرمگاہوں کی حرام کاری سے حفاظت کرنا۔

(6)......امانت اور عہد کی حفاظت کرنا۔

(7)......صدق و انصاف کے ساتھ گواہی پر قائم رہنا۔

(8)......نماز کی حفاظت کرنا۔

ان اوصاف کی تفصیل اگلی آیات میں مذکور ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآىٕمُوْنَ: جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں۔﴾ اس آیت میں پہلا وصف بیان ہوا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو اپنے اوپر فرض پانچوں نمازیں ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرتے ہیں۔[1]

نماز، حرص اور ہوس سے بچنے کا ذریعہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ مومن بندے کو نماز کی برکت سے دُنْیَوی عیوب مثلاً حرص اور ہوس وغیرہ سے بچالے گا۔ اَحادیث میں پانچوں نمازیں اپنے وقت میں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''پانچ نمازیں اللّٰہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں، جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں نمازیں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے، اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں، چاہے بخش دے، چاہے عذاب کرے۔''[2]

اور اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ......تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۳، ۱۰/۶۴۴؛ خازن، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۳، ۴/۳۰۹، ملتقطاً.

2 ......مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث عبادۃ بن الصامت رضی اللّٰہ عنہ، ۸/۳۹۷، الحدیث: ۲۲۷۵۶.

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ’’میرے بندے کا میرے ذمۂ کرم پر عہد ہے کہ اگر وہ وقت میں نماز قائم رکھے تو میں اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔ (1)

وَ الَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے۔ اس کے لیے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے۔ اس کے لیے جو مانگے اور اس کے لیے جو محروم رہے۔

﴿ وَ الَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ: اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے۔﴾ یہاں سے دوسرا وصف بیان کیا گیا چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جن کے مال میں سائل اور محروم کے لئے ایک معلوم اور مُعَیَّن حق ہے۔ معلوم حق سے مراد زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا اس سے وہ صدقہ مراد ہے جو آدمی اپنے آپ پر مُعَیَّن کر لے اور اُسے مُعَیَّن اوقات میں ادا کیا کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مُستحب صدقات کیلئے اپنی طرف سے وقت مُعَیَّن کرنا شریعت میں جائز اور قابلِ تعریف ہے۔ سائل سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے وقت سوال کرے اور محروم سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے باوجود شرم وحیا کی وجہ سے نہیں مانگتا اور اس کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی۔ (2)

فقیروں، مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ فقیروں، مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھنا چاہئے اور انہیں اپنے مالوں میں سے کچھ نہ کچھ مال دیتے رہنا چاہئے، اسی سلسلے میں یہاں 3 اَحادیث ملاحظہ ہوں:

(1)……حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد

1 ……کنز العمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الثانی، ۴/ ۱۲۷، الحدیث: ۱۹۰۳۲۔

2 ……تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۴-۲۵، ۱۰/ ۶۴۵، خازن، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۴-۲۵، ۴/ ۳۱۰، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

فرمایا: ’’اپنے مال کی زکاۃ نکالو کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کردے گی اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کر اور مسکین، پڑوسی اور سائل کا حق پہچانو۔‘‘ (1)

(2)......حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر مال داروں کے ہاتھوں، سن لو! ایسے مالداروں سے اللّٰہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔‘‘ (2)

(3)......حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’قیامت کے دن مالداروں کے لیے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے، ہمارے حقوق جو تو نے ان پر فرض کیے تھے، انہوں نے ظلماً نہ دیے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا ’’مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انھیں دور رکھوں گا۔‘‘ (3)

وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو انصاف کا دن سچ جانتے ہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ لوگ جو انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔

﴿**وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ**: اور وہ لوگ جو انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔﴾ اس آیت میں تیسرا وصف بیان کیا گیا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو اُخروی ثواب کی امید میں اپنی جانوں کو بدنی اور مالی عبادتوں میں مصروف رکھ کر اپنے اعمال کے ذریعے انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں اور مرنے کے بعد اُٹھنے، حشر ونشر، جزاء اور قیامت ان سب چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (4)

---

1 ......مسند امام احمد، مسند انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ، ۲۷۳/۴، الحدیث: ۱۲۳۹۷.

2 ......معجم الاوسط، باب الدال، من اسمہ: دلیل، ۳۷۴/۲، الحدیث: ۳۵۷۹.

3 ......معجم الاوسط، باب العین، من اسمہ: عبید، ۳۴۹/۳، الحدیث: ۴۸۱۳.

4 ......تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۶، ۶۴۵/۱۰، روح البیان، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۶، ۱۶۵/۱۰، خازن، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۶، ۳۱۰/۴، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

وَ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ ۚ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں۔

﴿ وَ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ: اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں۔﴾ اس آیت میں چوتھا وصف بیان کیا گیا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو فرض عبادات کے علاوہ بھی نیک اعمال بکثرت کرنے کے باوجود اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر رہے ہیں کہ نجانے ان کے وہ اعمال قبول ہوتے بھی ہیں یا نہیں۔(1)

بکثرت نیک اعمال کرنے کے باوجود اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنے کی ترغیب

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کے نیک بندے گناہوں سے ہر دم بچتے رہنے اور کثرت کے ساتھ نیک اعمال کرنے کے باوجود اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف اپنے دلوں میں رکھتے تھے اور انہیں یہ اندیشہ رہتا تھا کہ کہیں ان کے اعمال رد ہی نہ کر دیئے جائیں۔ ایک اور مقام پر ایمان والوں کا ایک وصف بیان کرتے ہوئے اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جنہوں نے جو کچھ دیا وہ اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے ڈر رہے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

یہاں ہم چند صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُم کے اقوال ذکر کرتے ہیں جنہیں پڑھ کر ہر مسلمان کو غور کر لینا چاہئے

1 ......تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۷، ۱۰ / ۶۴۵، ابو سعود، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۷، ۵/۷۶۸، روح البیان، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۷، ۱۰/۱۶۵، ملتقطاً.

2 ......مومنون: ۶۰.

www.dawateislami.net

کہ وہ لوگ جو قطعی جنّتی تھے، ہر وقت نیک اعمال میں مصروف رہتے تھے اور گناہوں سے بچنے کی مقدور بھر کوشش کرتے تھے، اس کے باوجود اللّٰہ تعالیٰ کے خوف سے ان کا کیا حال تھا، چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بار پرندے کو دیکھ کر فرمایا: ''اے پرندے! کاش! میں تمہاری طرح ہوتا اور مجھے انسان نہ بنایا جاتا۔

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول ہے: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں ایک مینڈھا ہوتا جسے میرے اہلِ خانہ اپنے مہمانوں کے لیے ذبح کر دیتے۔

حضرت ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول ہے کہ '' کاش! میں ایک درخت ہوتا جس کو کاٹ دیا جاتا۔

حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے: ''میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مجھے وفات کے بعد اُٹھایا نہ جائے۔

حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرمایا کرتے: '' کاش! ہم پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرمایا کرتیں: '' کاش! میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتی۔

حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے: کاش! میں راکھ ہوتا۔ (1)

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں اپنے عذاب سے ڈرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے۔

﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ: بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے۔﴾ امام عبد اللّٰہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''اس کا معنی یہ ہے کہ انسان چاہے کتنا ہی نیک، پارسا اور عبادت و اطاعت کی

1 ...قوت القلوب، الفصل الثاني والثلاثون، شرح مقام الخوف ووصف الخائفين... الخ، ۱/۴۵۹-۴۶۰.

www.dawateislami.net

کثرت کرنے والا ہو لیکن اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔ [1]

اور علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ’’اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ فرض عبادات اسی طرح ادا کرتا رہے جس طرح ادا کرنی چاہئیں اور تمام ممنوعات سے اسی طرح بچتا رہے جیسا بچنے کا حق ہے بلکہ کبھی دونوں طرف سے اس سے خطا واقع ہو جاتی ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ خوف اور امید کے درمیان رہے۔ [2]

اللہ تعالیٰ سے خوف اور امید کیسی رکھنی چاہئے؟

اللہ تعالیٰ سے کیسا خوف اور کیسی امید رکھنی چاہئے اس کا اندازہ درج ذیل دو واقعات سے لگایا جا سکتا ہے، چنانچہ

(1)......حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ’’اگر آسمان سے کوئی مُنادی یہ آواز دے کہ اے لوگو! ایک شخص کے علاوہ تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ گے تو میں اس بات سے ڈروں گا کہ کہیں وہ ایک شخص میں ہی نہ ہوں اور اگر مُنادی یہ اعلان کرے کہ اے لوگو! ایک شخص کے علاوہ تم سب جہنم میں داخل ہو جاؤ گے تو میں یہ امید کروں گا کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں۔ [3]

(2)......حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک مرتبہ اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ایسا خوف رکھو کہ تمہیں گمان ہونے لگے کہ اگر تم تمام زمین والوں کی نیکیاں اس کی بارگاہ میں پیش کرو تو وہ انہیں قبول نہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے ایسی امید رکھو کہ تم سمجھو کہ اگر سب زمین والوں کی برائیاں لے کر اس کی بارگاہ میں جاؤ گے تو بھی تمہیں بخش دے گا۔ [4]

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۳۰﴾

1 ......مدارک، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۸، ص ۱۲۸۰.

2 ......خازن، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۸، ۴/ ۳۱۰.

3 ......حلیۃ الاولیاء، ذکر الصحابۃ من المھاجرین، ۲-عمر بن الخطاب، ۱/ ۸۹، الحدیث: ۱۴۲.

4 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان انّ الافضل ھو غلبۃ الخوف... الخ، ۴/ ۲۰۲.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر کچھ ملامت نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا اپنی کنیزوں سے تو بیشک ان پر کچھ ملامت نہیں۔

﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔﴾ اس آیت میں پانچواں وصف بیان کیا گیا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو اپنی بیویوں یا اپنی کنیزوں کے علاوہ (دیگر لوگوں) سے اپنی شرمگاہوں کی (زنا، لواطت اور مُشت زنی وغیرہ سے) حفاظت کرتے ہیں تو بیشک اپنی بیویوں اور کنیزوں سے حیض ونفاس کے علاوہ اوقات میں شرمگاہوں کی حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے ان پر کچھ ملامت نہیں اور اس بناء پر دنیا اور آخرت میں ان سے کوئی مُؤاخذہ نہیں۔[1]

اس سے معلوم ہوا کہ اپنی منکوحہ بیوی اور اپنی مِلکیَّت میں موجود وہ لونڈی جس سے صحبت حلال ہے، ان سے پردہ نہیں لہٰذا شوہر بیوی اور مالک لونڈی ایک دوسرے کا بدن دیکھ سکتے ہیں۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ ج

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ان دو کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو جو ان دو کے سوا اور کوئی صورت چاہیں تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ: تو جو ان دو کے سوا اور کوئی صورت چاہیں۔﴾ یعنی جو لوگ اپنی بیویوں اور اپنی مِلکیَّت میں موجود (ان) کنیزوں (جن سے صحبت حلال ہے) کے علاوہ (شہوت پوری کرنے کی) کوئی اور صورت چاہیں تو وہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوُز کرتے ہیں۔ اس آیت سے مُتعہ، لواطت، جانوروں کے

---

1 ......تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۹، ۶۴۵/۱۰، روح البیان، المعارج، تحت الآیۃ: ۲۹-۳۰، ۱۶۵/۱۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ساتھ قضاءِ شہوت اور اپنے ہاتھ سے منی خارج کرنے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ [1]

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

﴿ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ﴾ اس آیت میں چھٹا وصف بیان کیا گیا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں کہ امانت میں خیانت نہیں کرتے اور نہ ہی عہد توڑتے ہیں۔ یہاں امانت میں شرعی امانتیں اور بندوں کی امانتیں دونوں داخل ہیں اور عہد میں مخلوق کے ساتھ کئے ہوئے عہد اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد نذریں اور قسمیں بھی داخل ہیں۔ [2]

امانت میں خیانت کرنے اور عہد کی خلاف ورزی کرنے سے متعلق حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کا ایک حصہ ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے (1) جب اسے امانت سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔ (2) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (3) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ (4) جب جھگڑا کرے تو بیہودہ بکے۔ [3]

وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآىٕمُوْنَ ﴿٣٣﴾

---

1 ......مدارك، المعارج، تحت الآية: ٣١، ص ١٢٨٠.

2 ......تفسير كبير، المعارج، تحت الآية: ٣٢، ٦٤٦/١٠، مدارك، المعارج، تحت الآية: ٣٢، ص ١٢٨٠.

3 ......بخاری، كتاب الايمان، باب علامة المنافق، ٢٥/١، الحديث: ٣٤.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔

﴿ **وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآىٕمُوْنَ** : اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔﴾ اس آیت میں ساتواں وصف بیان کیا گیا کہ وہ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے اور اس پر قائم رہتے ہیں، نہ اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ زبردست کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں اور نہ کسی حق دار کا حق تلف کرنا گوارا کرتے ہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں گواہی سے مراد توحید (اور رسالت) کی گواہی پر قائم رہنا ہے۔ [(1)]

گواہی چھپانے اور جھوٹی گواہی دینے کی وعید

گواہی چھپانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ [(2)]

ترجمۂ کنزالعرفان: اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے۔

اور جھوٹی گواہی دینے والے کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جہنم واجب کر دے گا۔ [(3)]

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جس نے ایسی گواہی دی جس سے کسی مسلمان مرد کا مال ہلاک ہو جائے یا کسی کا خون بہایا جائے تو اُس نے جہنم واجب کر لیا۔ [(4)]

1 ......تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیۃ: ۳۳، ۱۰/۶۴۶، مدارک، المعارج، تحت الآیۃ: ۳۳، ص۱۲۸۰، خازن، المعارج، تحت الآیۃ: ۳۳، ۴/۳۱۰، ملتقطاً.

2 ......بقرہ: ۲۸۳.

3 ......ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب شہادۃ الزور، ۳/۱۲۳، الحدیث: ۲۳۷۳.

4 ......معجم کبیر، عکرمۃ عن ابن عباس، ۱۱/۱۷۲، الحدیث: ۱۱۵۴۱.

www.dawateislami.net

وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓىٕكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی نماز کی محافظت کرتے ہیں۔ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کی (جنت کے) باغوں میں عزت کی جائے گی۔

﴿وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ: **اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔**﴾ اس آیت میں آٹھواں وصف بیان کیا گیا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہاں نماز کا دوبارہ ذکر اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے فرمایا گیا ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا اس لئے دوبارہ ذکر کیا گیا کہ ایک جگہ فرائض مراد ہیں اور دوسری جگہ نوافل مراد ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے پہلی آیت میں دوام سے ہمیشہ نماز پڑھنا اور اس کے وقت میں پڑھنا مراد ہے اور یہاں نماز کی حفاظت کرنے کا بیان ہے اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز کے ارکان، واجبات، سنتوں اور مُستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔[1]

﴿اُولٰٓىٕكَ: **یہ لوگ وہ ہیں۔**﴾ یعنی جن لوگوں میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی جنت کے باغوں میں اَبدی ثواب اور سرمدی جزا کے ذریعے عزت کی جائے گی۔[2]

فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ ﴿۳۷﴾ اَیَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾

1 ......تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیة: ۳۴، ۱۰/۶۴۶؛ مدارک، المعارج، تحت الآیة: ۳۴، ص۱۲۸۰، ملتقطاً.

2 ......مدارک، المعارج، تحت الآیة: ۳۵، ص۱۲۸۰؛ روح البیان، المعارج، تحت الآیة: ۳۵، ۱۰/۱۶۸، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ (۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ دہنے اور بائیں گروہ کے گروہ۔ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ چین کے باغ میں داخل کیا جائے۔ ہرگز نہیں بے شک ہم نے انہیں اس چیز سے بنایا جسے جانتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گروہ کے گروہ دائیں اور بائیں جانب سے۔ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ اسے چین کے باغ میں داخل کیا جائے گا۔ ہرگز نہیں، بیشک ہم نے انہیں اس چیز سے پیدا کیا جسے جانتے ہیں۔

﴿فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا: تو ان کافروں کو کیا ہوا۔**﴾ شانِ نزول:** یہ آیت کفار کی اس جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک کلام سن کر اسے جھٹلاتے، مذاق اُڑاتے اور کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ان کافروں کا کیا حال ہے جو آپ کے پاس بیٹھتے بھی ہیں اور گردنیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے سنتے ہیں اس سے نفع نہیں اُٹھاتے۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ اسے ایمان والوں کی طرح چین کے باغ میں داخل کیا جائے گا! ہرگز اسے داخل نہیں کیا جائے گا (کیونکہ) ہم نے جس طرح سب آدمیوں کو منی سے پیدا کیا اسی طرح انہیں بھی منی سے پیدا کیا ہے اور صرف منی سے پیدا ہو جانا جنتی ہونے کا سبب نہیں بلکہ جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ تو ایمان اور نیک اعمال ہیں اور جب وہ ایمان ہی نہیں لائے تو حکمت والے رب تعالیٰ کے یہ شایانِ شان کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں جنت میں داخل کر دے۔ (1)

---

1 ...... مدارك، المعارج، تحت الآية: ۳٦-۳۹، ص ۱۲۸۱، خازن، المعارج، تحت الآية: ۳٦-۳۹، ٤/۳۱۰، تفسير كبير، المعارج، تحت الآية: ۳٦-۳۹، ۱۰/٦٤٦-٦٤٧، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کلام دل میں کب اثر کرتا ہے؟

اس سے معلوم ہوا کہ کلام دل میں تب ہی اثر کرتا ہے جب کہ کلام کرنے والے کا وقار دل میں موجود ہو، ان کفار کے دلوں میں چونکہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وقار نہ تھا اس لئے وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وعظ سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۴۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو مجھے قسم ہے اس کی جو سب پوربوں سب پچھموں کا مالک ہے کہ ضرور ہم قادر ہیں۔ کہ ان سے اچھے بدل دیں اور ہم سے کوئی نکل کر نہیں جاسکتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو مجھے تمام مشرقوں اور تمام مغربوں کے رب کی قسم، بیشک ہم ضرور قادر ہیں۔ اس بات پر کہ ان سے اچھے لوگ بدل دیں اور کوئی ہم سے نکل کر نہیں جاسکتا۔

﴿ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ: تو مجھے تمام مشرقوں اور تمام مغربوں کے رب کی قسم۔ ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب معاملہ یہ ہے کہ ہم نے انہیں منی سے پیدا کر دیا تو مجھے سورج کے طلوع اور غروب ہونے کی تمام جگہوں کے مالک رب کی قسم! بیشک ہم اس بات پر ضرور قادر ہیں کہ انہیں ان کے جرموں کی وجہ سے ہلاک کر دیں اور ان کی بجائے وہ لوگ پیدا کر دیں جو ان جیسے نہ ہوں بلکہ وہ ہمارے اطاعت گزار اور فرمانبردار ہوں اور ہم انہیں ہلاک کرنے اور دوسرے لوگ پیدا کرنے سے عاجز نہیں لیکن ہماری انتہا کو پہنچی ہوئی حکمت اور مشیئت کا تقاضا یہی ہے کہ ان کی سزا کو مؤخر کیا جائے۔ (1)

فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَ یَلْعَبُوْا حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾

1 ......ابو سعود، المعارج، تحت الآية: ٤٠-٤١، ٥/٧٧٠، خازن، المعارج، تحت الآية: ٤٠-٤١، ٤/٣١١، مدارك، المعارج، تحت الآية: ٤٠-٤١، ص١٢٨١، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع

رکوع ۸ ۲

ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں چھوڑ دو ان کی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ جس دن قبروں سے نکلیں گے جھپٹتے ہوئے گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں۔ آنکھیں نیچی کئے ہوئے ان پر ذلت سوار یہ ہے ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ تھا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تو انہیں اپنی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے چھوڑ دو یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ جس دن قبروں سے جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی، یہ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

﴿فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا: تو انہیں اپنی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے چھوڑ دو۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جو مشرکین آپ کے دائیں بائیں بیٹھ کر آپ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے ایمان قبول نہ کرنے پر غم نہ کریں بلکہ انہیں چھوڑ دیں کہ یہ اپنی بیہودگیوں میں پڑے رہیں اور اپنی دنیا میں کھیلتے رہیں یہاں تک کہ اپنے عذاب کے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن یہ قبروں سے جلدی کرتے ہوئے محشر کی طرف اس طرح نکلیں گے گویا وہ اپنے مقررہ نشانوں کی طرف ایسے لپک رہے ہیں جیسے جھنڈے گاڑنے والے اپنے جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں اور اس وقت ان کا حال یہ ہوگا کہ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی اور قیامت کا دن ان کا وہ دن ہے جس کا ان سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا اور وہ اسے جھٹلاتے تھے۔ (1)

1 ......تفسیر طبری، المعارج، تحت الآیۃ: ۴۲، ۱۲/۲۴۳، خازن، المعارج، تحت الآیۃ: ۴۲-۴۴، ۴/۳۱۱، مدارک، المعارج، تحت الآیۃ: ۴۲-۴۴، ص۱۲۸۱، جلالین، المعارج، تحت الآیۃ: ۴۲-۴۴، ص۴۷۴، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ نُوْح

سورۂ نوح کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ نوح مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 28 آیتیں ہیں۔

''نوح'' نام رکھنے کی وجہ

اس سورت میں چونکہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصّٰلوٰۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ نوح'' کہتے ہیں۔

سورۂ نوح کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصّٰلوٰۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصّٰلوٰۃُ وَالسَّلَام کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا اور انہوں نے اپنی قوم کو بُت پرستی چھوڑ دینے اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی دعوت دی، ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیّت کے دلائل بیان کئے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر اس کے غضب اور عذاب سے ڈرایا لیکن انہوں نے آپ عَلَیْہِ الصّٰلوٰۃُ وَالسَّلَام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب نو سو سال سے زیادہ عرصے تک دعوت دیتے رہنے کے باوجود قوم اپنی سرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت نوح عَلَیْہِ الصّٰلوٰۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی عرض کی اور کافروں کی تباہی و بربادی کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے کفار پر طوفان کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈبو کر ہلاک کر دیئے گئے۔

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ نوح، ۴/۳۱۱۔

www.dawateislami.net

سورۂ معارج کے ساتھ مناسبت

سورۂ نوح کی اپنے سے ماقبل سورت ''معارج'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ معارج میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ مشرکینِ مکہ سے اچھے اور بہتر لوگ لے آئے اور سورۂ نوح میں بیان کیا گیا کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر طوفان کا عذاب آیا جس سے تمام کافر غرق ہوگئے اور وہ لوگ زندہ بچے جو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے تھے، اس طرح اس بات پر دلیل قائم ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے ایک قوم کو ہلاک کر کے اس کی جگہ دوسری قوم لاسکتا ہے جو کہ ہلاک ہونے والوں سے بہتر ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اس وقت سے پہلے اپنی قوم کو ڈرا کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔

﴿اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ: بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔﴾ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی

www.dawateislami.net

قوم بتوں کی پُجاری تھی، اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو پہلے سے ہی ڈرا دیں کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو ان پر دنیا و آخرت کا دردناک عذاب آئے گا تاکہ ان کے لئے اصلاً کوئی عذر باقی نہ رہے۔ یاد رہے کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہوں نے کفار کو تبلیغ کی اور سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر ہی دُنْیَوی عذاب آیا۔ [1]

نوٹ: لوگوں میں مذہبی اختلاف کی ابتداء اور کفار کی طرف انبیاء اور رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث فرمائے جانے کی شروعات کا بیان سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 213 اور سورۂ یونس کی آیت نمبر 19 کے تحت مذکور تفسیر میں گزر چکا ہے اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ سورۂ اعراف، سورۂ ہود اور ان کے علاوہ متعدد سورتوں میں بیان ہو چکا ہے۔

قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲﴾ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۳﴾ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں۔ کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا اور ایک مقرر میعاد تک تمہیں مہلت دے گا بے شک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا کسی طرح تم جانتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس نے فرمایا: اے میری قوم! بیشک میں تمہارے لیے کھلا ڈر سنانے والا ہوں۔ کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا اور ایک مقررہ مدت تک تمہیں مہلت دے گا بیشک اللہ کی مقررہ مدت جب آجائے تو اسے پیچھے نہیں کیا جاتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم جانتے۔

وقف لازم

[1]...... سمرقندی، نوح، تحت الآیۃ: ۱، ۳/۶ ۴۰، جلالین، نوح، تحت الآیۃ: ۱، ص ۴۷۳، روح البیان، نوح، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/ ۱۷۱، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

﴿قَالَ یٰقَوْمِ: اس نے فرمایا: اے میری قوم!﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی طرف سے اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے بارے میں بیان کیا گیا ہے، چنانچہ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ''اے میری قوم! میں تمہیں اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے کھلا ڈر سنانے والا ہوں اور تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور اس کی نافرمانیوں سے بچ کر اس سے ڈرو تا کہ وہ تم پر غضب نہ فرمائے اور ان تمام باتوں میں میرا حکم مانو جنہیں کرنے کا کہوں اور جنہیں کرنے سے منع کروں۔ اگر تم نے میرے احکامات کی تعمیل کی اور جو چیزیں دے کر میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں، تم نے ان کی تصدیق کی تو اللّٰہ تعالیٰ تمہارے کچھ وہ گناہ بخش دے گا جو تم سے ایمان لانے تک صادر ہوئے ہوں گے یا وہ گناہ بخش دے گا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے اور اللّٰہ تعالیٰ موت کے وقت تک تمہیں مہلت دے گا کہ اس دوران تم پر قحط وغیرہ کی صورت میں کوئی عذاب نہ فرمائے گا لہٰذا تم عذاب آنے سے پہلے اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت کرنے میں جلدی کر لو کیونکہ جب اللّٰہ تعالیٰ کا وعدہ آجاتا ہے تو اسے مؤخر نہیں کیا جاتا، اگر تم اس بات کو جانتے تو ضرور ایمان لے آتے۔ (1)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًاۙ ﴿۵﴾ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًاۚ ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًاۙ ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًاۙ ﴿۹﴾

1 ...... خازن، نوح، تحت الآیۃ: ٢-٤، ٤/٣١١، مدارک، نوح، تحت الآیۃ: ٢-٤، ص ١٢٨٢، ابن کثیر، نوح، تحت الآیۃ: ٢-٤، ٨/٢٤٥، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا۔ تو میرے بلانے سے انہیں بھاگنا ہی بڑھا۔ اور میں نے جتنی بار انہیں بلایا کہ تو ان کو بخشے انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور ہٹ کی اور بڑا غرور کیا۔ پھر میں نے انہیں علانیہ بلایا۔ پھر میں نے ان سے باعلان بھی کہا اور آہستہ خفیہ بھی کہا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: عرض کی: اے میرے رب! بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی۔ تو میرے بلانے سے ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا۔ اور بیشک میں نے جتنی بار انہیں بلایا تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور وہ ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا۔ پھر یقیناً میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی۔ پھر یقیناً میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور آہستہ خفیہ بھی کہا۔

﴿**قَالَ رَبِّ**: عرض کی: اے میرے رب!۔﴾ یہاں سے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کی گئی مُناجات بیان فرمائی گئی ہیں چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی چار آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم تک اللّٰہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور اس چیز سے ڈرایا جس سے ڈرانے کا اللّٰہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا تو قوم نے ان کی بات نہ مانی اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے جو احکامات لے کر آئے تھے انہیں رد کر دیا، اس پر حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: ’’اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، (تو جانتا ہے کہ) میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری توحید اور تیری عبادت کی طرف بلایا، تیرے عذاب اور تیری قدرت سے ڈرایا لیکن (ان کے طبعی فتور کی بنا پر) میرے بلانے سے ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا اور جتنی انہیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اُتنی ہی ان کی سرکشی بڑھتی گئی اور میں نے جتنی بار انہیں تیری وحدانیت کا اقرار کرنے، تیرے احکامات پر عمل کرنے اور تیرے علاوہ تمام معبودوں سے براءت کا اظہار کرنے کی طرف بلایا تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں تاکہ میری دعوت کو سن نہ سکیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور منہ چھپا لئے تاکہ مجھے دیکھ نہ سکیں کیونکہ انہیں اللّٰہ تعالیٰ کے دین کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی گوارا نہ تھا اور وہ اپنے شرک و کفر پر ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا۔ پھر میں نے انہیں محفلوں

www.dawateislami.net

میں اس طرف بلند آواز سے اعلانیہ بلایا جس طرف بلانے کا تو نے مجھے حکم دیا تھا، پھر میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور اعلانیہ دعوت دینے کی تکرار بھی کی اور ایک ایک سے آہستہ اور خفیہ بھی کہا اور دعوت دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ (1)

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر شرّاٹے کا مینہ بھیجے گا۔ اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو میں نے کہا: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو، بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا۔ اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ: تو میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگو۔﴾ یہاں سے یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو ترغیب دلا کر بھی اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں کفر و شرک سے توبہ کرنے کی دعوت دی، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم لمبے عرصے تک آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جھٹلاتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے بارش روک دی اور چالیس سال تک ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا، ان کے مال ہلاک ہو گئے اور جانور مر گئے، جب ان کا یہ حال ہوا تو حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا: ''اے لوگو! تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر و شرک کرنے پر اس سے معافی مانگو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس سے مغفرت

1 ......تفسیر طبری، نوح، تحت الآیۃ: ۵-۹، ۱۲/ ۲۴۷-۲۴۸، مدارک، نوح، تحت الآیۃ: ۵-۹، ص۱۲۸۳، خازن، نوح، تحت الآیۃ: ۵-۹، ۴/ ۳۱۲، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتا ہے اور کفر سے دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ اُسے بڑا معاف فرمانے والا ہے جو (سچے دل سے) اس کی بارگاہ میں رجوع کرے، اگر تم توبہ کرلوگے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کر کے صرف اسی کی عبادت کرو گے تو وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور مال اور بیٹوں میں اضافے سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا تاکہ ان سے تم اپنے باغات اور کھیتیوں کو سیراب کرو۔[1]

اِستغفار کرنے کے دینی اور دُنْیَوی فوائد

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اِستغفار کرنے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے بے شمار دینی اور دُنْیَوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اِستغفار کرنے کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کوئی برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ کو بخشنے والامہربان پائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ[3]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى[4]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہت

---

1 ...... تفسیر طبری، نوح، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۲، ۱۲/۲۴۹، خازن، نوح، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۲، ۴/۳۱۲، مدارک، نوح، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۲، ص۱۲۸۳، ملتقطاً.

2 ...... النساء: ۱۱۰.

3 ...... انفال: ۳۳.

4 ...... ھود: ۳.

www.dawateislami.net

اچھا فائدہ دے گا۔

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا:

وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو تو وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت کے ساتھ مزید قوت زیادہ کرے گا۔

اور حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے استغفار کو اپنے لئے ضروری قرار دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ (2)

یاد رہے کہ اولاد کے حصول، بارش کی طلب، تنگدستی سے نجات اور پیداوار کی کثرت کے لئے استغفار کرنا بہت مُجَرَّب قرآنی عمل ہے۔ اسی سلسلے میں یہاں دو حکایات ملاحظہ ہوں، چنانچہ حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے ہاں کوئی اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اولاد دے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: استغفار پڑھا کرو۔ اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا، اس کی برکت سے اس شخص کے ہاں دس بیٹے ہوئے، جب یہ بات حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا۔ دوسری مرتبہ جب اس شخص کو حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا۔ حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قول نہیں سنا جو انہوں نے فرمایا: "وَیَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ" اور حضرت

1 ......ھود: ۵۲۔

2 ......ابن ماجه، کتاب الادب، باب الاستغفار، ۴/۲۵۷، الحدیث: ۳۸۱۹۔

www.dawateislami.net

نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ ارشاد نہیں سنا: ”یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ“۔ (1)

اسی طرح حضرت حسن بصری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بارش کی قلت کی شکایت کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے استغفار کرنے کا حکم دیا، دوسرا شخص آیا اور اس نے تنگ دستی کی شکایت کی تو اسے بھی یہی حکم فرمایا، پھر تیسرا شخص آیا اور اُس نے نسل کم ہونے کی شکایت کی تو اس سے بھی یہی فرمایا، پھر چوتھا شخص آیا اور اس نے اپنی زمین کی پیداوار کم ہونے کی شکایت کی تو اس سے بھی یہی فرمایا۔ حضرت ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جو کہ وہاں حاضر تھے انہوں نے عرض کی: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس چند لوگ آئے اور انہوں نے طرح طرح کی حاجتیں پیش کیں، آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کے سامنے یہ آیات پڑھیں: ”اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا“۔ (2)

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے۔ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ سے عزت کی امید نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا۔

﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا: تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ سے عزت کی امید نہیں رکھتے۔﴾ یہاں سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے ترغیب دینے کی بناء پر بھی ان کی قوم نے نصیحت حاصل نہ کی تو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعوت دینے کا ایک اور انداز اختیار کیا، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت

1 ......مدارك، هود، تحت الآية: ۵۲، ص۵۰۲.

2 ......خازن، نوح، تحت الآية: ۱۰-۱۱، ۳۱۲/۴، تفسير ثعلبي، نوح، تحت الآية: ۱۲، ۴۴/۱۰.

www.dawateislami.net

کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا کہ پہلے تم نطفہ کی صورت میں ہوئے، پھر تمہیں خون کا لوتھڑا بنایا، پھر گوشت کا ٹکڑا بنایا یہاں تک کہ اس نے تمہاری خلقت کامل کی، اور تمہارا اپنی تخلیق میں نظر کرنا ایسی چیز ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی خالقیت، قدرت اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتی ہے۔[1]

اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاۙ(۱۵) وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا(۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک۔ اور اُن میں چاندکو روشن کیا اور سورج کو چراغ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے؟ اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا۔

﴿اَلَمْ تَرَوْا: کیا تم نے دیکھا نہیں۔﴾ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو اپنی جانوں میں غور کرنے کی دعوت دینے کے بعد عالَم اور اس کے عجائبات میں غور کرنے کی دعوت دی، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا: ”کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا کہ وہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور دنیا والے اس کی روشنی میں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے گھر والے چراغ کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ سورج کی روشنی چاند کے نور سے مضبوط تر ہے جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ **ترجمۂ کنزُالعِرفان:** وہی ہے جس نے سورج کو روشنی اور

---

1 ...... خازن، نوح، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۴، ۴/۳۱۲-۳۱۳، مدارک، نوح، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۴، ص۱۲۸۴، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

نُوْرًا (1) چاند کو نور بنایا۔ (2)

وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًاۙ(۱۷) ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَ یُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا(۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللّٰہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا۔ پھر تمہیں اسی میں لے جائے گا اور دوبارہ نکالے گا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اللّٰہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا۔ پھر تمہیں اسی میں لوٹائے گا اور تمہیں دوبارہ نکالے گا۔

﴿وَ اللّٰهُ: اور اللّٰہ نے۔﴾ یہاں سے دوبارہ انسان کی تخلیق سے اللّٰہ تعالٰی کی قدرت پر دلیل پیش کی، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے تمہارے باپ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زمین سے پیدا کیا اور تم انہی کی اولاد ہو، پھر اللّٰہ تعالٰی تمہیں موت کے بعد اسی میں لوٹائے گا اور تمہیں قیامت کے دن اس سے دوبارہ نکالے گا۔ (3)

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًاۙ(۱۹) لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا۠(۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللّٰہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا۔ کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو۔

رکوع ۱

1 ......یونس: ۵۔

2 ......مدارك، نوح، تحت الآية: ۱۵-۱۶، ص ۱۲۸٤، خازن، نوح، تحت الآية: ۱۵-۱۶، ٤/۳۱۳، البحر المحيط، نوح، تحت الآية: ۱۵-۱۶، ۸/۳۳٤، ملتقطاً۔

3 ......تفسير كبير، نوح، تحت الآية: ۱۷، ۱۰/۶۵٤، سمرقندى، نوح، تحت الآية: ۱۷-۱۸، ۳/۴۰۷-۴۰۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا۔ تاکہ تم اس کے وسیع راستوں میں چلو۔

﴿ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا: اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے قوم کو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا تاکہ تم اس کے وسیع راستوں میں اس طرح (بآسانی) چلو جس طرح آدمی اپنے بستر پر چلتا ہے۔[1]

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ﳔ وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: نوح نے عرض کی اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے ہولیے جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان ہی بڑھایا۔ اور بہت بڑا داؤں کھیلے۔ اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور نہ سُواع اور یغُوث اور یعُوق اور نسر کو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: نوح نے عرض کی، اے میرے رب! بیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے لگ گئے جس کے مال اور اولاد نے اس کے نقصان ہی کو بڑھایا۔ اور انہوں نے بہت بڑا مکروفریب کیا۔ اور انہوں نے کہا: تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ہرگز وَدّ اور سُواع اور یغُوث اور یعُوق اور نَسر (نامی بتوں) کو نہ چھوڑنا۔

﴿ قَالَ نُوْحٌ: نوح نے عرض کی۔﴾ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی اور طرح طرح کے دلائل سے انہیں تنبیہ کی، اب یہاں سے ان لوگوں کی مختلف قولی اور فعلی قباحتیں بیان کی جارہی ہیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض

1 ......تفسیر طبری، نوح، تحت الآیۃ: ۱۹-۲۰، ۱۲/۲۵۲، مدارک، نوح، تحت الآیۃ: ۱۹-۲۰، ص۱۲۸۴، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کی ’’اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، بیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور میں نے انہیں جو ایمان لانے اور اِستغفار کرنے کا حکم دیا تھا اِس کو انہوں نے نہ مانا اور میری نافرمانی کرنے میں اِن کے عام غریب اور چھوٹے لوگ اُن سرکش رئیسوں اور مال واولا د والوں کی پیروی کرنے لگے جن کے مال اور اولاد نے اُن کے نقصان ہی کو بڑھایا اور وہ مال کے غرور میں مست ہو کر کفر و سرکشی میں بڑھتے رہے اور ان امیر لوگوں نے بہت بڑے مکروفریب کئے کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا، لوگوں کو ایمان قبول کرنے اور میری دعوت سننے سے روکا، مجھے اور میری پیروی کرنے والوں کو ایذائیں پہنچائیں۔ (1)

مال اور اولاد کی کثرت راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ مال اور اولاد کی کثرت کسی کے راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اکثر اوقات مال اور اولاد کی زیادتی دینی گمراہی اور اُخروی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

اور کفار کے مال واولاد کے بارے میں ارشاد فرمایا:

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں ان سے راحت وآرام دور کردے اور کفر کی حالت میں اِن کی روح نکلے۔

اور مال اور اولاد کے حوالے سے مسلمانوں کو حکم ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! تمہارے مال اور

---

1 ...... تفسیر کبیر، نوح، تحت الآیۃ: ۲۱، ۱۰/۶۵۵، خازن، نوح، تحت الآیۃ: ۲۱-۲۲، ۴/۳۱۳، مدارک، نوح، تحت الآیۃ: ۲۱-۲۲، ص۱۲۸۴، ملتقطاً۔

2 ...... انفال: ۲۸۔

3 ...... توبہ: ۵۵۔

www.dawateislami.net

لَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (1)

تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کے مال ودولت اور آسائشوں کو دیکھ کر ان سے مرعوب نہ ہوں اور اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہوں بلکہ اس کی اطاعت وفرمانبرداری اور عبادت گزاری میں مصروف رہیں۔

﴿وَ قَالُوْا: اور انہوں نے کہا۔﴾ یعنی اور مالدار کافروں نے اپنی عوام سے کہا کہ (حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی وجہ سے) اپنے معبودوں کی عبادت ہرگز ترک نہ کرنا اور ہرگز وَدّ، سُواع، یَغوث، یَعوق اور نَسر کو نہ چھوڑنا۔

وَدّ اور سُواع وغیرہ بتوں کی تاریخی حیثیت

وَدّ اور سُواع وغیرہ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کے ان بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے۔ اُن لوگوں کے بُت تو بہت تھے مگر یہ پانچ اُن کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے اس لئے بطورِ خاص ان پانچوں کا یہاں ذکر کیا گیا۔ وَدّ مرد کی صورت پر تھا، سُواع عورت کی صورت پر، یَغوث شیر کی شکل میں، یَعوق گھوڑے کی شکل میں اور نَسر گدھ کی شکل میں تھا۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ بُت حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم سے منتقل ہوکر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل میں سے ایک ایک نے ایک ایک بُت کو اپنے لئے خاص کرلیا، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ ان بتوں کو طوفان نے مٹی میں دفن کردیا تھا تو وہ اس وقت سے مدفون ہی رہے یہاں تک کہ شیطان نے عرب کے مشرکین کے لئے انہیں زمین سے نکال دیا۔ (2)

اور صحیح بخاری میں ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ جو بُت حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم میں پوجے جاتے تھے وہی بعد میں اہلِ عرب نے اپنے معبود بنالئے، چنانچہ وَدّ بنی کلب کا بُت تھا جو دَوْمَةُ الْجَنْدَل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سُواع بنی ہُذَیل کا بُت تھا، یَغوث بنی مراد کا بُت تھا، پھر بنی غُطَیف کا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یَعوق ہمدان کا بُت تھا اور نَسر ذوالکلاع کی آلِ حِمیَر کا بُت تھا۔ یہ (یعنی وَدّ اور سُواع وغیرہ)

1 ......منافقون: ۹.

2 ......خازن، نوح، تحت الآية: ۲۳، ۴/ ۳۱۳-۳۱۴، مدارك، نوح، تحت الآية: ۲۳، ص ۱۲۸۵، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں، جب وہ وفات پاگئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن جگہوں پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مُجَسَّمے بنا کر رکھ دو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیک لوگوں کے نام پر ہی رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کے طور پر ایسا کر دیا لیکن ان کی پوجا نہیں کرتے تھے، جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہو گیا تو ان مُجَسَّموں کی پوجا ہونے لگ گئی۔ (1)

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اہلِ عرب تک وہ بُت نہیں پہنچے بلکہ ان بتوں کے نام پہنچے اور عرب والوں نے ان ناموں کے بعض بُت تراش لئے اور ان کی پوجا کرنے لگ گئے کیونکہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے طوفان کے زمانے میں دنیا تَہَس نَہَس ہو گئی تھی تو یہ بُت کس طرح باقی رہ سکتے ہیں اور (جب وہ باقی نہیں رہے تو) اہلِ عرب کی طرف کس طرح منتقل ہو سکتے ہیں اور یہ کہنا بھی ممکن نہیں کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان بتوں کو کشتی میں رکھ لیا ہوگا کیونکہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو بُت شکن تھے لہٰذا یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بتوں کی حفاظت کی کوشش کرتے ہوئے انہیں کشتی میں رکھ لیا تھا۔ (2)

حضرت محمد بن کعب قرظی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں: وَدّ اور سُواع وغیرہ حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹوں کے نام ہیں، یہ بہت عبادت گزار تھے، جب ان میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا تو لوگ اس پر شدید غمزدہ ہوئے، یہ حال دیکھ کر شیطان (انسانی شکل میں) ان کے پاس آیا اور کہا: تم اپنے ساتھی پر غمگین ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا میں تمہارے لئے اس جیسی تصویر بنا دوں جسے تم نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے رکھ لینا اور جب تم اسے دیکھو تو وہ ساتھی تمہیں یاد آ جائے (اور تمہارے دل کو سکون نصیب ہو) لوگوں نے کہا: ہمیں یہ پسند نہیں کہ نماز پڑھتے وقت ہمارے سامنے کوئی ایسی چیز ہو۔ شیطان نے کہا: تو پھر تم اسے مسجد کے آخری کونے میں رکھ دو۔ لوگوں نے کہا: ہاں یہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ شیطان نے ان کے لئے تصویر بنا دی اور جب پانچوں اَشخاص کا انتقال ہو گیا تو شیطان نے سب کی تصویریں بنا کر مسجد کے کونے میں رکھ دیں، پھر ایک وقت وہ آیا کہ لوگوں نے اللہ تعالٰی کی عبادت چھوڑ کر ان تصویروں کی پوجا شروع کر دی یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھیجا جنہوں نے ان لوگوں

1 ...... بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ انّا ارسلنا، باب ودّاً ولا سواعاً ولا یغوث ویعوق، ۳/۳۶۴، الحدیث: ۴۹۲۰.

2 ...... تفسیر کبیر، نوح، تحت الآیۃ: ۲۳، ۱۰/۶۵۷، روح البیان، نوح، تحت الآیۃ: ۲۳، ۱۰/۱۸۱، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عبادت کی طرف دعوت دی۔[1]

وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ۬ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک انہوں نے بہتوں کو بہکایا اور تو ظالموں کو زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا اور تو ظالموں کی گمراہی میں ہی اضافہ کر۔

﴿ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا: اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا۔﴾ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے جب اپنی قوم کے رئیسوں کی وہ بات بیان کی جو انہوں نے اپنی پیروی کرنے والوں سے کہی تھی تو اس کے بعد عرض کی: اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ یہ بُت بہت سے لوگوں کیلئے گمراہی کا سبب بنے ہیں اور دوسرا معنی یہ ہے کہ قوم کے رئیسوں نے بتوں کی عبادت کرنے کا حکم دے کر بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے۔ اور جب حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو وحی کے ذریعے معلوم ہوگیا کہ جو لوگ ایمان لاچکے ہیں ان کے علاوہ قوم میں سے اور لوگ ایمان لانے والے نہیں، تب آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے یہ دعا کی کہ اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، تو بتوں کی پوجا کرنے والے مشرکین کی گمراہی میں ہی اضافہ کر اور اب انہیں ایمان لانے کی توفیق ہی نہ دے۔[2]

مِمَّا خَطِیْٓــٴٰـتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے پھر آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پایا۔

[1] ……روح المعاني، نوح، تحت الآية: ٢٣، ١٥/١٢٢، ملخصاً.

[2] ……تفسير كبير، نوح، تحت الآية: ٢٤، ١٠/٦٥٨، خازن، نوح، تحت الآية: ٢٤، ٤/٣١٤، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے پھر آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پائے۔

﴿مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا: وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے۔﴾ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کلام ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ اپنی خطاؤں کی وجہ سے طوفان میں ڈبو دیئے گئے، پھر غرق ہونے کے بعد آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پائے جو انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکتے۔[1]

قبر کا عذاب برحق ہے

اس آیت سے ثابت ہوا کہ قبر کا عذاب برحق ہے کیونکہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم غرق ہونے کے بعد ہی آگ میں داخل کر دی گئی اور یہ بات واضح ہے کہ یہ جہنم کی آگ نہیں ہو سکتی کیونکہ اس آگ میں کفار قیامت کے دن ہی داخل کئے جائیں گے اور ابھی قیامت واقع نہیں ہوئی۔ یاد رہے کہ بعض گناہگار مسلمانوں یا کفار پر ہونے والا قبر کا عذاب زمین میں دفن ہونے پر ہی موقوف نہیں بلکہ جس انسان کو عذاب ہونا ہے وہ جہاں بھی مرے اور مرنے کے بعد اس کا جسم کہیں بھی ہو اسے عذاب ہوگا کیونکہ عذابِ قبر سے مراد وہ عذاب ہے جو مرنے کے بعد ہو چاہے مردہ زمین میں دفن ہو یا نہ ہو اور اس عذاب کو عذابِ قبر اس لئے کہتے ہیں کہ زیادہ تر مُردے زمین میں ہی دفن کئے جاتے ہیں۔

گناہگار مسلمانوں کے لئے عبرت اور نصیحت کا مقام

اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بڑی نصیحت اور عبرت ہے جو نیکیوں سے دور اور گناہوں میں مصروف رہتے ہیں کیونکہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر طوفان کا عذاب آنے کی وجہ ان کے گناہ تھے، لہٰذا گناہ کرنے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کی بھی دنیا میں ہی گرفت نہ فرمالے، پھر انہیں قبر و آخرت کے عذاب میں مبتلا کر دے اور اگر گناہوں کی وجہ سے ایمان برباد ہو گیا اور کفر کی حالت میں موت واقع ہوئی تو پھر ہمیشہ کے لئے جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ...... جلالین، نوح، تحت الآیۃ: ۲۵، ص ۴۷۵۔

www.dawateislami.net

وَ قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَ جَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰیَةًؕ-وَ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور نوح کی قوم کو جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں لوگوں کے لیے نشانی بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَیِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓــٴَـتُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ-هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیوں نہیں، جس نے گناہ کمایا اور اس کی خطانے اس کا گھیراؤ کر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اعمال کی اصلاح کرنے، گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا (۲۶) اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ بیشک اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور یہ اولاد بھی ایسی ہی جنیں گے جو بدکار، بڑی ناشکری ہوگی۔

﴿وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ: اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب!﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے

1 ...... فرقان: ۳۷۔
2 ...... بقرہ: ۸۱۔

www.dawateislami.net

کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آنے کے بعد اور کئی صدیوں تک تبلیغ کرنے کے باوجود قوم کے کفر پر ہی قائم رہنے کی وجہ سے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ ہدایت پر آنے والے نہیں تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی ''اے میرے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ، زمین پر ان لوگوں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ جنہوں نے تیرے ساتھ کفر کیا اور تیری طرف سے آنے والے احکامات کا انکار کیا۔ بیشک اگر تو ان سب کو یا ان میں سے بعض کو زمین پر چھوڑ دے گا اور ہلاک نہ فرمائے گا تو یہ تیرے بندوں کو راہِ حق سے گمراہ کر دیں گے اور یہ اولاد بھی ایسی ہی جنیں گے جو بدکار اور بڑی ناشکری ہوگی۔ (1)

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ-وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا۠ ﴿۲۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور میرے گھر میں حالتِ ایمان میں داخل ہونے والے کو اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرمادے۔

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ: اے میرے رب! مجھے بخش دے۔﴾ کفار کے خلاف دعا کرنے کے بعد حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے لئے، اپنے والدین اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، مجھے اور میرے ماں باپ کو اور میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہونے والے کو اور قیامت تک آنے والے سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرما دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کے تمام کفار کو عذاب سے

1 ......روح البیان، نوح، تحت الآیۃ: ۲۶-۲۷، ۱۰/۱۸۴۔

ع ۸ | النصف

www.dawateislami.net

ہلاک کر دیا۔حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارے میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا قبول فرمائی لہٰذا یہ ممکن نہیں کہ انہوں نے جو دعا مسلمانوں کے بارے میں فرمائی اسے اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے۔(1)

انتقال کر جانے والوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے والدین مومن تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انتقال کر جانے والے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے کہ اس سے انہیں فائدہ ہوتا ہے۔حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے،رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہی ہوتی ہے کہ ماں، باپ، بھائی یا دوست کی دعائے خیر پہنچنے کی منتظر رہتی ہے، پھر جب اسے دعا پہنچ جاتی ہے تو اسے یہ دعا دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو پہاڑوں کی مانند ثواب دیتا ہے اور یقیناً زندہ کا مُردوں کے لیے تحفہ ان کے لیے دعائے مغفرت ہے۔(2)

1 ......خازن، نوح، تحت الآیۃ: ۲۸، ۴/ ۳۱۴-۳۱۵، مدارك، نوح، تحت الآیۃ: ۲۸، ص۱۲۸۶، ملتقطاً.

2 ......شعب الایمان، الرابع والستون من شعب الایمان... الخ، فصل في زیارۃ القبور، ۷/ ۱۶، الحدیث: ۹۲۹۵.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْجِنّ

سورۂ جن کا تعارُف

مقامِ نزول

سورۂ جن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 28 آیتیں ہیں۔

”جن“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت میں چونکہ جِنّات کے اَحوال اور ان کے اَقوال ذکر کئے گئے ہیں اس مناسبت سے اس کا نام ”سورۂ جن“ رکھا گیا۔

سورۂ جن کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں جِنّات سے متعلق حقائق کی خبر دی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتداء میں بیان فرمایا گیا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زبانِ اقدس سے قرآنِ مجید کی تلاوت سن کر جِنّات کا ایک گروہ ان پر ایمان لے آیا اور اس نے اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کیا اور یہ اعلان کیا کہ اللّٰہ تعالیٰ بیوی اور اولاد سے پاک ہے۔

(2)......جِنّات کا انسانوں کے متعلق گمان اور ان کے ساتھ تعلق بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جنّات فرشتوں کی باتیں چوری چُھپے سننے کے لئے آسمانوں کی طرف جاتے تھے اور سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے بعد آسمانوں پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔

1 ......جلالین، سورۃ الجن، ص ٤٧٥.

www.dawateislami.net

(3)......جِنّات بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ان میں بھی انسانوں کی طرح متعدد فرقے ہیں اور ان میں مسلمان اور کافر، نیک اور بد ہر طرح کے جِنّات ہیں۔

(4)......مسلمانوں کو وسیع رزق دیئے جانے کی حکمت بیان کی گئی اور یہ فرمایا گیا کہ جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا۔

(5)......مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں لہٰذا ان میں صرف اسی کی عبادت کی جائے۔

(6)......اس سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی طرف جو وحی نازل فرماتا ہے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

جنّات اور فرشتوں کے بارے میں عقائد

اس سورت میں چونکہ جِنّات کا ذکر ہے، اس مناسبت سے یہاں ہم جِنّات کے بارے میں مسلمانوں کے چند عقائد ذکر کرتے ہیں۔

(1)......جِنّات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ اِن میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، اِن کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، اِن کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب انسان کی طرح عقل والے اور اَرواح واَجسام والے ہیں، اِن میں اولاد پیدا ہوتا اور نسل چلنا ہوتا ہے، یہ کھاتے، پیتے، جیتے اور مرتے ہیں۔

(2)......جِنّات میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، مگر کافر جنّات انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں، اور اِن میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سُنّی بھی ہیں، بدمذہب بھی، اور اِن میں فاسقوں کی تعداد انسان کی بہ نسبت زیادہ ہے۔

(3)......اِن کے وجود کا انکار کرنا یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔ (1)

نیز جس طرح جِنّات انسان کی نظروں سے پوشیدہ ہیں اسی طرح فرشتے بھی انسان کی نگاہوں سے اوجھل ہیں، اس لئے یہاں فرشتوں سے متعلق بھی مسلمانوں کے چند عقائد ملاحظہ ہوں:

(1)......فرشتے نوری اَجسام ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

1......بہارِ شریعت، حصہ اول، جن کا بیان، ۱/۹۶-۹۷، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

(2)......فرشتے وہی کرتے ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے اور وہ جان بوجھ کر، یا بھول کر، یا غلطی سے، الغرض کسی بھی طرح وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے ، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم بندے ہیں اور ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں۔

(3)......فرشتے نہ مرد ہیں، نہ عورت۔

(4)......فرشتوں کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے۔

(5)......فرشتوں کی تعداد وہی جانتا جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور اُس کے بتانے سے اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی جانتے ہیں۔

(6)......کسی فرشتے کے ساتھ ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے، جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا ناپسندیدہ شخص کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ مَلَکُ الموت یا عزرائیل آگیا، یہ بات کلمۂ کفر کے قریب ہے۔

(7)......فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ فرشتہ صرف نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿۲﴾

1......بہار شریعت، حصہ اول، ملائکہ کا بیان، ۱/۹۰، ۹۳-۹۵، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا تو بولے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اے حبیب! تم فرماؤ، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا تو انہوں نے کہا: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔ جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

﴿قُلْ: تم فرماؤ۔﴾ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے سامنے جِنّات کا واقعہ ظاہر فرما دیں اور یہ بات بھی بیان فرما دیں کہ جس طرح وہ انسانوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں اسی طرح جِنّات کی طرف بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں تا کہ کفارِ قریش کو معلوم ہو جائے کہ جِنّات اپنی سرکشی کے باوجود جب قرآنِ مجید سنتے ہیں تو وہ اس کے اعجاز کو پہچان لیتے ہیں اور اس پر ایمان لے آتے ہیں (جبکہ انسان ہونے کے باوجود ان کی حالت جِنّات سے بھی گئی گزری ہے)، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ لوگوں سے فرما دیں کہ ’’اللہ تعالٰی کی طرف سے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ نَصِیْبِیْن کے کچھ جنوں نے مکہ اور طائف کے درمیان نخلہ کے مقام پر فجر کی نماز میں میری تلاوت کو غور سے سنا تو انہوں نے اپنی قوم میں جا کر کہا: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو اپنی فصاحت و بلاغت، مضامین کی خوبی اور معنی کی بلندی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور اس کی یہ شان ہے کہ وہ توحید اور ایمان کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے تو ہم اس قرآن پر ایمان لائے اور آج کے بعد ہم ہرگز کسی کو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا شریک نہ کریں گے۔ ان جِنّات کی تعداد مفسرین نے 9 تک بیان کی ہے۔ [1]

ان جنوں کا ذکر سورۂ جن کے بعد نازل ہونے والی سورت ’’سورۂ احقاف‘‘ میں بھی کیا گیا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے:

وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور (اے محبوب! یاد کرو) جب ہم نے

---

1 ……خازن، الجن، تحت الآیۃ: ١-٢، ٤/٣١٦، جلالین، الجن، تحت الآیۃ: ١-٢، ص٤٧٦، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ
فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ (٢٩)
قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ
بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ
اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ (٣٠) یٰقَوْمَنَاۤ
اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ
مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (٣١)
وَ مَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ
فِی الْاَرْضِ وَ لَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ ؕ
اُولٰٓىٕكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ [1]

تمہاری طرف جنوں کی ایک جماعت پھیری جو کان لگا کر قرآن سنتی تھی پھر جب وہ نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپس میں کہنے لگے: خاموش رہو (اور سنو) پھر جب تلاوت ختم ہوگئی تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈراتے ہوئے پلٹ گئے۔ کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے وہ پہلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہے، حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہوں میں سے بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا۔ اور جو اللہ کے بلانے والے کی بات نہ مانے تو وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں ہے اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔

وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۙ (٣) وَّ اَنَّهٗ كَانَ
یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ (٤) وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ
وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ (٥)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ۔ اور یہ کہ ہم میں

1 ...... احقاف: ٢٩-٣٢۔

www.dawateislami.net

کا بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا۔ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ ہر گز جن اور آدمی اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے کوئی بیوی اور بچہ نہ بنایا۔ اور یہ کہ ہم میں سے کوئی بیوقوف ہی اللہ پر حد سے بڑھ کر بات کہتا تھا۔ اور یہ کہ ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ آدمی اور جن ہر گز اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے۔

﴿ وَ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا: اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے۔ ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب جِنّات نے قرآن سنا اور وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ایمان سے واقف ہوئے تو وہ اس اعتقادی غلطی سے بھی آگاہ ہو گئے جو کافر انسان اور جِنّات اللہ تعالیٰ کے بارے میں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق کی طرح بیوی اور بچہ مانتے تھے، چنانچہ ان جِنّات نے قوم کے سامنے کہا کہ ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کی شان بہت بلند ہے اور اس نے اپنے لئے کوئی بیوی اور بچہ نہیں بنایا کیونکہ بیوی اور بچے حاجت اور ضرورت کے لئے بنائے جاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ تو ہر نقص وعیب سے پاک ہے اور وہ ایسا بے نیاز ہے کہ اس کے لئے بیوی اور بچے کا تصوُّر تک نہیں کیا جا سکتا اور ہم میں سے کوئی بے وقوف ہی اللہ تعالیٰ پر حد سے بڑھ کر جھوٹی بات کہتا تھا اور اس کیلئے شریک، اولاد اور بیوی بتا کر بے ادبی کرتا تھا اور ہم نے تو یہ خیال کیا تھا کہ آدمی اور جن ہر گز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہ باندھیں گے اور اس پر بہتان نہیں لگائیں گے اس لئے ہم اِن کی اُن تمام باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں کہتے تھے اور ان کی پیروی میں رب تعالیٰ کی طرف بیوی اور بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآنِ کریم کی ہدایت سے ہم پر ان کا جھوٹ اور بہتان ظاہر ہو گیا۔ (1)

وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۟ۙ

1 ...... روح البیان، الجن، تحت الآیۃ: ۳-۵، ۱۰/۱۹۰-۱۹۱، خازن، الجن، تحت الآیۃ: ۳-۵، ۴/۳۱۶، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے تو انہوں نے ان جنوں کی سرکشی کو مزید بڑھادیا۔

﴿ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ: اور یہ کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد۔﴾ دورِ جاہلیّت میں عرب کے لوگ جب سفر کرتے اور کسی چٹیل میدان میں انہیں شام ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہم اس جگہ کے شریر جنّات سے ان کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں، اس طرح ان کی رات امن سے گزر جاتی۔ انسانوں کے اسی عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اِن جِنّات نے اپنی قوم سے کہا کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مَردوں کی پناہ لیتے تھے اور جب جِنّات نے انسانوں کی یہ حالت دیکھی تو وہ سمجھے کہ واقعی ہم میں بہت قدرت ہے کیونکہ مخلوق میں سب سے بہتر یعنی انسان بھی ہمارے حاجت مند ہیں، انسانوں کے اسی عمل کی وجہ سے جِنّات میں سرکشی بڑھ گئی اور وہ شیطانوں کی پیروی کرنے اور ان کے وسوسے قبول کرنے کی طرف اور زیادہ راغب ہو گئے۔ (1)

وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۟ۙ(۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ انہوں نے گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے کہ اللہ ہر گز کوئی رسول نہ بھیجے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ انہوں نے ویسے ہی گمان کیا جیسا (اے جنو) تم نے گمان کیا کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا (یا، ہرگز کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہ کرے گا)۔

﴿ وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ: اور یہ کہ انہوں نے ویسے ہی گمان کیا جیسا (اے جنو) تم نے گمان کیا۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ ایمان قبول کرنے والے جِنّات نے اپنی قوم کے کافر جِنّات سے کہا کہ اے جنو! انسانوں نے بھی ویسے ہی گمان کیا تھا جیسا کہ تم نے گمان کیا کہ اللہ تعالٰی حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے

1 ......خازن، الجن، تحت الآية: ٦، ٤/٣١٦، روح البيان، الجن، تحت الآية: ٦، ١٠/١٩١، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

گا، پھر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرف آخری نبی محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھیجا تو وہ ان پر ایمان لائے، لہٰذا اے جِنّات کے گروہ! تم بھی انسانوں کی طرح سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لے آؤ۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے کفارِ قریش! جِنّات بھی تمہاری طرح یہی گمان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کسی کو مرنے کے بعد نہیں اٹھائے گا، پھر جب انہوں نے قرآن سنا تو وہ ہدایت پا گئے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا اقرار کرنے لگے تو تم جِنّات کی طرح اقرار کیوں نہیں کرتے۔[1]

وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّ شُهُبًا ﴿۸﴾ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِؕ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا کہ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ ہم پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا پائے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا کہ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ ہم پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ بیٹھنے کی جگہوں پر بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر اب جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ پائے گا۔

﴿وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ: اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جِنّات نے کہا: ہم نے اپنی عادت کے مطابق آسمان والوں کا کلام سننے کیلئے آسمانِ دنیا پر جانا چاہا تو اسے یوں پایا کہ

[1] ...روح البیان، الجن، تحت الآیۃ: ۷، ۱۰/۱۹۲، مدارک، الجن، تحت الآیۃ: ۷، ص۱۲۸۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

فرشتوں کے سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے تا کہ جنّات کو آسمان والوں کی باتیں سننے کے لئے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے حالانکہ ہم نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے آسمان میں فرشتوں کی باتیں سننے کے لیے پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے خالی کچھ جگہوں پر بیٹھ جایا کرتے تھے، اور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے بعد وہ جگہیں بھر دی گئی ہیں لہٰذا اب جو کوئی سننے کی کوشش کرے گا تو وہ اپنی تاک میں ستارے کی صورت میں آگ کا شعلہ پائے گا جس سے اس کو مارا جائے۔ (1)

حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں: ’’جِن آسمانوں کی طرف چڑھتے اور انتہائی غور سے وحی سنتے اور ایک کلمہ سن کر 9 کلمے اپنی طرف سے ملا لیتے، ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا، انہوں نے یہ معاملہ ابلیس سے ذکر کیا اور اس سے پہلے انہیں ستاروں سے نہیں مارا جاتا تھا۔ ابلیس نے کہا کہ ضرور زمین میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ رکاوٹ آئی ہے، چنانچہ اس نے اپنا لشکر بھیجا، انہوں نے تاجدارِ رسالت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو پہاڑوں کے درمیان (یا مکہ میں) نماز پڑھتے ہوئے پایا، پھر اس لشکر نے ابلیس سے ملاقات کر کے یہ بات اسے بتائی تو اس نے کہا یہی وہ نئی بات ہے جو زمین میں پیدا ہوئی ہے۔ (2)

وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ زمین والوں سے کوئی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے کوئی بھلائی چاہی ہے۔

---

1 ……تفسير قرطبي، الجن، تحت الآية: ٨-٩، ١٠/١٠-١١، الجزء التاسع عشر، خازن، الجن، تحت الآية: ٨-٩، ٤/٣١٧، ملتقطاً.

2 ……ترمذي، كتاب التفسير، باب ومن سورة الجن، ٥/٢١٥، الحديث: ٣٣٣٥.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کیا زمین میں رہنے والوں سے کسی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔

﴿وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ: اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کیا زمین میں رہنے والوں سے کسی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے۔﴾ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ ہے کہ ایمان قبول کرنے والے جنّات کو یہ ڈر ہوا کہ زمین پر رہنے والے بہت سارے لوگ ایمان نہیں لائیں گے، اس پر انہوں نے اپنی قوم سے کہا ''ہم نہیں جانتے کہ جس قرآن پر ہم ایمان لائے ہیں زمین پر رہنے والے اس کا انکار کرتے ہیں یا اس پر ایمان لاتے ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ابلیس نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری اس بندش اور روک سے اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ فرمایا ہے یا ان کی طرف کسی رسول کو بھیجنے کا ارادہ فرمایا ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ جنّات نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاوت سننے سے پہلے آپس میں کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو انسانوں کی طرف بھیج کر ان کے ساتھ برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کی بھلائی چاہی گئی ہے کیونکہ اگر لوگ انہیں جھٹلائیں گے تو وہ اپنے جھٹلانے کی وجہ سے سابقہ امتوں کی طرح ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اگر ایمان لے آئیں گے تو ہدایت پا جائیں گے۔ (1)

وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآىِٕقَ قِدَدًا ۟ۙ(۱۱) وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۟ۙ(۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر اس کے قبضہ سے باہر ہوں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ اس کے علاوہ ہیں، ہم مختلف راہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

1 ...تفسیر قرطبی، الجن، تحت الآیۃ: ۱۲، ۱۰/۱۲، الجزء التاسع عشر.

www.dawateislami.net

اور یہ کہ ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ ہم ہرگز زمین میں اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے اور نہ (زمین سے) بھاگ کر اسے بے بس کر سکتے ہیں۔

﴿وَ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ: اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ ایمان قبول کرنے والے جِنّات نے اپنے ساتھیوں کو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے بعد ایک دوسرے سے کہا کہ قرآنِ کریم سننے کے بعد ہم میں کچھ مخلص مومن، مُتّقی اور اَبرار ہیں اور کچھ کامل نیک نہیں ہیں اور ہم مختلف مذاہب کی طرح مختلف اَحوال میں بٹے ہوئے ہیں۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ جِنّات نے کہا کہ قرآنِ کریم سننے سے پہلے ہم میں سے کچھ جِنّات طبعی طور پر نیک سیرت ہیں اور دوسروں کے ساتھ معاملات کرنے میں نیکی اور بھلائی کی طرف مائل ہیں اور کچھ ان کی طرح نیک سیرت نہیں ہیں اور ہم مختلف حالتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ تیسری تفسیر یہ ہے کہ جِنّات نے کہا کہ قرآنِ کریم سننے سے پہلے ہم میں سے کچھ جِنّات حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والے اور اللہ تعالٰی کی وحدانیّت کا اقرار کرنے والے ہیں اور کچھ کافر بھی ہیں اور ہم مختلف دینوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ (1)

﴿وَ اَنَّا ظَنَنَّا: اور یہ کہ ہمیں یقین ہوگیا ہے۔﴾ جِنّات نے کہا کہ اللہ تعالٰی کی آیات میں غور وفکر کرنے کے بعد ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ ہم زمین کے کسی کنارے میں بھی رہ کر اللہ تعالٰی کو ہمارے بارے میں اپنا ارادہ پورا کرنے سے بے بس نہیں کر سکتے اور نہ زمین سے آسمان کی طرف بھاگ کر اسے بے بس کر سکتے ہیں۔ (2)

وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا خوف نہ زیادتی کا۔

1 ……تفسیر قرطبی، الجن، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۰ / ۱۲، الجزء التاسع عشر، جلالین، الجن، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۴۷۶، مدارک، الجن، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۱۲۸۸-۱۲۸۹، ابو سعود، الجن، تحت الآیۃ: ۱۱، ۵/۷۷۸، ملتقطاً۔

2 ……روح البیان، الجن، تحت الآیۃ: ۱۲، ۱۰/۱۹۵۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت (قرآن) کو سنا تو اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا خوف ہوگا اور نہ کسی زیادتی کا۔

﴿ وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى: اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت (قرآن) کو سنا۔﴾ ایمان قبول کرنے والے جنّات نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہم نے جب اس قرآنِ پاک کو سنا جو سب سے سیدھی راہ دکھاتا ہے تو ہم کسی تاخیر اور شک کے بغیر فوراً اس پر اور اللہ تعالٰی پر ایمان لے آئے اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی تصدیق کر دی تو جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر اور جس قرآن کو اس نے نازل کیا اس پر ایمان لائے تو اسے نیکیوں یا ثواب کی کسی کمی کا خوف ہے اور نہ بدیوں کی کسی زیادتی کا ڈر ہے (تو اے ہمارے ساتھیو! تم بھی ہماری طرح قرآن اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لے آؤ)۔ (1)

وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا (۱۴) وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًاۙ (۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے انھوں نے بھلائی سوچی۔ اور رہے ظالم وہ جہنم کے ایندھن ہوئے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کا قصد کیا۔ اور بہرحال جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کے ایندھن ہوگئے۔

﴿ وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ: اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنّات نے کہا: قرآن سننے کے بعد ہم مختلف ہوگئے کہ ہم میں سے کچھ جنوں نے اسلام قبول کر لیا اور کچھ نے اسلام قبول

1 ......روح البیان، الجن، تحت الآیۃ: ۱۳، ۱۰/۱۹۵، قرطبی، الجن، تحت الآیۃ: ۱۳، ۱۰/۱۳، الجزء التاسع عشر، خازن، الجن، تحت الآیۃ: ۱۳، ۴/۳۱۷، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کرنے سے انکار کر دیا اور راہِ حق سے پھر گئے تو جنہوں نے اسلام قبول کرلیا انہوں نے تو ہدایت کا قصد کیا، ہدایت اور راہِ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا اور بہر حال جو کافر اور راہِ حق سے پھرنے والے ہیں وہ قیامت کے دن جہنم کے ایندھن ہوں گے اور ان کے ذریعے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ (1)

﴿فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا: تو وہ جہنم کے ایندھن ہوگئے۔﴾ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے اور یاد رہے کہ جِنّات اگر چہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن اللّٰہ تعالٰی اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں مبتلا کر دے یا جِنّات کی ہیئت تبدیل کر کے انہیں عذاب دے لہٰذا یہاں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جب جنّات آگ سے پیدا کئے گئے ہیں تو انہیں آگ سے عذاب کیسے ہوگا۔ (2)

وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی کہ اگر وہ راہ پر سیدھے رہتے تو ضرور ہم انھیں وافر پانی دیتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ اگر وہ راستے پر سیدھے ہوجاتے تو ضرور ہم انہیں وافر مقدار میں پانی دیتے۔

﴿وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ: اور یہ کہ اگر وہ راستے پر سیدھے ہوجاتے۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنی امت سے فرما دیں کہ مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ اگر انسان اسلام کے راستے پر سیدھے ہوجاتے اور ایمان لے آتے تو ضرور ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انہیں کثیر پانی اور وُسعتِ عیش عنایت فرماتے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، آپ فرمادیں ''مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ اگر کافر اپنی گمراہی کے راستے پر قائم رہتے تو ہم ان پر اپنا رزق وسیع کر دیتے۔ (3)

پہلی تفسیر کی نظیر یہ آیاتِ مبارکہ ہیں:

1 ......تفسیر قرطبی، الجن، تحت الآیۃ: ۱۴-۱۵، ۱۰/۱۴، الجزء التاسع عشر، خازن، الجن، تحت الآیۃ: ۱۴-۱۵، ۴/۳۱۷، ملتقطاً.

2 ......مدارک، الجن، تحت الآیۃ: ۱۵، ص۱۲۸۹، خازن، الجن، تحت الآیۃ: ۱۵، ۴/۳۱۷-۳۱۸، ملتقطاً.

3 ......خازن، الجن، تحت الآیۃ: ۱۶، ۴/۳۱۸، ابن کثیر، الجن، تحت الآیۃ: ۱۶، ۸/۲۵۵، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

......(1)

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اگر وہ تورات اور انجیل اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اسے قائم کرلیتے تو انہیں ان کے اوپر سے اور ان کے قدموں کے نیچے سے رزق ملتا۔

......(2)

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ضرور ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا۔

دوسری تفسیر کی نظیر یہ آیاتِ مبارکہ ہیں:

......(1)

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍؕ-حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: پھر جب انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہوگئے جو انہیں دی گئی تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں۔

......(2)

اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَۙ(۵۵) نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِؕ-بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ (4)

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا یہ خیال کررہے ہیں کہ وہ جو ہم مال اور بیٹوں کے ساتھ ان کی مدد کررہے ہیں۔ تو یہ ہم ان کے لئے بھلائیوں میں جلدی کررہے ہیں؟ بلکہ انہیں خبر نہیں۔

---

1 ......مائدہ: ۶۶۔

2 ......اعراف: ۹۶۔

3 ......انعام: ۴۴۔

4 ......مؤمنون: ۵۵،۵۶۔

www.dawateislami.net

لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۟ۙ(۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: کہ اس پر انہیں جانچیں اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے وہ اسے چڑھتے عذاب میں ڈالے گا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا۔

﴿لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ: تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں۔﴾ یعنی ہم ایمان لانے والوں پر رزق اس لئے وسیع کر دیتے تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں کہ وہ رزق ملنے پر ہمارا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں اور اس رزق کو اللّٰہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنے میں خرچ کرتے ہیں یا اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل اور شیطان کی مرضی کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔ (1)

وسیع رزق آزمائش بھی ہوسکتا ہے؟

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو وسیع رزق دیا جانا ان کی آزمائش کے لئے ہے کہ وہ اس رزق کا استعمال کیسا کرتے ہیں لیکن افسوس کہ فی زمانہ اکثر مالدار مسلمان اس آزمائش میں ناکام نظر آرہے ہیں کیونکہ ان کی دولت اللّٰہ تعالٰی کی رضا کے کاموں میں صَرف ہونے کی بجائے اسے ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ ہورہی ہے۔ آخرت کا چین اور سکون دینے والوں کاموں میں استعمال ہونے کی بجائے ہر طرح کا دُنْیَوی عیش حاصل کرنے میں لگائی جارہی ہے۔ ان کی دولت سے عالیشان مکانات کی تعمیر اور ان میں دنیا کی ہر سہولت مہیا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ صرف شوق پورا کرنے کی خاطر دنیا کی مہنگی ترین گاڑیاں خریدی جارہی ہیں اور مسلمان کہلانے والے مالداروں کی طرف سے اپنے نفس کی خواہشات اور شہوت کی تکمیل کے لئے کروڑوں ڈالرلحوں میں اُڑائے جارہے ہیں، ان کی دولت دنیا کی رنگینی سے لطف اندوز ہونے کے لئے دوسرے ممالک کے مہنگے ترین سفر اور دنیا کی حسین ترین عورتوں

1 ...... تفسیر کبیر، الجن، تحت الآیۃ: ۱۷، ۱۰ / ۶۷۲۔

www.dawateislami.net

سے اپنی عیش ونشاط کی بزم سجانے میں صَرف ہو رہی ہے اور یہ لوگ ایک دوسرے پر اپنی برتری ظاہر کرنے کے لئے حرام کاموں میں پانی کی طرح پیسہ بہا دیتے ہیں جبکہ نیک کاموں میں خرچ کرتے وقت انہیں اپنی دولت کم ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْؕ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ وہ پہلے لوگ قوت اور زمین میں چھوڑی ہوئی نشانیوں کے اعتبار سے ان سے بڑھ کر تھے تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا اور ان کے لئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ هِیَ حَسْبُهُمْۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًاؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ خُضْتُمْ كَالَّذِیْ خَاضُوْاؕ اُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ یَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﳔ وَ قَوْمِ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ (جہنم) انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔ (اے منافقو!) جس طرح تم سے پہلے لوگ تم سے قوت میں زیادہ مضبوط اور مال اور اولاد کی کثرت میں تم سے بڑھ کر تھے پھر انہوں نے اپنے (دنیا کے) حصے سے لطف اٹھایا تو تم بھی ویسے ہی اپنے حصے سے لطف اٹھا لو جیسے تم سے پہلے والوں نے اپنے حصوں سے فائدہ حاصل کیا اور تم اسی طرح بیہودگی میں پڑ گئے جیسے وہ بیہودگی میں پڑے تھے۔ ان لوگوں کے تمام

1 ......مومن: ۲۱۔

www.dawateislami.net

اِبْرٰهِیْمَ وَ اَصْحٰبِ مَدْیَنَ وَ الْمُؤْتَفِكٰتِؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ (1)

اعمال دنیا وآخرت میں برباد ہوگئے اور وہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ کیا ان کے پاس ان سے پہلے لوگوں (یعنی) قومِ نوح اور عاد اور ثمود اور قومِ ابراہیم اور مدین اور الٹ جانے والی بستیوں کے مکینوں کی خبر نہ آئی؟ ان کے پاس بہت سے رسول روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو اللّٰہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کررہے تھے۔

اے کاش! دولت مند مسلمان اپنی عملی حالت پر غور کرکے اسے سدھارنے کی کوشش کریں اور اللّٰہ تعالیٰ کا دیا ہوا مال اس کی نافرمانی میں خرچ کرنے کی بجائے صرف اس کی اطاعت وفرمانبرداری میں صرف کرنے کی طرف راغب ہوجائیں۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے، اٰمین۔

﴿وَ مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ: اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے۔﴾ یعنی جو قرآنِ پاک سے یا اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے سے یا اس کی عبادت کرنے سے منہ پھیرے تو اللّٰہ تعالیٰ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا جس کی شدت دم بدم بڑھتی ہی جائے گی۔ (2)

اللّٰہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ پھیرنے والے کا انجام

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اللّٰہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ پھیرے اس کا انجام انتہائی دردناک ہے، ایسے شخص کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَاۚ

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا؟ اللّٰہ

1 ...... توبہ: ۶۸-۷۰۔

2 ...... مدارک، الجن، تحت الآیۃ: ۱۷، ص ۱۲۸۹، خازن، الجن، تحت الآیۃ: ۱۷، ۴/۳۱۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى (1)

فرمائے گا: اسی طرح ہماری آیتیں تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تجھے چھوڑ دیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آتے ہو؟ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر تو صرف واضح طور پر تبلیغ فرما دینا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی یاد میں مصروف رہنے اور اپنا ذکر کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو۔

﴿ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں۔﴾ یعنی میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جو مکان (بطورِ خاص) نماز ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بنائے گئے ہیں ان کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا اے مسلمانو! جب تم ان مسجدوں میں جاؤ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو جیسے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے۔(3) اس آیت کو لے کر بعض جاہل لوگ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پکارنے کو

1 ……طٰہٰ: ۱۲۴-۱۲۶.
2 ……مائدۃ: ۹۱، ۹۲.
3 ……خازن، الجن، تحت الآیة: ۱۸، ۴/۳۱۸، جلالین، الجن، تحت الآیة: ۱۸، ص ۴۷۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

حرام قرار دیتے ہیں حالانکہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تو مسجد میں عین حالتِ نماز میں پکارا جاتا ہے جب اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہا جاتا ہے۔ آیت میں پکارنے سے مراد معبود بنا کر پکارنا ہے، نہ کہ کسی بھی طرح کسی کو بھی پکارنا منع ہو جائے۔

آیت ” وَ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ “ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......وقف اور احترام کے احکام میں تمام مسجدیں برابر ہیں اگرچہ بعض مساجد میں نماز ادا کرنے پر ملنے والے اجر و ثواب میں فرق ہے۔

(2)......مسجد خاص اللہ تعالٰی کی ہے اور اس کے علاوہ کسی کی مِلک ہے نہ ہو سکتی ہے۔

(3)......شرک و بت پرستی ہر جگہ جرم ہے لیکن مسجد میں زیادہ جرم ہے کہ اس میں مسجد کی بے ادبی ہے۔

وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع ۱۹

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جنّ اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ہجوم کر دیتے۔

﴿ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ: اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرنے کھڑا ہوا۔﴾ یعنی میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ جب اللہ تعالٰی کے بندے محمد مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نخلہ کے مقام پر فجر کے وقت میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو قریب تھا کہ وہ جن قرآن سننے کیلئے رش کرنے کی وجہ سے ایک دوسرے کے اوپر چڑھ جائیں کیونکہ انہیں نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادت، تلاوت اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے قیام، رکوع اور سجود میں آپ کی اقتدا انتہائی عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی، اس سے پہلے انہوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور نہ ہی ایسا بے مثل کلام سنا تھا۔ (1)

1......مدارک، الجن، تحت الآیۃ: ۱۹، ص ۱۲۹۰، جلالین، الجن، تحت الآیۃ: ۱۹، ص ۴۷۷، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

﴿قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ: **تم فرماؤ: میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں۔**﴾ کفارِ مکہ نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ بے شک آپ بہت بڑا حکم لے کر آئے ہیں، آپ اس سے رجوع کر لیں تو ہم آپ کو بچا لیں گے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان سے فرما دیں کہ میں تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا اور یہ کوئی ایسا نیا اور ناپسندیدہ کام نہیں ہے جس کی وجہ سے تم تعجب کر رہے ہو۔[1]

قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ﳔ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں تمہارے کسی بُرے بھلے کا مالک نہیں۔ تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: بیشک میں تمہارے لئے کسی نقصان اور نفع کا مالک نہیں ہوں۔ تم فرماؤ: یقیناً ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔

﴿قُلْ: **تم فرماؤ۔**﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ عرب کے ان مشرکین سے فرما دیں جو آپ کی

1 ...... خازن، الجن، تحت الآية: ۲۰، ۴/۳۱۹، ابو سعود، الجن، تحت الآية: ۲۰، ۵/۷۸۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

نصیحت آپ کی طرف پھیر رہے ہیں کہ میں تمہارے کسی دینی اور دُنیوی نفع نقصان کا مالک نہیں کیونکہ ان چیزوں کا (حقیقی) مالک وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہے جو ہر چیز کا مالک ہے۔ (1)

﴿قُلْ: تم فرماؤ۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان مشرکین سے فرما دیں کہ بالفرض اگر میں اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں تو ہرگز مجھے مخلوق میں سے کوئی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر اور اس کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور نہ ہی کوئی مددگار میری مدد کرے گا اور میں سختیوں کے وقت ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔ (2)

حضرت نوح اور حضرت صالح عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی اپنی قوموں سے اسی طرح فرمایا تھا، چنانچہ جب حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ان کی قوم کے لوگوں نے غریب مسلمانوں کو اپنے آپ سے دور کرنے کا مطالبہ کیا تو انہیں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ جواب دیا:

وَ یٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اے میری قوم! اگر میں انہیں دور کردوں تو مجھے اللّٰہ سے کون بچائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟

اور حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا:

یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ (4)

ترجمۂ کنزالعرفان: اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا؟

---

1 ……تفسیر طبری، الجن، تحت الآیۃ: ۲۱، ۱۲/۲۷۴.

2 ……روح البیان، الجن، تحت الآیۃ: ۲۲، ۱۰/۱۹۶، تفسیر طبری، الجن، تحت الآیۃ: ۲۲، ۱۲/۲۷۴، ملتقطاً.

3 ……ھود: ۳۰.

4 ……ھود: ۶۳.

www.dawateislami.net

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ (۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: مگر اللّٰہ کے پیام پہنچانا اور اس کی رسالتیں اور جو اللّٰہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: مگر (میرا کام) اللّٰہ کی طرف سے تبلیغ اور اس کے پیغامات (پہنچانا ہے) اور جو اللّٰہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بیشک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

﴿ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ: **مگر اللّٰہ کی طرف سے تبلیغ اور اس کے پیغامات پہنچانا ہے۔**﴾ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ میں تمہارے نفع ونقصان کا مالک نہیں البتہ میرا کام یہ ہے کہ میں تمہیں ان چیزوں کی تبلیغ کردوں جن کی تبلیغ کرنے کا مجھے اللّٰہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور تم تک اللّٰہ تعالیٰ کے وہ پیغامات پہنچا دوں جو اس نے مجھے دے کر تمہاری طرف بھیجا ہے اور جہاں تک ہدایت اور گمراہی کا تعلق ہے تو اس کا اختیار مخلوق میں سے کسی کے پاس نہیں بلکہ صرف اللّٰہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہ جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے گمراہ کرے اور جو توحید کے معاملے میں اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی یوں نافرمانی کرے گا کہ انہوں نے جس چیز کا حکم دیا اور جس چیز کی طرف بلایا اس پر عمل کرنے کی بجائے شرک کرنے لگے تو بیشک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ [1]

حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا (۲۴)

1 ...... تفسیر طبری، الجن، تحت الآیۃ: ۲۳، ۱۲/ ۲۷۴-۲۷۵، روح البیان، الجن، تحت الآیۃ: ۲۳، ۱۰/ ۱۹۹-۲۰۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم۔

ترجمۂ کنزالعرفان: یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی تھی تو جلد جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی تعداد کم ہے۔

﴿حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ: یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی تھی۔﴾ یعنی وہ اپنے کفر پر جمے رہیں گے یہاں تک کہ جب (قیامت کے دن) اس عذاب کو دیکھیں گے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے تو اس وقت جان جائیں گے کہ کافر کے مددگار کمزور ہیں نیز یہ کہ ان کے مددگاروں کی تعداد کم ہے یا مومن کے؟ مراد یہ ہے کہ اس دن کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتے سب فرمائیں گے۔ (1)

قیامت کے دن کافروں اور مسلمانوں کا حال

قیامت کے دن کفار کا کوئی مددگار نہ ہونے اور کسی کی طرف سے ان کی شفاعت نہ کئے جانے کے بارے میں ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔

اور اس دن ایمان والوں کو ملنے والی عزت، کرامت اور کثرت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَدْخُلُوْنَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور

1 ……مدارك، الجن، تحت الآية: ٢٤، ص ١٢٩٠.

2 ……مومن: ١٨.

www.dawateislami.net

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (1)

اولاد میں سے جو لائق ہوں گے اور ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس یہ کہتے آئیں گے۔ تم پر سلامتی ہو کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخرت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک جنت والے آج دل بہلانے والے کاموں میں لطف اندوز (ہورہے) ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں تختوں پر تکیہ لگائے سایوں میں ہوں گے۔ ان کے لیے جنت میں پھل میوہ ہوگا اور ان کے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو وہ مانگیں گے۔ مہربان رب کی طرف سے فرمایا ہوا سلام ہوگا۔

قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں نہیں جانتا آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا میرا رب اسے کچھ وقفہ دے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: میں نہیں جانتا کہ جس کی تمہیں وعید سنائی جاتی ہے وہ نزدیک ہے یا میرا رب اس کے لئے ایک وقفہ کرے گا۔

﴿قُلْ: تم فرماؤ۔﴾ شانِ نزول: جب مشرکین نے اوپر والی آیت میں دیئے گئے وعدے کو سنا تو نضر بن حارث نے کہا کہ جس کا آپ ہمیں وعدہ دے رہے ہیں یہ کب پورا ہوگا؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان مشرکین سے فرما دیں کہ (قیامت کے دن) اس عذاب کا واقع ہونا تو یقینی ہے البتہ میں (اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر) یہ نہیں جانتا کہ وہ نزدیک ہے یا میرا رب عَزَّوَجَلَّ اسے نازل کرنے کے لئے

1 ……رعد: ۲۳، ۲۴۔
2 ……یس: ۵۵-۵۸۔

www.dawateislami.net

ایک وقفہ کرے گا۔ (1)

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم ہے اور اس کی دلیل وہ تمام اَحادیث ہیں جن میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کی علامت اور نشانیاں بیان فرمائیں حتّٰی کہ مہینہ، دن اور وہ وقت بھی بتا دیا جس میں قیامت قائم ہوگی۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔

﴿عٰلِمُ الْغَیْبِ: غیب کا جاننے والا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اپنے اُس غیب پر جس کا علم اس کے ساتھ خاص ہے، اپنے پسندیدہ رسولوں کے علاوہ کسی کو کامل اطلاع نہیں دیتا جس سے حقیقتِ حال مکمل طور پر مُنکشف ہو جائے اور اس کے ساتھ یقین کا اعلیٰ درجہ حاصل ہو (اور رسولوں کو ان میں سے بعض غیوب کا علم، کامل اطلاع اور کشفِ تام کے ساتھ اس لئے دیتا ہے کہ وہ عِلمِ غیب ان کے لئے معجزہ ہو اور اللہ تعالیٰ ان رسولوں کے آگے پیچھے پہرے دار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شیطان کے اِختلاط سے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ (2)

1 ......تفسیر کبیر، الجن، تحت الآیۃ: ٢٥، ١٠/٦٧٨.

2 ......بیضاوی، الجن، تحت الآیۃ: ٢٦-٢٧، ٥/٤٠٢، جمل، الجن، تحت الآیۃ: ٢٦-٢٧، ٨/١٤٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اولیاء کے لئے غیب کا علم نہ ماننے والوں کا رد

معتزلہ فرقے کے لوگوں نے اس آیت سے اولیاء کے لئے علمِ غیب ماننے سے انکار کیا ہے۔علامہ سعد الدین تفتازانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنی کتاب ''شرح مقاصد'' میں باطل فرقے ''معتزلہ'' کی جانب سے اولیاء کی کرامات سے انکار اور ان کے فاسد شُبہات کا ذکر کر کے ان کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''معتزلہ کی پانچویں دلیل خاص علمِ غیب کے بارے میں ہے، وہ گمراہ کہتے ہیں کہ اولیاء کو غیب کا علم نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا۔ مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔

جب غیب پر اطلاع رسولوں کے ساتھ خاص ہے تو اولیاء کیونکر غیب جان سکتے ہیں۔ ائمہ اہلسنّت نے جواب دیا کہ یہاں غیب عام نہیں جس کے یہ معنی ہوں کہ کوئی غیب رسولوں کے سوا کسی کو نہیں بتاتا جس سے مُطْلَقاً اولیاء کے علومِ غیب کی نفی ہوسکے، بلکہ یہ تو مُطْلَق ہے (یعنی کچھ غیب ایسے ہیں کہ غیرِ رسول کو نہیں معلوم ہوتے) یا اس سے خاص وقوعِ قیامت کا وقت مراد ہے (کہ خاص اس غیب کی اطلاع رسولوں کے سوا اوروں کو نہیں دیتے) اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ اوپر کی آیت میں غیبِ قیامت ہی کا ذکر ہے۔(تو آیت سے صرف اتنا مطلب نکلا کہ بعض غیبوں یا خاص قیامت کے وقت کی تعیین پر اولیاء کو اطلاع نہیں ہوتی نہ یہ کہ اولیاء کوئی غیب نہیں جانتے، اس پر اگر یہ شُبہ قائم ہو کہ اللہ تعالٰی تو رسولوں کا اِستثناء فرما رہا ہے کہ وہ ان غیبوں پر مُطّلع ہوتے ہیں جن کو اور لوگ نہیں جانتے اب اگر اس سے قیامت کے وقت کی تعیین مراد ہیں تو رسولوں کا بھی اِستثناء نہ رہے گا کہ یہ تو اُن کو بھی نہیں بتایا جاتا۔اس کا جواب یہ فرمایا کہ) فرشتوں یا انسانوں میں سے بعض رسولوں کو قیامت کے وقت کی تعیین کا علم ملنا کچھ بعید نہیں تو یہاں اللہ تعالٰی کا اِستثناء فرمانا ضرور صحیح ہے۔ (1)

علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کی جن کرامات کا تعلّق کشف کے ساتھ ہے ان کی نفی پر اس آیت میں کوئی دلیل نہیں البتہ یہ (ضرور ثابت ہوتا) ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی غیب پر اطلاع اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کی غیب پر اطلاع سے زیادہ مضبوط ہے کیونکہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وحی کے

---

1 ......شرح مقاصد، المقصد السادس، الفصل الاول، المبحث الثامن: الولی، ۳/ ۳۲۹-۳۳۰، فتاوی رضویہ، رسالہ: خالص الاعتقاد، ۲۹/ ۴۲۵-۴۲۶۔

www.dawateislami.net

ذریعے غیب جانتے ہیں اور وہ ہر نقص سے معصوم ہے جبکہ اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کی اطلاع کا یہ مقام نہیں، اسی لئے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عصمت واجب ہے اور اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کی عصمت جائز ہے۔ (1)

علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم باعتبارِ کشف و انجلاء (یعنی غیب کی باتوں کو ظاہر کرنے کے اعتبار سے) اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا وارفع واعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وَساطت اور انہی کے فیض سے ہوتے ہیں، معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کیلئے علمِ غیب کا قائل نہیں، اس کا خیال باطل اور احادیثِ کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے ان کا تمسک (یعنی دلیل پکڑنا) صحیح نہیں، بیانِ مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کردیا گیا ہے، سیدُ الرُّسُل خاتَم الانبیاء محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرتضٰی رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اَشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبر اَحادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے اور تمام مرتضی رسولوں کیلئے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔ (2)

لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

ع ۱۴ ۲

ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام پہنچادیئے اور جو کچھ ان کے پاس سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تاکہ اللہ دیکھ لے کہ بیشک انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور اللہ نے وہ سب کچھ گھیر رکھا ہے جو ان کے پاس ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔

1 ...... صاوی، الجن، تحت الآیۃ: ۲۶، ۶/۲۲۵۶۔

2 ...... خزائن العرفان، الجن، تحت الآیۃ: ۲۷، ص۱۰۶۲۔

www.dawateislami.net

﴿ لِیَعْلَمَ: تاکہ وہ دیکھ لے۔﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ رسولوں کی ہر طرف فرشتوں کا یہ پہرہ اس لئے لگایا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات اِختلاط سے محفوظ رکھ کر پہنچا دیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو وہ سب کچھ معلوم ہے جو ان رسولوں اور فرشتوں کے پاس ہے تو ان کے اُمور میں سے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں اور اس نے اپنی پیدا کی ہوئی ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔ (1)

1 ……روح البیان، الجن، تحت الآیۃ: ۲۸، ۱۰/ ۲۰۲، خازن، الجن، تحت الآیۃ: ۲۸، ۴/ ۳۲۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل

سورۂ مزمل کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ مزمل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 20 آیتیں ہیں۔

’’مزمل‘‘ نام رکھنے کی وجہ

مزمل کا معنی ہے چادر اوڑھنے والا اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ’’یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ‘‘ فرما کر ندا کی ہے، اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ مزمل‘‘ کہتے ہیں۔

سورۂ مزمل کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادت، وظائف اور اَذکار سے متعلق کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بڑے لطف وکرم والے انداز میں خطاب فرمایا اور انہیں رات کے کچھ حصے میں اپنی عبادت کرنے، خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے کا حکم دیا اور انہیں بتایا کہ ہم عنقریب آپ پر ایک انتہائی عظمت، جلالت اور قدر والا کلام نازل فرمائیں گے۔

(1)...... یہ بتایا گیا کہ دن کے مقابلے میں رات کے وقت عبادت کرنے میں زیادہ دل جمعی حاصل ہوتی ہے۔

(2)...... کافروں کی گستاخیوں پر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صبر کرنے کی تلقین کی گئی اور آپ سے فرمایا

1 ......خازن، تفسیر سورۃ المزمل، ۴/۳۲۰.

www.dawateislami.net

گیا کہ جو لوگ آپ کو اور قرآنِ مجید کو جھٹلا رہے ہیں آپ کی طرف سے انہیں اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

(3)......قیامت کے دن کفار کے عذاب کی کیفیت بیان کی گئی اور کفارِ مکہ کو بتایا گیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف رسول بھیجے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھی ایک رسول بھیجے جو تم پر گواہ ہیں اور اگر تم بھی ان کی نافرمانی کرتے رہے تو تمہیں فرعون سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا کیا جا سکتا ہے۔

(4)......یہ بتایا گیا کہ دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرانے والی آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں اور جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے۔

(5)......اس سورت کے آخر میں امت سے تہجد کی فرضیت منسوخ کر دی گئی اور عبادت کے معاملے میں آسانی فرما دی گئی۔

سورۂ جن کے ساتھ مناسبت

سورۂ مزمل کی اپنے سے ماقبل سورت ''جن'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ جن کے آخر میں وحی کی عظمت بیان ہوئی اور سورۂ مزمل میں بھی وحی کی عظمت بیان کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ(۱) قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ(۲) نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ
قَلِیْلًا ۙ(۳) اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ(۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے۔ رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔ آدھی رات یا اس سے

www.dawateislami.net

کچھ کم کرو۔ یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے چادر اوڑھنے والے۔ رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو۔ آدھی رات (قیام کرو) یا اس سے کچھ کم کرلو۔ یا اس پر کچھ اضافہ کرلو اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

﴿**یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ**: اے چادر اوڑھنے والے۔﴾ اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ وحی نازل ہونے کے ابتدائی زمانے میں سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے، ایسی حالت میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو "**یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ**" کہہ کر ندا کی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ایک مرتبہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے، اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی "**یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ**"۔ (1)

آیت "یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں،

(1)...... قرآنِ پاک میں دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کے نام شریف سے پکارا گیا جبکہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کی صفات شریف سے ندا کی گئی ہے۔

(2)...... ندا کے اس انداز سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر ادا پیاری ہے۔

﴿**قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا**: رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے چادر اوڑھنے والے میرے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، رات کے تھوڑے حصے میں آرام فرمائیے اور باقی رات نماز اور عبادت کے ساتھ قیام میں گزاریئے اور وہ باقی آدھی رات ہو یا اس سے کچھ کم کرلو یا اس پر کچھ اضافہ کرلو۔ یعنی آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اختیار دیا گیا ہے کہ عبادت خواہ آدھی رات تک کریں یا اس سے کم یعنی تہائی رات تک کریں یا اس سے زیادہ یعنی دو تہائی رات تک کرتے رہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ اسی مقدار کے مطابق رات کو

1...... خازن، المزمل، تحت الآیۃ: ۱، ۴/ ۳۲۰، ابو سعود، المزمل، تحت الآیۃ: ۱، ۵/ ۷۸۲-۷۸۳.

www.dawateislami.net

قیام فرماتے اوران میں سے جوحضرات یہ بات نہیں جانتے تھے کہ تہائی رات، یا آدھی رات، یا دو تہائی رات کب ہوتی ہےتو وہ ساری رات قیام میں رہتے اوراس اندیشے سے صبح تک نمازیں پڑھتے رہتے کہ کہیں قیام واجب مقدار سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے۔ پھر تخفیف ہوئی اور بعض مفسرین کے نزدیک ایک سال کے بعد اسی سورت کی آخری آیت کے اس حصے '' فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ '' سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور بعض مفسرین کے نزدیک پانچ نمازوں کی فرضیت سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ یادرہے کہ اس آیت میں قیام سے مراد تہجد کی نماز ہے۔ [1]

اُمّت کے حق میں تَہَجُّد کی فرضِیَّت منسوخ ہوچکی ہے

اب رہی یہ بات کہ تَہَجُّد کی فرضِیَّت کس کے لئے منسوخ ہوئی اس کے بارے میں علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اسلام کے ابتدائی دور میں سورۂ مُزَّمِّل کی ان آیات کی وجہ سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اور آپ کی اُمّت پر تہجد کی نماز فرض تھی، پھر تخفیف کی گئی اور پانچ نمازوں کی فرضِیَّت سے امت کے حق میں تہجد کا وجوب منسوخ ہو گیا اور ان کے لئے تہجد کی نماز ادا کرنا مُستحب ہو گیا جبکہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے اس کا وُجوب باقی رہا، اس کی دلیل یہ آیتِ مبارکہ ہے:

وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ [2]

ترجمۂ کنزالعرفان: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔

یعنی آپ پر اللّٰہ تعالیٰ نے جو اور عبادات فرض کی ہیں ان کے ساتھ ساتھ مزید تہجد کی نماز پڑھنا بھی خاص آپ کے لئے فرض ہے۔ [3]

جمہور مفسرین اور فقہاء کے نزدیک سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر فرض نمازوں کے علاوہ نمازِ تہجد کی فرضِیَّت بھی باقی رہی جبکہ امت کے حق میں منسوخ ہوئی اور دلائل کی رُو سے بھی یہی صحیح ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ''قولِ جمہور، مذہبِ مختار و منصور، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

1 ......خازن، المزمل، تحت الآية: ٢-٤، ٤/٣٢٠-٣٢١، مدارك، المزمل، تحت الآية: ٢-٣، ص١٢٩٢، تفسير كبير، المزمل، تحت الآية: ٢-٣، ١٠/٦٨١-٦٨٢، ملتقطاً.

2 ......بني اسرائيل: ٧٩.

3 ......خازن، المزمل، تحت الآية: ٤، ٤/٣٢١.

www.dawateislami.net

کے حق میں (تہجد کی) فرضیّت (کا) ہے۔ اسی پر ظاہرِ قرآنِ عظیم شاہد اور اسی طرف حدیثِ مرفوع وارِد۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ''یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا'' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے چادر اوڑھنے والے! رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو۔ (ت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ''وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ'' اور ارشاد فرمایا: ''اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو۔[(1)]

اِن آیتوں میں خاص حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو امرِ الٰہی ہے، اور امرِ الٰہی مفیدِ وجوب، اور اللہ تعالیٰ کا ''نَافِلَةً'' فرمانا اس وجوب کے مُنافی نہیں کیونکہ ''نَافِلَةً'' کا معنی ہے زائدہ، اب اس آیت کا معنی یہ ہوگا کہ آپ کے فرائض یا درجات میں یہ اضافہ ہے کہ آپ پر یہ لازم واجب ہے کیونکہ فرائض سب سے بڑے درجے اور فضیلت پر فائز کرنے کا سبب بنتے ہیں، بلکہ اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''لَكَ'' سے ہورہی ہے۔ امام ابنِ ہمام فرماتے ہیں کہ بعض اوقات مجرور (یعنی حرف ''ک'') کے ساتھ مُقیَّد کرنا اسی بات کا فائدہ دیتا ہے (یعنی یہ فرائض میں آپ کے لئے اضافہ ہے) کیونکہ مُتعارَف نوافل صرف آپ ہی کے لئے نہیں بلکہ اس میں آپ اور دیگر لوگ مُشترک ہیں۔ (ت)[(2)]

اور مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس مسئلے کی تحقیق کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''صحیح یہ ہے نمازِ تہجد حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر نمازِ پنجگانہ کی فرضیت کے بعد بھی فرض رہی۔[(3)]

اور مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''نمازِ تہجد سیّد عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی امت کے لئے یہ نماز سنت ہے۔[(4)]

جبکہ بعض مفسرین کے نزدیک امت کی طرح نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھی تہجد کی فرضیت منسوخ ہوگئی تھی۔

﴿ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ: یا اس پر کچھ اضافہ کرلو۔﴾ صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا چاہے تو اسے افضل یہ ہے کہ وہ رات کے پہلے اور آخری تہائی حصے میں

1 ...... بنی اسرائیل ۷۹۔
2 ...... فتاوی رضویہ، باب الوتر والنوافل، ۷/۴۰۲-۴۰۳۔
3 ...... نزھۃ القاری، کتاب التہجد، ۲/۶۸۳۔
4 ...... خزائن العرفان، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۷۹، ص ۵۴۱۔

www.dawateislami.net

سوئے اور درمیان کے تہائی حصے میں عبادت کرے اور اگر آدھی رات میں سونا چاہتا ہے اور آدھی رات میں جاگنا تو بعد والی آدھی رات میں عبادت کرنا افضل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ رب عَزَّوَجَلَّ ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے" ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں۔ (1)

اور سب سے بڑھ کر تو حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرنا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سب نمازوں میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو زیادہ محبوب نمازِ داؤد ہے کہ وہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصے میں سوتے تھے۔ (2) (3)

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔﴾ اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس طرح قرآن پڑھو کہ حروف جُدا جُدا رہیں، جن مقامات پر وقف کرنا ہے ان کا اور تمام حرکات (اور مدّات) کی ادائیگی کا خاص خیال رہے۔ آیت کے آخر میں "تَرْتِیْلًا" فرما کر اس بات کی تاکید کی جارہی ہے کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے کے لئے ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنا انتہائی ضروری ہے۔ (4)

حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "(قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، جہاں تو آخری آیت پڑھے گا اسی کے پاس تیری منزل ہے۔ (5)

1 ......مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل والاجابۃ فیہ، ص ۳۸۱، الحدیث: ۱۶۸(۷۵۸).
2 ......بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب احبّ الصلاۃ الی اللّٰہ صلاۃ داود... الخ، ۲/۴۴۸، الحدیث: ۳۴۲۰.
3 ......بہارِ شریعت، حصہ چہارم، سنن ونوافل کا بیان، نمازِ تہجد، ۱/۶۷۸، ملخصاً۔
4 ......مدارک، المزمل، تحت الآیۃ: ۴، ص ۱۲۹۲.
5 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۱۸-باب، ۴/۴۱۹، الحدیث: ۲۹۲۳.

www.dawateislami.net

قرآنِ پاک کی قراءت سے متعلق چند اَحکام

یہاں آیت کی مناسبت سے قرآنِ مجید کی قراءت سے متعلق 4 ضروری اَحکام ملاحظہ ہوں،

(1)......تجوید قرآنِ پاک کی آیت، مُتواتر اَحادیث، صحابۂ کرام، تابعین اور تمام ائمۂ کرام کے مکمل اِجماع کی وجہ سے حق اور واجب اور اللہ تعالیٰ کے دین اور شریعت کا علم ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے" وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا" اسے مُطْلَقاً ناحق بتانا کلمۂ کفر ہے۔(1)

(2)......قرآنِ پاک کو اتنی تجوید سے پڑھنا فرضِ عین ہے جس سے حروف صحیح ادا ہوں اور غلط پڑھنے سے بچے۔(2)

(3)......جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ حروف صحیح ادا کرنے کی رات دن پوری کوشش کرے اور اگر نماز میں صحیح پڑھنے والے کی اِقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک مُمکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو کوشش کے زمانے میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نماز نہیں ہوگی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور صحیح پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے ان کی اپنی نمازیں باطل ہیں۔(3)

(4)......فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کی جائے، تراویح میں مُتَوَسِّط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، لیکن ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے، اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ آج کل کے اکثر حُفّاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا ہے نہ حروف کی تصحیح ہوتی ہے، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر ایک دوسرے سے فخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام اور سخت حرام ہے۔(4)

ایک اور مقام پر صدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے زمانے کے حفاظ کی حالت بیان کرتے

---

1 ......فتاوی رضویہ، ۶/ ۳۲۲-۳۲۳، ملخصاً۔
2 ......فتاوی رضویہ، ۶/ ۳۴۳، ملتقطاً۔
3 ......بہارِ شریعت، حصہ سوم، امامت کا بیان، امامت کا زیادہ حقدار کون ہے، ۱/ ۵۷۰-۵۷۱، ملخصاً۔
4 ......بہارِ شریعت، حصہ سوم، قرآن مجید پڑھنے کا بیان، ۱/ ۵۴۷، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

ہوئے فرماتے ہیں ''افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حُفّاظ کی حالت نہایت ناگُفتہ بہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا، الفاظ وحروف کھا جایا کرتے ہیں، جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں اُنھیں دیکھیے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے، ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور ث، س، ص، ت، ط وغیرہا حروف میں فرق نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی فقیر کو انھیں مصیبتوں کی وجہ سے تین سال ختمِ قرآنِ مجید سننا نہ ملا۔ مولا عَزَّوَجَلَّ مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ (یعنی جس طرح اللّٰہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک نازل فرمایا اسی طرح) پڑھنے کی کوشش کریں۔ (1)

اور فی زمانہ حُفّاظ کا تو جو حال ہو چکا ہے وہ تو ایک طرف عوام اور مَساجد کی انتظامیہ کا حال یہ ہو چکا ہے کہ تراویح کے لئے اس حافظ کو منتخب کرتے ہیں جو قرآنِ پاک تیزی سے پڑھے اور جتنا جلدی ہو سکے تراویح ختم ہو جائے اور اس امام کے پیچھے تراویح پڑھنے سے جو تجوید کے مطابق قرآن پڑھتا ہے اس لئے دور بھاگتے ہیں کہ یہ دیر میں تراویح ختم کرے گا اور بعض جگہ تو یوں ہوتا ہے کہ تراویح پڑھانے والے کو مسجد انتظامیہ کی طرف سے ٹائم بتا دیا جاتا ہے کہ اتنے منٹ میں آپ کو تراویح ختم کرنی ہے اور اگر اس وقت سے 5 منٹ بھی لیٹ ہو جائے تو حافظ صاحب کو سنا دیا جاتا ہے کہ حضرت آج آپ نے اتنے منٹ لیٹ کر دی آئندہ خیال رکھئے گا۔ اے کاش کہ مسلمان اپنے وقت کا خیال کرنے کی بجائے اپنی نماز کی حفاظت کی فکر کریں۔ اللّٰہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ: ترتیل کی حدود، ان کی تفصیلات اور اَحکام جاننے کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ 275 تا 282 کا مطالعہ کیجئے۔

اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝۵

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔

1 ...... بہار شریعت، حصہ چہارم، تراویح کا بیان، ۱/۶۹۱-۶۹۲۔

www.dawateislami.net

﴿اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا: بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم عنقریب آپ پر ایک انتہائی عظمت، جلالت اور قدر والا کلام نازل فرمائیں گے اور اس کی عظمت و جلالت کی وجہ یہ ہے کہ وہ ربُّ العالمین کا کلام ہے لہٰذا آپ خود کو وہ عظیم بات قبول کرنے کے لئے تیار رکھیں۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، عنقریب ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اَحکامات اور مَمنوعات ہیں جو کہ سخت تکلیف دِہ اور شرعی اَحکام کے پابند (عام) لوگوں پر بھاری پڑیں گے (اس لئے آپ ابھی سے انہیں بھاری احکام کا عادی بنائیں)۔(1)

تیسری تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، عنقریب ہم آپ پر ایسا کلام نازل فرمائیں گے جس کا نازل ہونا بہت بھاری ہے۔(2)

قرآنِ پاک کے نزول کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ-وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ(3)

ترجمۂ کنزالعرفان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا، اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں۔

اور حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل کی اور اس وقت آپ کی ران میری ران پر تھی، مجھے اپنے اوپر اتنا بوجھ محسوس ہوا جس سے مجھے ڈر لگ گیا کہ کہیں میری ران ٹوٹ ہی نہ جائے۔(4)

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًاؕ(۶) اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ

1 ......خازن، المزمل، تحت الآية: ٥، ٤/٣٢٢، مدارك، المزمل، تحت الآية: ٥، ص١٢٩٢، ملتقطاً.
2 ......تفسير سمرقندی، المزمل، تحت الآية: ٥، ٣/٤١٦.
3 ......حشر: ٢١.
4 ......بخاری، كتاب الصلاة، باب ما يذكر في الفخذ، ١/١٤٨.

www.dawateislami.net

سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔ بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک رات کو قیام کرنا زیادہ موافقت کا سبب ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔ بیشک دن میں تو تمہیں بہت سے کام ہیں۔

﴿اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ: بیشک رات کو قیام کرنا۔﴾ یعنی رات سونے کے بعد اٹھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ مُوافقت کا سبب ہے اور اس وقت قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دل جمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ وقت سکون اور اطمینان کا ہے، شوروغُل سے امن ہوتا ہے، کامل اخلاص نصیب ہوتا ہے، ریاکاری اور نمود ونمائش کا موقع نہیں ہوتا۔(1)

﴿اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ: بیشک دن میں تمہیں۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بیشک دن میں تو آپ بہت سے کاموں میں مصروف رہتے ہیں جس کی وجہ سے یک سوئی کے ساتھ عبادت نہیں ہو پاتی لہٰذا آپ رات کے اوقات کو اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس سے مُناجات کرنے کے لئے خاص رکھیں۔(2)

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ؕ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو۔

1 ......خازن، المزمل، تحت الآیۃ: ٦، ٤/٣٢٢، ابن کثیر، المزمل، تحت الآیۃ: ٦، ٨/٢٦٣، ملتقطاً.
2 ......روح البیان، المزمل، تحت الآیۃ: ٧، ١٠/٢١٠.

www.dawateislami.net

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ: اور اپنے رب کا نام یاد کرو۔﴾ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ رات اور دن کے تمام اوقات میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا نام یاد کرتے رہیں چاہے وہ تسبیح اور کلمہ طیبہ پڑھنے سے ہو، نماز ادا کرنے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور علم کا درس دینے کے ساتھ ہو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اپنی قراءت کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں۔[1]

یاد رہے کہ نماز کے علاوہ اگر قرآنِ پاک کی تلاوت سورت کی ابتدا سے کی جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا سنت ہے اور اگر سورت کے درمیان سے تلاوت شروع کی جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا مُستحب ہے اور نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت کی تلاوت سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا سنت نہیں۔

﴿وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا: اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے بنے رہو۔﴾ یعنی اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت ایسی ہو کہ اس میں اِنقطاع کی صفت ہو کہ دل اللّٰہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی یاد میں مشغول نہ ہو، اس کی عبادت کے وقت سب سے تعلق ختم ہو جائے اور صرف اسی کی طرف توجہ رہے۔

یاد رہے کہ اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انسان نکاح کرنا چھوڑ دے اور سب سے ناطہ توڑ کر کسی جنگل، غار یا ویران جگہ میں اللّٰہ اللّٰہ کرنا شروع کر دے کیونکہ یہ اسلام میں منع ہے، جیسا کہ حضرت طاؤس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام میں نکاح نہ کرنا اور لوگوں سے کنارہ کش ہو کر عبادت کرنا منع ہے۔''[2]

حضرت سعد بن ہشام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ نکاح نہ کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''کیا تم نے اللّٰہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً[3]

ترجمۂ کنزالعرفان: اور بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیویاں اور بچے بنائے۔

1 ......روح البیان، المزمل، تحت الآیۃ: ۸، ۱۰/۲۱۰، جلالین، المزمل، تحت الآیۃ: ۸، ص۴۷۸، ملتقطاً۔

2 ......مصنف عبد الرزاق، کتاب الایمان والنذور، باب الخزامۃ، ۸/۳۸۹، الحدیث: ۱۶۱۴۰۔

3 ......رعد: ۳۸۔

www.dawateislami.net

لہٰذا تم نکاح کرنے سے کنارہ کشی نہ کرو۔ (1)

اور ایک روایت میں ہے، حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ’’اے ہشام! نکاح کرنے سے کنارہ کشی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (2) ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

اور بیشک رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نکاح فرمایا اور ان کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔ (3)

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۝۹

ترجمۂ کنزالایمان: وہ پورب کا رب اور پچھّم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

ترجمۂ کنزالعرفان: وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ: وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے۔﴾ یعنی اللہ تعالیٰ مشرق و مغرب اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کا رب اور ان کا خالق و مالک ہے، اس کے علاوہ اور کوئی معبود ہی نہیں لہٰذا تم اپنے دینی اور دُنْیوی تمام اُمور میں اسی کو اپنا کارساز بناؤ اور اپنے کام اسی کے سپرد کر دو اور اسی پر بھروسہ کرو۔ (4)

حقیقی کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے

یاد رہے کہ حقیقی کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے اور سب کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے البتہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان اسباب کو اختیار کرنا چھوڑ دے اور صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے بیٹھ جائے بلکہ ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اسباب ضرور اختیار کرے لیکن ان اسباب پر بھروسہ نہ کرے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے جیسے ہر ایک کو روزی دینا اللہ

1 ...... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا، ۹/۳۹۱، الحدیث: ۲۴۷۱۲.

2 ...... احزاب: ۲۱.

3 ...... مسند ابو یعلی، مسند عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا، ۴/۲۶۱، الحدیث: ۴۸۴۲.

4 ...... روح البیان، المزمل، تحت الآیۃ: ۹، ۱۰/۲۱۲، خازن، المزمل، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۳۲۳، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہوا ہے، اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزی ملنے کی امید لگا کر گھر بیٹھ جائے اور رزق حاصل ہونے کے اَسباب اختیار کرنا چھوڑ دے، اس طرح اگر وہ ساری عمر بھی بیٹھا رہے گا تو اسے ایک لقمہ بھی نہیں ملے گا۔

وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کافروں کی باتوں پر صبر کرو اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو۔

﴿وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ: **اور کافروں کی باتوں پر صبر کرو۔**﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کفارِ قریش اللہ تعالیٰ کے بارے میں شریک، بیوی اور اولاد بتا کر خُرافات بکتے ہیں اور آپ کو جادوگر، شاعر، کاہن اور مجنون کہہ کر آپ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور قرآن کو سابقہ لوگوں کی کہانیاں بتا کر اس کے بارے میں نازیبا کلمات کہتے ہیں، آپ کافروں کی ان باتوں پر صبر فرمائیں اور انہیں بدنی، زبانی، قلبی ہر اعتبار سے چھوڑ دیں اور ان کا معاملہ ان کے رب عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کردیں۔(1)

وَ ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور مجھ پر چھوڑ و ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان جھٹلانے والے مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی مہلت دو۔

﴿وَ ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ: **اور ان جھٹلانے والے مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دو۔**﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہ

1 ......روح البیان، المزمل، تحت الآیة: ۱۰، ۱۰/۲۰۳.

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، آپ کو اور قرآن کو جھٹلانے والے ان مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دیں، میں آپ کی طرف سے انہیں کافی ہوں اور انہیں بدر کے دن تک تھوڑی مہلت دیں۔ چنانچہ کچھ ہی مدت بعد یہ لوگ بدر کی جنگ میں قتل کر دیئے گئے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں تھوڑی مہلت دینے سے مراد قیامت کے دن تک مہلت دینا ہے۔[1]

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًاۙ(۱۲) وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًاۗ(۱۳) یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا(۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ۔ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔ جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ اور پہاڑ ہوجائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے۔ اور گلے میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔ جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے اور پہاڑ ریت کا بہتا ہوا ٹیلہ ہوجائیں گے۔

﴾ **اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا: بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں۔**﴿ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کفار کے عذاب کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جنہوں نے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلایا ان کے لئے ہمارے پاس آخرت میں لوہے کی بھاری بیڑیاں ہیں جو کہ ذلیل کرنے اور عذاب دینے کے لئے ان کے پاؤں میں ڈالی جائیں گی اور بھڑکتی آگ ہے جس میں انہیں جلایا جائے گا اور گلے میں پھنسنے والا کھانا ہے جو نہ حلق سے نیچے اترے گا اور نہ حلق سے باہر آسکے گا اور ان چیزوں کے علاوہ ان کے لئے ایسا دردناک عذاب ہے جس کی حقیقت کوئی نہیں جان سکتا۔[2]

کفار کے لئے تیار کئے گئے عذابات پڑھ کر مسلمان کو کیا کرنا چاہئے

قیامت کے دن کفار کے لئے تیار کئے گئے عذاب کے بارے میں پڑھ یا سن کر ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے

1 ……روح البیان، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۰/۲۱۳-۲۱۴، جلالین، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۴۷۸، مدارک، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۱۲۹۳، ملتقطاً۔

2 ……جلالین، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۲-۱۳، ص۴۷۸، خازن، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۲-۱۳، ۴/۳۲۳، روح البیان، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۲-۱۳، ۱۰/۲۱۴، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرے، یہی ہمارے اَسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ’’حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی قاری سے یہ آیت سنی ’’اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا‘‘ تو (اللہ تعالیٰ کے خوف سے) آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر غشی طاری ہوگئی۔ (1)

مَروی ہے کہ حضرت حسن بصری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ روزے کی حالت میں تھے، شام کے وقت جب ان کے سامنے کھانا حاضر کیا گیا تو انہیں یہی آیت یاد آ گئی (اور اللہ کے خوف سے) انہوں نے کہا: کھانا اٹھالو۔ دوسری رات کھانا پیش کیا گیا تو پھر یہی آیت یاد آ گئی، آپ نے فرمایا: کھانا اٹھالو۔ تیسری رات بھی اسی طرح ہوا تو حضرت ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اور چند دیگر بزرگوں کو اس بات کی خبر دی گئی، وہ تشریف لائے اور مسلسل حضرت حسن بصری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو کھانے کا کہتے رہے یہاں تک کہ آپ نے ستو کا صرف ایک گھونٹ پیا۔ (2)

﴿یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ: جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ جس دن زمین اور پہاڑ اللہ تعالیٰ کی ہیبت اور جلال سے تھرتھرائیں گے اور پہاڑ اپنی سختی اور بلندی کے باوجود تھرتھرانے کی شدت کی وجہ سے ریت کا بہتا ہوا ٹیلہ ہو جائیں گے وہ قیامت کا دن ہوگا۔ (3)

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ﳔ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﭤ ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے۔ تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے جو تم پر گواہ ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول

1 ...... کنز العمال، کتاب الشمائل، قسم الافعال، باب شمائل الاخلاق، ۴/۸۰، الجزء السابع، الحدیث: ۱۸۶۴۰۔
2 ...... مدارک، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۳، ص۱۲۹۴۔
3 ...... روح البیان، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۴، ۱۰/۲۱۴-۲۱۵، خازن، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۴، ۴/۳۲۳، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

بھیجے۔ تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا۔

﴿اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا: بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو دنیا کے ہولناک عذاب سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے اہلِ مکہ! بیشک ہم نے اُسی طرح محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا جو کہ مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں جس طرح ہم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور جب فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رسالت کا انکار کر کے اور ان پر ایمان نہ لا کر ان کا حکم نہ مانا تو ہم نے اس کی نافرمانی کی وجہ سے دریا میں ڈبو کر اسے سخت گرفت سے پکڑا، لہٰذا تم بھی اس بات سے ڈرو کہ کہیں میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے کی وجہ سے تم پر بھی فرعون کی طرح دنیا میں عذاب نہ آجائے اور اگر نافرمانی کی وجہ سے دنیا میں تم پر عذاب آگیا تو وہ فرعون کے عذاب سے زیادہ سخت ہوگا کیونکہ تمہارے پاس جو رسول تشریف لائے ہیں وہ رتبے میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بڑے ہیں۔ (1)

فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَاۗ ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر کیسے بچو گے اگر کفر کرو اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللّٰہ کا وعدہ ہو کر رہنا۔ بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر اگر تم کفر کرو تو اس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ آسمان اس کی وجہ سے پھٹ

ربع

1 ...... خازن، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۵-۱۶، ۴/۳۲۳، روح البیان، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۵-۱۶، ۱۰/۲۱۵، ابن کثیر، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۵-۱۶، ۸/۲۶۷، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

جائے گا، اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا ہے۔ بیشک یہ ایک نصیحت ہے، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے۔

﴿فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا: پھر اگر تم کفر کرو تو اس دن کیسے بچو گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کفارِ مکہ کو آخرت کے ہولناک عذاب سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے کفر پر قائم رہنے کے باوجود تم سے فرعون کی طرح دنیا میں ہی مُؤاخذہ نہ ہوا تو تم قیامت کے اس دن کے عذاب سے کیسے بچو گے جو انتہائی ہولناک ہوگا اور وہ اپنی شدت اور دہشت سے بچوں کو بوڑھا کردے گا اور آسمان اپنی عظمت وقوت کے باوجود اس دن کی شدت کی وجہ سے پھٹ جائے گا، یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے قیامت قائم ہونے کا جو وعدہ دیا ہے وہ ہو کر رہنا ہے۔ (1)

﴿اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ: بیشک یہ نصیحت ہے۔﴾ یعنی بیشک دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرانے والی یہ آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں، تو اب جو چاہے ایمان اور طاعت اختیار کرکے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راستہ اختیار کرے۔ (2)

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖؗ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا

1 ...... روح البیان، المزمل، تحت الآیة: ١٧-١٨، ١٠/٢١٦، جلالین، المزمل، تحت الآیة: ١٧-١٨، ص٤٧٨-٤٧٩، ملتقطاً۔

2 ...... جلالین، المزمل، تحت الآیة: ١٩، ص٤٧٩۔

www.dawateislami.net

ع ۱۴-۲

وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات کا شمار نہ ہوسکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کبھی دو تہائی رات کے قریب قیام کرتی ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات۔ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے، اسے معلوم ہے کہ (اے مسلمانو!) تم ساری رات قیام نہیں کرسکو گے تو اس نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اب قرآن میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرنے کیلئے سفر کریں گے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن آسان ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

﴿**اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ**: بیشک تمہارا رب جانتا ہے۔﴾ اس سورت کی ابتدائی آیات میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ پر تہجد کی فرضیت کا بیان ہوا اور اس آیت میں امت سے تہجد کی فرضیت منسوخ ہونے کا بیان ہے۔ چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بیشک تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے صحابہ میں سے ایک جماعت آپ کی پیروی کرتے ہوئے کبھی دو تہائی رات کے قریب قیام کرتی

www.dawateislami.net

ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات قیام میں گزارتی ہے اور اللّٰہ تعالیٰ رات اور دن کے اَجزا اور ان کی گھڑیوں کی مقدار جانتا ہے لہٰذا وہ رات کی اس مقدار کو بھی جانتا ہے جس میں تم قیام کرتے ہو اور اسے وہ مقدار بھی معلوم ہے جس میں تم سوتے ہو اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اے مسلمانو! تم رات کا شمار نہیں کرسکو گے اور اس کے اوقات کی تعیین نہ کرسکو گے تو اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اور تم سے مشقت دور کردی لہٰذا اب نماز کے دوران قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اور رات کا لمبا قیام تمہیں معاف ہے۔ اور تمہیں یہ تخفیف دینے کی حکمت یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور کچھ لوگ تجارت کے ذریعے زمین میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل تلاش کرنے یا علم حاصل کرنے کیلئے سفر کریں گے اور کچھ لوگ اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں کفار سے لڑتے ہوں گے، اس وجہ سے ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا تو تم پر جتنا قرآن آسان ہو اتنا پڑھو اور فرض نماز قائم رکھو اور جو زکوٰۃ تم پر واجب ہو اسے ادا کرو اور نفلی صدقات کے ذریعے اللّٰہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللّٰہ تعالیٰ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو، بیشک اللّٰہ تعالیٰ تمام گناہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (1)

﴿ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ: اب قرآن میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھو۔﴾ یہاں تین باتیں یاد رکھیں:

(1) اس آیت سے نماز میں مُطْلَقاً قراءت کی فرضیّت ثابت ہوئی۔ (2) فرض قراءت کا سب سے کم درجہ ایک بڑی آیت یا تین ایسی چھوٹی آیتیں ہیں جو بڑی آیت کے برابر ہوں۔ (3) اس آیت سے رات میں قیام کی مقدار منسوخ ہوئی، پھر (ایک قول کے مطابق) پانچ نمازوں کی فرضیّت سے امت کے حق میں تہجد کا اصل وجوب بھی منسوخ ہوگیا۔

﴿ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا: اور اللّٰہ کو اچھا قرض دو۔﴾ حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے میں اور مہمان نوازی کرنے میں خرچ کرنا۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے وہ تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح حلال مال سے اور خوش دِلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔ (2)

1 ...... خازن، المزمل، تحت الآیۃ: ٢٠، ٤/٣٢٤-٣٢٥، ملخصاً۔

2 ...... خازن، المزمل، تحت الآیۃ: ٢٠، ٤/٣٢٥۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر

سورۂ مُدَّثِّر کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ مُدَّثِّر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 56 آیتیں ہیں۔

''مدثر'' نام رکھنے کی وجہ

مدثر کا معنی ہے چادر اوڑھنے والا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس وصف سے مُخاطَب کیا گیا اس مناسبت سے اسے ''سورۂ مدثر'' کہتے ہیں۔

سورۂ مدثر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دینِ اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا، مشرک سرداروں کو اللّٰہ تعالٰی کے عذاب سے ڈرایا گیا اور جہنم کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)......اس سورت کی ابتدائی آیات میں تبلیغِ دین کے حوالے سے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تربیت فرمائی گئی اور کافروں کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(2)......قیامت کے دن کی ہولناکی اور ولید بن مغیرہ مخزومی کی مذمت بیان کی گئی اور اس کے دردناک انجام کے بارے میں بتایا گیا۔

(3)......جہنم کے اَوصاف بیان کئے گئے اور اس کے محافظوں کی تعداد بیان کی گئی۔

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ المدثر، ۴/۳۲۶.

www.dawateislami.net

(4)......چاند، رات اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا کہ دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔

(5)......یہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے، نیز جنتیوں اور جہنمیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو بیان کی گئی۔

(6)......مشرکین کی نادانی اور بیوقوفی بیان کی گئی کہ جس طرح شیر سے خوفزدہ ہو کر گدھا بھاگتا ہے اسی طرح یہ لوگ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاوتِ قرآن سن کر ان سے بھاگتے ہیں۔

(7)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قرآنِ مجید عظیم نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔

سورۂ مُزَّمِّل کے ساتھ مناسبت

سورۂ مُدَّثِّر کی اپنے سے ماقبل سورت ''مزمل'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کے شروع میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کے لِبا س کے ایک وصف کے ساتھ ندا فرمائی گئی۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مزمل کی ابتدا میں تہجد پڑھنے کا حکم دیا گیا اور اس میں اپنی ذات کی تکمیل ہے اور سورۂ مدثر کی ابتدا میں لوگوں کو اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے کا حکم دیا گیا اور اس میں دوسروں کی تکمیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ(۱) قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے۔ کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے چادر اوڑھنے والے۔ کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ: اے چادر اوڑھنے والے۔﴾ شانِ نزول: حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''میں حرا پہاڑ پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی ''یَامُحَمَّدُ اِنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہ'' میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو کچھ نہ پایا اور جب اوپر دیکھا تو ایک شخص (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) آسمان اور زمین کے درمیان بیٹھا ہے، یہ دیکھ کر مجھ پر رُعب طاری ہوا اور میں حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس آیا اور میں نے انہیں کہا کہ مجھے چادر اُڑھاؤ، انہوں نے چادر اُڑھادی، اس کے بعد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور انہوں نے کہا '' یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ '' اے چادر اوڑھنے والے۔ [1]

﴿ قُمْ: کھڑے ہوجاؤ۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے چادر اوڑھنے والے (نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ،) آپ اپنی خواب گاہ سے کھڑے ہو جائیں، پھر اپنی قوم کو ایمان نہ لانے پر اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے چادر اوڑھنے والے (نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ،) آپ اپنی خواب گاہ سے کھڑے ہوجائیں پھر تمام لوگوں کو ایمان نہ لانے پر اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں کیونکہ آپ تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ [2]

وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

﴿ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ: اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو۔﴾ یعنی بتوں کے پُجاری اللّٰہ تعالیٰ کی شان میں جو بکواس کرتے ہیں آپ اس سے اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی بیان کریں۔ مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضورِ

1 ......مدارك، المدثر، تحت الآية: ۱، ص۱۲۹۶.

2 ......مدارك، المدثر، تحت الآية: ۲، ص۱۲۹۶، روح البيان، المدثر، تحت الآية: ۲، ۱۰/۲۲۴، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اَقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَللّٰہُ اَکْبَر فرمایا، حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انہیں یقین ہو گیا کہ وحی آئی ہے۔ (1)

﴿وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ: اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنے کپڑے ہر طرح کی نجاست سے پاک رکھیں کیونکہ نماز کیلئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے علاوہ اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آپ کے کپڑے عربوں کی عادت کے مطابق زیادہ لمبے نہ ہوں کیونکہ بہت زیادہ لمبے ہونے کی وجہ سے چلنے پھرنے کے دوران کپڑے نجس ہونے کا اِحتمال رہتا ہے۔ (2)

وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ(۵) وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ(۶) وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ(۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بتوں سے دور رہو۔ اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو۔ اور اپنے رب کے لیے صبر کئے رہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور گندگی سے دور رہو۔ اور زیادہ لینے کی خاطر کسی پر احسان نہ کرو۔ اور اپنے رب کے لیے ہی صبر کرتے رہو۔

﴿وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ: اور گندگی سے دور رہو۔﴾ امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو (پہلے کی طرح) بتوں کی عبادت سے دور رہنے پر قائم رہنے کا حکم دیا ہے لہٰذا جس طرح مسلمان کے اس قول ''اِهْدِنَا'' کا یہ معنی نہیں کہ اے اللّٰہ! ہم ہدایت پر نہیں اس لئے ہمیں ہدایت عطا فرما، بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ ہمیں اس ہدایت پر ثابت قدم رکھ تو اسی طرح یہاں ہے (کہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور اب انہیں اس سے منع کیا جا رہا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ پہلے بتوں کی پوجا کرنے سے دور تھے اسی طرح ہمیشہ اس سے دور ہی رہئے)۔ (3)

1 ......خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۳۲۶، مدارک، المدثر، تحت الآیۃ: ۳، ص۱۲۹۶، ملتقطاً۔

2 ......مدارک، المدثر، تحت الآیۃ: ۴، ص۱۲۹۶۔

3 ......تفسیر کبیر، المدثر، تحت الآیۃ: ۵، ۱۰/۷۰۰۔

www.dawateislami.net

﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾: اور زیادہ لینے کی خاطر کسی پر احسان نہ کرو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنا مال کسی کو اس نیت سے ہدیئے کے طور پر نہ دینا کہ وہ آپ کو اس سے زیادہ دے گا۔

یاد رہے کہ دنیا میں تحفے اور نیوتے دینے کے معاملے میں دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جس کو میں نے دیا ہے وہ موقع آنے پر مجھے اس سے زیادہ دیدے گا، اس قسم کے نیوتے اور ہدیئے شرعاً اگرچہ جائز ہیں لیکن نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ شانِ نبوت بہت ارفع و اعلیٰ ہے اور اس منصبِ عالی کے لائق یہی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کو جو کچھ دیں وہ محض کرم کے طور پر ہو اور جسے دیا اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو۔ [1]

﴿وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ﴾: اور اپنے رب کے لیے ہی صبر کرتے رہو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اس کی اطاعت، اس کے احکامات، اس کے ممنوعات اور ان ایذاؤں پر صبر کرتے رہیں جو دین کی خاطر آپ کو (کفار کی طرف سے) برداشت کرنی پڑیں۔ [2]

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ﴿٨﴾ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ﴿٩﴾ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ﴿١٠﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن کرّا دن ہے۔ کافروں پر آسان نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب صور میں پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔ کافروں پر آسان نہیں ہوگا۔

﴿فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ﴾: پھر جب صور میں پھونکا جائے گا۔﴾ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے چند باتیں ارشاد فرمانے کے بعد یہاں سے اللہ تعالیٰ نے بدبخت کافروں کے لئے وعید بیان فرمائی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس

1 ......خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ٦، ٤/٣٢٧، خزائن العرفان، المدثر، تحت الآیۃ: ٦، ص١٠٦٢، ملتقطاً۔

2 ......خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ٧، ٤/٣٢٧.

www.dawateislami.net

کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب دوسری بار صور میں پھونک ماری جائے گی تو وہ دن عذاب اور برے حساب کے اعتبار سے سخت دن ہوگا اور وہ کافروں پر آسان نہیں ہوگا کیونکہ ان سے سخت حساب لیا جائے گا اور ان کے اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے اور ان کے اَعضاء کلام کریں گے اور وہ محشر میں سب لوگوں کے سامنے رُسوا ہوں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ دن اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے مومنین پر آسان ہوگا۔ (1)

ذَرْنِیْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّاؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔ اور اسے وسیع مال دیا۔ اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے۔ اور میں نے اس کے لیے طرح طرح کی تیاریاں کیں۔ پھر یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں۔ ہرگز نہیں وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے۔ قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اسے مجھ پر چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔ اور اسے وسیع مال دیا۔ اور سامنے حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔ اور میں نے اس کے لیے (نعمتوں کو) خوب بچھا دیا۔ پھر وہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں۔ ہرگز نہیں، یقیناً وہ تو ہماری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ جلد ہی میں اسے (آگ کے پہاڑ) صعود پر چڑھاؤں گا۔

﴿ **ذَرْنِیْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا:** اسے مجھ پر چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔ ﴾ **شانِ نزول:** ولید بن مغیرہ مخزومی اپنی قوم میں وحید یعنی یکتا کے لقب سے مشہور تھا، اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، چنانچہ اس آیت اور اس کے

1 ...... تفسیر کبیر، المدثر، تحت الآیۃ: ۸، ۱۰/۷۰۲، خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ۸-۱۰، ۴/۳۲۷، روح البیان، المدثر، تحت الآیۃ: ۸-۱۰، ۱۰/۲۲۷، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کی طرف سے اس سے انتقام لینے کے لئے میں کافی ہوں جسے میں نے اس کی ماں کے پیٹ سے مال اور اولاد کے بغیر اکیلا پیدا کیا، پھر میں نے اس پر انعام کیا اور اسے کھیتیوں، کثیر مویشیوں اور تجارتوں سے وسیع مال دیا اور اسے ایسے دس بیٹے دیئے جنہیں مالدار ہونے کی وجہ سے مال کمانے کیلئے سفر کرنے کی حاجت نہ تھی اس لئے وہ سب باپ کے سامنے رہتے اور میں نے اس کے لیے دُنْیوی نعمتوں کو خوب بچھا دیا کہ اسے (قوم میں) عزت و مرتبہ بھی دیا، ریاست بھی عطا فرمائی، عیش بھی دیا اور لمبی عمر بھی عطا کی، پھر وہ میری ناشکری کے باوجود حرص اور ہوس کی وجہ سے یہ امید کرتا ہے کہ میں اسے مال و اولاد اور زیادہ دوں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور آج کے بعد اس کے کفر کے ہوتے ہوئے اس کی نعمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ میری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے اور ان کا انکار کرتا ہے۔ (1)

﴿ وَ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا: اور اسے وسیع مال دیا۔﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ”ولید بن مغیرہ کے پاس 9000 مثقال (یعنی تقریباً 3375 تولے) چاندی تھی اور اس کے پاس اونٹ، گھوڑے اور مویشی اتنے زیادہ تھے کہ مکہ سے لے کر طائف تک کا علاقہ بھر جاتا تھا اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں بکریاں، غلام اور لونڈیاں بھی تھیں۔ حضرت مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے کہ ولید بن مغیرہ کے پاس ایک لاکھ دینار نقد موجود تھے اور طائف میں اس کا ایسا بڑا باغ تھا جو سال کے کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا تھا۔ (2)

﴿ وَ بَنِیْنَ شُهُوْدًا: اور سامنے حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔﴾ ولید بن مغیرہ کے دس بیٹوں میں سے تین مُشَرَّف بہ اسلام ہوئے اور ان میں سے ایک اسلامی لشکروں کے مشہور سِپہ سالار اور ملکِ شام کے فاتح حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

﴿ كَلَّا: ہرگز نہیں۔﴾ منقول ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال، اولاد اور عزت و مرتبے میں کمی ہونا شروع ہوگئی یہاں تک کہ (وہ بڑی ذلت وخواری کے ساتھ) ہلاک ہوگیا۔ (3)

1 ......خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۶، ۴/۳۲۷-۳۲۸، روح البیان، المدثر، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۶، ۱۰/۲۲۸، مدارک، المدثر، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۶، ص۱۲۹۷، ملتقطاً۔

2 ......خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ۱۲، ۴/۳۲۸، مدارک، المدثر، تحت الآیۃ: ۱۲، ص۱۲۹۷، ملتقطاً۔

3 ......خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ۱۶، ۴/۳۲۸۔

www.dawateislami.net

﴿سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا: جلد ہی میں اسے (آگ کے پہاڑ) صعود پر چڑھاؤں گا۔﴾ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو ستر سال تک چڑھایا جائے گا، پھر ستر سال تک اسے اس پہاڑ سے نیچے گرایا جائے گا اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ (1)

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ سوچا اور دل میں کچھ بات ٹھہرائی۔ تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی۔ پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھا۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا۔ پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا۔ یہ نہیں مگر آدمی کا کلام۔ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے دوزخ میں دھنساتا ہوں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اس نے سوچا اور دل میں کوئی بات ٹھہرالی۔ تو اس پر لعنت ہو، اس نے کیسی بات ٹھہرائی۔ پھر اس پر لعنت ہو، اس نے کیسی بات ٹھہرائی۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھا۔ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا۔ پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر بولا: یہ تو وہی جادو ہے جو منقول چلتا آرہا ہے۔ یہ آدمی ہی کا کلام ہے۔ جلد ہی میں اسے دوزخ میں دھنساؤں گا۔

﴿اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ: بیشک اس نے سوچا اور دل میں کوئی بات ٹھہرالی۔﴾ شانِ نزول: جب یہ آیت ’’حٰمٓ ۚ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ‘‘ نازل ہوئی اور سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجد میں نماز کے دوران اس کی تلاوت فرمائی تو ولید نے اس آیت کو سنا اور اپنی قوم کی مجلس میں آکر اس نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المدثر، ۵/۲۱۶، الحدیث: ۳۳۳۷۔

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے ابھی ایک کلام سنا ہے، نہ وہ کلام آدمی کا ہے اور نہ جن کا، خدا کی قسم! اس کلام میں عجیب شیرینی، تازگی، فوائد اور دل کشی ہے، وہ کلام سب پر غالب رہے گا۔ قریش کو اُس کی اِن باتوں سے بہت غم ہوا اور ان میں مشہور ہوگیا کہ ولید اپنے آبائی دین سے مُنْحَرِف ہوگیا ہے۔ ابوجہل نے ولید کو سمجھانے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آکر بہت غمزدہ صورت بنا کر بیٹھ گیا۔ ولید نے کہا: تمہیں کیا غم ہے؟ ابوجہل نے کہا: غم کیسے نہ ہو، تو بوڑھا ہوگیا ہے اور قریش تیرے خرچ کیلئے روپیہ جمع کر دیں گے، اُنہیں خیال ہے کہ تو نے محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے کلام کی تعریف اس لئے کی ہے کہ تجھے ان کے دستر خوان کا بچا ہوا کھانا مل جائے۔ اس پر اُسے بہت طیش آیا اور کہنے لگا کہ کیا قریش کو میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں ہے اور کیا محمد (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کے اَصحاب نے کبھی سیر ہوکر کھانا بھی کھایا ہے جو اُن کے دستر خوان پر کچھ بچے گا۔ پھر وہ ابوجہل کے ساتھ اُٹھا اور قوم میں آکر کہنے لگا: تمہیں خیال ہے کہ محمد (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مجنون ہیں، کیا تم نے اُن میں کبھی دیوانگی کی کوئی بات دیکھی؟ سب نے کہا: ہرگز نہیں۔ ولید کہنے لگا: تم انہیں کاہن سمجھتے ہو، کیا تم نے انہیں کبھی کہانت کرتے دیکھا ہے؟ سب نے کہا: ہرگز نہیں۔ ولید بولا: تم انہیں شاعر گمان کرتے ہو، کیا تم نے کبھی انہیں شعر کہتے ہوئے پایا ہے؟ سب نے کہا: ہرگز نہیں: ولید کہنے لگا: تم انہیں کذّاب کہتے ہو، کیا تمہارے تجربہ میں ایسا ہے کہ کبھی اُنہوں نے جھوٹ بولا ہو؟ سب نے کہا: ہرگز نہیں اور قریش میں آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچائی اور دیانت ایسی مشہور تھی کہ قریش آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو امین کہا کرتے تھے۔ یہ سن کر قریش نے کہا: ولید! پھر بات کیا ہے؟ تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں، تم نے دیکھا ہوگا کہ ان کی بدولت رشتہ دار رشتہ دار سے اور باپ بیٹے سے جدا ہوجاتے ہیں بس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دل میں اثر کر جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جادو ہے۔ اس سے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔

چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 8 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ولید بن مغیرہ نے سوچا کہ وہ اُس قرآن کے بارے میں کیا کہے جو اس نے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سنا، چنانچہ اس نے غور و فکر کرکے اپنے دل میں وہ کلام مُرَتَّب کرلیا جو اس نے قرآن کے بارے میں کہنا تھا۔ اب فرمانِ الٰہی ہوتا ہے کہ اس پر لعنت ہو، اس نے اپنے دل میں کیسی عجیب بات ٹھہرائی ہے۔ پھر اس پر لعنت ہو، اس نے اپنے دل میں کیسی حیرت انگیز بات ٹھہرائی ہے۔ پھر اس نے نظر اٹھا کر اپنی قوم کے چہروں کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے کسی چیز میں غور کرنے والے کی طرح تیوری چڑھائی

www.dawateislami.net

اور منہ بگاڑا۔ پھر اس نے ایمان لانے سے پیٹھ پھیری اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے کو اپنی بڑائی کے خلاف سمجھا۔ پھر قرآنِ مجید کے بارے میں بولا: یہ تو وہی جادو ہے جو جادوگروں سے منقول چلتا آرہا ہے اور یہ کسی آدمی ہی کا کلام ہے۔ یہ سن لے کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں دھنسا دے گا۔ (1)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے۔ نہ چھوڑے نہ لگی رکھے۔ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے۔ اس پر اُنیس داروغہ ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟ نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی۔ آدمی کی کھال جلا دینے والی ہے۔ اس پر اُنیس داروغہ ہیں۔

﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ: اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے مُخاطَب! تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟ وہ ایسی جگہ ہے کہ عقل اس کی شدت اور سختی کا اندازہ نہیں لگا سکتی، وہ نہ کسی عذاب کے مُستحق کو چھوڑے گی اور نہ کسی کے جسم پر گوشت پوست کھال لگی رہنے دے گی، بلکہ عذاب کے مُستحق کو گرفتار کرے گی اور گرفتار کو جلائے گی اور ایسا نہیں ہوگا کہ ہلاک ہونے کے بعد معاملہ ختم ہو جائے گا بلکہ جب اس میں داخل لوگ جل جائیں گے تو پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے جیسے پہلے تھے اور جہنم پھر انہیں جلائے گی، وہ جہنم تو جلا کر آدمی کی کھال اتار لینے والی ہے اور اس پر 19 فرشتے حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے اٹھارہ ساتھی داروغہ کے طور پر مقرر ہیں۔ (2)

1 ...... جلالین، المدثر، تحت الآیۃ: ۱۸-۲۶، ص ۴۸۰، خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ۱۸-۲۶، ۴/۳۲۹، ملتقطاً۔
2 ...... روح البیان، المدثر، تحت الآیۃ: ۲۷-۳۰، ۱۰/۲۳۱، خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ۲۷-۳۰، ۴/۳۲۹، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کفار کا سخت عذاب اور جہنم کی شدت

کفار کے سخت عذاب اور جہنم کی شدت کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًاؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِیْزًا حَكِیْمًا (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کی کھالیں خوب جل جائیں گی تو ہم ان کی کھالوں کو دوسری کھالوں سے بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ چکھ لیں۔ بیشک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًاۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَاؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَؕ بِئْسَ الشَّرَابُؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کررکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو اُن کے منہ کو بھون دے گا۔ کیا ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ایمان کی حالت میں ہی ہمیں موت نصیب فرمائے اور جہنم کے انتہائی سخت اور دردناک عذاب سے ہمیں نجات عطا فرمائے، اٰمین۔

وَ مَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىٕكَةً۪ وَّ مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْاۙ لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ یَزْدَادَ الَّذِیْنَ

1 ……النساء:۵٦.
2 ……کہف:۲۹.

www.dawateislami.net

اٰمَنُوْۤا اِیْمَانًا وَّ لَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَۙ
وَ لِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْكٰفِرُوْنَ مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ
بِهٰذَا مَثَلًاؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ مَا
یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَؕ وَ مَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ۠ (۳۱) ع

ربع ۱۵

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کیے مگر فرشتے اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین آئے اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور دل کے روگی اور کافر کہیں اس اچنبے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ تو نہیں مگر آدمی کے لیے نصیحت۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے اور ہم نے ان کی یہ گنتی کافروں کی آزمائش کیلئے ہی رکھی اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین ہوجائے اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے اور اہلِ کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور تاکہ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ اور کافر کہیں: اس عجیب وغریب بات سے اللہ کی کیا مراد ہے؟ یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جہنم تو انسان کیلئے نصیحت ہی ہے۔

﴿وَ مَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىٕكَةً: اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے۔﴾ **شانِ نزول:** حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ’’جب یہ آیت نازل ہوئی (جس میں دوزخ پر مقرر فرشتوں کی تعداد 19 بتائی گئی) تو ابوجہل نے قریش سے کہا ’’تمہاری ماں تم پر روئے، محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے خبر دی ہے کہ دوزخ کے داروغہ 19 ہیں اور تم انتہائی بہادر اور تعداد میں کثیر لوگ ہو تو کیا تم میں سے دس مرد دوزخ کے ایک داروغہ کو

www.dawateislami.net

نہیں پکڑ سکتے ؟ ابو الاشد بن اُسید نے کہا: میں اکیلا ان میں سے 17 کو کافی ہوں گا، 10 اپنی پیٹھ پر رکھ لوں گا اور 7 اپنے پیٹ پر باقی دو کو تم سنبھال لینا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے داروغے انسانوں میں مرد نہیں بنائے جن پر کفار غالب آ جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے ہیں لہٰذا ان میں سے ایسا کون ہے جو فرشتوں پر غالب آ سکے اور اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی یہ قلیل تعداد کافروں کی اس آزمائش کیلئے ہی رکھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت پر اعتماد نہ کر کے اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں کہ 19 کیوں ہوئے، نیز یہ تعداد بیان کرنے میں چار باتیں اور مقصود ہیں۔

(1)......تورات اور انجیل میں لکھا ہوا تھا دوزخ کے داروغے 19 ہیں، قرآنِ پاک میں بھی ان کی تعداد بیان کر دی گئی تاکہ یہ تعداد اپنی کتابوں کے موافق دیکھ کر یہودیوں کو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صداقت کا یقین حاصل ہو۔

(2)......اہلِ کتاب میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اعتقاد اور زیادہ ہو جائے اور وہ یہ بات جان لیں کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کچھ فرماتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور اسی لئے وہ سابقہ کتابوں سے مطابقت رکھتی ہے۔

(3)......اہلِ کتاب اور مسلمان اس گنتی میں شک نہ کریں۔

(4)......جن کے دلوں میں مُنافقت کا مرض ہے وہ اور کافر کہیں: اس عجیب وغریب بات سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُسے گمراہ کیا جس نے اس تعداد کا انکار کیا اور اُسے ہدایت دی جس نے اس تعداد کی تصدیق کی، اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ یعنی جہنم اور اس کی صفت یا قرآن کی آیات تو انسان کیلئے نصیحت ہی ہے۔ (1)

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا

(1)......خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ۳۱، ۴/۳۲۹-۳۳۰، تفسیر کبیر، المدثر، تحت الآیۃ: ۳۱، ۱۰/۷۱۰-۷۱۱، مدارک، المدثر، تحت الآیۃ: ۳۱، ص۱۲۹۹، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں چاند کی قسم۔ اور رات کی جب پیٹھ پھیرے۔ اور صبح کی جب اُجالا ڈالے۔ بے شک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے۔ آدمیوں کو ڈراوا۔ اُسے جو تم میں چاہے کہ آگے آئے یا پیچھے رہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: خبردار! چاند کی قسم۔ اور رات کی جب پیٹھ پھیرے۔ اور صبح کی جب وہ خوب روشن ہو جائے۔ بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے۔ اسے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے۔

﴿اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ: بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔﴾ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے چاند، رات اور صبح کی قسم ارشاد فرمائی کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات ظاہر ہیں، اس کے بعد اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں ارشاد فرمایا کہ بیشک دوزخ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے سے لے کر قیامت تک کے تمام گناہگار جنوں اور انسانوں کو عذاب دینے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے پر دلالت کرنے والی بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے اور یہ دوزخ آدمیوں میں سے اس کو ڈرانے والی ہے جو تم میں سے ایمان لا کر بھلائی کی طرف یا جنت کی طرف آگے بڑھنا چاہے یا کفر اختیار کر کے جنت سے پیچھے ہٹنا چاہے اور جہنم کے عذاب میں گرفتار ہونا چاہے۔(1)

اس سے معلوم ہوا کہ انسان اپنے اعمال میں مجبورِ محض نہیں بلکہ اسے ایک طرح کا اختیار حاصل ہے۔

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ﴿۳۹﴾ مع ۱۶

ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے۔ مگر دہنی طرف والے۔

(1)...روح البیان، المدثر، تحت الآیۃ: ۳۵-۳۷، ۱۰/۲۳۸-۲۳۹، جلالین، المدثر، تحت الآیۃ: ۳۵-۳۷، ص۴۸۱، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہر جان اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے۔ مگر دائیں طرف والے۔

﴿**كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ**: ہر جان اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنوں اور انسانوں میں سے ہر جان اپنے کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایسے قید ہے جیسے وہ چیز جسے گروی رکھا ہوا ہے، البتہ کافر دائمی طور پر اور ایمان والے عارضی طور پر قید ہیں کیونکہ کافر جہنم کے عذاب سے کبھی نجات نہ پائیں گے جبکہ بعض ایمان والے شروع سے ہی جہنم سے نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے، اس طرح ایمان والے سب کے سب نجات پا جائیں گے۔ (1)

فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾
وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾
حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: باغوں میں پوچھتے ہیں۔ مجرموں سے۔ تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے۔ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے۔ اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: باغوں میں ہوں گے۔ وہ پوچھ رہے ہوں گے۔ مجرموں سے۔ کون سی چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ

1 ......صاوی، المدثر، تحت الآیة: ۳۸، ۶/۲۲۷۳، ملخصاً.

www.dawateislami.net

بیہودہ باتیں سوچتے تھے۔ اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

﴿فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ: باغوں میں ہوں گے۔ وہ پوچھ رہے ہوں گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 7 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ایمان والے آخرت میں باغوں میں ہوں گے اور جب جہنم میں داخل ہونے والے مومن اس سے نکل جائیں گے تو جنتی کافروں سے ان کا حال پوچھیں گے کہ تمہیں کون سی چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ انہیں جواب دیتے ہوئے کہیں گے: ہم دنیا میں نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے کیونکہ ہم نماز کے فرض ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے اور مسلمانوں کی طرح مسکین پر صدقہ نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں بیہودہ فکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ کر بیہودہ باتیں سوچتے تھے اور ان کے بارے میں جھوٹی باتیں بولتے تھے اور ہم انصاف کے اس دن کو جھٹلاتے رہے جس میں اعمال کا حساب ہوگا اور ان کی جزا دی جائے گی، یہاں تک کہ ہمیں موت آئی اور ہم ان مذموم افعال کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل ہوگئے۔ (1)

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ؕ﴿۴۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔

﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ: تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔﴾ یعنی انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَام، فرشتے، شُہداء اور صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کرنے کا اِذن دیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے اور کافروں کی شفاعت نہیں کریں گے، لہٰذا جو لوگ ایمان نہیں رکھتے انہیں قیامت کے دن شفاعت مُیَسَّر بھی نہ ہوگی۔ (2)

1 ……مدارک، المدثر، تحت الآیۃ: ٤٠-٤٧، ص١٣٠٠-١٣٠١، جلالین مع صاوی، المدثر، تحت الآیۃ: ٤٠-٤٧، ٦/٢٢٧٣-٢٢٧٤، روح البیان، المدثر، تحت الآیۃ: ٤٠-٤٧، ١٠/٢٤٠، ملتقطاً.

2 ……مدارک، المدثر، تحت الآیۃ: ٤٨، ص١٣٠١، جلالین مع صاوی، المدثر، تحت الآیۃ: ٤٨، ٦/٢٢٧٤، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

گناہگار مسلمانوں کی شفاعت ہوگی

اس آیت سے ثابت ہوا کہ قیامت کے دن گناہگار مسلمانوں کے لئے شفاعت ہوگی اور انہیں شفاعت کام بھی آئے گی اور یہ بات کثیر احادیث سے بھی ثابت ہے، جیسا کہ حضرت عبداللّٰہ بن شقیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''میں اِیلیا کے مقام پر ایک قافلے کے ساتھ تھا، ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کے ذریعے بنو تمیم کی آبادی کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ''ہاں! میرے علاوہ کوئی اور ہوگا۔ (1)

اور حضرت حارث بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کی شفاعت کے ذریعے قبیلہ مُضر کے لوگوں سے زیادہ لوگ بخشے جائیں گے۔ (2)

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں۔ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں۔ کہ شیر سے بھاگے ہوں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں۔ جو شیر سے بھاگے ہوں۔

﴿فَمَا لَهُمْ: تو انہیں کیا ہوا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مشرکین نادانی اور بے وقوفی

---

1 ......ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ۱۱-باب منه، ۱۹۹/۴، الحدیث: ۲۴۴۶.

2 ......ابن ماجه، کتاب الزهد، باب صفة النار، ۵۳۱/۴، الحدیث: ۴۳۲۳.

www.dawateislami.net

میں گدھے کی طرح ہیں کہ جس طرح شیر کو دیکھ کر خوفزدہ ہو کر گدھا بھاگتا ہے اسی طرح یہ لوگ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاوتِ قرآن سن کر ان سے بھاگتے ہیں اور قرآن کی نصیحتوں سے اِعراض کرتے ہیں۔ (1)

بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ ان میں کا ہر شخص چاہتا ہے کہ کھلے صحیفے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔ ہرگز نہیں بلکہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے ہاتھ میں دیدیے جائیں۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے نہیں۔

﴿بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ: بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے۔﴾ کفارِ قریش نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ ہم اس وقت تک ہرگز آپ کی پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہوا ہو کہ یہ اللّٰہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور فلاں بن فلاں کے نام ہے ہم اس میں تمہیں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ یہ نصیحت انہیں کافی نہیں اور نہ ہی وہ راضی ہوں گے بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اس کے نام پر نازل کئے ہوئے کھلے صحیفے ہاتھ میں دیدیے جائیں، ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ صحیفے ان کے ہاتھ میں دیدیے جائیں بلکہ وہ لوگ آخرت سے ڈرتے نہیں کیونکہ اگر انہیں آخرت کا خوف ہوتا تو دلائل قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشی والی حیلہ بازیاں نہ کرتے۔ (2)

1 ...... خازن، المدثر، تحت الآية: ٤٩-٥١، ٤/٣٣٢.

2 ...... خازن، المدثر، تحت الآية: ٥٢-٥٣، ٤/٣٣٢، روح البيان، المدثر، تحت الآية: ٥٢-٥٣، ١٠/٢٤٢، مدارك، المدثر، تحت الآية: ٥٢-٥٣، ص ١٣٠١، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌۚ(۵۴) فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗؕ(۵۵) وَ مَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ۠(۵۶)

ع ۱۶ | الربع

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ نصیحت ہے۔تو جو چاہے اس سے نصیحت لے۔اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: سن لو! بیشک وہ نصیحت ہے۔تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔اور وہ اللہ کے چاہنے سے ہی نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔وہی لائق ہے کہ (اس سے) ڈرا جائے اور مغفرت فرمانے والا ہے۔

﴿ **كَلَّا:** سن لو!۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! سن لو، بیشک وہ قرآن شریف عظیم نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے کیونکہ اس کا فائدہ اسے ہی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے ہی نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔وہی اللہ اس لائق ہے کہ اس کے بندے اس سے ڈریں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ ہوں، اس پر ایمان لائیں اور اس کی اطاعت کریں اور وہی بندوں کے سابقہ کفر اور گناہوں کی مغفرت فرمانے والا ہے۔(1)

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت

حضرتِ انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس آیت "هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ" کے بارے میں ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے لہٰذا جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا نہ بنایا تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اسے بخش دوں۔(2)

1 ......خازن، المدثر، تحت الآیۃ: ٥٤-٥٦، ٤/٣٣٢۔

2 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المدثر، ٥/٢١٧، الحدیث: ٣٣٣٩۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْقِيَامَة

سورۂ قیامہ کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ قیامہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 40 آیتیں ہیں۔

’’قیامہ‘‘ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کی قسم ارشاد فرمائی ہے، اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ قیامہ‘‘ کہتے ہیں۔

سورۂ قیامہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت قائم ہونے پر دلائل قائم کئے گئے ہیں اور قیامت کا انکار کرنے والوں کے شُبہات کا جواب دیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتداء میں قیامت کے دن اور نفسِ لَوّامہ کی قسم ذکر کر کے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں کا رد کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت بیان کی گئی۔

(2)......قیامت کے دن کی نشانیاں بیان کی گئیں کہ اس دن کی ہولناکی دیکھ کر آنکھ دہشت اور حیرت زدہ ہو جائے گی، چاند تاریک ہو جائے گا اور سورج اور چاند کو ملا دیا جائے گا۔

(3)...... یہ بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن انسان کو اس کے اگلے پچھلے، اچھے برے سب عمل بتا دیئے جائیں گے اور اگر اس نے کوئی معذرت پیش کی تو وہ قبول نہیں کی جائے گی۔

---

1 ......خازن، تفسیر سورة القيامة، ۴/۳۳۲۔

www.dawateislami.net

(4)......اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا کہ آپ یاد کرنے کی جلدی میں قرآنِ مجید نازل ہونے کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، اسے جمع کرنا، اسے پڑھنا اور اس کے معانی و احکام کو بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

(5)......دنیا سے محبت رکھنے اور اسے آخرت پر ترجیح دینے کی مذمت بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن لوگ دو طرح کے ہوں گے، بعض کے چہرے اس دن تر وتازہ ہوں گے اور وہ اپنے رب کے نظارے کررہے ہوں گے جبکہ بعض کے چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے اور قیامت کے اَحوال دیکھ کر انہیں یقین ہو جائے گا کہ اب ان کے ساتھ پیٹھ توڑ دینے والا سلوک کیا جائے گا۔

(6)......نزع کی سختیاں اور ہولناکیاں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن بندوں کو رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہی چلنا ہوگا اور وہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

(7)......اس سورت کے آخر میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی دلیل بیان فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ جس نے پہلی بار پیدا کر دیا تو وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔

سورۂ مُدَّثِّر کے ساتھ مناسبت

سورۂ قیامہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''مدثر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قیامہ میں بیان ہوا کہ کافروں کا قرآنِ مجید کی نصیحتوں سے اِعراض کرنے کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے ہیں اور اس سورت میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل دیئے گئے، قیامت کے دن کے اَوصاف، ہولناکیاں اور اَحوال وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

www.dawateislami.net

لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِۙ(۱) وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِؕ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: روزِ قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں۔ اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے۔ اور مجھے اس جان کی قسم ہے جو اپنے اوپر ملامت کرے۔

﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ: مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ مُشرکین مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسا تم گمان کرتے ہو در حقیقت ویسا نہیں ہے، مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے اور مجھے اس جان کی قسم ہے جو مُتّقی اور کثرت سے نیکیاں کرنے والی ہونے کے باوجود اپنے اوپر اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ملامت کرے کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے۔ (1)

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗؕ(۳)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے۔

﴿اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے۔﴾ شانِ نزول: یہ آیت عدی بن ربیعہ کے بارے میں نازل ہوئی، اس نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: قیامت کب واقع ہوگی اور اس کے اَحوال کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے بتایا تو اس نے کہا: اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں تو بھی نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں، کیا اللہ تعالیٰ بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کردے گا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے، گلنے، ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اُڑ کر دور دراز مقامات میں

1 ......مدارک، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۱-۲، ص ۱۳۰۲.

www.dawateislami.net

مُنتشر ہوجانے سے ایسی ہوجاتی ہیں کہ ان کو جمع کرنا ہماری قدرت سے باہر ہے، یہ فاسد خیال اس کے دِل میں کیوں آیا اور اس نے یہ کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔ یاد رہے کہ یہاں آیت میں آدمی سے مراد خاص عدی بن ربیعہ ہے یا ہر وہ کافر مراد ہے جو مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتا ہے۔(1)

بَلٰى قٰدِرِیْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنادیں۔

ترجمۂ کنزالعِرفان: کیوں نہیں ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کے انگلیوں کے پوروں (تک) کو ٹھیک کردیں۔

﴿بَلٰى: کیوں نہیں۔﴾ ارشاد فرمایا کہ کیا کافر یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کر سکتے؟ کیوں نہیں، ہم اس کی ہڈیوں کو جمع کر سکتے ہیں اور ہم تو اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اس آدمی کی انگلیاں جیسی تھیں کسی فرق کے بغیر ویسی ہی کردیں اور اُن کی ہڈیاں اُن کے مقام پر پہنچا دیں، جب ہم چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے سکتے ہیں تو بڑی ہڈیوں کا کیا کہنا، انہیں تو بدرجہ اَولیٰ ترتیب دے سکتے ہیں۔(2)

بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ یَسْــٴَـلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے۔ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا۔

ترجمۂ کنزالعِرفان: بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ وہ اپنے آگے کو جھٹلائے۔ پوچھتا ہے: قیامت کا دن کب ہوگا؟

﴿بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ: بلکہ آدمی چاہتا ہے۔﴾ مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں، ان میں سے 3 معانی درج ذیل ہیں:

1 ......خازن، القيامة، تحت الآية: ۳، ۴/۳۳۳، روح البيان، القيامة، تحت الآية: ۳، ۱۰/۲۴۴، ملتقطاً۔

2 ......خازن، القيامة، تحت الآية: ۴، ۴/۳۳۳، مدارك، القيامة، تحت الآية: ۴، ص ۱۳۰۲، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

(1)......اس کا معنی یہ ہے کہ انسان کا مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرنا کسی شُبہے اور دلیل نہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ سوال کرنے کے باوجود بھی اپنی بدی پر قائم رہنا چاہتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ مذاق اُڑانے کے طور پر پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا۔

(2)......حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آدمی مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور قیامت کے دن حساب ہونے کو جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ اس کے سامنے ہے۔

(3)......حضرت سعید بن جبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آدمی گناہ کو مُقَدَّم کرتا ہے اور توبہ کو مُؤَخَّر کرتا ہے اور یہی کہتا رہتا ہے کہ اب توبہ کروں گا، اب عمل کروں گا یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں ہی مبتلا ہوتا ہے۔[1]

توبہ میں تاخیر کا مرض

فی زمانہ مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی ہے جس میں یہ مرض پایا جاتا ہے کہ انہیں گناہوں سے رُک جانے اور ان سے توبہ کرنے کی ترغیب دی جائے اور شریعت کے اَحکامات پر عمل کرنے کا کہا جائے تو آگے سے یہ جواب دیتے ہیں کہ بھیا! ابھی تو بہت عمر پڑی ہے، جب بڑھاپا آئے گا تو گناہوں سے توبہ بھی کر لیں گے، نمازیں بھی شروع کر دیں گے، روزے بھی رکھنے لگیں گے، داڑھی بھی رکھ لیں گے اور اللّٰہ اللّٰہ کرنے میں مصروف ہو جائیں گے لیکن ابھی تو ہم جوان ہیں، ابھی تو ہمارے عیش کرنے کے دن ہیں اور ابھی تو ہم نے دنیا دیکھی ہی کیا ہے جو اِن چیزوں میں مصروف ہو جائیں اور بعض مسلمان تو ایسے بھی نظر آتے ہیں کہ اگر ان کی اولاد میں سے کوئی جوانی میں گناہوں سے دور بھاگنے لگے، نیکیوں کی طرف راغب ہونے لگے، چہرے پہ داڑھی شریف سجالے، نماز روزے کی پابندی شروع کر دے اور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں پر عمل کرنے لگے تو اسے عمر لمبی ہونے کا کہہ کر ان چیزوں سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور طرح طرح سے اسے سمجھاتے ہیں، مرنے یا مار دینے کی دھمکیاں دیتے ہیں اور اسے گناہوں بھری زندگی میں لوٹانے کے پورے پورے جَتن کرتے ہیں اور اگر وہ ان کی باتوں میں نہ آئے تو اسے گھر سے نکال دیتے اور اس کا سوشل بائیکاٹ کر دیتے ہیں گویا کہ ان کے نزدیک اسلام کے اَحکام پر عمل کرنا ایسا سنگین جرم ہے جو اس وقت

1......جلالین مع جمل، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۵، ۸/۱۷۳-۱۷۴، خازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۳۳۴، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

تک معافی کے قابل نہیں جب تک وہ ان احکام پر عمل کرنا چھوڑ نہیں دیتا۔مسلمانوں کی گناہوں میں مَشغولیت،توبہ اور اپنی اصلاح سے دوری اور اسلام کے احکامات پر عمل نہ کرنے کا دُنْیَوی نتیجہ آج سب کے سامنے ہے کہ مسلمان دنیا بھر میں کمزور اور مغلوب نظر آرہے ہیں اور کفار مُسلم ممالک پر حملے کر کے ان کی اینٹ سے اینٹ بجا رہے ہیں جبکہ آخرت میں اس چیز کا انجام کیا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

وہ مُعزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

توبہ میں تاخیر کرنے کے حوالے سے امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ’’ایمان دار توبہ کرنے کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن محض سُستی اور کاہلی کے باعث اس سے توبہ کرنے میں تاخیر ہورہی ہوتی ہے اور وہ دل ہی دل میں کہتا جاتا ہے کہ میں کل توبہ کرلوں گا، ابھی یہ خواہش تو پوری کرلوں بعد میں اس کا نام تک نہ لوں گا، تو ایسے شخص سے پوچھئے کہ تُو (توبہ کے معاملے میں) ٹال مٹول کرنے میں کیوں مبتلا ہے؟ تو کس خوش فہمی کا شکار ہے؟ تو توبہ کرنے کے لئے آج کی بجائے کل کا کیوں مُنتظر ہے؟ کیا معلوم کہ تجھے کل کا دن نصیب ہی نہ ہو، اگر تم یہ گمان رکھتے ہو کہ آج کی بجائے کل توبہ آسان ہوگی تو اس خام خیالی کو اپنے دل سے نکال دے کیونکہ یہ محال ہے اور یہ غلط بات جتنی جلدی تیرے دل سے نکل جائے اتنا ہی (تیرے لئے) اچھا ہے کیونکہ جو مشکل آج تمہیں درپیش ہے وہی کل بھی ہوسکتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمام دن ایک جیسے بنائے ہیں، ان میں کوئی دن خاص نہیں کیا جس میں شہوت کو ترک کرنا آسان ہو۔ ایسے شخص کی مثال یوں سمجھئے کہ جب اسے کہا جائے کہ فلاں درخت کو جڑوں سے اکھیڑ دو تو وہ کہے کہ یہ درخت بہت مضبوط ہے اور میں بہت کمزور ہوں، اب تو اسے اکھیڑنا میرے بس کی بات نہیں البتہ آئندہ سال میں اسے اکھیڑ دوں گا۔ ذرا اس احمق سے پوچھئے کہ کیا اگلے سال وہ درخت اور مضبوط نہیں ہوچکا ہوگا اور تیری کمزوری مزید بڑھ نہ چکی ہوگی؟ بس یہی صورتِ حال خواہشات کے درخت کی ہے جو روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا ہے اس لئے کہ وہ تو خواہشات اور لذات کا محکوم بن چکا ہے جس کی وجہ سے وہ خواہشات کے اَحکام پر تَسَلسُل سے عمل پیرا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان خواہشات کی غلامی کی بندش کی وجہ سے ان کے خلاف چلنا اس کے بس کا روگ نہیں رہتا، لہٰذا اے انسان! جتنی جلدی تو خواہشات اور شہوات کے درخت کو اکھیڑ سکتا ہے اسے اکھیڑ دے کیونکہ اس میں تیرا ہی فائدہ ہے۔ (1)

1 ...... کیمیاء سعادت، رکن چهارم، اصل اول در توبه، ۲/۷۷۳.

www.dawateislami.net

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۟ۙ(۷) وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ۟ۙ(۸) وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۟ۙ(۹)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی۔ اور چاند گہے گا۔ اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو جس دن آنکھ دہشت زدہ ہوجائے گی ۔ اور چاند تاریک ہوجائے گا۔ اور سورج اور چاند کوملا دیا جائے گا۔

﴿ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ: تو جس دن آنکھ دہشت زدہ ہوجائے گی۔﴾ اس سے پہلی آیت میں بیان ہوا کہ کافر نے قیامت کے واقع ہونے کو بعید سمجھتے ہوئے مذاق اُڑانے کے طور پر اس کے بارے میں سوال کیا کہ قیامت کب واقع ہوگی اور اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے قیامت کی تین علامات بیان فرمائی ہیں۔

(1)...... اس دن کی ہولناکی دیکھ کر آنکھ دہشت اور حیرت زدہ ہو جائے گی۔

(2)...... چاند کی روشنی زائل ہوجائے گی جس سے وہ تاریک ہو جائے گا۔

(3)...... سورج اور چاند کو ملا دیا جائے گا۔ یہ ملا دینا طلوع ہونے میں ہوگا کہ دونوں مغرب سے طلوع ہوں گے یا بے نور ہونے میں ہوگا کہ دونوں کی روشنی ختم ہوجائے گی۔ (1)

یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَىٕذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۚ(۱۰) كَلَّا لَا وَزَرَ ؕ(۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں۔ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں۔

1...... تفسیر کبیر، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۷-۹، ۱۰/ ۷۲۳-۷۲۴، روح البیان، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۷-۹، ۱۰/ ۲۴۵-۲۴۶، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن آدمی کہے گا: بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ ہرگز نہیں ،کوئی پناہ نہیں ہوگی ۔

﴿ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىٕذٍ: اس دن آدمی کہے گا۔﴾ اس آیت اوراس کے بعدوالی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کا انکار کرنے والا انسان جب قیامت کے ان اَحوال کو دیکھے گا تو کہے گا: میں اس نازل ہونے والی ہولناکی سے بچنے کے لئے کس طرف بھاگ کر جاؤں؟ اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے کہ وہاں بھاگ جانا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ اس طرح اسے نجات نہیں مل جائے گی اوراس دن نہ ہی پہاڑ یا قلعہ وغیرہ ایسی کوئی پناہ ہوگی جہاں جا کر وہ اللہ تعالیٰ کے آجانے والے حکم سے بچ سکے۔ (1)

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىٕذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے۔

﴿ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىٕذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ: اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے۔﴾ یعنی جس دن یہ کام ہوں گے جن کا اوپر ذکر ہوا اس دن تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگی اوران کے اعمال کا حساب کیا جائے گا اور انہیں جزا دی جائے گی، اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اور جسے چاہے گا اسے اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔ (2)

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾ؕ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ۙ وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ؕ

1 ......تفسیر طبری، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۱، ۱۲/ ۳۳۳، ملخصاً.

2 ......جلالین مع جمل، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۸/ ۱۷۵، خازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۴/ ۳۳۴، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتادیا جائے گا۔ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے۔ اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے ہوں سب لا ڈالے جب بھی نہ سنا جائے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا بتادیا جائے گا۔ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا۔ اگرچہ اپنی سب معذرتیں لا ڈالے۔

﴿**یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَىٕذٍ**: اس دن آدمی کو بتادیا جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن آدمی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوکر مُحاسبہ کئے جانے اور اعمال کا وزن کئے جانے کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے سب اگلے پچھلے اور اچھے برے عمل بتادیئے جائیں گے بلکہ آدمی تو خبر دیئے جانے کا محتاج ہی نہ ہوگا کیونکہ وہ خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا کہ اس کے نفس نے کون کون سے برے عمل کئے اور اس نے اپنے اَعضاء سے کون کون سے برے کام سر انجام دیئے اور ممکن ہے کہ وہ اپنی طرف سے ان برے اعمال پر کوئی معذرت پیش کرے لیکن اگر چہ وہ اپنی سب معذرتیں پیش کر ڈالے جب بھی اسے نجات نہیں ملے گی۔ (1)

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

﴿**لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ**: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔﴾ **شانِ نزول:** حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ''جب حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس وحی لے کر آتے تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے (پڑھنے کے) ساتھ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو

1 ......روح البیان، القیامۃ، تحت الآیۃ: ١٣-١٥، ١٠ / ٢٤٦-٢٤٧.

www.dawateislami.net

تکلیف ہوتی جو کہ دوسروں کو بھی معلوم ہو جاتی تھی (اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ مشقت گوارا نہ فرمائی اور) سورۂ قیامہ میں یہ آیات نازل فرمائیں: ” لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۚۖ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ “یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، بیشک اس کو آپ کے سینۂ پاک میں محفوظ کر دینا اور آپ کی زبان پر اس کا پڑھنا جاری کر دینا ہمارے ذمہ ہے، لہٰذا جب ہماری جانب سے پڑھا جا چکے تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو اور جب ہماری طرف سے کچھ نازل ہو تو اسے غور سے سنیں پھر اس کو بیان کرنا ہماری ذمہ داری ہے کہ اسے آپ کی زبان سے بیان کرا دیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ”اس کے بعد جب حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آتے تو نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنا سرِ انور جھکا لیتے اور جب وہ (وحی نازل کر کے) چلے جاتے تو حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسی طرح پڑھتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا۔ (1)

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اُس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔ پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ تو جب ہم اسے پڑھ لیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔ پھر بیشک اسے بیان فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔

﴿اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ: بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔﴾ اس آیت سے 3 باتیں معلوم ہوئیں،

1 ...... بخاری، کتاب تفسیر القرآن، سورة المدثر، باب قوله: فاذا قرأناه فاتبع قرآنه، ۳/۳۶۹، الحدیث: ۴۹۲۹۔

www.dawateislami.net

(1)……درحقیقت قرآن کو جمع فرمانے والا اللّٰہ تعالیٰ ہے کہ اس نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مبارک میں قرآنِ کریم کو ترتیب وار جمع فرمایا۔

(2)……حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کے حافظ، قاری، عالم اور صاحبِ اَسرار ہیں کسی مخلوق کے شاگرد نہیں۔

(3)……حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان پیغام رَساں ہیں نہ کہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے استاد ہیں۔

﴿فَاِذَا قَرَاْنٰهُ: تو جب ہم اسے پڑھ لیں۔﴾ اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ کا حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے پڑھنے کو اپنی طرف منسوب کرنا ان کی عظمت و شرافت کی دلیل ہے اور اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کئی کام بھی اپنی طرف منسوب کئے ہیں جیسا کہ بیعتِ عقبہ میں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 70 اَنصاری صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے میں خریدے اور اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اللّٰہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنت ہے۔

اور بیعتِ رضوان کے موقع پر حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے بیعت لی اور ان کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللّٰہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللّٰہ کا ہاتھ ہے۔

اور جنگِ بدر میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کفار کی طرف کنکریاں پھینکی اور اللّٰہ تعالیٰ نے

1……توبہ: ۱۱۱۔
2……فتح: ۱۰۔

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا:

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اے حبیب! جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللّٰہ نے پھینکی تھی۔

﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ: پھر بیشک اسے بیان فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔﴿ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، قرآن کے معانی اور اَحکام میں سے جس چیز کو سمجھنا آپ کو مشکل لگے تو اسے بیان کرنا اور اس کی باریکیوں کو ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔ [2]

آیت ”ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 3 مسئلے معلوم ہوئے:

(1)...... قرآن کا بیان قرآن نازل ہونے سے کچھ دیر بعد بھی ہوسکتا ہے۔

(2)...... حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام صرف قرآن کے الفاظ لاتے تھے اور قرآن کے معانی، اس کے اَحکام اور اَسرار بلا واسطہ اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا ہوتے تھے۔

(3)...... حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بلا واسطہ اللّٰہ تعالٰی سے سیکھنے والے ہیں لہٰذا دنیا میں کوئی آپ جیسا عالم نہیں ہوسکتا کیونکہ سب لوگ مخلوق سے علم حاصل کرتے ہیں جبکہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خالق سے علم حاصل کیا۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ اے کافر و تم پاؤں تلے کی دوست رکھتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: خبردار! بلکہ (اے کافرو!) تم جلد جانے والی کو پسند کرتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑتے ہو۔

---

1 ...... انفال: ۱۷۔

2 ...... روح البیان، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۱۹، ۱۰ / ۲۴۸۔

www.dawateislami.net

﴿ كَلَّا: خبردار! ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرنے والے کافروں سے فرمایا کہ اصل بات وہ نہیں جو تم گمان کرتے ہو بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو جلد جانے والی دنیا اور اس کی زندگی کو پسند کرتے ہو اور تم پر دُنْیَوی خواہشات کی محبت غالب آچکی ہے حتّٰی کہ تم آخرت کے گھر اور اس کی نعمتوں کو چھوڑ رہے ہو، یہی وجہ ہے کہ تم انہیں پانے کے لئے عمل نہیں کرتے بلکہ ان کا انکار کرتے ہو۔ (1)

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن تر وتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کو دیکھتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کچھ چہرے اس دن تر وتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔

﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ: کچھ چہرے اس دن تر وتازہ ہوں گے۔ ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں مخلص مومنین کے بارے میں فرمایا گیا کہ جب قیامت قائم ہوگی تو اس دن کچھ چہرے ایسے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی نعمت و کرم پر مَسرور ہوں گے اور ان سے اَنوار پھوٹ رہے ہوں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت سے سرفراز کیا جائے گا۔ (2)

جنتیوں میں سب سے زیادہ عزت والا شخص

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’اَدنیٰ درجے کا جنتی اپنے باغات، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مُشَرَّف ہوگا۔ اس کے بعد نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھا: ’’وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ‘‘۔ (3)

1 ...... البحر المحيط، القيامة، تحت الآية: ۲۰-۲۱، ۸/۳۸۰، تفسير قرطبي، القيامة، تحت الآية: ۲۰-۲۱، ۱۰/۷۹، الجزء التاسع عشر، ملتقطاً.

2 ...... خازن، القيامة، تحت الآية: ۲۲-۲۳، ۴/۳۳۵، روح البيان، القيامة، تحت الآية: ۲۲-۲۳، ۱۰/۲۵۰.

3 ...... ترمذي، كتاب التفسير، باب ومن سورة القيامة، ۵/۲۱۸، الحديث: ۳۳۴۱.

www.dawateislami.net

﴿اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ: اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو اللّٰہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا، یہی اہلِ سنت کا عقیدہ ہے اور اس پر قرآن و حدیث اور اِجماع کے کثیر دلائل قائم ہیں اور یہ دیدار کسی کَیفیَّت اور جہت کے بغیر ہوگا۔

نوٹ: اس عقیدے سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے سورۂ اَنعام کی آیت نمبر 103 کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍۭ بَاسِرَةٌۙ(۲۴) تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌؕ(۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے۔ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر کو توڑ دے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کچھ چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے۔ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ پیٹھ توڑ دینے والا سلوک کیا جائے گا۔

﴿وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍۭ بَاسِرَةٌ: اور کچھ چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے۔﴾ اس آیت سے کفار اور منافقین کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن کچھ چہرے ایسے ہوں گے کہ جب وہ اپنی بدبختی کے آثار دیکھیں گے اور اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے تو ان کا رنگ سیاہ ہو جائے گا اور ان سے خوشی کے آثار ختم ہو جائیں گے۔ (1)

﴿تَظُنُّ: سمجھتے ہوں گے۔﴾ یعنی جب وہ یہ اَحوال دیکھیں گے تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ اب وہ عذاب کی شدت اور ہولناک مَصائب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ (2)

كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَۙ(۲۶) وَ قِیْلَ مَنْٜ رَاقٍۙ(۲۷) وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُۙ(۲۸)

1 ......تفسیر کبیر، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۲۴، ۱۰/۷۳۳، ملخصاً.

2 ......خازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۴/۳۳۶.

www.dawateislami.net

ترجمۂکنزالایمان: ہاں ہاں جب جان گلے کو پہنچ جائے گی۔ اور لوگ کہیں گے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرے۔ اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے۔

ترجمۂکنزُالعِرفان: ہاں ہاں، جب جان گلے کو پہنچ جائے گی۔ اور کہا جارہا ہوگا کہ جھاڑ پھونک کرنے والا کون ہے؟ اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کا وقت ہے۔

﴿ **كَلَّآ:** ہاں ہاں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے کافرو! جب تم نے آخرت میں خوش نصیبوں کی سَعادت اور بدبختوں کی شقاوت کے بارے میں جان لیا تو تمہیں معلوم ہوگیا ہوگا کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی حیثیت ہی نہیں لہٰذا تم دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے سے باز آجاؤ اور اپنے سامنے موجود موت کو پیشِ نظر رکھو جو کہ دنیا سے نکال کر آخرت کی طرف لے جانے والی ہے اور یاد رکھو کہ جب موت کے وقت کسی کی جان گلے کو پہنچ جائے گی اور اس کے پاس موجود لوگ کہیں گے کہ کوئی طبیب یا جھاڑ پھونک کرنے والا ہے جو اس کا علاج کرے یا دَم وغیرہ کرے تاکہ اسے شِفا حاصل ہو جائے لیکن وہ (اپنی کوششوں کے باوجود) اس پر آنے والے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ٹال نہیں سکیں گے اور اس وقت مرنے والے کو یقین ہو جائے گا کہ اب یہ مال، اولاد اور اہلِ خانہ سے جدائی اور اس کی محبوب دنیا سے نکل جانے کی گھڑی ہے۔[1]

نیک اعمال کرنے کا وقت موت آنے سے پہلے تک ہے

اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کو بہتر بنانے کے لئے جس نے جو عمل کرنا ہے وہ موت آنے سے پہلے پہلے ہی کرسکتا ہے اور جب موت کا وقت آجائے گا تو اس وقت عمل کرنے کا وقت ختم ہو جائے گا۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ

ترجمۂکنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے اس وقت سے پہلے پہلے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرلو کہ تم میں کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، اے میرے رب! تو

1 ...تفسیر طبری، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۲۶-۲۸، ۱۲/۳٤۵-۳٤٦، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (1)

نے مجھے تھوڑی سی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالحین میں سے ہو جاتا۔ اور ہرگز اللّٰہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا مقررہ وقت آ جائے اور اللّٰہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

اورحضرت بسر بن جحاش قرشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا لعابِ دَہن اپنی ہتھیلی پر ڈالا اور اس پر شہادت کی انگلی رکھ کر فرمایا: ’’اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: بندہ مجھے عاجز کرنا چاہتا ہے حالانکہ میں نے اُسے اِس جیسی چیز سے پیدا کیا، جب اس کا سانس گلے میں پہنچتا ہے تو کہتا ہے ’’اب میں صدقہ کرتا ہوں‘‘ حالانکہ وہ صدقہ کرنے کا وقت نہیں۔ (2)

اورحضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند اور پختہ ارادے والا کون ہے؟ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’وہ شخص جو سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہے اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری کرنے کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت ہے، یہی لوگ سب سے زیادہ عقلمند ہیں (کیونکہ) وہ دنیا کا شرف اور آخرت کی سعادت پا گئے۔ (3)

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں موت سے پہلے پہلے اپنی قبر و آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝۲۹

ترجمۂ کنزالایمان: اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔

1 ......منافقون: ۱۰، ۱۱۔

2 ......ابن ماجه، كتاب الوصايا، باب النهي عن الامساك في الحياة... الخ، ۳/۳۰۷، الحديث: ۲۷۰۷۔

3 ......معجم الاوسط، باب الميم، من اسمه: محمد، ۵/۳۱، الحديث: ۶۴۸۸۔

www.dawateislami.net

﴿ وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ: اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ موت کی سختی اور کُرْب سے انسان کے پاؤں ایک دوسرے سے لپٹ جائیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹ دیئے جائیں گے۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ ایک سختی کے ساتھ دوسری سختی جمع ہو جائے گی، یعنی ایک تو دنیا سے جدائی کی سختی ہو گی اور اس کے ساتھ موت کی سختی بھی ہوگی یا ایک تو موت کی سختی ہوگی اور اس کے ساتھ آخرت کی سختیاں بھی مل جائیں گی۔ (1)

رکوع ۱۷

اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىٕذِ ﹰالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے۔ اس نے نہ تو سچ مانا اور نہ نماز پڑھی۔ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن تیرے رب ہی کی طرف چلنا ہوگا۔ تو کافر نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ پھر اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا۔

﴿ اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىٕذِ ﹰالْمَسَاقُ: اس دن تیرے رب ہی کی طرف چلنا ہوگا۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بندوں کا رجوع اللّٰہ تعالٰی کی طرف ہی ہے اور قیامت کے دن بندوں کو آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہی چلنا ہوگا اور وہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ (2)

﴿ فَلَا صَدَّقَ: تو کافر نے نہ تو تصدیق کی۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ابو جہل نے نہ تو قرآن کی تصدیق کی اور نہ ہی اللّٰہ تعالٰی کے لئے نماز پڑھی، ہاں اس نے قرآن کو جھٹلایا اور ایمان لانے سے منہ پھیرا، پھر اپنے گھر کو اکڑتا ہوا مُتکبِّرانہ شان سے چلا گیا۔ (3)

1 ...... تفسیر قرطبی، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۲۹، ۸۳/۱۰، الجزء التاسع عشر، خازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۲۹، ۴/۳۳۶-۳۳۷، ملتقطاً۔

2 ...... خازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۳۰، ۴/۳۳۷۔

3 ...... خازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۳۱-۳۳، ۴/۳۳۷۔

www.dawateislami.net

اس سے معلوم ہوا کہ کفّار اسلام کے فروعی اَحکام پر عمل کرنے کے اس اعتبار سے مُکَلَّف ہیں کہ قیامت کے دن ان اَحکام پر عمل نہ کرنے کا بھی ان سے مُؤاخذہ ہوگا یعنی جس طرح کافر کو ایمان نہ لانے پر سزا دی جائے گی اسی طرح نماز چھوڑنے پر بھی اسے سزا دی جائے گی اور اس کی مذمت کی جائے گی اگرچہ دنیا میں کافر پر (ایمان قبول کرنے کے بعد سابقہ) نماز کی قضا واجب نہیں۔ (1)

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تیری خرابی آلگی اب آ لگی۔ پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے۔ پھر تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے۔

﴿اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى: تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کو مُخاطب کر کے فرمایا کہ تیرے لئے بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت کی صورت میں خرابی ہے، پھر قبر کی سختیوں کی صورت میں خرابی ہے، پھر تیرے لئے مرنے کے بعد اُٹھنے کے وقت مَصائب میں گرفتار ہونے کی صورت میں خرابی ہے، پھر جہنم کے عذاب کی صورت میں خرابی ہے۔

حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بطحا کی وادی میں ابوجہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا: ''اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى'' یعنی تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے۔ پھر تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے۔ تو ابوجہل نے کہا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کیا تم مجھے دھمکاتے ہو! تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ مضبوط، زورآور اور شوکت وقوت کا مالک ہوں۔ (لیکن چونکہ قرآن کی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ضرور پورا ہونے والا تھا، اس لئے ایسا ہی ہوا اور) جنگِ بدر میں ابوجہل ذلت وخواری کے ساتھ بری طرح مارا گیا۔ (2)

1 ......روح البیان، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۳۱، ۱۰/۲۵٦.

2 ......مدارک، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۳۴-۳۵، ص۱۳۰۴، خازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۳۴-۳۵، ۴/۳۳۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اس امت کا فرعون

ابو جہل کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ’’ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے اور میری امت کا فرعون ابو جہل ہے۔ [1]

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔

﴿اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ: **کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے۔**﴾ ارشاد فرمایا: کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے یوں آزاد چھوڑ دیا جائے گا کہ نہ اسے کسی چیز کا حکم دیا جائے اور نہ اسے کسی چیز سے منع کیا جائے، نہ وہ مرنے کے بعد اُٹھایا جائے، نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے اور نہ اُسے آخرت میں جزا دی جائے۔ ایسا نہیں ہوگا بلکہ اسے دنیا میں اَمر و نہی کا پابند کیا جائے گا، مرنے کے بعد اُٹھایا جائے گا، اس سے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور آخرت میں اسے اس کے اعمال کی جزا بھی دی جائے گی۔

ہمیں آزاد نہیں چھوڑا گیا

اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں بالکل آزاد نہیں چھوڑا گیا کہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں، جیسے چاہیں اعمال کریں اور اپنی مرضی کے مطابق جس طرح اور جہاں چاہے رہیں بلکہ ہمیں دنیا کی زندگی میں اللّٰہ تعالٰی اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے کچھ چیزوں کا پابند کیا گیا ہے اور کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہے اور زندگی گزارنے کے لئے ہمیں ایک دائرہ کار عطا کیا گیا ہے جس میں رہ کر ہمیں اپنی زندگی کے ایّام پورے کرنے ہیں اور ہمارے سامنے یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ ہمیں مرنے کے بعد اللّٰہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور اپنے اعمال کا حساب دینا

1 ......مسند شاشی، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ، ما روی ابو عبیدۃ بن عبد اللّٰہ عن ابیہ، ۲/۳۳۱، الحدیث: ۹۲۲.

www.dawateislami.net

ہے اور پھر دنیا میں جیسے اعمال کئے ہوں گے ویسی جزا بھی ملے گی ،لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ خود کو شریعت کی پابندیوں سے آزاد سمجھ کر زندگی نہ گزاری جائے بلکہ زندگی جینے کا جو طریقہ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دیا ہے اسی کے مطابق زندگی بسر کی جائے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے اور جو شخص شریعت کے احکامات سے آزاد ہو کر جینا چاہتا ہے وہ بڑا بیوقوف اور بہت نادان ہے کہ وہ تھوڑے سے مزے کی خاطر ہمیشہ کے لئے خود کو ذلت و رُسوائی اور انتہائی دردناک عذاب میں دھکیلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ لوگوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور انہیں شریعت کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے ،اٰمین۔

اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے۔ پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا۔ تو اس سے دو جوڑے بنائے مرد اور عورت۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا وہ اس منی کا ایک قطرہ نہ تھا؟ جو گرایا جاتا ہے۔ پھر خون کا لوتھڑا ہو گیا تو پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا۔ تو اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں بنائیں۔

﴿ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ: کیا وہ منی کا ایک قطرہ نہ تھا؟﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اُس انسان کی یہ اَوقات کہاں ہے کہ وہ تکبر کرے اور اپنے پیدا کرنے والے کی نافرمانی کرے جو منی کا وہ گندہ قطرہ تھا جسے عورت کے رحم میں گرایا جاتا ہے، پھر وہ چالیس دن کے بعد منی سے خون کا لوتھڑا ہو گیا تو اللّٰہ تعالیٰ نے اس سے انسان کو بنایا، پھر اس کے اَعضاء کو کامل کیا اور اس میں روح ڈالی تو اس منی سے اس نے مرد اور عورت کی صورت میں دو قسمیں بنائیں۔ (1)

1 ......خازن، القیامة، تحت الآیة: ۳۷-۳۹، ۴/۳۳۷، مدارک، القیامة، تحت الآیة: ۳۷-۳۹، ص۱۳۰۴، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ َۧ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: کیا جس نے یہ کچھ کیا وہ مُردے نہ جِلا سکے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا جس نے یہ سب کچھ کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟

﴿اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ: کیا وہ قادر نہیں ہے؟﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب اس آیتِ کریمہ کی تلاوت فرماتے تو کہتے ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ بَلٰی'' یعنی اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو (ہر نقص وعیب سے) پاک ہے، کیوں نہیں (تو مُردوں کو زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے)۔ [1]

1 ......مصنف عبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب الرجل يدعو ويسمى في دعائه، ۲/۲۹۶، الحديث: ٤٠٦٤.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الدَّهْر

سورۂ دہر کا تعارف

مقامِ نزول

امام مجاہد، حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور جمہور مفسرین کے نزدیک سورۂ دَہر مدینہ منوَّرہ میں نازل ہوئی ہے اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ سورت مکہ مکرَّمہ میں نازل ہوئی ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سورت کی کچھ آیتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہیں اور کچھ آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 31 آیتیں ہیں۔

''دہر'' نام رکھنے کی وجہ

لمبے زمانے کو عربی میں دہر کہتے ہیں، نیز سورۂ دہر کا ایک نام سورۂ انسان بھی ہے اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورۂ دہر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں آخرت کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)......اس سورت کے شروع میں انسان کی تخلیق کی ابتدا کے بارے میں بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ اس کا امتحان لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا بنایا ہے۔

(2)......انسانوں کی دو قسمیں بیان کی گئیں کہ بعض انسان شکر گزار ہیں اور بعض ناشکرے ہیں، شکر کرنے والوں کی جزا جنت ہے اور ناشکری کرنے والوں کی سزا جہنم ہے۔

---

1 ......خازن، تفسیر سورة هل اتی، ٤/٣٣٧.

www.dawateislami.net

(3)......نیک مسلمانوں کی جزا جنت کے اَوصاف بیان کئے گئے اور ان کے وہ اعمال بتائے گئے جس کی وجہ سے وہ اس جزا کے مُستحق ہوئے۔

(4)......یہ بتایا گیا کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قرآنِ مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا نیز آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کفّار کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(5)......دنیا کی فانی نعمتوں سے محبت کرنے اور آخرت کی ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کو ترک کرنے کی مذمت اور کفر و عناد پر وعید بیان کی گئی۔

(6)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قرآنِ مجید تمام انسانوں کے لئے نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راہ اختیار کرے۔

سورۂ قیامہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ دَہر کی اپنے سے ماقبل سورت ''قیامہ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قیامہ میں جنت اور جہنم کے اَوصاف اِجمالی طور پر بیان کئے گئے اور سورۂ دَہر میں جہنم کے اَوصاف اور خاص طور پر جنت کے اوصاف تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قیامہ میں قیامت کے دن کافروں اور فاجروں کو پیش آنے والے دردناک اُمور بیان کئے گئے اور سورۂ دہر میں نیک مسلمانوں کو قیامت کے دن ملنے والی نعمتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝١

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ وہ کوئی ذکر کے قابل چیز نہ تھا۔

﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ: بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا۔﴾ اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہے کہ روح پھونکے جانے سے پہلے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر چالیس سال کا وقت ایسا گزرا ہے کہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھے کیونکہ وہ ایک مٹی کا خمیر تھے، نہ کہیں ان کا ذکر تھا، نہ ان کو کوئی جانتا تھا اور نہ کسی کو ان کی پیدائش کی حکمتیں معلوم تھیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں انسان سے اس کی جنس یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ مراد ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہے کہ بے شک ماں کے پیٹ میں آدمی پر ایک وقت وہ گزرا ہے جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا کیونکہ وہ پہلے نطفے کی شکل میں تھا، پھر جما ہوا خون بنا، پھر گوشت کا ٹکڑا بنا اور اس کی جنس کسی کو معلوم نہ تھی یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان قابلِ ذکر چیز بن گیا۔ (1)

نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان

یہاں ایک نکتہ قابلِ ذکر ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ ان کا کہیں ذکر نہ تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے کائنات وجود میں آنے سے پہلے ہی اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر جاری فرما دیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت کو بیان فرما دیا، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْؕ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہوگا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا

(1)……تفسیر کبیر، الانسان، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰ / ۷۳۹، مدارک، الانسان، تحت الآیۃ: ۱، ص۱۳۰۵، جلالین، الانسان، تحت الآیۃ: ۱، ص۴۸۳، خازن، الانسان، تحت الآیۃ: ۱، ۴ / ۳۳۷-۳۳۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ (1)

اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیاء!) کیا تم نے (اس حکم کا) اقرار کرلیا اور اس (اقرار) پر میرا بھاری ذمہ لے لیا؟ سب نے عرض کی، ''ہم نے اقرار کرلیا'' (اللہ نے) فرمایا، ''تو (اب) ایک دوسرے پر (بھی) گواہ بن جاؤ اور میں خود (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اور حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی پیدائش کے بعد عرش پر نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ پاک لکھا دیکھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت کو پہچان گئے، جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جب حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے عرش کی طرف اپنا سر اُٹھایا اور عرض کی (اے اللہ!) میں محمد کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ محمد کون ہیں؟ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تیرا نام برکت والا ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے سر اُٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھا تو اس میں لکھا ہوا تھا ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه'' تو میں نے جان لیا کہ تیری بارگاہ میں اُس شخص سے زیادہ کسی کا مرتبہ اور مقام نہ ہوگا جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے آدم! یہ تیری اولاد میں سے سب سے آخری نبی ہیں اور ان کی امت تمہاری اولاد کی امتوں میں سے سب سے آخری امت ہے اور اگر وہ نہ ہوتے تو اے آدم! میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔ (2)

اور دنیا میں تشریف آوری سے صدیوں پہلے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ کی آمد کی بشارت دے دی حتّٰی کہ آپ کا نام تک بتا دیا، جیسا کہ سورۂ صف میں ہے:

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے

---

(1) ...... اٰل عمران: ۸۱.

(2) ...... معجم صغیر، باب الميم، من اسمه: محمد، الجزء الثانی، ص ۸۲.

www.dawateislami.net

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ [1]

فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللّٰہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالٰی کی بارگاہ میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا مقام و مرتبہ سب سے بلند ہے۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ﳓ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ اسے جانچیں تو اُسے سنتا دیکھتا کر دیا۔ بے شک ہم نے اسے راہ بتائی یا حق مانتا یا ناشکری کرتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنادیا۔ بیشک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا ناشکری کرنے والا ہے۔

﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ: بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا۔﴾ آیت کے اس حصے میں اللّٰہ تعالٰی نے انسانوں کی پیدائش سے متعلق اپنے قانون کو بیان فرمایا کہ اس نے آدمی کو مرد و عورت کی ملی ہوئی منی سے پیدا کیا جبکہ اللّٰہ تعالٰی کی قدرت انسان کی پیدائش کے سلسلے میں اس ذریعے کی محتاج نہیں جیسا کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا کر دیا، حضرت حوا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا کو بغیر ماں کے پیدا کر دیا اور حضرت عیسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا۔

1 ......صف: ۶۔

www.dawateislami.net

﴿نَبْتَلِیْهِ: تاکہ ہم اس کا امتحان لیں۔﴾ یعنی جب ہم نے انسان کو پیدا کیا تو اس وقت یہ ارادہ کیا کہ ہم اسے مُکلَّف کر کے اپنے اَحکامات اور ممنوعات سے اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنا دیا تاکہ وہ دلائل کا مشاہدہ کر سکے اور آیات کو غور سے سن سکے۔ یاد رہے کہ یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد مراد ہے۔ (1)

﴿اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ: بیشک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا۔﴾ ارشاد فرمایا کہ بے شک ہم نے ظاہری اور باطنی حواس عطا کرنے کے بعد انسان کو دلائل قائم کر کے، رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر ہدایت کا راستہ دکھا دیا، اب چاہے وہ ایمان قبول کر کے شکر گزار بنے یا کفر کر کے ناشکری کرنے والا بنے۔ (2)

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ④

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ تیار کررکھی ہیں۔

﴿اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ: بیشک ہم نے کافروں کے لیے تیار کررکھی ہیں۔﴾ اس سے پہلی آیت میں کافروں اور ایمان والوں کا ذکر کیا اور اس آیت میں وہ چیزیں بیان کی جارہی ہیں جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آخرت میں کافروں کے لیے زنجیریں تیار کر رکھی ہیں جن سے باندھ کر انہیں دوزخ میں گھسیٹا جائے گا اور ان کے لئے طوق تیار کر رکھے ہیں جو ان کے گلوں میں ڈالے جائیں گے اور ان کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے جس میں انہیں جلایا جائے گا۔ (3)

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ⑤ عَیْنًا

1 ……مدارك، الانسان، تحت الآية: ٢، ص ١٣٠٥، روح البيان، الانسان، تحت الآية: ٢، ٢٦٠/١٠، ملتقطاً.
2 ……تفسير كبير، الانسان، تحت الآية: ٣، ٧٤١/١٠.
3 ……مدارك، الانسان، تحت الآية: ٤، ص ١٣٠٥، جلالين، الانسان، تحت الآية: ٤، ص ٤٨٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نیک پئیں گے اس جام میں سے جس کی مِلَونی کافور ہے۔ وہ کافور کیا؟ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کرلے جائیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک نیک لوگ اس جام سے پئیں گے جس میں کافور ملا ہوا ہوگا۔ وہ کافور ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے، وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کرلے جائیں گے۔

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ: بیشک نیک لوگ۔﴾ کفّار کا حال بیان کرنے کے بعد اب اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ایمان والوں کا حال بیان کیا جارہا ہے کہ بیشک نیک لوگ جنت میں اس جام میں سے پئیں گے جس میں کافور ملا ہوا ہوگا، وہ کافور جنت میں ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اور وہ اپنے مکانات اور محلوں میں اسے آسانی کے ساتھ جہاں چاہیں بہا کرلے جائیں گے، نیز کافور ملا جام پینے سے انہیں کوئی نقصان نہ ہوگا کیونکہ جنتی لوگ جنت سے جو کچھ کھائیں پئیں گے اس سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ (1)

یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اپنی منّتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہوگی۔

﴿یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ: وہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں۔﴾ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ثواب بیان فرمانے کے بعد اب ان کے وہ اعمال ذکر فرمائے جارہے ہیں جن کی وجہ سے انہیں یہ ثواب حاصل ہوا۔

---

1 ......روح البیان، الانسان، تحت الآیۃ: ۵-۶، ۱۰/۲۶۲-۲۶۳، خازن، الانسان، تحت الآیۃ: ۵-۶، ۴/۳۳۸-۳۳۹، جمل، الانسان، تحت الآیۃ: ۵-۶، ۸/۱۸۵-۱۸۶، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

پہلا عمل: اللہ تعالیٰ کے نیک بندے طاعت وعبادت اور شریعت کے واجبات پر عمل کرتے ہیں حتّٰی کہ وہ عبادات جو واجب نہیں لیکن مَنّت مان کر انہیں اپنے اوپر واجب کرلیا تو انہیں بھی ادا کرتے ہیں۔ (1)

مَنّت کی دو صورتیں

یاد رہے ،منت کی ایک صورت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے اسے کسی شرط کے ساتھ اپنے اوپر واجب کرلے۔اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایسے کام کی شرط لگائی جس کے ہوجانے کی خواہش ہے مثلاً یوں کہا کہ اگر میرا مریض اچھا ہوگیا یا میرا مسافر خیریت سے واپس آگیا تو میں راہِ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا اتنی رکعت نماز پڑھوں گا یا اتنے روزے رکھوں گا،تو اس صورت میں جب وہ کام ہوگیا تو اتنی مقدار صدقہ کرنا اور اتنی رکعت نماز پڑھنا اور اتنے روزے رکھنا ضروری ہے،اس میں ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ کام نہ کرے اور مَنّت کا کفارہ دیدے،اور اگر منت میں ایسے کام کی شرط لگائی ہے کہ جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً یوں کہا کہ اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں،اس صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اس سے بات کرلی یا اس کے گھر چلا گیا تو اب اسے اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھ لے یا کفارہ دیدے۔منت کی دوسری صورت یہ ہے کہ کسی شرط کا ذکر کئے بغیر اپنے اوپر وہ چیز واجب کرلے جو واجب نہیں ہے مثلاً یوں کہے کہ میں نے اتنے روزوں کی منت مانی یا اس طرح کہے میں اللہ تعالیٰ کے لئے اتنے روزے رکھوں گا۔اس کا حکم یہ ہے کہ جس چیز کی منت مانی وہ کرنا ضروری ہے اس کے بدلے کفارہ نہیں دے سکتا۔ (2)

نوٹ: مَنّت کے مسائل کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے بہارِ شریعت،جلد نمبر 2 حصہ 9 سے ”منت کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔

دوسرا عمل: اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی شدت اور سختی پھیلی ہوئی ہوگی۔

حضرت قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اس دن کی شدت اس قدر پھیلی ہوئی ہوگی کہ آسمان پھٹ جائیں گے،ستارے گر پڑیں گے،چاند سورج بے نور ہوجائیں گے،پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے اور زمین پر کوئی

1 ......خازن، الانسان، تحت الآیۃ: ٧، ٤/٣٣٩، مدارک، الانسان، تحت الآیۃ: ٧، ص١٣٠٦، ملتقطاً۔

2 ......بہار شریعت، حصہ نہم، منت کا بیان، ٢/٣١٤-٣١٥، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

عمارت باقی نہ رہے گی۔ (1)

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝۸

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر کو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

﴿ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ: اور وہ اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ایسی حالت میں بھی مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں جب کہ خود انہیں کھانے کی حاجت اور خواہش ہوتی ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے مسکین، یتیم اور قیدی کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ (2)

مسکین اور یتیم کو کھانا کھلانے کی اہمیت

یاد رہے کہ مسکین اسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ وہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس بات کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور یتیم اس نابالغ بچے کو کہتے ہیں جس کا باپ فوت ہو چکا ہو۔ مسکین اور یتیم کو کھانا کھلانے کی اہمیت کیا ہے اس کا اندازہ ان آیات سے لگایا جا سکتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔ پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔

اور ارشاد فرمایا:

1 ......جمل، الانسان، تحت الآیۃ: ۷، ۸/۱۸۷.

2 ......مدارک، الانسان، تحت الآیۃ: ۸، ص۱۳۰۶.

3 ......ماعون: ۱۔۳.

www.dawateislami.net

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ﳔ فَيَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ﳔ فَيَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿ۚ۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو بہرحال آدمی کو جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور بہرحال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کردے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کردیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔

اور ارشاد فرمایا:

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۫ۖ۱۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ يَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ یا بھوک کے دن میں کھانا دینا۔ رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین مسکین کو۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔ بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت تُرش نہایت سخت ہے۔

1 ...... فجر: ١٥-١٨.
2 ...... بلد: ١١-١٦.

www.dawateislami.net

کسی کے لئے عذر بیان کرنے کی کوئی گنجائش نہ رہے یا انہیں (اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرانے کے لئے ہے۔ (1)

﴿اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ: بیشک جس بات کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔﴾ اللّٰہ تعالیٰ نے پانچ صفات کی قسم ذکر کرکے ارشاد فرمایا کہ اے کفارِ مکہ! مرنے کے بعد اُٹھائے جانے، عذاب دیئے جانے اور قیامت کے آنے کا جو تم سے وعدہ کیا جارہا ہے یہ بات ضرور واقع ہونے والی ہے اور اس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔ (2)

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب تارے محو کردیئے جائیں۔ اور جب آسمان میں رخنے پڑیں۔ اور جب پہاڑ غبار کرکے اُڑادیئے جائیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب تارے مٹادیئے جائیں گے۔ اور جب آسمان پھاڑ دیئے جائیں گے۔ اور جب پہاڑ غبار بناکے اڑادیئے جائیں گے۔

﴿فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ: پھر جب تارے مٹادیئے جائیں گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں قیامت واقع ہونے کی علامات بیان کی جارہی ہیں۔

قیامت کی تین علامتیں

اس کی ایک علامت یہ ہے کہ اس دن ستاروں کو بے نور کرکے مٹادیا جائے گا۔ قیامت کے دن ستاروں کی ایک اور حالت بیان کرتے ہوئے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ (3) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔

1 ...... صاوی، المرسلات، تحت الآیۃ: ۶، ۶/۲۲۹۳۔

2 ...... جلالین، المرسلات، تحت الآیۃ: ۷، ص ۴۸۵، مدارک، المرسلات، تحت الآیۃ: ۷، ص ۱۳۱۰، ملتقطاً۔

3 ...... تکویر: ۲۔

www.dawateislami.net

اور ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ اس دن آسمان اللہ تعالٰی کے خوف سے پھٹ جائیں گے اور ان میں سوراخ ہو جائیں گے۔ قیامت کے دن آسمان پھٹنے کے بعد کی حالتیں بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول جیسا (سرخ) ہو جائے گا جیسے سرخ چمڑا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَىٕذٍ وَّاهِیَةٌ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن وہ بہت کمزور ہوگا۔

تیسری علامت یہ ہے کہ اس دن پہاڑ غبار بنا کے اُڑا دیئے جائیں گے۔ قیامت کے دن پہاڑوں کی اور حالتیں بیان کرتے ہوئے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تو پہاڑوں کو دیکھے گا انہیں جمے ہوئے خیال کرے گا حالانکہ وہ بادل کے چلنے کی طرح چل رہے ہوں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا (5)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور پہاڑ خوب چورا چورا کردیئے جائیں گے۔ تو وہ ہوا میں بکھرے ہوئے غبار جیسے ہو جائیں گے۔

وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿ؕ۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿ؕ۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿ۚ۱۳﴾

1 ......انفطار: ۲.
2 ......رحمٰن: ۳۷.
3 ......حاقہ: ۱۶.
4 ......نمل: ۸۸.
5 ......واقعہ: ۵، ۶.

www.dawateislami.net

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب رسولوں کا وقت آئے۔ کس دن کے لیے ٹھہرائے گئے تھے۔ روزِ فیصلہ کے لیے۔ اور تو کیا جانے وہ روزِ فیصلہ کیسا ہے۔ جھٹلانے والوں کی اُس دن خرابی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب رسولوں کو ایک خاص وقت پر جمع کیا جائے گا۔ کس بڑے دن کے لیے انہیں ٹھہرایا گیا تھا۔ فیصلہ کے دن کے لیے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿**وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ:** اور جب رسولوں کو ایک خاص وقت پر جمع کیا جائے گا۔﴾ اس وقت کے بارے میں مفسرین نے مختلف اِحتمال بیان کئے ہیں،

(1)……اس سے وہ وقت مراد ہوسکتا ہے جس میں رسول اپنی امتوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔

(2)……اس سے وہ وقت مراد ہوسکتا ہے جس میں رسول ثواب پاکر کامیابی حاصل کرنے کے لئے جمع ہوں گے۔

(3)……اس سے وہ وقت مراد ہوسکتا ہے جس میں رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پوچھا جائے گا کہ (جب انہوں نے تبلیغ کی تو ان کی امتوں کی طرف سے) انہیں کیا جواب دیا گیا اور امتوں سے پوچھا جائے گا کہ انہوں نے اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو (ان کی دعوت کا) کیا جواب دیا۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَنَسْــٴَـلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَ لَنَسْــٴَـلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو بیشک ہم ضرور ان لوگوں سے سوال کریں گے جن کی طرف (رسول) بھیجے گئے اور بیشک ہم ضرور رسولوں سے سوال کریں گے۔ (2)

﴿**لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ:** کس بڑے دن کے لیے انہیں ٹھہرایا گیا تھا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جھٹلانے والوں کو عذاب دینا، ایمان لانے والوں کی تعظیم کرنا اور ان چیزوں کو ظاہر کرنا جن پر ایمان لانے کی

1 ……اعراف: ۶۔

2 ……تفسیر کبیر، المرسلات، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۰/۷۶۹۔

www.dawateislami.net

مخلوق کو دعوت دی جاتی تھی، جیسے قیامت کے ہولناک دن کا قائم ہونا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری، اَعمال کا حساب ہونا، اعمال ناموں کا کھلنا اور میزان کا رکھا جانا وغیرہ، یہ تمام اُمور کس بڑے دن کے لئے مُؤخَّر کئے گئے تھے! اس دن کے لئے مؤخر کئے گئے تھے جس میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور تو کیا جانے کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے اور اس کی ہولناکی اور شدت کا کیا عالم ہے۔[1]

﴿وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ قیامت کے اس ہولناک دن میں ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت، مرنے کے بعد زندہ کئے جانے، قیامت قائم ہونے اور اعمال کا حساب لئے جانے کے منکر تھے۔ یہ آیت لوگوں کو ایمان لانے کی مزید ترغیب دینے اور ایمان نہ لانے پر عذاب سے مزید ڈرانے کے لئے اس سورت میں **10** بار ذکر کی گئی ہے۔[2]

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٩﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا۔ پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے۔ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہ فرمایا۔ پھر بعد والوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے۔ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ: کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہ فرمایا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں کفارِ مکہ کو ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب سابقہ اُمتوں جیسے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم، قومِ عاد اور قومِ ثمود نے

---

1 ...تفسیر کبیر، المرسلات، تحت الآیۃ: ١٢-١٤، ١٠/٧٦٩-٧٧٠۔

2 ...خازن، المرسلات، تحت الآیۃ: ١٥، ٤/٣٤٤؛ صاوی، المرسلات، تحت الآیۃ: ١٥، ٦/٢٢٩٣، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

اپنے رسولوں کو جھٹلایا تو کیا ہم نے ان پر دنیا میں عذاب نازل کر کے انہیں ہلاک نہ فرمایا اور یاد رکھو کہ تم میں سے جو لوگ پہلی امتوں میں سے اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں کے راستے پر چل کر میرے حبیب محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلا رہے ہیں، ہم انہیں بھی سابقہ لوگوں کی طرح ہلاک فرما دیں گے اور مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں کہ انہیں کفر کرنے اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک فرما دیتے ہیں۔ (1)

﴿وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔﴾ یعنی جب اللّٰہ تعالٰی کی آیات اور اس کے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں پر دنیا میں عذاب آئے گا تو اس دن ان کے لئے خرابی ہے۔ (2)

اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلۡنٰهُ فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰی قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرۡنَا ۖ فَنِعۡمَ الۡقٰدِرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا۔ پھر اسے ایک محفوظ جگہ میں رکھا۔ ایک معلوم اندازہ تک۔ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا؟ پھر اسے ایک محفوظ جگہ میں رکھا۔ ایک معلوم اندازے تک۔ تو ہم قادر ہیں تو ہم کیا ہی اچھے قدرت رکھنے والے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔

﴿اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ: کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا؟﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! اللّٰہ تعالٰی نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا فرمایا اور وہ پانی نطفہ ہے، پھر اس پانی کو ایک محفوظ جگہ میں رکھا اور وہ جگہ ماں کا رحم ہے اور اس پانی کو ماں کے رحم میں ایک معلوم اندازے تک رکھا اور وہ معلوم اندازہ ولادت کا وقت ہے جسے اللّٰہ تعالٰی ہی جانتا ہے کہ وہ 9 مہینے ہے یا اس سے کم زیادہ تو اللّٰہ تعالٰی نے اس

1 ...... خازن، المرسلات، تحت الآیة: ۱۶-۱۸، ۴/۳۴۴، ابو سعود، المرسلات، تحت الآیة: ۱۶-۱۸، ۵/۸۰۷، ملتقطاً.
2 ...... روح البیان، المرسلات، تحت الآیة: ۱۹، ۱۰/۲۸۴.

www.dawateislami.net

پانی سے ماں کے رحم میں تمہاری تخلیق کے مراحل کا (حتمی) اندازہ فرمایا اور وہ (حتمی) اندازہ فرمانے پر کیا ہی اچھا قادر ہے۔ (1)

﴿وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ: اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔﴾ یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جنہوں نے اپنے پہلی بار پیدا کئے جانے کو دیکھنے کے باوجود دوسری بار پیدا کئے جانے کا انکار کر دیا۔ (2)

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًاۙ ﴿۲۵﴾ اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًاۙ ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًاؕ ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا۔ تمہارے زندوں اور مُردوں کی۔ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے اور ہم نے تمہیں خوب میٹھا پانی پلایا۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ بنایا۔ زندوں اور مردوں کو۔ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے مضبوط پہاڑ بنادیے اور ہم نے خوب میٹھے پانی سے تمہیں سیراب کیا۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔

﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا: کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ بنایا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے زمین کو تمام زندہ اور مُردہ لوگوں کو جمع کرنے والی بنایا ہے کہ زندہ لوگ اس کی پُشت پر مکانات اور محلات میں رہتے ہیں اور مردہ لوگ اس کے اندر اپنی قبروں میں رہتے ہیں اور ہم نے زمین میں اونچے اونچے پہاڑ بنادیے اور ہم نے زمین میں چشمے اور پانی نکلنے کے مقامات پیدا کرکے خوب میٹھے پانی سے تمہیں سیراب کیا اور یہ تمام باتیں مُردوں کو زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں لہٰذا جو ان چیزوں پر قادر ہے وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ (3)

1 ...... خازن، المرسلات، تحت الآیۃ: ۲۰-۲۳، ۴/۳۴۴، روح البیان، المرسلات، تحت الآیۃ: ۲۰-۲۳، ۱۰/۲۸۵، جلالین مع جمل، المرسلات، تحت الآیۃ: ۲۰-۲۳، ۸/۲۰۵، ملتقطاً۔

2 ...... تفسیر سمرقندی، المرسلات، تحت الآیۃ: ۲۴، ۴/۴۳۶۔

3 ...... خازن، المرسلات، تحت الآیۃ: ۲۵-۲۷، ۴/۳۴۴، روح البیان، المرسلات، تحت الآیۃ: ۲۵-۲۷، ۱۰/۲۸۵-۲۸۶، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

﴿وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ: اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔﴾ یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کی خرابی ہے جنہوں نے ان چیزوں کا مُشاہدہ کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور مُردوں کے زندہ ہونے کا انکار کیا۔ (1)

اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی مَا کُنۡتُمۡ بِهٖ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: چلو اس کی طرف جسے جھٹلاتے تھے۔ چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس کی طرف چلو جسے تم جھٹلاتے تھے۔ اس دھوئیں کے سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں۔

﴿اِنۡطَلِقُوۡۤا: چلو۔﴾ یعنی قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا کہ اس آگ اور اس عذاب کی طرف چلو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔ (2)

﴿اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ: اس دھوئیں کے سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں۔﴾ اس آیت میں جس دھوئیں کا ذکر ہے اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے، یہ دھواں اونچا ہو کر تین شاخوں میں تقسیم ہو جائے گا اور اس کی ایک شاخ کفّار کے سروں پر، ایک ان کے دائیں طرف اور ایک ان کے بائیں طرف ہوگی اور حساب سے فارغ ہونے تک انہیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ (3)

کفار کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ﴿ؕ۴۱﴾ فِیۡ سَمُوۡمٍ وَّ حَمِیۡمٍ ﴿ۙ۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنۡ یَّحۡمُوۡمٍ (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بائیں جانب والے کیا بائیں جانب والے ہیں۔ شدید گرم ہوا اور کھولتے پانی میں ہوں گے۔ اور شدید سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے۔

1 ......تفسیر سمرقندی، المرسلات، تحت الآیۃ: ۲۸، ۳/۴۳۶۔
2 ......مدارک، المرسلات، تحت الآیۃ: ۲۹، ص ۱۳۱۱، خازن، المرسلات، تحت الآیۃ: ۲۹، ۴/۳۴۴، ملتقطاً۔
3 ......خازن، المرسلات، تحت الآیۃ: ۳۰، ۴/۳۴۴۔
4 ......واقعہ: ۴۱-۴۳۔

www.dawateislami.net

اور ایمان والے قیامت کے دن کہیں گے:

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں (جہنم کی) سخت گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا۔

لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: نہ سایہ دے نہ لپٹ سے بچائے۔ بے شک دوزخ چنگاریاں اُڑاتی ہے جیسے اونچے محل۔ گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو نہ سایہ دے اور نہ وہ شعلے سے بچائے۔ بیشک دوزخ محل جیسی چنگاریاں پھینکتی ہے۔ گویا وہ (چنگاریاں) زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔

﴿**لَا ظَلِیْلٍ**: جو نہ سایہ دے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم کا وہ دھواں ایسا ہے کہ نہ سایہ دے جس سے کفار اس دن کی گرمی سے کچھ امن پا سکیں اور نہ وہ کفار کو جہنم کی آگ کے شعلے سے بچائے گا۔ بیشک دوزخ اونچے محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکتی ہے اور ان چنگاریوں کا رنگ ایسا ہے گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ (2)

﴿**وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ**: اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔﴾ یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جو اس دن کی ہولناکیوں اور اس دن میں گناہگاروں کے احوال کو جھٹلاتے ہیں۔ (3)

هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

---

1 ...... الطور: ۲۷.

2 ...... مدارك، المرسلات، تحت الآية: ۳۱-۳۳، ص ۱۳۱۲.

3 ...... روح البيان، المرسلات، تحت الآية: ۳۴، ۱۰/ ۲۸۸.

www.dawateislami.net

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے۔ اور نہ انھیں اجازت ملے کہ عذر کریں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہ سکیں گے۔ اور نہ انہیں اجازت ملے گی کہ معذرت کریں۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ: یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہ سکیں گے۔﴾ یعنی قیامت کا دن وہ دن ہے جس میں کفار نہ بول سکیں گے اور نہ کوئی ایسی حجت پیش کرسکیں گے جو ان کے کام آئے۔ حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ قیامت کے دن بہت سے مواقع ہوں گے جن میں سے بعض مواقع پر کفار کلام کریں گے اور بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔ (1)

﴿وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ: اور نہ انہیں اجازت ملے گی کہ معذرت کریں۔﴾ یعنی قیامت کے دن کفار کو معذرت کرنے کی اجازت نہیں ملے گی اور اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے پاس کوئی عذر موجود ہوگا لیکن عذر بیان کرنے کی اجازت نہ ہوگی بلکہ درحقیقت اُن کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کردی گئیں اور آخرت کیلئے کسی عذر کی گنجائش باقی نہیں رکھی گئی، البتہ انہیں یہ فاسد خیال آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں، یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ حضرت جنید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اس کے پاس عذر ہی کیا ہے جس نے نعمت دینے والے سے رُوگردانی کی، اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اور اس کے احسانوں کی ناشکری کی۔ (2)

﴿وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔﴾ یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جنہوں نے اِن خبروں کو اور اپنے پاس آنے والی اُن حق باتوں کو جھٹلایا جو یقینی طور پر واقع ہوں گی۔ (3)

1 ...... خازن، المرسلات، تحت الآیۃ: ۳۵، ۴/۳۴۵، مدارک، المرسلات، تحت الآیۃ: ۳۵، ص۱۳۱۲، ملتقطاً.

2 ...... خازن، المرسلات، تحت الآیۃ: ۳۶، ۴/۳۴۵، تفسیر کبیر، المرسلات، تحت الآیۃ: ۳۶، ۱۰/۷۷۸، ملتقطاً.

3 ...... روح البیان، المرسلات، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱۰/۲۸۹.

www.dawateislami.net

هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَیْدٌ
فَكِیْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۰﴾ ع

رکوع ۲

ترجمۂ کنزالایمان: یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں جمع کیا اور سب اگلوں کو۔ اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یہ فیصلے کا دن ہے ہم نے تمہیں اور سب اگلوں کو جمع کردیا۔ اب اگر تمہارا کوئی داؤ ہو تو مجھ پر چلا لو۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ: یہ فیصلے کا دن ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ قیامت کا دن جنتیوں اور جہنمیوں کے درمیان فیصلے کا دن ہے اور اے میرے حبیب محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے والو! ہم نے تمہیں اور ان لوگوں کو جمع کردیا جو تم سے پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلاتے تھے، تمہارا اور ان کا سب کا حساب کیا جائے گا اور تمہیں اور انہیں سب کو عذاب دیا جائے گا، اب اگر عذاب سے بچنے کے لئے تمہارے پاس کوئی داؤ ہو تو مجھ پر چلا لو اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکتے ہو تو بچا لو۔ یہ انتہا درجہ کی ڈانٹ ہے کیونکہ یہ بات تو وہ بھی یقینی طور پر جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی داؤ چل سکتا ہے اور نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔(1)

﴿وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔﴾ یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت، مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور قیامت کے دن جمع کئے جانے کا انکار کریں۔(2)

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا

1 ...خازن، المرسلات، تحت الآیۃ: ۳۸-۳۹، ۴/۳۴۵، جلالین، المرسلات، تحت الآیۃ: ۳۸-۳۹، ص۴۸۶، ملتقطاً۔
2 ...تفسیر سمرقندی، المرسلات، تحت الآیۃ: ۴۰، ۳/۴۳۷۔

www.dawateislami.net

وَّ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۴۳) اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (۴۴) وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ (۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ڈر والے سایوں اور چشموں میں ہیں۔ اور میووں میں سے جو ان کا جی چاہے۔ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا اپنے اعمال کا صلہ۔ بے شک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ڈرنے والے سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور پھلوں میں سے جو وہ چاہیں گے۔ اپنے اعمال کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ: بیشک ڈرنے والے۔﴾ قیامت کے دن کفار پر آنے والے مختلف عذابات اور اس دن ان کی ہونے والی رُسوائیاں بیان کرنے کے بعد اب اہلِ ایمان کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا جا رہا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بے شک وہ لوگ جو دنیا میں اللہ تعالٰی کے عذاب سے ڈرتے تھے وہ آخرت میں جنّتی درختوں کے سایوں اور جنت میں جاری چشموں میں ہوں گے اور جن پھلوں سے ان کا جی چاہے گا ان سے لذت اٹھائیں گے اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ اپنے ان نیک اعمال کے بدلے میں جو تم نے دنیا میں کئے تھے مزے سے ایسی لذیذ اور خالص چیزیں کھاؤ اور پیو جن میں ذرا سا بھی طبعی طور پر نقصان کا شائبہ نہیں۔ بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں لہٰذا تم بھی نیکیاں کرو تاکہ ایسی جزا حاصل کر سکو۔ (1)

﴿وَ فَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ: اور پھلوں میں سے جو وہ چاہیں گے۔﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ جنت کو دُنْیَوی زندگی کے برخلاف ان کی مرضی کے مطابق جنّتی نعمتیں ملیں گی جبکہ دنیا میں آدمی کو جو مُیَسَّر ہوتا ہے اسی پر اسے راضی ہونا پڑتا ہے۔ (2)

1 ...... خازن، المرسلات، تحت الآیة: ۴۱-۴۴، ۴/۳۴۵، مدارک، المرسلات، تحت الآیة: ۴۱-۴۴، ص۱۳۱۲، ملتقطاً.

2 ...... جلالین، المرسلات، تحت الآیة: ۴۲، ص۴۸۶.

www.dawateislami.net

﴿وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔﴾ قیامت کے دن مومن انتہائی عزت و کرامت کے ساتھ ہوگا جبکہ کافر انتہائی ذلت و رسوائی کی حالت میں ہوگا۔ جب وہ مومن کو انتہائی عزت و کرامت میں دیکھے گا تو اس کی حسرت بڑھ جائے گی اور اس کے غم اور زیادہ ہو جائیں گے اور یہ بھی روحانی طور پر ایک عذاب ہے، اس لئے یہاں فرمایا گیا کہ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔(1)

كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کچھ دن کھالو اور برت لو ضرور تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: (اے کافرو!) تم (بھی دنیا میں) کچھ دن کھالو اور فائدہ اٹھالو، بیشک تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿كُلُوْا: کھالو۔﴾ اللہ تعالیٰ نے سرزنش کرنے کے طور پر کفار کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اے دنیا میں جھٹلانے والو! تم دنیا میں کچھ دن کھالو اور اپنی موت کے وقت تک فائدہ اٹھالو، بیشک تم مجرم اور کافر ہو اور دائمی عذاب کے مستحق ہو۔(2)

﴿وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔﴾ یعنی قیامت کے دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے کیونکہ انہوں نے عارضی چیزوں سے فائدہ اٹھا کر اپنی جانوں کو دائمی عذاب کے لئے پیش کر دیا۔(3)

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾
فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۲ ۱۰ ۲۲

1 ......تفسیر کبیر، المرسلات، تحت الآیۃ: ۴۵، ۱۰/۷۷۹-۷۸۰۔
2 ......مدارک، المرسلات، تحت الآیۃ: ۴۶، ص ۱۳۱۲، خازن، المرسلات، تحت الآیۃ: ۴۶، ۴/۳۴۵، ملتقطاً۔
3 ......روح البیان، المرسلات، تحت الآیۃ: ۴۷، ۱۰/۲۹۰۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔ پھر اس کے بعد کون سی بات پر ایمان لائیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب ان سے کہا جائے کہ جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔ پھر اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟

﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ: اور جب ان سے کہا جائے۔﴾ قیامت کے دن جب کفار کو سجدے کے لئے بلایا جائے گا اور وہ سجدہ نہ کرسکیں گے تو کہا جائے گا کہ جب دنیا میں ان سے کہا جاتا کہ (ایمان لا کر) محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور ان کے صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کے ساتھ نماز پڑھو تو یہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اسی سبب سے آج یہ سجدہ کرنے سے محروم کردیئے گئے۔ (1)

﴿وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔﴾ یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جنہوں نے دنیا میں رکوع اور سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل نہ کیا۔ (2)

﴿فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ: پھر اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟﴾ یعنی قرآن شریف اللّٰہ تعالٰی کی کتابوں میں سب سے آخری کتاب اور بہت ظاہر معجزہ ہے، جب یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائے تو پھر اس کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔ (3)

---

1 ...... خازن، المرسلات، تحت الآية: ۴۸، ۴/۳۴۵.

2 ...... روح البيان، المرسلات، تحت الآية: ۴۹، ۱۰/۲۹۱.

3 ...... مدارك، المرسلات، تحت الآية: ۵۰، ص ۱۳۱۲.

www.dawateislami.net

عَمَّ

30

پارہ نمبر...... 30

سُورَۃُ النَّبَا

سورۂ نبا کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ نبا مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 40 آیتیں ہیں۔

''نبا'' نام رکھنے کی وجہ

عربی میں خبر کو ''نبا'' کہتے ہیں اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے جس کی مناسبت سے اسے ''سورۂ نبا'' کہتے ہیں۔ نیز اس سورت کو سورۂ تَساؤُل اور سورۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ بھی کہتے ہیں، اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورۂ نبا کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مختلف دلائل سے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں قیامت کے بارے میں مشرکین کی باہمی گفتگو کے بارے میں بتایا گیا اور قیامت قائم ہونے کی خبر دے کر اس کے واقع ہونے پر دلائل بیان کئے گئے۔

(2)......اللہ تعالٰی کی قدرت کے چند آثار بتا کر انسان کو اس کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل بیان

1 ......خازن، تفسیر سورۃ النّبأ، ٤/٣٤٥.

www.dawateislami.net

کئے گئے۔

(3)……دوبارہ زندہ کئے جانے اور مخلوق کے درمیان فیصلہ کئے جانے کا وقت بتایا گیا۔

(4)……اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جہنم کافروں کے انتظار میں ہے اور اس کے بعد کافروں کے عذاب کی مختلف اَقسام اور نیک مسلمانوں کے ثواب کی مختلف اَنواع بیان کی گئیں۔

سورۂ مُرسَلات کے ساتھ مناسبت

سورۂ نبا کی اپنے سے ماقبل سورت ''مُرسَلات'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو بیان کیا گیا اور اس چیز پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں جنت اور جہنم کے اوصاف، نیک مسلمانوں کی نعمتوں اور کافروں کے عذاب، قیامت کی ہولناکیاں اور اس کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؕ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یہ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کررہے ہیں۔ بڑی خبر کی۔ جس میں وہ کئی راہ ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کررہے ہیں؟ بڑی خبر کے متعلق۔ جس میں انہیں اختلاف ہے۔

www.dawateislami.net

﴿عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ: لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کررہے ہیں؟۔﴾ یعنی وہ کیا عظیمُ الشّان بات ہے جس میں کفارِ قریش ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کررہے ہیں۔ اس کا پسِ مَنظر یہ ہے کہ جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کفارِ مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآنِ کریم کی تلاوت فرما کر اُنہیں سنایا تو انہوں نے ایک دوسرے سے گفتگو کرنا شروع کر دی اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کیسا دین لائے ہیں؟ ان کی اس باہمی گفتگو کو یہاں بیان کیا گیا ہے اور یاد رہے کہ اس آیت میں حقیقتاً سوال نہیں کیا گیا کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں بلکہ اس بات کے عظیمُ الشّان ہونے کی وجہ سے اسے اِستفہام کے پیرائے میں بیان فرمایا گیا ہے۔ (1)

﴿عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ: بڑی خبر کے متعلق۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں وہ بات بیان فرمائی جارہی ہے جس کے بارے کفار ایک دوسرے سے گفتگو کررہے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ وہ اس بڑی خبر کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں جس میں انہیں اختلاف ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک بڑی خبر سے قرآنِ پاک مراد ہے اور اس میں اختلاف سے مراد یہ ہے کہ کفار میں سے کوئی تو قرآنِ پاک کو جادو کہتا ہے، کوئی شعر کہتا ہے، کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ کہتا ہے۔ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ بڑی خبر سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت اور آپ کا دین مراد ہے اور اس میں اختلاف سے مراد یہ ہے کہ کفار میں سے کوئی سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جادوگر کہتا ہے، کوئی شاعر اور کوئی کاہن کہتا ہے، اور بعض مفسرین یہ کہتے ہیں کہ بڑی خبر سے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ مراد ہے اور اس میں اختلاف سے مراد یہ ہے کہ بعض کافر تو اس کا قطعی طور پر انکار کرتے ہیں اور بعض کافر اس کے بارے شک میں ہیں۔ (2)

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں اب جان جائیں گے۔ پھر ہاں ہاں جان جائیں گے۔

1 ...... خازن، النّبأ، تحت الآية: ١، ٤/ ٣٤٦، روح البيان، النّبأ، تحت الآية: ١، ١٠/ ٢٩٢، ملتقطاً.

2 ...... خازن، النّبأ، تحت الآية: ٢-٣، ٤/ ٣٤٦، مدارك، النّبأ، تحت الآية: ٢-٣، ص ١٣١٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: خبردار! وہ جلد جان جائیں گے۔ پھر خبردار! وہ جلد جان جائیں گے۔

﴿كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ: خبردار! وہ جلد جان جائیں گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ کفار جیسی باتیں کررہے ہیں درحقیقت ویسا ہے نہیں اور جب قیامت کے دن اصل حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی تو اس وقت یہ اپنے انکار کا انجام جان جائیں گے، یہ پھر خبردار ہوجائیں کہ اس وقت وہ اپنے انکار کا انجام جان جائیں گے۔ (1)

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۪ۙ﴿۷﴾ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ﴿۸﴾ وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ﴿۹﴾ وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪﴿۱۱﴾ وَّ بَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ؕ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا۔ اور پہاڑوں کو میخیں۔ اور تمہیں جوڑے بنایا۔ اور تمہاری نیند کو آرام کیا۔ اور رات کو پردہ پوش کیا۔ اور دن کو روزگار کے لئے بنایا۔ اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں۔ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا۔ اور پھر بدلیوں سے زور کا پانی اتارا۔ کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ۔ اور گھنے باغ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں۔ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا۔ اور تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا۔ اور رات کو ڈھانپ دینے والی بنایا۔ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا۔ اور تمہارے

(1)...... خازن، النّبأ، تحت الآية: ٤-٥، ٣٤٦/٤.

www.dawateislami.net

اور پر سات مضبوط آسمان بنائے۔ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا۔ اور بدلیوں سے زوردار پانی اُتارا۔ تاکہ اس کے ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں۔ اور گھنے باغات۔

﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا: کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟﴾ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے عجائبات میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ کفارِ قریش ان کی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالَم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور فنا کرنے کے بعد پھر حساب اور جزا کے لئے پیدا کرنے پر قادر ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 10 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا تاکہ تم اس پر رہو اور وہ تمہارے ٹھہرنے کی جگہ ہو، اور کیا ہم نے پہاڑوں کو میخیں نہ بنایا تاکہ ان سے زمین ثابت اور قائم رہے، اور کیا ہم نے تمہیں مرد اور عورت کے جوڑے نہ بنایا تاکہ تم ایک دوسرے سے سکون حاصل کرو اور معاشی و معاشرتی اُمور کا انتظام کرو، اور کیا ہم نے تمہاری نیند کو تمہارے جسموں کے لئے آرام کا ذریعہ نہ بنایا تاکہ اس سے تمہاری کوفت اور تھکن دور ہو اور تمہیں راحت و آرام حاصل ہو، اور کیا ہم نے رات کو ڈھانپ دینے والی نہ بنایا جو کہ اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپا دیتی ہے تاکہ تمہارے معاملات پوشیدہ رہیں، اور کیا ہم نے دن کو روزگار کمانے کا وقت نہ بنایا تاکہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو، اور کیا ہم نے تمہارے اوپر ایسے سات مضبوط آسمان نہ بنائے جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور پرانا پن اور بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی اور کیا ہم نے ان آسمانوں میں ایک نہایت چمکتا چراغ سورج نہ بنایا جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی، اور کیا ہم نے بدلیوں سے زوردار پانی نہ اتارا تاکہ اس کے ذریعے زمین سے انسانوں کے کھانے کے لئے اناج، جانوروں کے کھانے کے لئے سبزہ اور گھنے باغات نکالیں؟ تو غور کرو کہ جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، نیز ان چیزوں کو پیدا کرنا حکیم یعنی حکمت والے کا فعل ہے اور حکمت والے کا فعل ہرگز عبث اور بےکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اُٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ انکار کرنے والے کے نزدیک تمام افعال بیکار ہوں، حالانکہ یہ باطل ہے اور جب بیکار ہونا باطل ہے تو مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزا ملنے کا انکار کرنا بھی باطل ہے۔ اس مضبوط دلیل سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اُٹھنا ہے، اعمال کا حساب ہونا ہے

www.dawateislami.net

اور ان کی جزا ضرور ملنی ہے اور اس میں کوئی شک ہرگز نہیں۔ (1)

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًاۙ(۱۷) یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًاۙ(۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک فیصلے کا دن ٹھہرا ہوا وقت ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے۔

﴿اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا: بیشک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔﴾ یعنی بیشک وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ فرمائے گا وہ اس کے علم میں ثواب اور عذاب کے لئے ایک مقرر کیا ہوا وقت ہے۔ (2)

﴿یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ: جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی۔﴾ ارشاد فرمایا کہ فیصلے کا دن وہ ہوگا جس دن صور میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی تو تم اپنی قبروں سے حساب کی جگہ کی طرف فوج در فوج چلے آؤ گے۔ (3)

اس حالت کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو اسی وقت وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلے جائیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

1 ...... خازن، النّبأ، تحت الآية: ۶-۱۶، ۴/۳۴۶-۳۴۷، مدارك، النّبأ، تحت الآية: ۶-۱۶، ص ۱۳۱۳-۱۳۱۴، روح البيان، النّبأ، تحت الآية: ۶-۱۶، ۱۰/۲۹۳-۲۹۹، ملتقطاً.

2 ...... جلالين مع صاوى، النّبأ، تحت الآية: ۱۷، ۶/۲۳۰۰.

3 ...... روح البيان، النّبأ، تحت الآية: ۱۸، ۱۰/۲۹۹، ملخصاً.

4 ...... يٰس: ۵۱.

www.dawateislami.net

وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا[1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو ہم سب کو جمع کرلائیں گے۔

وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ سُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہوجائے گا۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہوجائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکا دیتی ہے۔

﴿وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ: اور آسمان کھول دیا جائے گا۔﴾ یعنی قیامت کے دن آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ کثیر دروازوں والا ہوجائے گا اور اس میں ایسے راستے بن جائیں گے جن سے فرشتے اُتریں گے۔[2]

اسی بات کو صراحت کے ساتھ ایک اور مقام پر بیان کیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ

وَ یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓىٕكَةُ تَنْزِیْلًا[3]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جس دن آسمان بادلوں سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے پوری طرح اتارے جائیں گے۔

﴿وَسُیِّرَتِ الْجِبَالُ: اور پہاڑ چلائے جائیں گے۔﴾ قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر قیامت کے دن پہاڑوں کی مختلف حالتیں بیان کی گئیں ہیں۔

پہلی حالت: پہاڑوں کو جڑ سے اکھاڑ کر چورا چورا کردیا جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

1 ...... کہف: ۹۹.

2 ...... روح البیان، النبأ، تحت الآیۃ: ۱۹، ۱۰/۳۰۰-۳۰۱، خازن، النبأ، تحت الآیۃ: ۱۹، ۴/۳۴۷.

3 ...... فرقان: ۲۵.

www.dawateislami.net

وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک دم چورا چورا کردیئے جائیں گے۔

دوسری حالت: پہاڑ دُھنکی ہوئی رنگ برنگی اُون کی طرح ہوجائیں گے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہوجائیں گے۔

تیسری حالت: پہاڑ بکھرے ہوئے غبار کی طرح ہوجائیں گے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ۝ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور پہاڑ خوب چورا چورا کردیئے جائیں گے۔تو وہ ہوا میں بکھرے ہوئے غبار جیسے ہوجائیں گے۔

چوتھی حالت: غبار بنا کر پہاڑوں کو اڑا دیا جائے گا،ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ (4)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب پہاڑ غبار بنا کے اڑا دیئے جائیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ۙ (5)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔تم فرماؤ! انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا۔

پانچویں حالت: غبار بن کر اڑنے کے بعد پہاڑ تیزی سے چل رہے ہوں گے لیکن دیکھنے میں ٹھہرے ہوئے لگیں گے۔ارشاد فرمایا کہ

وَّ تَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ؕ (6)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

---

1 ...حاقہ: ١٤۔
2 ...القارعہ: ٥۔
3 ...واقعہ: ٥، ٦۔
4 ...مرسلات: ١٠۔
5 ...طٰہٰ: ١٠٥۔
6 ...طور: ١٠۔

www.dawateislami.net

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تو پہاڑوں کو دیکھے گا انہیں جمے ہوئے خیال کرے گا حالانکہ وہ بادل کے چلنے کی طرح چل رہے ہوں گے۔

چھٹی حالت: جب پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ دیکھنے والے کی نظر میں ایسے ہوجائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جسے دور سے دیکھا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے پانی ہے حالانکہ وہ پانی نہیں ہوتی۔ (2)

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جہنم تاک میں ہے۔ سرکشوں کا ٹھکانا۔ اس میں قرنوں رہیں گے۔ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو۔ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔ جیسے کو تیسا بدلہ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جہنم تاک میں ہے۔ سرکشوں کے لئے ٹھکانہ ہے۔ اس میں مدتوں رہیں گے۔ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے اور نہ کچھ پینے کو۔ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ۔ برابر بدلہ ہوگا۔

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا: بیشک جہنم تاک میں ہے۔﴾ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جہنم کافروں کی مُنتظر اور ان کی طلبگار ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جہنم کے فرشتے کفار کے انتظار میں ہیں۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ جہنم ایک گزرگاہ ہے اور کوئی بھی اس پر سے گزرے بغیر جنت تک نہیں پہنچ سکتا۔ (3)

1 ...... نمل: ۸۸.

2 ...... تفسیر کبیر، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۰، ۱۱/۱۳-۱۴، ملخصاً.

3 ...... خازن، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۱، ۴/۳۴۷، تفسیر کبیر، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۱، ۱۱/۱۴، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

﴿لِلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا: سرکشوں کیلئے ٹھکانا ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم کفار اور مشرکین کا ٹھکانہ ہے لہٰذا وہ اس میں داخل ہوں گے اور اس میں نہ ختم ہونے والی مدت تک یعنی ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور جہنم میں ان کا حال یہ ہوگا کہ وہ اس میں کسی طرح کی ایسی ٹھنڈک محسوس نہ کریں گے جس سے انہیں راحت نصیب ہو اور جہنم کی گرمی سے سکون ملے اور نہ جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور جہنمیوں کی پیپ کے علاوہ انہیں کچھ پینے کو ملے گا۔ (1)

یاد رہے کہ جو مسلمان اپنے گناہوں کی سزا پانے جہنم میں جائیں گے انہیں ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رکھا جائے گا بلکہ انہیں مُقَرَّب بندوں اور دیگر حضرات کی شفاعت کے ذریعے یا محض فضلِ الٰہی سے یا جب ان کی سزا پوری ہو جائے گی تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

﴿جَزَآءً وِّفَاقًا: برابر بدلہ ہوگا۔﴾ یعنی جیسے عمل ہوں گے ویسی جزا ملے گی اور چونکہ کفر سے بدترین کوئی جرم نہیں ہے اس لئے سب سے سخت عذاب بھی کفار کو ہوگا۔ (2)

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک انہیں حساب کا خوف نہ تھا۔ اور ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے۔ اور انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا۔

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا: بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار اس سزا کے مستحق اس وجہ سے ہوئے ہیں کہ وہ آخرت میں اپنے اعمال کا حساب ہونے کا خوف نہ رکھتے تھے کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کرتے تھے اور انہوں نے ہماری وحدانیت اور ہمارے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت کے دلائل پر مشتمل آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا تھا۔ (3)

---

1 ...... روح البیان، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۲-۲۵، ۱۰/۳۰۲-۳۰۵، جلالین، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۲-۲۵، ص ۴۸۷، ملتقطاً۔

2 ...... جلالین، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۶، ص ۴۸۷، ملخصاً۔

3 ...... روح البیان، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۷-۲۸، ۱۰/۳۰۶، خازن، النبأ، تحت الآیۃ: ۲۷-۲۸، ۴/۳۴۷-۳۴۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ تو اب چکھو تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے۔

﴿ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا: اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے لوحِ محفوظ میں ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے اور کافروں کے تمام نیک اور برے اعمال ہمارے علم میں ہیں، ہم انہیں ان کے اعمال کے مطابق جزا دیں گے اور آخرت میں جب کفار کو عذاب دیا جائے گا تو اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنی سزا کے طور پر جہنم کا عذاب چکھو اور ہم تمہارے عذاب پر عذاب ہی کو بڑھائیں گے۔ (1)

اہلِ جہنم پر سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ آیت

حضرت حسن بن دینار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو برزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں وہ کون سی آیت ہے جو اہلِ جہنم کے لئے سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ ہے؟ حضرت ابو برزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ’’ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ‘‘۔ (2)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں ’’اہلِ جہنم کے لئے اس آیت ’’ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ‘‘ سے زیادہ سخت کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے مزید عذاب میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ (3)

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآىٕقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا

1 ......خازن، النّبأ، تحت الآية: ۲۹-۳۰، ۴/۳۴۸، جلالين، النّبأ، تحت الآية: ۲۹-۳۰، ص ۴۸۷، روح البيان، النّبأ، تحت الآية: ۲۹-۳۰، ۱۰/۳۰۶-۳۰۷، ملتقطاً.

2 ......مجمع الزوائد، كتاب التفسير، سورة عمّ يتساء لون، ۷/۲۸۱، الحديث: ۱۱۴۶۳.

3 ......در منثور، النّبأ، تحت الآية: ۳۰، ۸/۳۹۷.

www.dawateislami.net

دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے۔ باغ ہیں اور انگور۔ اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی۔ اور چھلکتا جام۔ جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں اور نہ جھٹلانا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ڈر والوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے۔ باغات اور انگور ہیں۔ اور اٹھتے جوبن والیاں جو ایک عمر کی ہیں۔ اور چھلکتا جام ہے۔ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا۔

﴿ **اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا:** بیشک ڈر والوں کیلئے کامیابی کی جگہ ہے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں کفار کے لئے وعیدیں بیان کی گئیں اور اب متقی لوگوں کی جزا بیان کی جارہی ہے۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو کفر اور دیگر برے اعمال سے بچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنت میں کامیابی کی جگہ ہے جہاں انہیں عذاب سے نجات ہوگی اور انہیں اپنی ہر مراد حاصل ہوگی اور ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن میں طرح طرح کے نفیس پھلوں والے درخت ہیں اور ان کے لئے انگور ہیں اور ان کے لئے اٹھتے جوبن والی ایک عمر کی بیویاں ہیں اور ان کے لئے جنت کی نفیس شراب سے چھلکتا جام ہے اور جنت میں شراب پینے کی وجہ سے انہیں نہ کوئی بے ہودہ بات سننے میں آئے گی اور نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔ (1)

حقیقی طور پر کامیاب کون؟

اس سے معلوم ہوا کہ اصل کامیاب وہ نہیں جو دنیا میں کامیابی پالے بلکہ حقیقی طور پر کامیاب وہ ہے جو قیامت کے دن جنت حاصل کرلے۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے دیئے

(1)……روح البیان، النبأ، تحت الآیۃ: ۳۱-۳۵، ۱۰/۳۰۷-۳۰۸، مدارک، النبأ، تحت الآیۃ: ۳۱-۳۵، ص ۱۳۱۵، خازن، النبأ، تحت الآیۃ: ۳۱-۳۵، ۴/۳۴۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (1)

جائیں گے تو جسے آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کرے جس سے دنیا میں بھی سُرخرو ہو اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت اور اس کی ابدی نعمتیں حاصل کر لے۔

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: صلہ تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔ وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔ جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن نے اِذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔ وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔ وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے، لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔ جس دن جبریل اور سب فرشتے صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمٰن نے اجازت دی ہو اور

1 ......اٰل عمران: ۱۸۵۔

www.dawateislami.net

اس نے ٹھیک بات کہی ہو۔ وہ سچا دن ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے۔

﴿ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ: (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اطاعت گزار بندوں سے جو وعدہ فرمایا ہے یہ اس وعدے کے مطابق تمہارے اعمال کے بدلے کے طور پر تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نہایت کافی عطا ہے اور تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ نہایت رحم فرمانے والا ہے اور جس دن حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام اور سب فرشتے صفیں بنائے کھڑے ہوں گے تو اس دن لوگ اللہ تعالیٰ کے رعب و جلال اور خوف کی وجہ سے اس سے مصیبت دور کرنے اور عذاب اٹھادینے کی بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے البتہ جسے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے کلام کرنے یا شفاعت کرنے کی اجازت دی ہو اور اس نے دنیا میں ٹھیک بات کہی ہو اور اُسی کے مطابق عمل کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کلام کر سکے گا۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ ٹھیک بات سے کلمۂ طیّبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مراد ہے۔ (1)

﴿ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ: وہ سچا دن ہے۔﴾ یعنی قیامت کا واقع ہونا برحق ہے، اب جو چاہے نیک اعمال کرکے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راہ بنالے تاکہ اس دن میں عذاب سے محفوظ رہ سکے۔ (2)

اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۚۖ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَ یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

رکوع ۲

ترجمۂ کنزالایمان: ہم تمہیں ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آگیا جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے ڈرا چکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے

1 ...... جلالین مع صاوی، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۶-۳۸، ۶/۲۳۰۲-۲۳۰۴، خازن، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۶-۳۸، ۴/۳۴۸، تفسیر قرطبی، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۶-۳۸، ۱۰/۱۳۱-۱۳۳، الجزء التاسع عشر، ملتقطاً.

2 ...... جلالین، النّبأ، تحت الآیۃ: ۳۹، ص ۴۸۸.

www.dawateislami.net

ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہوجاتا۔

﴿اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا: **بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے ڈرا چکے۔**﴾ ارشاد فرمایا کہ اے کفارِ مکہ! ہم دنیا میں تمہیں اپنی آیات کے ذریعے قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرا چکے ہیں جو کہ قریب آ گیا ہے اور یہ عذاب اس دن ہوگا جس دن ہر شخص اپنے تمام اچھے برے اعمال اپنے نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے دیکھے گا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہوجاتا تاکہ عذاب سے محفوظ رہتا۔ کافر یہ تمنا کب کرے گا اس کے بارے میں حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائے گا اور انہیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا یہاں تک کہ اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اُسے بھی بدلہ دلایا جائے گا، اس کے بعد وہ سب خاک کر دیئے جائیں گے، یہ دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش! میں بھی ان کی طرح خاک کر دیا جاتا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جب مومنین پر اللّٰہ تعالیٰ انعام فرمائے گا تو ان نعامات کو دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش! وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت کے معاملے میں عاجزی اور تواضع کرنے والا ہوتا متکبر اور سرکش نہ ہوتا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر یہ اعتراض کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر فخر کیا تھا۔ جب وہ قیامت کے دن حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اُن کی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو عذاب کی شدت میں مبتلا پائے گا تو کہے گا: کاش! میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔[1]

1 ...... جلالین، النبأ، تحت الآیۃ: ۴۰، ص ۴۸۸، خازن، النبأ، تحت الآیۃ: ۴۰، ۴/۳۴۸-۳۴۹، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ النّٰزِعٰت

سورۂ نازعات کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ نازعات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 46 آیتیں ہیں۔

”نازعات“ نام رکھنے کی وجہ

اُن فرشتوں کو نازعات کہتے ہیں جو انسانوں کی روحیں قبض کرتے ہیں اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ”سورۂ نازعات“ کہتے ہیں۔

سورۂ نازعات کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید، نبوت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں مختلف خدمات پر مامور فرشتوں کی قسم ذکر کر کے بتایا گیا کہ قیامت کے دن کافروں کو ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(2)......قیامت کے دن کی ہولناکی اور دہشت سے کفار کا جو حال ہو گا وہ بیان کیا گیا۔

(3)......مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے میں کفار کے اقوال بیان کئے گئے اور ان کفار کا رد کیا گیا۔

(4)......عبرت اور نصیحت کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان کیا گیا کہ کس طرح اس نے

---

1 ......خازن، تفسیر سورة النّازعات، ٤/٣٤٩.

www.dawateislami.net

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے معرکہ آرائی کی اور اس کا انجام کیا ہوا۔

(5)......مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں سے خطاب فرمایا گیا اور بعض محسوس دلائل بیان کر کے اس چیز پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے۔

(6)......یہ بتایا گیا کہ آخرت میں انسان کو اعمال نامے دیکھ کر اپنے تمام دُنْیَوی اچھے برے اعمال یاد آجائیں گے اور جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے اپنے نفس کو خواہش کی پیروی کرنے سے روکا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

(7)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو کافر قیامت قائم ہونے کے وقت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں انہیں وہ وقت بتانا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذمہ داری نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذمہ داری صرف اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانا ہے اور کافر جب اس قیامت کو دیکھیں گے تو اس کی ہَولناکی اور دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت ہی بھول جائیں گے۔

سورۂ نباء کے ساتھ مناسبت

سورۂ نازعات کی اپنے سے ماقبل سورت ''نباء'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت، اس کے احوال، نیک مسلمانوں کے انجام اور کافروں کے ٹھکانے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: قسم ان کی کہ سختی سے جان کھینچیں۔ اور نرمی سے بند کھولیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم۔ اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی۔

﴿وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا: سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم۔﴾ یعنی ان فرشتوں کی قسم! جو کافروں کے جسموں سے ان کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں۔ [1]

﴿وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا: اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی۔﴾ یعنی ان فرشتوں کی قسم! جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں نرمی سے قبض کرتے ہیں۔ [2]

مومن کی روح نرمی سے نکالی جاتی ہے

حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جب کسی مومن کی روح قبض فرماتے ہیں تو اس کے ساتھ نرمی فرماتے ہیں، چنانچہ حضرت خزرج رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کے سرہانے حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا تو ان سے فرمایا "میرے صحابی پر نرمی کرنا کیونکہ یہ مومن ہے۔ حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ خوش ہو جائیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں بے شک میں ہر مومن کے ساتھ (روح نکالنے کے معاملے میں) نرمی کرنے والا ہوں۔ [3]

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ وقف لازم

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسانی سے پیریں۔ پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں۔ پھر کام کی تدبیر کریں کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آسانی سے تیرنے والوں کی۔ پھر آگے بڑھنے والوں کی۔ پھر کائنات کا نظام چلانے والوں

1 ...... تفسیر بغوی، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۱۰۔

2 ...... تفسیر بغوی، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۴۱۰۔

3 ...... معجم الکبیر، باب الخاء، خزرج الانصاری، ۴/۲۲۰، الحدیث: ۴۱۸۸۔

www.dawateislami.net

کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)۔

﴿ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا: اور آسانی سے تیرنے والوں کی۔﴾ یعنی اور ان فرشتوں کی قسم! جو (زمین اور آسمان کے درمیان) مومنین کی روحیں لے کر آسانی سے تیرنے والے ہیں۔ [1]

﴿ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا: پھر آگے بڑھنے والوں کی۔﴾ ارشاد فرمایا کہ پھر ان فرشتوں کی قسم جن کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنی اس خدمت پر جلد پہنچتے ہیں جس پر وہ مقرر ہیں۔ [2]

﴿ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا: پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی۔﴾ یعنی، پھر ان فرشتوں کی قسم! جو دنیا کے کاموں کا انتظام کرنے پر مقرر ہیں اور ان کاموں کو سرانجام دیتے ہیں، ان تمام قسموں کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ اے کفارِ مکہ! تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ [3]

ہر کام وسیلے کے ذریعے ہونا اللہ تعالٰی کا قانون ہے

یاد رہے کہ اللہ تعالٰی کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اسی کے حکم سے ہو جائے، لیکن قانون یہ ہے کہ کام وسیلے کے ذریعے ہو کیونکہ دنیا کا ہر کام کائنات کا نظام چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔ آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض نام اللہ تعالٰی اور مخلوق کے درمیان مُشترک ہیں، جیسے علی، سمیع، بصیر، انہیں میں سے مُدَبِّر بھی ہے کہ رب عَزَّوَجَلَّ بھی تدبیر فرمانے والا ہے اور فرشتے بھی مُدَبِّراتِ اَمر یعنی کاموں کی تدبیر کرنے والے ہیں۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی۔ اُس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن تھرتھرانے والی تھرتھرائے گی۔ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔

1 ...... تفسير قرطبي، النّازعات، تحت الآية: ۳، ۱۰/۱۳۶-۱۳۷، الجزء التاسع عشر.
2 ...... روح البيان، النّازعات، تحت الآية: ۴، ۱۰/۳۱۵.
3 ...... بغوي، النّازعات، تحت الآية: ۵، ۴/۴۱۱.

www.dawateislami.net

﴿یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ: جس دن تھرتھرانے والی تھرتھرائے گی۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے کافرو! تم اس دن ضرور زندہ کئے جاؤ گے جس دن (ایک سینگ میں) پہلی پھونک ماری جائے گی تو اس دن کی ہولناکی کی وجہ سے زمین اور پہاڑ شدید حرکت کرنے لگیں گے اور انتہائی سخت زلزلہ آجائے گا اور تمام مخلوق مر جائے گی، پھر اس پہلی پھونک کے بعد دوسری پھونک ماری جائے گی جس سے ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کر دی جائے گی۔ ان دونوں پھونکوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ [1]

قیامت قریب ہے، جو کرنا ہے کرلو

حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اٹھتے اور ارشاد فرماتے ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ (قیامت کا) پہلا نفخہ آن پہنچا اور دوسرا نفخہ اس کے تابع ہوگا، موت آپہنچی ہے، موت اپنی ان تکالیف کے ساتھ آپہنچی ہے جو اس میں ہیں۔ [2]

مراد یہ ہے کہ قیامت قریب ہے، جو کرنا ہے کرلو اور موت تمہارے سر پہ کھڑی ہے اس لئے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہوسکے کرلے　　اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے۔ آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: دل اس دن خوفزدہ ہوں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔

وقف لازم

﴿قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ: دل اس دن خوفزدہ ہوں گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس دن (صور میں) پھونک ماری جائے گی تو اس دن مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرنے والے کفار کا حال یہ ہوگا کہ

---

1 ......روح البیان، النّازعات، تحت الآیۃ: ۶-۷، ۱۰/۳۱۶-۳۱۷، بغوی، النّازعات، تحت الآیۃ: ۶-۷، ۴/۴۱۱، ملتقطاً.

2 ......ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۲۳-باب، ۴/۲۰۷، الحدیث: ۲۴۶۵.

www.dawateislami.net

برے اعمال اور قبیح اَفعال کی وجہ سے ان کے دل خوفزدہ ہوں گے اور اس دن کی دہشت اور ہَولناکی کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ۔ (1)

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾

وقف لازم

ترجمۂ کنزالایمان: کافر کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے۔ کیا جب گلی ہڈیاں ہوجائیں گے۔ بولے یوں تو یہ پلٹنا نرا نقصان ہے۔ تو وہ نہیں مگر ایک جھڑکی۔ جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے۔ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہوجائیں گے؟ کہنے لگے: جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے۔ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے۔ تو فوراً وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔

﴿ **يَقُوْلُوْنَ**: کافر کہتے ہیں۔ ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کفار سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اُٹھائے جاؤ گے تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کر دیئے جائیں گے؟ کیا جب ہماری یہ حالت ہوجائے گی کہ ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہوکر بکھر چکی ہوں گی تو پھر بھی ہم زندہ کئے جائیں گے؟ پھر مذاق اڑانے کے طور پر وہ کہنے لگے کہ اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اُٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس بات کو جھٹلاتے رہے۔ اس پر انہیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کام کچھ دشوار ہے، کیونکہ وہ قادر برحق ہے اور اس پر

1 ...... روح البیان، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۸-۹، ۱۰/۳۱۷، مدارک، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۸-۹، ص ۱۳۱۷-۱۳۱۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کچھ بھی دشوار نہیں تو جب اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ کرنے کا ارادہ فرمائے گا، اس وقت وہ دوسری پھونک ایک ہولناک آواز ہی ہوگی اور اس کے بعد فوراً وہ زندہ ہو کر کھلے میدان میں آ پڑے ہوں گے۔ (1)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ — وقف لازم
طُوًى ۚ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ
تَزَكّٰى ۙ﴿١٨﴾ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۖ﴿٢٠﴾
فَكَذَّبَ وَ عَصٰى ۖ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۖ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۖ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا
رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۖ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ؕ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۠﴿٢٦﴾ — ع ۲

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی۔ کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اُٹھایا۔ اس سے کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو۔ اور تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں کہ تو ڈرے۔ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی۔ اس پر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر پیٹھ دی اپنی کوشش میں لگا۔ تو لوگوں کو جمع کیا پھر پکارا۔ پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں۔ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔ بیشک اس میں سیکھ ملتا ہے اُسے جو ڈرے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی۔ (فرمایا) کہ فرعون کے پاس جا، بیشک وہ سرکش ہوگیا ہے۔ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ تو پاکیزہ

(1) ......خازن، النّٰزعات، تحت الآية: ١-١٤، ٤/٣٥٠-٣٥١، مدارك، النّٰزعات، تحت الآية: ١٠-١٤، ص١٣١٨، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ہوجائے؟ اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے۔ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی۔ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر اس نے (مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دی۔ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا۔ پھر بولا: میں تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں۔ تو اللّٰہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔ بیشک اس میں ڈرنے والے کے لئے ضرور عبرت ہے۔

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى: کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔﴾ جب قوم کا جھٹلانا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دشوار اور ناگوار گزرا تو اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دل کی تسکین کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 11 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین کے جھٹلانے کی وجہ سے غمگین نہ ہوں کیونکہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کفار کی طرف سے ایسی باتیں پیش آتی رہتی ہیں، آپ میرے کلیم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہی دیکھ لیں، جب اسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ نے ملکِ شام میں طور پہاڑ کے قریب واقع پاک جنگل طُویٰ میں ندا فرمائی کہ اے موسیٰ! تم فرعون کے پاس جاؤ، بیشک وہ سرکش ہوگیا ہے اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا ہے اور اس سے کہو کہ کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ تو ایمان قبول کرکے اور اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو کر کفر، شرک، مَعْصِیَت اور نافرمانی سے پاکیزہ ہوجائے اور کیا تو اس بات کی طرف رغبت رکھتا ہے کہ میں تجھے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف راہ بتاؤں تاکہ تو اس کے عذاب سے ڈرے کیونکہ اس کے عذاب سے ڈراسی وقت لگے گا جب اس کی تمہیں معرفت ہوگی۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرعون کے پاس گئے اور انہوں نے فرعون کو روشن ہاتھ اور عصا کی بہت بڑی نشانی دکھائی تو اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا اور اللّٰہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اس نشانی کو جادو کہنے لگا، پھر اس نے مقابلے اور فساد انگیزی کی کوشش کرتے ہوئے ایمان قبول کرنے سے منہ موڑ لیا اور اس نے جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو جمع کیا، جب وہ جمع ہوگئے تو فرعون نے انہیں پکارا اور ان سے کہا ”میں تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں، میرے اوپر اور کوئی رب نہیں، تو اللّٰہ تعالیٰ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں اس طرح پکڑا کہ دنیا میں اسے غرق کردیا اور آخرت میں جہنم میں داخل فرمائے گا۔ بے شک فرعون

www.dawateislami.net

کے ساتھ جو کچھ ہوا اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے عبرت ہے۔ (1)

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ﴿۲۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارا بنانا مشکل یا آسمان کا اللہ نے اسے بنایا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا۔

﴿ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ: **کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟**﴾ اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں سے فرمایا کہ کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے لئے تمہیں دوبارہ بنانا مشکل ہے یا آسمان کو بنانا؟ اس کے جواب میں تم یہی کہو گے کہ آسمان جیسی بڑی اور مضبوط چیز پیدا کرنے کے مقابلے میں انسان کو پیدا کرنا زیادہ آسان ہے کیونکہ وہ آسمان سے بہت چھوٹا اور کمزور ہے۔ تو جب تمہاری سمجھ کے مطابق تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ پر زیادہ آسان ہے تو پھر تم اس کا انکار کیوں کرتے ہیں حالانکہ تم جانتے ہو کہ زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اس کا تم انکار بھی نہیں کرتے۔ (2)

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا۔ اس کی رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی۔ اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔ اس میں سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو جمایا۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں

(1) ...... خازن، النّازعات، تحت الآية: ۱۵-۲۶، ۴/۳۵۱، مدارك، النّازعات، تحت الآية: ۱۵-۲۶، ص۱۳۱۸-۱۳۱۹، ملتقطاً.

(2) ...... خازن، النّازعات، تحت الآية: ۲۷، ۴/۳۵۱، ملخصاً.

www.dawateislami.net

کے فائدہ کو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا۔ اور اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا۔ اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو جمایا۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے۔

﴿ رَفَعَ سَمْكَهَا: اس کی چھت اونچی کی۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات میں آسمان اور زمین کی تخلیق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بنایا اور کسی ستون کے بغیر اس کی چھت اونچی کی، پھر اسے ایسا ٹھیک کیا کہ اس میں کہیں کوئی خَلَل نہیں اور اس کی رات کو تاریک کیا اور سورج کے نور کو ظاہر فرما کر اس کی روشنی چمکائی اور اس کے بعد زمین پھیلائی جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی اور اس میں سے چشمے جاری فرما کر اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا جسے جاندار کھاتے ہیں اور پہاڑوں کو روئے زمین پر جمایا تا کہ اس کو سکون ہو اور جو کچھ زمین سے نکالا ہے وہ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کیلئے ہے۔ (1)

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی۔ اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی۔ اور

(1)......خازن، النّٰزعات، تحت الآية: ٢٨-٣٣، ٤/ ٣٥١-٣٥٢، مدارك، النّٰزعات، تحت الآية: ٢٨-٣٣، ص١٣١٩، جلالين، النّٰزعات، تحت الآية: ٢٨-٣٣، ص٤٨٩، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی۔تو وہ جس نے سرکشی کی۔اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔تو بیشک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے۔اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔تو بیشک جنت ہی ٹھکانا ہے۔

ترجمۂ کنزالعِرفان: پھر جب وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی۔اس دن آدمی یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی تھی۔اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کردی جائے گی۔تو بہرحال وہ جس نے سرکشی کی۔اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔تو بیشک جہنم ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے۔اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے۔

﴿ **فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى:** پھر جب وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی۔﴾ یہاں سے مخلوق کا اُخروی حال بیان کیا جارہا ہے چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 7 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب دوسری بار صُور میں پھونک ماری جائے گی اور اس وقت مردے زندہ کردیئے جائیں گے تو اس دن آدمی کو اپنے اعمال نامے دیکھ کر وہ تمام اچھے برے اعمال یاد آجائیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے اور اس دن جہنم ظاہر کردی جائے گی اور تمام مخلوق اسے دیکھے گی تو وہ شخص جس نے سرکشی کی، نافرمانی میں حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا اور دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دی اور اپنی نفسانی خواہشات کا تابع ہوا تو بیشک جہنم ہی اس شخص کا ٹھکانہ ہے جس سے اسے نکالا نہیں جائے گا اور وہ جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے جانا کہ اسے قیامت کے دن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور حساب کے لئے حاضر ہونا ہے اور اس نے اپنے نفس کو حرام چیزوں کی خواہش سے روکا تو بیشک ثواب کا گھر جنت ہی اس شخص کا ٹھکانہ ہے۔(1)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ

(1)......روح البیان، النّٰزعات، تحت الآیة: ٣٤-٤١، ١٠/٣٢٦-٣٢٨، خازن، النّٰزعات، تحت الآیة: ٣٤-٤١، ٤/٣٥٢، مدارك، النّٰزعات، تحت الآیة: ٣٤-٤١، ص١٣١٩-١٣٢٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

رکوع ۲

يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے۔ تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق۔ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔ تم تو فقط اُسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے۔ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اُس کے دن چڑھے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے۔ تمہارا اس کے بیان سے کیا تعلق؟ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔ تم تو فقط اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے۔ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے (تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے۔

﴿**يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ: تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں۔**﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مشرکین قیامت اور اس کی ہَولناکیوں کے بارے میں آنے والی خبریں سنتے تھے تو انہوں نے مذاق کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مکہ کے کافر آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب ظاہر ہوگی اور کس وقت قائم ہوگی؟ آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ انہیں بتائیں کہ قیامت کب اور کس وقت واقع ہوگی، قیامت ایسی چیز ہے کہ اس کے واقع ہونے کے علم کی انتہاء آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ تک ہے اور اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب واقع ہوگی۔ آپ کو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ ان لوگوں کو قیامت کی ہَولناکیوں اور سختیوں سے ڈرائیں جو ڈرانے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور آپ کا ڈرانا اس بات پر موقوف نہیں کہ آپ کو قیامت واقع ہونے کا علم بھی ہو کیونکہ اس کے علم کے بغیر بھی آپ کی ذمہ داری پوری ہو سکتی ہے۔ کافر جس قیامت کا انکار کر رہے ہیں عنقریب اسے دیکھ لیں گے اور گویا کہ جس دن کافر قیامت کو دیکھیں گے تو اس کی ہَولناکی اور دہشت کی وجہ سے ان کا حال یہ ہوگا کہ وہ اپنی زندگی کی مدت بھول جائیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ وہ دنیا میں صرف ایک رات یا

www.dawateislami.net

ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی رہے تھے۔ [1]

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ’’یہ اس وقت کی بات ہے جب اللّٰہ تعالٰی نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم نہیں دیا تھا لہٰذا یہ اس بات کے مُنافی نہیں کہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دنیا سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو دنیا اور آخرت کے تمام غُیوب کا علم عطا نہیں فرمایا (اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کچھ چیزوں کی غیبی معلومات نہ بتانا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو غیب کا علم نہیں تھا کیونکہ) آپ کو (علم ہونے کے باوجود) کچھ باتیں چھپانے کا حکم تھا۔ [2]

---

1 ......تفسیر کبیر، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۴۲-۴۶، ۱۱/۵۰-۵۱، مدارک، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۴۲-۴۶، ص ۱۳۲۰، ملتقطاً۔

2 ......صاوی، النّٰزعات، تحت الآیۃ: ۴۳، ۶/۲۳۱۲۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ عَبَسَ

سورۂ عبس کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ عبس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 42 آیتیں ہیں۔

”عبس“ نام رکھنے کی وجہ

عبس کا معنی ہے تیوری چڑھانا اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ عبس“ کہتے ہیں۔

سورۂ عبس کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کے بارے میں بیان کیا گیا اور اَخلاقیات کی اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے کہ لوگوں کے درمیان ان کے بنیادی حقوق میں مساوات رکھی جائے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان ظاہر فرمائی اور ان کے ایک عاشق حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا واقعہ بیان فرمایا۔

(2)......یہ بتایا گیا کہ قرآنِ مجید کی آیات تمام مخلوق کے لئے نصیحت ہیں اور جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے اور جو چاہے ان سے اِعراض کرے۔ نیز ان آیات کی عظمت وشان بیان کی گئی۔

1......خازن، تفسیر سورۃ عبس، ۴/۳۵۲۔

www.dawateislami.net

(3)......اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے پر کفار کی سرزنش کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وقدرت کے دلائل بیان کیے گئے۔

(4)......اس سورت کے آخر میں قیامت کے دہشت ناک مناظر بیان فرمائے گئے نیز نیک مسلمانوں کا ثواب اور کافروں، فاجروں کا عذاب بیان کیا گیا۔

سورۂ نازعات کے ساتھ مناسبت

سورۂ عبس کی اپنے سے ماقبل سورت ''نازعات'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نازعات میں بتایا گیا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر اس کے عذاب سے ڈرانا ہے اور اس سورت میں بتایا گیا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ڈرسنانے سے کون لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤىۙ(۱) اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰىؕ(۲) وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤىۙ(۳)
اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰىؕ(۴) اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰىۙ(۵) فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰىؕ(۶)
وَ مَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰىؕ(۷) وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰىۙ(۸) وَ هُوَ یَخْشٰىۙ(۹)
فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰىۚ(۱۰)

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا آیا اور وہ ڈر رہا ہے تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا۔ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا۔ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے۔ یا نصیحت حاصل کرے تو نصیحت اسے فائدہ دے۔ بہرحال وہ شخص جو بے پروا بنا۔ تو تم اس کے پیچھے پڑتے ہو۔ اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو۔ اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا۔ اور وہ ڈر رہا ہے۔ تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو۔

﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰى: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا۔﴾ اس سورت کی ابتدائی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت اور اپنی بارگاہ میں ان کی محبوبیت کے ایک پہلو کو بیان فرمایا ہے کہ جب نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اجتہاد سے ایک کام کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے اسے دوسرے کام پر فَوقِیَّت دی اور دوسرے کام کی طرف توجہ نہ فرمائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے لطیف انداز میں اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تربیت فرمائی۔ ان آیات کا شانِ نزول یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک مرتبہ قریش کے سرداروں عتبہ بن ربیعہ، ابوجہل بن ہشام، عباس بن عبدالمطلب، اُبی بن خلف اور اُمیہ بن خلف کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے، اسی دوران حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے جو کہ نابینا تھے اور اُنہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بار بار ندا کر کے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو سکھایا ہے وہ مجھے تعلیم فرمائیے۔ حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ نہ سمجھا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں اور میرے ندا کرنے سے قطعِ کلامی ہوگی۔ یہ بات حضور پُرنور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گراں گزری اور ناگواری کے آثار چہرۂ اَقدس پر نمایاں ہوئے یہاں تک کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس تشریف لے آئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اس آیت اور اس کے بعد والی 9 آیات میں فرمایا گیا کہ نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس بات پر اپنے ماتھے پر شکن چڑھائی اور منہ پھیرا کہ ان کے پاس ایک نابینا

www.dawateislami.net

شخص حاضر ہوا اور اے پیارے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، آپ کو کیا معلوم کہ شاید وہ آپ کا ارشاد سن کر پاکیزہ ہو جائے یا آپ کے کلام سے نصیحت حاصل کرے تو وہ نصیحت اسے فائدہ دے۔ جبکہ دوسرا وہ شخص جو اپنے مال کے تکبر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اللّٰہ تعالیٰ سے اور ایمان لانے سے بے پرواہ ہوا تو آپ اس کے پیچھے پڑتے ہیں اور اس کے ایمان لانے کی امید میں اس پر کوشش کرتے ہیں (تاکہ دینِ اسلام کی قوت میں اضافہ ہو اور ان کے پیچھے چلنے والے اور لوگ بھی ایمان لے آئیں) حالانکہ آپ پر اس بات کا کوئی اِلزام نہیں کہ وہ کافر ایمان لا کر اور ہدایت پا کر پاکیزہ نہ ہو کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور اللّٰہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہے اور وہ ابنِ اُمِّ مکتوم، جو بھلائی کی طلب میں تمہارے حضور ناز سے دوڑتا ہوا آیا اور وہ اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو آپ اسے چھوڑ کر دوسری طرف مشغول ہوتے ہیں، ایسا کرنا آپ کی شان کے لائق ہرگز نہیں۔ (1)

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے دو طرح کے لوگ تھے، ایک مالدار کفار جن کے اسلام لانے سے خود اُن کفار کو اور اسلام و مسلمانوں کو فائدہ تھا جبکہ دوسری طرف نابینا مسلمان صحابی تھا۔ دونوں کے اعتبار سے یہاں تین پہلو تھے،

پہلا یہ کہ مالدار کفار، خصوصاً سردار ہر وقت تبلیغ کے لئے مُیَسَّر نہیں ہوتے تھے اور اُس خاص وقت کے علاوہ دوسرے وقت ان کا ایمان کی بات سننے کیلئے آنا یقینی نہیں تھا جبکہ صحابی ہر وقت حاضر رہتے اور اُس خاص وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں ان کا آنا یقینی تھا۔

دوسرا پہلو یہ تھا کہ کفار سے بات ایمانیات کے متعلق ہو رہی تھی جبکہ صحابی سے بات ایمان کی تکمیل یا عمل وغیرہ کے متعلق ہوتی تھی اور ایمان کا معاملہ اس کی تکمیل اور اعمال سے زیادہ اہم ہے۔

تیسرا پہلو یہ تھا کہ کفار کا ایمان لانا یقینی نہیں تھا جبکہ صحابی کا آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے فرمان پر عمل نسبتاً یقینی تھا۔ ان تینوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اب آیت اور اس واقعے کا مفہوم سمجھیں کہ پہلے دو پہلوؤں کا تقاضا یہ تھا کہ کفار سے بات کرنے کو ترجیح دی جائے جبکہ تیسرے پہلو کا تقاضا تھا کہ صحابی سے بات کرنے کو ترجیح دی جائے،

---

1 ...... خازن، عبس، تحت الآية: ١-١٠، ٤/٣٥٣، مدارك، عبس، تحت الآية: ١-١٠، ص١٣٢١، جلالين، عبس، تحت الآية: ١-١٠، ص٤٩٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلے دو پہلوؤں کو کثرتِ فوائد کے پیشِ نظر اپنے اجتہاد سے ترجیح دی جبکہ حکمِ الٰہی میں بتا دیا گیا کہ تیسرا پہلو جو یقینی تھا اسے پہلے والے دو غیر یقینی پہلوؤں پر ترجیح دی جانی چاہیے تھی چنانچہ اسی کے حوالے سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تربیت فرما دی گئی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کی تمام جہانوں کے لئے رحمت ہونے والی شان کے مطابق انداز اپنانے کا بھی فرما دیا گیا کہ اس طرح کے معاملات میں چہرے پر تیوری نہ چڑھائی جائے۔

﴿اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى: اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا۔﴾ حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نابینا فرما کر ان کی تحقیر نہیں کی گئی بلکہ اس میں ان کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ ان سے قطعِ کلامی بینائی نہ ہونے کی وجہ سے واقع ہوئی اور اس وجہ سے وہ مزید نرمی کیے جانے کے مستحق تھے۔

حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان

ان آیات کے نازل ہونے کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بہت عزت فرماتے تھے اور خود ان سے ان کی حاجتیں دریافت فرماتے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوات کے دوران دو مرتبہ حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب بنایا اور حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ (1)

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿۱۴﴾ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾

وقف لازم

ترجمۂ کنزالایمان: یوں نہیں یہ تو سمجھانا ہے تو جو چاہے اُسے یاد کرے ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں بلندی والے پاکی والے ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے۔

1 ...... تفسیر کبیر، عبس، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/۵۲، روح المعانی، عبس، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵/۳۳۸، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں نصیحت ہیں۔ تو جو چاہے اسے یاد کرے۔ ان عزت والے صحیفوں میں۔ جو بلندی والے پاکی والے ہیں۔ ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)۔ جو معزز نیکی والے ہیں۔

﴿اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ: بیشک یہ باتیں نصیحت ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بے شک قرآن کی آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں تو بندوں میں سے جو چاہے ان آیات کو یاد کرکے ان سے نصیحت حاصل کرے اور ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرے اور جو چاہے ان سے اِعراض کرے اور یہ آیات ان صحیفوں میں لکھی ہوئی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے، بلند قدر والے اور پاکی والے ہیں کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہیں چھوتا اور یہ صحیفے ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے لکھے ہوئے ہیں جو کرم والے، نیکی والے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں اور وہ فرشتے ہیں جو ان کو لوحِ محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔ (1)

قرآنِ کریم کی عظمت

اس سے معلوم ہوا کہ جن کاغذوں پر قرآن لکھا جائے، جن قلموں سے لکھا جائے اور جو لوگ لکھیں سب حرمت والے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کو سب سے اونچا رکھا جائے، ادھر پاؤں یا پیٹھ نہ کی جائے اور ناپاک آدمی اسے نہ چھوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کو حفظ کرنا چاہئے، اس کی فضیلت کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کرلیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لئے دُگنا ثواب ہے۔ (2)

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾

1 ......مدارك، عبس، تحت الآية: ١١-١٦، ص١٣٢٢، جلالين مع صاوى، عبس، تحت الآية: ١١-١٦، ٢٣١٥/٦، خازن، عبس، تحت الآية: ١١-١٦، ٣٥٣/٤، ملتقطاً.

2 ......بخارى، كتاب التفسير، سورة عبس، ٣٧٣/٣، الحديث: ٤٩٣٧.

www.dawateislami.net

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے اُسے کاہے سے بنایا پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا پھر اسے راستہ آسان کیا پھر اُسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا پھر جب چاہا اسے باہر نکالا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ۔ اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا، پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا۔ پھر راستہ آسان کردیا اسے۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا۔ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا۔

﴿ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ: آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ کافر آدمی مارا جائے، وہ کتنا ناشکرا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے انتہا احسانات کے باوجود اس کے ساتھ کفر کرتا ہے، کیا اس نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کس حقیر چیز سے پیدا کیا ہے، وہ حقیر چیز منی کے پانی کی بوند ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے، تو جس کی اصل اِس جیسی چیز ہے اُس کی یہ اوقات کہاں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ماننے سے تکبر کرے اور اس کے ساتھ کفر کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق، اس کی زندگی کے مَراحل اور اس پر اپنے انعامات بیان فرمائے کہ اس نے انسان کو ماں کے پیٹ میں کچھ عرصہ نطفے کی شکل میں، کچھ عرصہ جمے ہوئے خون کی صورت میں اور کچھ عرصہ گوشت کے ٹکڑے کی شان میں رکھا، پھر اس کے ہاتھ، پاؤں آنکھیں اور دیگر اَعضاء بنائے یہاں تک کہ اسے انسانی صورت کا جامہ پہنا دیا۔ پھر اس کیلئے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا راستہ آسان کردیا۔ پھر اسے دُنْیَوی زندگی کی مدت پوری ہونے کے بعد موت دی تاکہ وہ اَبدی زندگی اور دائمی نعمتوں تک پہنچ سکے، پھر اسے قبر میں رکھوایا تاکہ وہ موت کے بعد درندوں کی خوراک بن کے بے عزت نہ ہو۔ پھر اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اسے حساب و جزا کے لئے قبر سے باہر نکالے گا، پھر اس کے بعد اُس کے مومن ہونے کی صورت میں اپنے فضل سے اسے نعمتوں، لذتوں اور آسائشوں سے بھرپور دائمی زندگی عطا کرے گا۔

www.dawateislami.net

جب عقلمند انسان ان چیزوں میں غور کرے گا تو وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناشکری اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کی قباحت کو جان لے گا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرنے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی طرف مائل ہوگا۔ (1)

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اُسے حکم ہوا تھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا۔

﴿ **كَلَّا**: کوئی نہیں۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ کافر انسان کو تکبر کرنے سے، اس کے کفر سے، توحید، مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے پر اصرار کرنے سے روکا گیا تھا لیکن اس کافر نے اب تک اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ایمان قبول کیا ہے اور نہ ہی وہ اپنے تکبر سے باز آیا ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے یقیناً اس کافر انسان نے اب تک ایمان قبول کرنے کا وہ کام پورا نہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا تھا۔ (2)

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو آدمی کو چاہئے اپنے کھانوں کو دیکھے کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا پھر زمین کو خوب چیرا تو اس

---

1 ...... خازن، عبس، تحت الآية: ۱۷-۲۲، ۴/۳۵۴، روح البيان، عبس، تحت الآية: ۱۷-۲۲، ۱۰/۳۳۴-۳۳۶، تفسير قرطبي، عبس، تحت الآية: ۱۷-۲۲، ۱۰/۱۵۳-۱۵۴، الجزء التاسع عشر، روح المعاني، عبس، تحت الآية: ۱۷-۲۲، ۱۵/۳۴۴-۳۴۷، ملتقطاً.

2 ...... تفسير كبير، عبس، تحت الآية: ۲۳، ۱۱/۵۸، تفسير صاوى، عبس، تحت الآية: ۲۳، ۶/۲۳۱۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

میں اُگایا اناج اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے اور دُوب تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے۔ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا۔ پھر زمین کو خوب چیرا۔ تو اس میں اناج اُگایا۔ اور انگور اور چارہ۔ اور زیتون اور کھجور۔ اور گھنے باغیچے۔ اور پھل اور گھاس۔ تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے۔

﴿فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ: تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کے وہ دلائل بیان کئے گئے جو انسان کی اپنی ذات میں موجود ہیں اور اب اس عالَم میں موجود ان چیزوں کے ذریعے اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کے دلائل بیان کئے جا رہے ہیں جو انسان کی ضروریاتِ زندگی میں داخل ہیں اور انسان اپنی زندگی گزارنے کے لئے ان چیزوں کا محتاج ہے۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 8 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ''آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی ان چیزوں کو غور سے دیکھ لے جنہیں وہ کھاتا ہے اور وہ چیزیں اس کی زندگی اور حیات کا سبب ہیں کہ ان میں بھی اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کی قدرت ظاہر ہے، انسان غور کرے کہ کس طرح وہ کھانے کی چیزیں اس کے بدن کا حصہ بنتی ہیں اور کس عجیب نظام سے وہ کام میں آتی ہیں اور کس طرح رب عَزَّوَجَلَّ وہ چیزیں عطا فرماتا ہے، کھانے کی یہ چیزیں ملنے کا قدرتی نظام یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے بادل سے زمین پر اچھی طرح بارش کا پانی ڈالا کیونکہ پانی کھانے والی چیزوں کی پیداوار کا ذریعہ ہے، پھر اس نے زمین کو خوب چیرا جس سے دانے کا کمزور پودا نمودار ہوتا ہے، اگر رب تعالیٰ زمین کو چیر نہ دیتا تو کمزور کونپل باہر کیسے نکلتی، اور تمہارے فائدے کے لئے اس زمین سے اللّٰہ تعالیٰ نے گندم اور جو وغیرہ اناج اُگایا جن سے غذا حاصل کی جاتی ہے اور زمین سے انگور، چارہ، زیتون، کھجور، گھنے باغیچے اور پھل پیدا کئے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کے لئے گھاس پیدا کی، تو غور کرو کہ جس رب تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں ایسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اس کی عبادت سے منہ پھیرنا اور اس پر ایمان لانے سے تکبر کرنا کسی عقلمند انسان کے شایانِ شان کس طرح ہو سکتا ہے۔[1]

[1]......تفسیر کبیر، عبس، تحت الآیۃ: ۲۴-۳۲، ۱۱/۵۹-۶۱، خازن، عبس، تحت الآیۃ: ۲۴-۳۲، ۴/۳۵۴، مدارک، عبس، تحت الآیۃ: ۲۴-۳۲، ص ۱۳۲۲، روح البیان، عبس، تحت الآیۃ: ۲۴-۳۲، ۱۰/۳۳۸-۳۳۹، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾
وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ۔ اور جورو اور بیٹوں سے۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کردے گی۔

﴿ **فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ:** پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی۔﴾ اب یہاں سے قیامت کی ہولناکیاں بیان کی جارہی ہیں کیونکہ انسان جب ان ہولناکیوں کے بارے میں سنے گا تو اس کے دل میں خوف پیدا ہوگا اور اسی خوف کی وجہ سے وہ دلائل میں غور و فکر کرنے، کفر سے منہ موڑ کر ایمان قبول کرنے، لوگوں پر تکبر کرنا چھوڑ دینے اور ہر ایک کے ساتھ عاجزی و اِنکساری کے ساتھ پیش آنے کی طرف مائل ہوگا۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب دوسری بار صور پھونکنے کی کان پھاڑ دینے والی آواز آئے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا اور ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کرے گا تاکہ ان میں کوئی اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرلے اور ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے دوسروں سے لاپرواہ کردے گی۔ (1)

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’قیامت کے دن تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ شدہ اٹھائے جاؤ گے۔ ایک صحابیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا لوگ ایک دوسرے کے ستر کو بھی دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا:

1 ...... تفسیر کبیر، عبس، تحت الآیۃ: ۳۳-۳۷، ۱۱/۶۱-۶۲، خازن، عبس، تحت الآیۃ: ۳۳-۳۷، ۴/۳۵۴-۳۵۵، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

”اے فلاں عورت!

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کردے گی۔ (1)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

ع ۵ | ۴۲

ترجمۂ کنزالایمان: کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے ہنستے خوشیاں مناتے اور کتنے مونھوں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے یہ وہی ہیں کافر بدکار۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔ ہنستے ہوئے خوشیاں مناتے ہوں گے۔ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی۔ ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔ یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں۔

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ: بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔﴾ قیامت کا حال اور اس کی ہَولناکیاں بیان فرمانے کے بعد اب اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات میں مُکَلَّف لوگوں کی دو قسمیں بیان کی جارہی ہیں۔ (1) سعادت مند۔ (2) بد بخت۔ جو لوگ سعادت مند ہیں ان کا حال یہ ہوگا کہ قیامت کے دن ان کے چہرے ایمان کے نور سے یا رات کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے روشن ہوں گے اور حساب سے فارغ ہونے کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت، اس کے کرم اور اس کی رضا پر ہنستے ہوئے خوشیاں منارہے ہوں گے اور جو لوگ بد بخت ہیں قیامت کے دن ان کا حال یہ ہوگا کہ (ان کی بدعملیوں کی وجہ سے) ان کے چہروں پر گرد پڑی ہوگی اور (ان کے کفر کی وجہ سے) ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی، یہ وہی کافر بدکار ہیں جن کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا۔ (2)

1 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة عبس، ۲۱۹/۵، الحدیث: ۳۳۴۳.
2 ......خازن، عبس، تحت الآیة: ۳۸-۴۲، ۳۵۵/۴.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر

سورۂ تکویر کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ تکویر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 29 آیتیں ہیں۔

''تکویر'' نام رکھنے کی وجہ

تکویر کا معنی ہے لپیٹنا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ''كُوِّرَتْ'' سے ماخوذ ہے۔

سورۂ تکویر کے بارے میں حدیث

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔[2]

سورۂ تکویر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں اور قرآنِ مجید کے اللہ تعالٰی کا کلام ہونے کو ثابت کیا گیا ہے، اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتدائی 13 آیات میں قیامت کے چند ہولناک اُمور بیان کرکے فرمایا گیا کہ جب یہ چیزیں واقع ہوں گی تو اس وقت ہر جان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون سی نیکی یا بدی اپنے ساتھ لے کر اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضر

---

1 ......خازن، تفسير سورة التكوير، ۴/۳۵۵.

2 ......ترمذی، كتاب التفسير، باب ومن سورة اذا الشمس كوّرت، ۵/۲۲۰، الحديث: ۳۳۴۴.

www.dawateislami.net

ہوئی ہے۔

(2)......الٹے اور سیدھے چلنے والوں، ستاروں، رات کے آخری حصے اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ بیشک قرآنِ مجید عزت والے رسول حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کا پہنچایا ہوا کلام ہے، نیز حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کی شان بیان کی گئی۔

(3)......حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور قرآن مجید پر کئے گئے کفار کے اعتراضات کا جواب دیا اور یہ بتایا گیا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہیں اور قرآن مجید سب جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

سورۂ عبس کے ساتھ مناسبت

سورۂ تکویر کی اپنے سے ماقبل سورت ’’عبس‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کی ہولناکیاں اور شدتیں بیان کی گئی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ
سُیِّرَتْ ﴿۳﴾ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾
وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ
سُىٕلَتْ ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ

www.dawateislami.net

كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پھریں اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں اور جب سمندر سلگائے جائیں اور جب جانوں کے جوڑ بنیں اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے اور جب جہنم کو بھڑکایا جائے اور جب جنت پاس لائی جائے ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی۔ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے۔ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے۔ اور جب جانوں کو جوڑا جائے گا۔ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے۔ اور جب آسمان کھینچ لیا جائے گا۔ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔ اور جب جنت قریب لائی جائے گی۔ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔

﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ: جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔﴾ اس سورت کی ابتدائی 14 آیات میں 12 چیزوں کو ذکر کیا گیا ہے۔

(1)...... جب سورج کے نور کو زائل کر دیا جائے گا۔

(2)...... جب ستارے جھڑ کر بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں گے اور کوئی ستارہ اپنی جگہ پر باقی نہ رہے گا۔

(3)...... جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں گے۔

(4)...... جب وہ اونٹنیاں جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں گے اور ان کا دودھ نکالنے کا وقت قریب آ گیا ہوگا، آزاد پھریں گی کہ ان کو نہ کوئی چرانے والا ہوگا اور نہ ان کا کوئی نگراں ہوگا، اس دن کی دہشت اور ہَولْن کی کا یہ عالَم ہوگا

www.dawateislami.net

اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ ان اونٹنیوں کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔

(5)...... جب قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کے بعد وحشی جانور جمع کیے جائیں گے تاکہ وہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں، پھر خاک کردیئے جائیں۔

(6)...... جب سمندر سلگائے جائیں گے، پھر وہ خاک ہوجائیں گے۔

(7)...... جب جانوں کے جوڑ بنیں گے۔ مفسرین نے اس کے مختلف معنی بیان کئے ہیں (1) نیک لوگ نیکوں کے ساتھ اور برے لوگ بروں کے ساتھ کردیئے جائیں گے۔ (2) جانیں اپنے جسموں کے ساتھ یا اپنے عملوں کے ساتھ ملادی جائیں گی۔ (3) ایمانداروں کی جانیں حوروں کے ساتھ اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملادی جائیں گی۔ (4) روحیں اپنے جسموں کی طرف لوٹادی جائیں گی۔

(8)...... جب اس لڑکی سے پوچھا جائے گا جو زندہ دفن کی گئی ہو کہ کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ اہلِ عرب کا دستور تھا کہ زمانۂ جاہلیّت میں وہ لڑکیوں کو زمین میں زندہ دفن کردیتے تھے اور یہ سوال قاتل کی سرزنش کے لئے ہوگا تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی تھی۔

(9)...... جب نامۂ اعمال حساب کے لئے کھولے جائیں گے۔

(10)...... جب آسمان اپنی جگہ سے ایسے کھینچ لیا جائے گا جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے۔

(11)...... جب جہنم کو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لئے بھڑ کایا جائے گا۔

(12)...... اور جب جنت کو اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے قریب لایا جائے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ جب یہ 12 چیزیں واقع ہوں گی تو اس وقت ہر جان کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کون سی نیکی یا بدی اپنے ساتھ لے کر حاضر ہوئی ہے۔ (1)

﴿وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ: اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائیگا۔﴾ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے نام لے کر فرمایا ''ایک صاحب تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں نے زمانۂ جاہلیّت میں اپنی

1 ...... خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۱-۱۴، ۴/۳۵۵-۳۵۶، مدارک، تحت الآیۃ: ۱-۱۴، ص۱۳۲۴-۱۳۲۵، جلالین مع صاوی، التکویر، تحت الآیۃ: ۱-۱۴، ۶/۲۳۱۹-۲۳۲۱، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

آٹھ بیٹیوں کوزندہ زمین میں دفن کردیا تھا(اب میرے لئے کیا حکم ہے) نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''تم ہر بیٹی کی طرف سے ایک غلام آزاد کردو۔ اس شخص نے دوبارہ عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، (میرے پاس غلام نہیں ہیں البتہ) میں اونٹوں کا مالک ہوں۔ ارشاد فرمایا: ''اگر تم چاہو تو ہر بیٹی کے بدلے ایک اونٹ ہدیہ کردو۔ (1)

بیٹیوں سے متعلق دینِ اسلام کا عظیم کارنامہ

یہ دینِ اسلام کا ہی عظیم کارنامہ ہے جس نے بیٹیوں کو اپنے لئے بدنامی کا باعث سمجھ کر زمین میں زندہ دفن کر دینے والے لوگوں کو اس انسانیت کُش ظلم کا احساس دلایا اور ان لوگوں کی نظروں میں بیٹی کی عزت اور وقار قائم کیا اور بیٹیوں کے فضائل بیان کر کے معاشرے میں برسوں سے جاری اس دردناک عمل کا خاتمہ کر دیا، اس سے معلوم ہوا کہ اسلام عورتوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ انہیں ہر طرح کے ظلم سے بچاتا ہے، چاہے وہ ظلم ان کی ناحق زندگی ختم کرکے کیا جائے یا ان کی عزت وناموس اور ان کے جسم کے ساتھ کھیل کر یا ان کے جسم کی نمائش کروا کر کیا جائے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو عورت کے بارے دینِ اسلام کے اَحکامات کو اس کے اوپر ظلم قرار دیتے ہیں، چادر و چار دیواری کو عورت کے حق میں ناانصافی کہتے ہیں اور روشن خیالی اور نام نہاد تہذیب وتمدُّن کے نام پر عورت کو شرم و حیا سے عاری کرنے میں اسلام کی شان سمجھتے ہیں۔

﴿وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ: اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔﴾ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جہنم کی بھڑک میں مزید اضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ کفار کو ہمیشہ کے لئے جلاتی رہے ورنہ جہنم تو جب سے پیدا کی گئی ہے تب سے ہی بھڑک رہی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جہنم کی آگ ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی، اب وہ انتہائی سیاہ ہے۔ (2)

﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ: ہر جان کو معلوم ہوجائے گا جو حاضر لائی۔﴾ جب لوگوں کو اپنے کئے ہوئے اچھے برے

1 ......معجم الکبیر، باب القاف، من اسمہ: قیس، قیس بن عاصم المنقری، ۱۸/ ۳۳۷، الحدیث: ۸۶۳.

2 ......ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، ۸-باب منہ، ۴/ ۲۶۶، الحدیث: ۲۶۰۰.

www.dawateislami.net

اعمال معلوم ہوں گے تو اس وقت ان کا جو حال ہوگا اس کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۛۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (یاد کرو) جس دن ہر شخص اپنے تمام اچھے اور برے اعمال اپنے سامنے موجود پائے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش اس کے درمیان اور اس کے اعمال کے درمیان کوئی دور دراز کی مسافت (حائل) ہوجائے اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ان آیات میں زیادہ سے زیادہ غور کرے تاکہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور اسے گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی سوچ نصیب ہو۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿١٩﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿٢١﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو قسم ہے ان کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں اور رات کی جب پیٹھ دے اور صبح کی جب دم لے بیشک یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالکِ عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے امانت دار ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان ستاروں کی قسم جو اُلٹے چلیں۔ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں۔ اور رات کی جب پیٹھ پھیر کر جائے۔ اور صبح کی جب سانس لے۔ بیشک یہ ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے۔ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے۔ وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے۔

1 ......اٰل عمران: ٣٠۔

www.dawateislami.net

﴿فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ: توان ستاروں کی قسم جو اُلٹے چلیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے کافرو! تمہارا یہ گمان کہ قرآن جادو یا شعر یا اگلے لوگوں کی کہانیاں ہے، ہرگز درست نہیں، مجھے ان ستاروں کی قسم! جو اُلٹے چلیں اور سیدھے چلیں اور اپنے چھپنے کی جگہوں پر چھپ جائیں، اور رات کی قسم! جب وہ جانے لگے اور اس کی تاریکی ہلکی پڑ جائے، اور صبح کی قسم! جب وہ ظاہر ہو جائے اور اس کی روشنی خوب پھیل جائے، بیشک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزت والے رسول حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام کا پہنچایا ہوا کلام ہے جو کہ قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت و مرتبے والا ہے اور آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور وہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچانے پر امانت دار ہے۔[1]

﴿اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ: جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں۔﴾ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ ان (آیات میں جن کا ذکر ہے ان) سے مراد وہ پانچ سیارے ہیں جنہیں ''خَمسہ مُتَحَیِّرہ'' کہا جاتا ہے، وہ یہ ہیں (1) زُحَل۔ (2) مُشتَرِی۔ (3) مِرّیخ۔ (4) زُہرہ۔ (5) عُطارِد۔ اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان سے تمام ستارے مراد ہیں۔[2]

﴿اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ: بیشک یہ ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے۔﴾ جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ''رسول کریم'' سے مراد حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام ہیں البتہ بعض مفسرین نے یہ کہا ہے کہ یہاں رسول کریم سے مراد حضور پُر نور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہیں جیسا کہ علامہ ابوالحسن علی بن محمد ماوردی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں ''اس آیت میں مذکور ''رسولِ کریم'' کے بارے میں دو قول ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہیں۔[3]

اور علامہ ابوحیان محمد بن یوسف اندلسی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ''رسولِ کریم'' سے حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام مراد ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے مراد حضور اَقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہیں۔[4]

1 ...روح البیان، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۵-۲۱، ۱۰/۳۴۹، خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۵-۲۱، ۴/۳۵۶-۳۵۷، ملتقطاً.
2 ...قرطبی، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۶، ۱۰/۱۶۶، الجزء التاسع عشر، مدارک، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۶، ص۱۳۲۵، ملتقطاً.
3 ...النکت والعیون، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۹، ۶/۲۱۸.
4 ...البحر المحیط، التکویر، تحت الآیۃ: ۱۹، ۸/۴۲۵.

www.dawateislami.net

اور علامہ قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ شفاء شریف میں فرماتے ہیں ”حضرت علی بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ’’اس آیت میں ”رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ“ سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ اس قول کے مطابق اس کے بعد والی آیات میں مذکور اوصاف نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہیں اور ان کے علاوہ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں ”رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ“ سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ اس صورت میں اگلی آیات میں مذکور اوصاف حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ہوں گے۔ (1)

﴿ذِیۡ قُوَّۃٍ: جو قوت والا ہے۔﴾ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی قوت کا یہ عالَم ہے کہ انہوں نے حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی بستیاں جڑ سے اکھاڑ کر اپنے پروں پر رکھ لیں اور انہیں آسمان کی بلندی تک اٹھا کر پلٹ دیا۔ ایک مرتبہ ابلیس کو بیتُ المقدس کی سرزمین پر ایک وادی میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام کرتے ہوئے دیکھا تو اسے ایک پھونک مار کر ہند کے دور دراز پہاڑوں میں پھینک دیا۔ ایک چیخ مار کر حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے دلوں کو پھاڑ دیا اور وہ اس چیخ سے ہلاک ہو گئے۔ ان کی طاقت کا یہ حال تھا کہ پلک جھپکنے میں آسمان سے زمین پر تشریف لاتے اور پھر زمین سے آسمان پر پہنچ جاتے۔ (2)

حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طاقت

اب سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طاقت اور قوت کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو۔ چنانچہ قرآنِ پاک کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَةِ اللّٰهِ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا، اللّٰہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے۔

اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَیۡكَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِیۡلًا (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (اے حبیب!) بیشک ہم نے تم پر تھوڑا

1 ……شفاء شریف، القسم الاول، الفصل الخامس، ص۳۹، الجزء الاول.
2 ……خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۰، ۴/۳۵۷.
3 ……حشر: ۲۱.
4 ……دھر: ۲۳.

www.dawateislami.net

تھوڑا کرکے قرآن اتارا۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے اپنا دیدار کروانے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا:

لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْۚ-فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھ، یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کردیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر گئے۔

اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰىؕ(۷) ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰىۙ(۸) فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰىۚ(۹) فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ(۱۰) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى(۱۱) اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا یَرٰى(۱۲) وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰىۙ(۱۳) عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى(۱۴) عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰىؕ(۱۵) اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰىۙ(۱۶) مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس حال میں کہ وہ آسمان کے سب سے بلند کنارہ پر تھے۔ پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہوگیا۔ تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو اس نے وحی فرمائی۔ دل نے اسے جھوٹ نہ کہا جو (آنکھ نے) دیکھا۔ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے۔

﴿عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ: عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے۔﴾ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو عزت، مقام اور مرتبہ حاصل ہے وہ کسی اور فرشتے کے پاس نہیں۔

1 ......اعراف: ۱۴۳۔

2 ......نجم: ۷-۱۷۔

www.dawateislami.net

بارگاہِ رب قدیر عَزَّوَجَلَّ میں مقامِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اب یہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزت، مقام اور مرتبے کے بے شمار پہلوؤں میں سے 5 پہلو ملاحظہ ہوں۔

(1)……اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں بھی اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خطاب کیا تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام سے نہیں بلکہ اَوصاف اور اَلقاب سے یاد کیا۔

(2)……اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر مدینہ منورہ کے یہودیوں اور مکہ مکرمہ کے مشرکین کی اس جاہلانہ گفتگو کارد کرنے کے لئے اسے نقل کیا جو وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں کرتے تھے لیکن ان گستاخوں کی اس بے اَدبانہ ندا کا کہ نام لے کر حضور کو پکارتے اسے نقل کرنے کے طور پر بھی ذکر نہ کیا، ہاں جہاں انہوں نے وصفِ کریم سے ندا کی تھی اگرچہ ان کے گمان میں مذاق اڑانے کے طور پر تھی اسے قرآنِ کریم میں نقل کیا گیا۔

(3)……اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر کی قسم، ان کی باتوں کی قسم، ان کے زمانے کی قسم اور ان کی جان کی قسم بیان فرمائی۔ یہ وہ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(4)……دیگر اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کفار نے جو جاہلانہ اور بیہودہ گفتگو کی اس کا جواب ان انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ہی اپنے حلم اور فضل کے لائق دیا لیکن جب اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں کفار نے زبان درازی کی تو اس کا جواب خود رب تعالیٰ نے دیا۔

(5)……نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ پسند تھا کہ خانہ کعبہ قبلہ ہو جائے اور ایک دن اس امید پر آسمان کی طرف بار بار دیکھا کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ
ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف

www.dawateislami.net

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (1)

بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔

الغرض اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جو مقام اور مرتبہ حاصل ہے اسے مکمل طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

تیرے تو وصف ’’عیبِ تناہی‘‘ سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی
چپ ہورہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

﴿مُطَاعٍ ثَمَّ: وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے۔﴾ آسمان میں فرشتے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت کرتے ہیں، جیسے معراج کی رات ان کے کہنے پر فرشتوں نے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور جنت کے خازن نے جنت کے دروازے کھول دیئے۔ (2)

یہ تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت کا حال ہے اور اللہ تعالٰی اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

جبکہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے کہیں نہیں فرمایا کہ ان کی اطاعت اللہ تعالٰی کی اطاعت ہے۔

1 ...... بقرہ: ١٤٤.
2 ...... خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ٢١، ٤/٣٥٧.
3 ...... النساء: ٨٠.

www.dawateislami.net

﴿ اَمِیْنٍ: امانت دار ہے۔﴾ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کی وحی اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک پہنچانے میں امانت دار ہیں اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس وحی کو مخلوق تک پہنچانے میں امانت دار ہیں، اللہ تعالیٰ کے اَسرار اور رُموز میں امانت دار ہیں اور آپ ایسے امانت دار ہیں کہ آپ کی جان کے دشمن بھی آپ کو امین کہتے اور اپنی امانتیں بے خوف وخطر آپ کے پاس رکھوا دیتے تھے۔

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ ج

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے صاحب مجنون نہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور تمہارے صاحب ہرگز مجنون نہیں۔

﴿ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ: اور تمہارے صاحب **ہرگز** مجنون نہیں۔﴾ یہ بھی اس سے پہلی آیات میں مذکور قسم کا جواب ہے کہ کفارِ مکہ جو میرے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مجنون کہتے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ (1) اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مقام و مرتبہ معلوم ہوا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی کفار نے کی اور ان کی گستاخی کا جواب خود ربّ تعالیٰ نے دیا۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿۲۳﴾ ج وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾ ج

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یقیناً بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا۔ اور یہ نبی غیب بتانے پر ہرگز بخیل نہیں۔

﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ: اور **یقیناً بیشک** انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا۔﴾ یعنی نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ...... خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۲، ۴/۳۵۷.

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ نے سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھا۔ (1)

﴿ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ: اور یہ نبی غیب بتانے پر ہرگز بخیل نہیں۔ ﴾ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''یعنی میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غیب کا علم آتا ہے، وہ تمہیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔ (2)

ابوسعید عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جو غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں انہیں بتانے میں وہ بخل نہیں کرتے۔ (3)

اس سے معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللّٰہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس میں سے بہت کچھ اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو بتایا ہے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علمِ غیب کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر 29 سے ان 3 رسائل کا مطالعہ فرمائیں (1) اِنْبَاءُ الْمُصْطَفٰی بِحَالِ سِرٍّ وَّاَخْفٰی۔ (حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا علم دیئے جانے کا ثبوت) (2) اِزَاحَةُ الْعَیْبِ بِسَیْفِ الْغَیْبِ۔ (علمِ غیب کے مسئلے سے متعلق دلائل اور بدمذہبوں کا رد) (3) خَالِصُ الْاِعْتِقَاد۔ (علمِ غیب سے متعلق 120 دلائل پر مشتمل ایک عظیم کتاب)

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور قرآن مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر جاتے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ (قرآن) ہرگز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں۔ پھر تم کدھر جاتے ہو؟

﴿ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ: اور وہ (قرآن) ہرگز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں۔ ﴾ کفارِ مکہ یہ کہتے تھے کہ کوئی جن یا شیطان

1 ...خازن، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۳، ۴/۳۵۷.
2 ...بغوی، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۴، ۴/۴۲۲.
3 ...بیضاوی، التکویر، تحت الآیۃ: ۲۴، ۵/۴۵۹.

www.dawateislami.net

حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ کلام سنا جاتا ہے، ان کا رد کرتے ہوئے اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللّٰہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا کہ قرآن، مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ہے، پھر تم قرآن کو چھوڑ کر کدھر جاتے ہو اور کیوں قرآن سے اِعراض کرتے ہو حالانکہ اس میں شفاء اور ہدایت ہے۔ (1)

کفار کے اس اعتراض کا جواب ایک اور مقام پر بھی دیا گیا ہے، چنانچہ اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اس قرآن کو لے کر شیطان نہ اترے۔ اور نہ ہی وہ اس قابل تھے اور نہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ تو سننے کی جگہ سے دور کردیے گئے ہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

ع ۲۹ / ۶

ترجمۂ کنزالایمان: وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہاں کے لیے اس کے لیے جو تم میں سیدھا ہونا چاہے اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللّٰہ سارے جہان کا رب۔

ترجمۂ کنزالعرفان: وہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے۔ اس کے لیے جو تم میں سے سیدھا ہونا چاہے۔ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللّٰہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ: وہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآنِ عظیم تمام جنوں اور انسانوں کے لئے نصیحت ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کر سکتا ہے جسے حق کی پیروی کرنا، اس پر قائم رہنا اور اس سے نفع حاصل کرنا منظور ہو۔ (3)

1 ...... خازن، التكوير، تحت الآية: ۲۵-۲۶، ۴/ ۳۵۷.

2 ...... شعراء: ۲۱۰-۲۱۲.

3 ...... روح البيان، التكوير، تحت الآية: ۲۷-۲۸، ۱۰/ ۳۵۴، خازن، التكوير، تحت الآية: ۲۷-۲۸، ۴/ ۳۵۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ: اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔﴾ یعنی تم اللہ تعالیٰ کے چاہے بغیر کچھ چاہ بھی نہیں سکتے، تمہارا ارادہ اور چاہنا اللہ تعالیٰ کے ارادے کے تابع ہے۔

آیت ”وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے۔

(1)......انسان اپنے اختیاری کام میں مختار ہے۔

(2)......انسان کا اختیار مستقل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت کے تابع ہے۔

(3)......دنیا کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت اور ارادے سے ہے مگر اس کی پسندیدگی سے نہیں۔

(4)...... اللہ تعالیٰ بندے کے ہر کام کا ارادہ فرماتا ہے مگر اسے برے کام کی رغبت یا مشورہ نہیں دیتا بلکہ اس سے منع فرماتا ہے، برے کاموں کی رغبت ابلیس لعین دیتا ہے۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْاَنْفِطَار

سورۂ اِنفطار کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ اِنفطار مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں **1** رکوع اور **19** آیتیں ہیں۔

’’اِنفطار‘‘ نام رکھنے کی وجہ

اِنفطار کا معنی ہے پھٹ جانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ’’اِنْفَطَرَتْ ‘‘ سے ماخوذ ہے۔

سورۂ اِنفطار کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی علامات بیان کی گئی ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)......اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کائنات میں ہونے والی ہیبت ناک تبدیلیاں بیان کر کے فرمایا گیا کہ اس وقت ہر جان کو وہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو اس نے پیچھے چھوڑا۔

(2)......انسان کو عطا کی جانے والی نعمتیں بیان کر کے اسے جھنجوڑا گیا کہ کس چیز نے تجھے اپنے کرم والے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا اور تو نے اس کی نافرمانی شروع کر دی۔

(3)...... یہ بتایا گیا کہ ہر انسان پر کِرَاماً کاتبین دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کے اَعمال اور اَقوال کے نگہبان ہیں اور وہ اس کے تمام اعمال جانتے ہیں۔

[1]......خازن، تفسیر سورۃ الانفطار، ٤/٣٥٨.

www.dawateislami.net

(4)......اس سورت کے آخر میں نیکوں اور بدکاروں کا انجام بیان کیا گیا اور قیامت کے دن کے احوال بیان کئے گئے۔

سورۂ تکویر کے ساتھ مناسبت

سورۂ اِنفطار کی اپنے سے ما قبل سورت ''تکویر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کی ہولناکیاں اور اَحوال بیان کئے گئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ
اَخَّرَتْ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا دیئے جائیں اور جب قبریں کریدی جائیں ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔ اور جب سمندر بہا دیے جائیں گے۔ اور جب قبریں کریدی جائیں گی۔ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔

﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ: جب آسمان پھٹ جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات میں قیامت کے

www.dawateislami.net

اَحوال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب آسمان فرشتوں کے نازل ہونے کے لئے پھٹ جائے گا اور جب ستارے اپنی جگہوں سے اس طرح جھڑ کے گر پڑیں گے جس طرح پروئے ہوئے موتی ڈوری سے گرتے ہیں اور جب سمندروں میں قائم آڑ دور کرکے انہیں بہادیا جائے گا اور میٹھے اور کھاری سمندر مل کر ایک ہوجائیں گے اور جب قبریں کریدی جائیں گی اوران کے مردے زندہ کرکے نکال دیئے جائیں گے تواس دن ہر جان کو معلوم ہوجائے گا جو اس نے نیک یا برا عمل آگے بھیجا اور جو نیکی بدی پیچھے چھوڑی۔ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث مراد ہے۔ (1)

اور یہ جاننا اعمال نامے پڑھنے کے ذریعے ہوگا جیسا کہ ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگادی ہے اور ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایک نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔(فرمایا جائے گا کہ) اپنا نامہ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِۙ﴿۶﴾ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَۙ﴿۷﴾ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِۙ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا پھر ہموار فرمایا جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا کوئی نہیں بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو۔

1 ...... روح البیان، الانفطار، تحت الآیة: ۱-۵، ۱۰/۳۵۵-۳۵۶، خازن، الانفطار، تحت الآیة: ۱-۵، ۴/۳۵۸، ملتقطاً۔

2 ...... بنی اسرائیل: ۱۳، ۱۴۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا۔جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا پھر اعتدال والا کیا۔جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ہرگز نہیں ، بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو۔

﴿ **یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ**: اے انسان!۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کرم والے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا کہ تو نے اس کی نعمت اور کرم کے باوجود اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی جو تجھے عدم سے وجود میں لے کر آیا، پھر اس نے تمہارے اعضاء کو ٹھیک بنایا اور تجھے پکڑنے کے لئے ہاتھ، چلنے کے لئے پاؤں، بولنے کے لئے زبان، دیکھنے کے لئے آنکھ اور سننے کے لئے کان عطا کئے، پھر ان اعضاء میں مناسبت رکھی کہ ایک ہاتھ یا پاؤں دوسرے ہاتھ یا پاؤں سے چھوٹا یا لمبا نہیں، پھر تمہیں لمبے قد والا یا چھوٹے قد والا، خوب صورت یا بدصورت، گورا یا کالا، مرد یا عورت جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا، اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان کرم نوازیوں کو دیکھ کر بھی اس کی نافرمانی سے نہیں رکے بلکہ تم انصاف کے دن کو جھٹلانے لگے اور اعمال کی جزاء ملنے کے دن کا انکار کرنے لگ گئے۔ (1)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اچھی جزا کی امید رکھنا بیوقوفی کی علامت ہے

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے لیکن اس کے کرم کو پیشِ نظر رکھ کر اس کی نافرمانی کرنے کی جرأت نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس کی پکڑ اور اس کے عذاب کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس کی نافرمانی سے ہر دم بچتے رہنا چاہئے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جو گناہ کرنے کے بعد اس سے سچی توبہ کرنے کی بجائے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے، وہ معاف کر دے گا کوئی بات نہیں۔ ان کے لئے درج ذیل دو احادیث میں بھی بڑی عبرت ہے، چنانچہ

(1)......حضرت شداد بن اوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

1......مدارک، الانفطار، تحت الآیۃ: ٦-۹، ص۱۳۲۷، روح البیان، الانفطار، تحت الآیۃ: ٦-۹، ۱۰/۳۵۸-۳٦۰، خازن، الانفطار، تحت الآیۃ: ٦-۹، ۴/۳۵۸، جلالین، الانفطار، تحت الآیۃ: ٦-۹، ص۴۹۲، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

”سمجھدار شخص وہ ہے جو (دنیا میں ہی) اپنا محاسبہ کر لے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیک اعمال کرے اور وہ شخص احمق ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے آخرت کے انعام کی امید رکھے۔“(1)

(2)......حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے حِلم اور بُردباری سے دھوکے میں نہ پڑ جائے، بے شک جنت اور دوزخ تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے۔“(2)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نافرمانی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۙ﴿۱۱﴾ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز لکھنے والے کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور بیشک تم پر کچھ ضرور نگہبان مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

﴿وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ: اور بیشک تم پر کچھ ضرور نگہبان ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! بیشک ہماری جانب سے تم پر کچھ فرشتے مقرر ہیں جو تمہارے اَعمال اور اَقوال کے نگہبان ہیں، وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہیں اور تمہارے اقوال اور اعمال لکھ رہے ہیں تاکہ تمہیں ان کی جزا دی جائے، وہ تمہارے ساتھ رہنے کی وجہ سے تمہارا ہر نیک اور برا عمل جانتے ہیں اور ان سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔(3)

محافظ اور نگہبان فرشتے

ان فرشتوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب اس سے لینے والے دو فرشتے

1 ......ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ... الخ، ۲۵-باب، ۴/۲۰۷، الحدیث: ۲۴۶۷.

2 ......الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی التوبۃ والمبادرۃ بھا... الخ، ۴/۴۸، الحدیث: ۴۷۵۷.

3 ......روح البیان، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۲، ۱۰/۳۶۰، خازن، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۲، ۴/۳۵۸، مدارک، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۲، ص۱۳۲۷-۱۳۲۸، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (1)

لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے۔ وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے۔

اوران آیات میں ہر اس انسان کے لئے نصیحت ہے جو اپنے اعمال کے حوالے سے انتہائی غفلت کا شکار ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب اس آیت "یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ" کی تلاوت فرماتے تو کہتے: غافل لوگوں پر اس سے زیادہ سخت کوئی آیت نہیں۔ (2)

سورۂ اِنفطار کی آیت نمبر10، 11 اور 12 سے معلوم ہونے والی باتیں

ان آیات سے 6 باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......انسان کی جان اور اس کے اعمال کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر ہیں۔

(2)......فرشتے صرف انسانوں پر مقرر ہیں دیگر مخلوق پر نہیں۔

(3)......اللہ تعالیٰ کے کام اس کے بندوں کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں کیونکہ حافظ و ناصر ربِّ تعالیٰ ہے مگر ارشاد ہوا کہ فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔

(4)......انسان کو بری جگہ نہیں جانا چاہیے تاکہ ہماری وجہ سے ان فرشتوں کو وہاں نہ جانا پڑے۔

(5)......فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔

(6)......ان پر ہمارے چھپے اور ظاہر کوئی عمل پوشیدہ نہیں، تب ہی تو وہ ہر عمل کو لکھ لیتے ہیں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿١٣﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿١٤﴾ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ
الدِّیْنِ ﴿١٥﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآىٕبِیْنَ ﴿١٦﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿١٧﴾
ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿١٨﴾ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْــٴًـا

1......ق: ۱۷، ۱۸۔

2......مدارک، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۲، ص ۱۳۲۸۔

www.dawateislami.net

وَالْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک نکوکار ضرور چین میں ہیں اور بےشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللّٰہ کا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک نیک لوگ ضرور چین میں (جانے والے) ہیں۔ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔ انصاف کے دن اس میں جائیں گے۔ اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ پھر تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ جس دن کوئی جان کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللّٰہ کا ہوگا۔

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ: **بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہیں۔**﴾ اس سے پہلی آیات میں بندوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے بارے میں بیان کیا گیا اور اب یہاں سے عمل کرنے والوں کے احوال بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات میں ارشاد فرمایا کہ بیشک وہ لوگ جنہوں نے فرائض کی ادائیگی اور گناہوں سے بچنے کے ذریعے اپنے ایمان کو سچا کر دکھایا، یہ ضرور نعمتوں سے بھرپور جنت میں جانے والے ہیں اور بیشک کافر لوگ ضرور جلا کر رکھ دینے والی دوزخ میں جانے والے ہیں اور وہ انصاف کے دن اُس جہنم میں جائیں گے جسے وہ دنیا میں جھٹلاتے رہے، اور اس جہنم سے کہیں چھپ نہ سکیں گے اور اے بندے! تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ پھر تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ انصاف کا دن وہ ہے جس دن کوئی کافر جان کسی کافر جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور اس دن سارا حکم اللّٰہ تعالیٰ کا ہوگا اور وہی ان کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔ (1)

﴿یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْــٴًـا: **جس دن کوئی جان کسی جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی۔**﴾ یعنی قیامت کے دن کوئی کافر کسی کافر کو کچھ نفع پہنچانے کا اختیار نہ رکھے گا اور نہ ہی کوئی مسلمان کسی کافر کو فائدہ پہنچا سکے گا۔

(1)...... تفسیر کبیر، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۳، ۱۱ /۷۹، خازن، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۹، ۴ /۳۵۹، مدارک، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۹، ص۱۳۲۸، روح البیان، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۹، ۱۰ /۳۶۱-۳۶۲، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

قیامت کے دن سے ہر ایک کو ڈرنا چاہئے

یاد رہے کہ اس آیت میں اگرچہ کفار کا حال بیان ہوا ہے کہ انہیں قیامت کے دن کوئی دوسرا کافر یا مسلمان نفع نہیں پہنچا سکے گا، البتہ اس دن کی سختیوں، ہولناکیوں اور شدّتوں کے پیشِ نظر مسلمانوں کو بھی اس سے ڈرنا چاہئے، چنانچہ ایک مقام پر اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللّٰہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر جان کو اس کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ٘ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْــٴًـاؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا ہوگا۔ بیشک اللّٰہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا دھوکہ دینے والا تمہیں اللّٰہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے۔

امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں ”قیامت کا دن وہ دن جس میں کوئی شک نہیں۔ یہ وہ دن ہے جس میں چھپی باتوں (جیسے عقائد، اعمال اور نیتوں) کو جانچا جائے گا۔ اس دن کوئی (کافر) جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی۔ اس دن (کی ہولناکی اور شدت سے) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ اس دن کوئی دوست کسی دوست کے

(1) بقرہ: ۴۸۔ (2) بقرہ: ۲۸۱۔ (3) لقمان: ۳۳۔

www.dawateislami.net

کچھ کام نہ آئے گا۔اس دن کوئی جان کسی (کافر) جان کے لئے (نفع پہنچانے کا) کچھ اختیار نہ رکھے گی۔اس دن ان (کفار) کو جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلا جائے گا۔اس دن وہ (کفار) آگ میں اپنے چہروں کے بل گھسیٹے جائیں گے۔اس دن ان (کفار) کے چہرے آگ میں بار بار الٹے جائیں گے۔اس دن کوئی باپ اپنی اولاد کے کام نہ آسکے۔اس دن آدمی اپنے بھائی، ماں اور باپ سے بھاگتا پھرے گا۔اس دن لوگ (دہشت غالب ہونے کی وجہ سے) بات نہیں کر سکیں گے اور نہ انہیں اس بات کی اجازت دی جائے گی کہ وہ کوئی عذر پیش کریں۔یہ وہ دن ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔اس دن لوگ بالکل ظاہر ہو جائیں گے۔اس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے۔اس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے کام آئیں گے۔اس دن ظالموں کو ان کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے اور ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔اس دن تمام عذر رد کر دیئے جائیں گے اور چھپی باتوں کو جانچا جائے گا۔اس دن پوشیدہ باتیں ظاہر ہوں گی اور پردے اٹھ جائیں گے۔اس دن آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور آوازیں بند ہوں گی۔اس دن (دائیں بائیں) توجہ کم ہوگی، پوشیدہ باتیں ظاہر ہوں گی اور گناہ بھی سامنے آجائیں گے۔اس دن لوگوں کو ان کے گواہوں سمیت (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشی کے لئے) چلایا جائے گا۔اس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور بڑے نشے میں ہوں گے۔اس دن (اعمال کا وزن کرنے کے لئے) ترازو رکھے جائیں گے، اعمال نامے کھولے جائیں گے، جہنم ظاہر کر دی جائے گی، کھولتا ہوا پانی جوش مارے گا، جہنم سانس لے گی، کفار مایوس ہو جائیں گے، جہنم کو بھڑکایا جائے گا، رنگ بدل جائیں گے، زبان گونگی ہو جائے گی اور انسان کے اعضاء گفتگو کریں گے۔تو اے انسان! تجھے اپنے کریم رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے کہ تو دروازے بند کر کے، پردے لٹکا کر اور لوگوں سے چھپ کر فسق و فجور اور گناہوں میں مبتلا ہو گیا! (تو لوگوں کے خبردار ہونے سے ڈرتا ہے حالانکہ تجھے پیدا کرنے والے سے تیرا کوئی حال چھپا ہوا نہیں،) جب تیرے اعضا تیرے خلاف گواہی دیں گے (اور جو کچھ تو لوگوں سے چھپ کر کرتا رہا وہ سب ظاہر کر دیں گے) تو اس وقت تو کیا کرے گا۔(1)

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور شیطان کے دھوکے سے محفوظ فرمائے اور اپنی آخرت کے بارے میں سچی فکر اور قیامت کے دن کا حقیقی خوف نصیب کرے، اٰمین۔

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، صفۃ یوم القیامۃ ودواھیہ واسامیہ، ٥/٢٧٦۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن

سورۂ مُطَفِّفِیْن کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ مُطَفِّفِیْن کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت ہجرت کے زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 36 آیتیں ہیں۔

''مُطَفِّفِیْن'' نام رکھنے کی وجہ

مُطَفِّفِیْن کا معنی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اسی مناسبت سے اسے ''سورۂ مُطَفِّفِیْن'' کہتے ہیں۔

سورۂ مُطَفِّفِیْن کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد بیان کئے گئے اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت فرمائی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)......اس سورت کی ابتداء میں ناپ تول میں کمی کرنے کے بارے میں شدید وعید بیان کی گئی۔

(2)...... یہ بتایا گیا کہ کافروں کا اعمال نامہ سب سے نیچی جگہ سجین میں لکھا ہوا ہے اور جس دن وہ اعمال نامہ نکالا جائے گا تو اس دن قیامت کے منکروں کے لئے خرابی ہے۔ نیز یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو سرکش اور گناہگار ہے۔

(3)......جو کافر قرآن مجید کو سابقہ لوگوں کی کہانیوں پر مشتمل کتاب کہتے تھے ان کا رد کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جس طرح

1 ......خازن، تفسیر سورة المطففين، ٤/٣٥٩.

www.dawateislami.net

وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے سے محروم رہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے سے محروم رہیں گے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

(4)......نیک لوگوں کے نامۂ اعمال کی جگہ اور ان کی جزا بیان کی گئی۔

(5)......اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ دنیا میں جو کافر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور ان پر ہنستے تھے، قیامت کے دن ان کی رسوائی اور دردناک انجام دیکھ کر مسلمان ان پر ہنسیں گے۔

سورۂ اِنفطار کے ساتھ مناسبت

سورۂ مُطَفِّفِین کی اپنے سے ماقبل سورت ''انفطار'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ انفطار کے آخر میں نافرمانی کرنے والوں کو ڈرایا گیا کہ قیامت کے دن کوئی جان کسی جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ تعالیٰ کا ہوگا، اور سورۂ مُطَفِّفِین کی ابتداء میں بھی نافرمانی کرنے والوں کے لئے وعید بیان کی گئی ہے۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵﴾ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾

1......تفسیر کبیر، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/۸۲۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں۔ اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیں کم کردیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے جس دن سب لوگ رَبُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں۔ اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کردیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا۔ ایک عظمت والے دن کے لیے۔ جس دن سب لوگ رَبُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

﴿**وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ:** کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے۔﴾ جب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو اس وقت یہاں کے لوگوں کا حال یہ تھا کہ وہ ناپ تول میں خیانت کرتے تھے اور خاص طور پر ابوجُہینہ ایک ایسا شخص تھا جس نے چیزیں لینے اور دینے کے لئے دو جدا جدا پیمانے رکھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں اور اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات میں فرمایا گیا کہ کم تولنے والوں کیلئے خرابی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کردیں، کیا جو لوگ یہ کام کرتے ہیں وہ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں ایک عظمت والے دن کے لیے اٹھایا جائے گا اور اس دن ان سے ذرے ذرے کا حساب کیا جائے گا، اگر انہیں اٹھائے جانے کا یقین ہوتا تو ناپ تول میں کمی کرنے سے باز رہتے اور عظمت والا دن وہ ہے جس دن سب لوگ اپنی قبروں سے نکل کر ربُّ العالمین کے حضور حساب اور جزاء کے لئے کھڑے ہوں گے۔(1)

ناپ، تول صحیح رکھنے کا فائدہ اور نہ رکھنے کا نقصان

یاد رہے کہ ناپ تول ایک انتہائی اہم معاملہ ہے کیونکہ تقریباً تمام لوگوں کو اشیاء بیچنے اور خریدنے سے واسطہ پڑتا ہے اور زیادہ تر چیزوں کا بیچنا اور خریدنا انہیں ناپنے اور تولنے پر ہی مبنی ہے، اسی لئے اللہ تعالٰی نے اس کام کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

1 ......خازن، المطففین، تحت الآیۃ: ۱-۶، ۴/۳۵۹-۳۶۰، مدارک، المطففین، تحت الآیۃ: ۱-۶، ص۱۳۲۹، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَ اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ [1]

ترجمۂ کنزالعرفان: اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی۔ کہ تولنے میں نا انصافی نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ۔

اور ارشاد فرمایا:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ [2]

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اتاری تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔

اور صحیح ناپنے تولنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا [3]

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب ماپ کرو تو پورا ماپ کرو اور بالکل صحیح ترازو سے وزن کرو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہے۔

صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا ہے، تجارت میں خوب اضافہ ہوتا ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہوگا کہ اس حوالے سے لوگوں کا اُس پر کوئی حق نہیں ہوگا اور یوں لوگ اپنا حق طلب کرنے کے لئے اسے نہیں پکڑیں گے، یہ حرام رزق کھانے اور کھلانے کے عذاب سے بچ جائے گا اور اس کے نیک اعمال محفوظ رہیں گے اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کے لئے زیرِ تفسیر آیات میں سخت وعید ہے اور ایسے لوگوں کے لئے درج ذیل حکایت میں بھی بڑی عبرت ہے، چنانچہ

حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''میں اپنے ایک پڑوسی کے پاس اس کے انتقال کے وقت گیا تو اس نے مجھے دیکھ کر کہا: ''اے مالک بن دینار! رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، اس وقت مجھے اپنے سامنے آگ کے دو پہاڑ نظر آرہے ہیں اور مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ ان پہاڑوں پر چڑھو لیکن ان پر چڑھنا میرے لئے دشوار ہے۔ میں نے اس کے گھر والوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو ان لوگوں نے بتایا کہ اس کے پاس غلہ ناپنے کے دو پیمانے ہیں؛

1 ...... الرحمٰن: ۷-۹۔ 2 ...... حدید: ۲۵۔ 3 ...... بنی اسرائیل: ۳۵۔

www.dawateislami.net

ایک سے غلہ ناپ کرلیتا تھا اور دوسرے سے غلہ ناپ کر دیتا تھا۔حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ’’میں نے ان دونوں پیمانوں کو منگوایا اور انہیں ایک دوسرے پر رکھ کر توڑ دیا، پھر میں نے اس شخص سے پوچھا کہ اب تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا میرے ساتھ ویسا ہی معاملہ ہے بلکہ اب پہلے سے زیادہ خراب ہوگیا ہے۔ (1)

اللّٰہ تعالٰی سب مسلمانوں کو صحیح ناپنے اور تولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿ اَلَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ: وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں۔﴾ یہ ایک اَخلاقی تنبیہ ہے کہ جب یہ خود لیتے ہیں تو پورا وصول کرتے ہیں لیکن دوسروں کو دیتے ہوئے ڈنڈی مارتے ہیں جبکہ صحیح انسان وہ ہے جو دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرے جو اپنے ساتھ دوسرے کا چاہتا ہے۔حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (2)

﴿ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّ زَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ: اور جب انہیں ناپ یا تول کردیں تو کم کردیں۔﴾ ناپ تول میں کمی کرنے کی تمام صورتیں اس آیت میں داخل ہیں جیسے کپڑا ناپتے وقت لچک دار کپڑے کو کھینچ کرناپنا، الاسٹک کو کھینچ کر ناپنا، باٹ کم رکھنا، باٹ تو پورا ہو لیکن تولنے میں ڈنڈی ماردینا، چیز کو زور سے ترازو میں رکھ کر فوراً اٹھا لینا، ترازو کے پلڑوں میں فرق رکھنا، ترازو کے جس حصے میں باٹ رکھے جاتے ہیں اس کے نیچے کوئی چیز لگا دینا، وزن کرنے کے الیکٹرونک آلات کی سیٹنگ میں یا میٹر میں تبدیلی کرکے کم تول کے دینا وغیرہ۔

﴿ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ: جس دن سب لوگ ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔﴾ یعنی جس دن سب لوگ اپنے اعمال کے حساب اور ان کی جزا کے لئے ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اس دن ان لوگوں کا ناپ تول میں کمی کرنا اور ان کی جزا ظاہر ہوجائے گی۔ (3)

ربُّ العالمین کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے وقت لوگوں کا حال

قیامت کے دن جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے اور حشر کے میدان میں جمع ہوں گے، پھر اپنے اعمال

1 ......منهاج العابدين، العقبة الخامسة، اصول سلوك طريق الخوف والرجاء، الاصل الثالث، ص١٦٦.

2 ......بخاری، كتاب الايمان، باب من الايمان ان يحبّ لاخيه ما يحبّ لنفسه، ١/١٦، الحديث: ١٣.

3 ......جلالين، المطففين، تحت الآية: ٦، ص٤٩٣، روح البيان، المطففين، تحت الآية: ٦، ١٠/٣٦٥، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کے حساب وکتاب اوران کی جزاء کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے تو اس وقت ان کا حال کیا ہوگا، اس سے متعلق درج ذیل 3 اَحادیث ملاحظہ ہوں،

(1)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ بشیر نام کا ایک آدمی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں بیٹھا کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ تین دن بعد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی بدلی ہوئی رنگت دیکھ کر ارشاد فرمایا ’’اے بشیر! تیرا رنگ کیسے تبدیل ہو گیا؟ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں نے ایک اونٹ خریدا تھا، وہ مجھ سے بھاگ گیا تو میں تین دن تک اس کی تلاش میں لگا رہا اور میں نے اس کے بارے میں کوئی شرط بھی نہیں رکھی تھی۔ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’بھاگے ہوئے اونٹ کو تو واپس لوٹایا جا سکتا ہے، کیا اس کے علاوہ کسی اور چیز نے تیرا رنگ تو نہیں بدلا؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’(آج تین دن تک اونٹ تلاش کرنے کی وجہ سے تیرا یہ حال ہو گیا ہے) تو اس دن تیرا کیا حال ہوگا جس کی مقدار 50,000 سال ہے اور اس دن سب لوگ ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (1)

(2)......حضرت عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جس دن تمام انسان پروردگارِ عالَم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی لو تک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔ (2)

(3)......حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے خبر دیجئے کہ قیامت کے اس دن کھڑے ہونے پر کون قدرت رکھے گا جس کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ

يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

---

1 ...... کنز العمال، کتاب البیوع، قسم الافعال، الرّد بالعیب، ۲/۶۳، الجزء الرابع، الحدیث: ۹۹۵۰۔

2 ...... بخاری، کتاب التفسیر، سورة ویل للمطفّفین، باب یوم یقوم الناس... الخ، ۳/۳۷۴، الحدیث: ۴۹۳۸۔

www.dawateislami.net

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''وہ دن مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا حتّٰی کہ اس پر ایک فرض نماز کی طرح ہو جائے گا۔ (1)

اللّٰہ تعالٰی تمام مسلمانوں کو قیامت کے دن کی شدّتوں اور حساب کی سختیوں سے پناہ مانگنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍؕ ۝۷ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌؕ ۝۸ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌؕ ۝۹ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَۙ ۝۱۰ الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِؕ ۝۱۱ وَ مَا یُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍۙ ۝۱۲ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَؕ ۝۱۳

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کافروں کی لکھت سب سے نیچی جگہ سجّین میں ہے اور تو کیا جانے سجّین کیسی ہے وہ لکھت ایک مُہر کیا نوِشتہ ہے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش گنہگار جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجّین میں ہے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ سجّین کیا ہے؟ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔ جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اسے نہیں جھٹلائے گا مگر ہر سرکش، بڑا گناہگار۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے (یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

﴿ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ﴾ **: یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجّین میں ہے۔** اس

1 ......مشكاة المصابيح، كتاب احوال القيامة و بدء الخلق، باب الحساب و القصاص و الميزان، الفصل الثالث، ٢/٣١٧، الحديث: ٥٥٦٣.

www.dawateislami.net

آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک وہ کتاب جس میں کافروں کے اعمال لکھے ہوئے ہیں سب سے نیچی جگہ سجّین میں ہے اور تم اس جگہ کی حقیقت نہیں جان سکتے کہ وہ کتنا ہولناک اور ہیبت کا مقام ہے اور کافروں کا اعمال نامہ مُہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے جو نہ مٹ سکتی ہے نہ بدل سکتی ہے یہاں تک کہ اِن سے اُن اعمال کا حساب لے لیا جائے اور اُن اعمال پر انہیں سزا دے دی جائے اور جس دن اعمال نامے کی وہ کتاب نکالی جائے گی تو اس دن اُن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور جزا ملنے کے دن یعنی قیامت کے منکر ہیں اور اس دن کو وہی جھٹلاتا ہے جس میں یہ تین باتیں پائی جاتی ہوں

(1)......وہ حق سے تجاوز کرنے والا ہو اور مخلوق کے ساتھ معاملات کرنے میں ان پر ظلم کرنے والا ہو۔

(2)......اپنے اَفعال اور اَقوال میں اللّٰہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے گناہوں میں مُنْہَمِک ہو۔

(3)......جب اس کے سامنے قرآن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ اللّٰہ تعالیٰ کی وحی نہیں بلکہ سابقہ لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

یاد رہے کہ سجّین کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام ہے اور یہ مقامِ ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔ (1)

كَلَّا بَلْ ٚ سكتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔

﴿ كَلَّا: ہرگز نہیں۔**﴾** یعنی اس سرکش اور گناہگار کا یہ کہنا غلط ہے کہ قرآن تو سابقہ لوگوں کے قصوں، کہانیوں کی بات ہے یعنی اس طرح کی باتیں کرکے اس کا اثر اپنے اوپر نہیں ہونے دیتے تو اصل بات یہ ہے کہ ان کے کفر و شرک جیسے برے

1......خازن، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۷، ۴ / ۳۶۰، مدارک، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۷-۹، ص۱۳۳۰، قرطبی، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۷، ۱۰ / ۱۸۲، الجزء التاسع عشر، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اعمال کی شامت سے ان کے دل زنگ آلود اور سیاہ ہو گئے ہیں اسی وجہ سے وہ حق کو پہچان نہیں سکتے۔[1]

گناہ دل کو میلا کر دیتے ہیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آ جاتا ہے اور توبہ و اِستغفار کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی رَان یعنی وہ زنگ ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہوا۔[2]

كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یقیناً بیشک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے ضرور محروم ہوں گے۔

﴿ كَلَّاۤ: یقیناً۔﴾ یعنی یقیناً بیشک وہ کفار قیامت کے دن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے دیدار سے اسی طرح محروم ہوں گے جس طرح دنیا میں اس کی توحید کا اقرار کرنے سے محروم رہے۔

ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالٰی کے دیدار کی نعمت نصیب ہوگی

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مؤمنین کو آخرت میں اللہ تعالٰی کے دیدار کی نعمت مُیَسَّر آئے گی کیونکہ دیدار سے محرومی کفار کے لئے وعید کے طور پر ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لئے وعید اور تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت نہیں ہو سکتی ورنہ کافروں کی وہ خاص سزا ہی کیا جو اُن کے ساتھ مسلمانوں کو بھی برابر مل رہی ہو، تو اس سے لازم آیا کہ مؤمنین کے حق میں اللہ تعالٰی کے دیدار سے محرومی نہیں ہے۔ حضرت امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اس آیت کے بارے میں

1 ......روح البیان، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۱۴، ۱۰/۳۶۷۔

2 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ویل للمطفّفین، ۵/۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۵۔

www.dawateislami.net

پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”جب اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلّی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا اور حضرت امام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ”یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے محبوب بندے اس کا دیدار کریں گے۔(1)

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا۔ پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔

﴿ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ: **پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔**﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار اللّٰہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہونے کے بعد جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے، پھر ان سے جہنم کے خازن کہیں گے کہ یہ وہ عذاب ہے جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے اور اس کے واقع ہونے کا انکار کرتے تھے۔(2)

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت سب سے اونچے محل عِلِّیّین میں ہے اور تو کیا جانے علیین کیسی ہے وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ ہے کہ مُقرّب جس کی زیارت کرتے ہیں۔

1 ......خازن، المطفّفين، تحت الآية: ١٥، ٤/٣٦١.

2 ......مدارك، المطفّفين، تحت الآية: ١٦-١٧، ص ١٣٣٠.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے ۔اور تجھے کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ۔قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں ۔

﴿ **كَلَّا: یقیناً۔** ﴾ اس سے پہلی آیات میں کفار کے اعمال ناموں کی جگہ بیان کی گئی اور اب یہاں سے اہلِ ایمان کے اعمال ناموں کی جگہ بیان کی جارہی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک یقیناً وہ کتاب جس میں سچے دل سے ایمان لانے والے نیک لوگوں کے اعمال لکھے ہیں ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے سب سے اونچے مقام عِلِّیِّین میں ہے اور تجھے کیا معلوم کہ عِلِّیِّین کی شان کتنی عجیب ہے اور وہ کیسی عظمت والی ہے اور وہ اعمال نامے عِلِّیِّین میں مُہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے جس میں ان نیک لوگوں کے اعمال لکھے ہیں اور جب وہ کتاب علیین تک پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے مُقرَّب فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں ۔(1)

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍۙ(۲۲) عَلَى الْاَرَآىٕكِ یَنْظُرُوْنَۙ(۲۳) تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِۚ(۲۴) یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍۙ(۲۵) خِتٰمُهٗ مِسْكٌؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَؕ(۲۶) وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍۙ(۲۷) عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَؕ(۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو اُن کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مقرّبانِ بارگاہ پیتے ہیں ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہوں گے ۔تختوں پر نظارے کررہے ہوں گے ۔تم ان کے چہروں

1 ......خازن، المطففین، تحت الآیۃ: ۱۸-۲۱، ۴/۳۶۱، جلالین، المطففین، تحت الآیۃ: ۱۸-۲۱، ص۴۹۳، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے۔انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی۔اس کی مہر مشک (کی) ہےاور للچانے والوں کوتو اسی پر للچانا چاہیے۔اوراس کی ملاوٹ تسنیم سے ہے۔ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے۔

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ: بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہوں گے۔﴾ نیک لوگوں کے اعمال نامے کی جگہ بیان کرنے کے بعد اب ان کی جزا بیان کی جارہی ہے،چنانچہ اس آیت اوراس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار نیک لوگ ضرور جنت کی نعمتوں میں ہوں گے،وہ جنت میں تختوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے اِکرام اوراس کی نعمتوں کو دیکھ رہے ہوں گے جو اُس نے انہیں عطا فرمائیں اور وہ اپنے دشمنوں کو بھی دیکھ رہے ہوں گے جو کہ طرح طرح کے عذابات میں گرفتار ہوں گے۔جب تم ان کی طرف دیکھو گے تو تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اوردل کی خوشی کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہوں گے اور جنت میں انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس کے برتنوں پر مُہر لگائی ہوئی ہوگی اور اَبرار ہی ان کی مہر توڑیں گے،ان برتنوں پر لگی مہر مشک کی بنی ہوئی ہے اور للچانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف سبقت کرکے اور برائیوں سے باز رہ کر،اسی پر للچانا چاہیے تاکہ انہیں مشک کی مہر لگی یہ شراب حاصل ہو اوراس شراب میں تسنیم ملی ہوئی ہے جو کہ جنت کی شرابوں میں سب سے اعلیٰ ہے اور تسنیم شراب کا وہ چشمہ ہے جس سے صرف اللہ تعالیٰ کے مُقَرَّب بندے پئیں گے اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شرابِ تسنیم کے چند قطرے ملائے جائیں گے۔[1]

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾

1 ......خازن،المطففین،تحت الآیۃ:۲۲-۲۸، ۴/۳۶۱-۳۶۲، مدارک، المطففین، تحت الآیۃ: ۲۲-۲۸، ص ۱۳۳۱، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

ع۶

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مجرم لوگ ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے اور جب اپنے گھر پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے بے شک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں اور یہ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے تو آج ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں کیوں کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کیے کا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔ اور جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ اور جب یہ کافر اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے۔ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا: بیشک مجرم لوگ۔﴾ اس سے پہلی آیات میں آخرت میں اَبرار کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا اور اب یہاں سے مسلمانوں کو تسلی دینے کے لئے یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ دنیا میں کفار کس طرح مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور ان پر ہنستے تھے اور آخرت میں معاملہ اس کے برعکس ہو گا، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 7 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک مجرم لوگ جیسے ابوجہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار کے سردار ایمان والوں جیسے حضرت عمار، حضرت خباب، حضرت صہیب اور حضرت بلال وغیرہ غریب مؤمنین پر ہنسا کرتے تھے اور جب وہ غریب مومنین ان مالدار کافر سرداروں کے پاس سے گزرتے تو یہ سردار آپس میں طعن کے طور پر ان مومنین پر آنکھوں سے اشارے کرتے تھے اور جب یہ کافر اپنے گھروں کو لوٹتے تو مسلمانوں کو برا کہہ کر آپس میں اُن کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے لوٹتے

www.dawateislami.net

اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لے آئے اور دنیا کی لذتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ وہ اُن کے احوال اور اعمال پر گرفت کریں بلکہ ان کفار کو اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا حال درست کریں، دوسروں کو بے وقوف بتانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے یہ لوگ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں، تو جس طرح کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت اور محنت پر ہنستے ہیں اسی طرح قیامت کے دن ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے اور قیامت کے دن معاملہ اس کے برعکس ہوگا کہ ایمان والے دائمی عیش اور راحت میں ہوں گے اور کافر ذلت وخواری کے دائمی عذاب میں ہوں گے، جب جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو کافر جہنم سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑیں گے اور جب وہ دروازہ کے قریب پہنچیں گے تو دروازہ بند ہوجائے گا اور ان کے ساتھ بار بار ایسا ہی ہوگا اور کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان اُن پر ہنسیں گے اور مسلمانوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ جنت میں جواہرات کے تختوں پر بیٹھ کر کفار کی ذلت ورسوائی اور عذاب کی شدت کو دیکھ رہے ہوں گے اور اس پر ہنستے ہوں گے اور کافروں کو ان کے کئے ہوئے ان اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا جو انہوں نے دُنیا میں کئے تھے کہ مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے اور ان پر ہنستے تھے۔ بعض مفسرین نے ان آیات کے شانِ نزول میں یہ روایت بھی ذکر کی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مسلمانوں کے ایک گروہ کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے، منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور مسخری سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بے ہودہ کلمات کہے، تو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے ہی یہ آیتیں نازل ہوگئیں۔ (1)

1 ...... تفسیر کبیر، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۲۹-۳۶، ۱۱/۹۴-۹۵، خازن، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۲۹-۳۶، ۴/۳۶۲، مدارک، المطفّفین، تحت الآیۃ: ۲۹-۳۶، ص ۱۳۳۱-۱۳۳۲، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق

سورۂ اِنشقاق کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ اِنشقاق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 25 آیتیں ہیں۔

''اِنشقاق'' نام رکھنے کی وجہ

اِنشقاق کا معنی ہے پھٹنا، اوراس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں موجود لفظ ''اِنْشَقَّتْ'' سے ماخوذ ہے۔

سورۂ اِنشقاق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کائنات میں ہونے والی بعض تبدیلیاں بیان کی گئیں۔

(2)...... یہ بتایا گیا کہ ہر انسان مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب ضرور دے گا اور اپنے اعمال کے مطابق جزا یا سزا پائے گا۔

(3)...... یہ بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو ان سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے جنتی گھر والوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا اور جنہیں اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے موت مانگیں گے اور انہیں جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(4)......شفق، رات اور چاند کی قسم ذکر کر کے فرمایا گیا کہ قیامت کے دن مشرکین ہولناک اُمور اور مشکل ترین اَحوال

1......خازن، تفسیر سورۃ الانشقاق، ٤/٣٦٣۔

www.dawateislami.net

کا سامنا کریں گے۔

(5)......اس سورت کے آخر میں کفار و مشرکین اور مُلحدوں وغیرہ کی ایمان قبول نہ کرنے پر سرزنش کی گئی اور دردناک عذاب سے ڈرایا گیا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو انہیں دائمی ثواب کا مژدہ سنایا گیا۔

سورۂ مُطَفِّفِیْن کے ساتھ مناسبت

سورۂ اِنشقاق کی اپنے سے ماقبل سورت ’’مُطَفِّفِیْن‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مُطَفِّفِیْن میں اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس سورت میں اعمال نامہ لوگوں کے ہاتھ میں دیئے جانے کا ذکر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡاَرۡضُ
مُدَّتۡ ﴿۳﴾ وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ؕ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جب آسمان شق ہو۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے سزاوار ہی یہ ہے۔ اور جب زمین دراز کی جائے۔ اور جو کچھ اس میں ہے ڈال دے اور خالی ہوجائے۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے سزاوار ہی یہ ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور اسے یہی لائق ہے۔ اور جب زمین کو دراز کردیا جائے گا۔ اور جو کچھ اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہوجائے گی۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور اسے یہی لائق ہے۔

www.dawateislami.net

﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ: جب آسمان پھٹ جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت قائم ہونے کے وقت جب آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اپنے پھٹنے کے بارے میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم سنے گا اور اس کی اطاعت کرے گا اور اسے یہی لائق ہے کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم سنے اور اس کی اطاعت کرے اور جب زمین کو برابر کرکے دراز کر دیا جائے گا اور اس پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا اور زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر ڈال دے گی اور خزانوں اور مُردوں سے خالی ہو جائے گی اور وہ اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے بارے میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم سنے گی اور اس کی اطاعت کرے گی اور اسے یہی لائق ہے کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم سنے اور اس کی اطاعت کرے تو اس وقت انسان اپنے عمل کا نتیجہ ثواب اور عذاب کی صورت میں دیکھ لے گا۔ (1)

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے آدمی بیشک تجھے اپنے رب کی طرف یقینی دوڑ نا ہے پھر اس سے ملنا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ: اے انسان!﴾ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے انسان! تو اپنی موت آنے تک اچھے یا برے عمل کرنے میں محنت ومشقت کرتا رہتا ہے، پھر مرنے کے بعد تجھے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں (اپنے اعمال کا حساب دینے کے لئے) ضرور حاضر ہونا ہے اور تو نے دنیا میں جیسے عمل کئے ہوں گے انہی کے مطابق تمہیں اس کی بارگاہ سے جزا ملے گی۔

اللہ تعالٰی کو راضی کرنے والے عمل کریں اور ناراض کرنے والے اعمال سے بچیں

ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اس آیت میں غور کرے اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اور موت آنے سے پہلے پہلے ایسے عمل کر لے جن کے ذریعے وہ اللہ تعالٰی کی ناراضی سے نجات پا جائے اور اسے اللہ تعالٰی کی رضا حاصل ہو جائے اور ایسے عمل کرنے سے خود کو بچا لے جن کی وجہ سے اللہ تعالٰی اس سے ناراض ہو جائے اور وہ ہلاکت میں پڑ جائے۔ اگر وہ

1 ......خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱-۵، ۴/۳۶۳.

www.dawateislami.net

ایسا کرے گا تو اس میں اسی کا بھلا اور فائدہ ہے، اور نہیں کرے گا تو سراسر نقصان بھی اسی کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی کے لئے تیاری کررہے ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کوشش کرے تو اپنے ہی فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے، بیشک اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے عمل کئے ان کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان کا کیسا حال ہوگا جب فرشتے ان کے منہ اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں مارتے ہوئے ان کی روح قبض کریں گے۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی بات کی پیروی کی اور انہوں نے اللہ کی خوشنودی کو پسند نہ کیا تو اس نے ان کے اعمال ضائع کردیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا والے کام کرنے کی اور ناراض کردینے والے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ﴿۸﴾ لا
وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾ ط

1 ……روم: ٤٤. 2 ……عنکبوت: ٦. 3 ……سورۂ محمد: ٢٧، ٢٨.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے۔اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو بہر حال جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا۔

﴿ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ: **تو بہر حال جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔**﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن جسے اس کا نامۂ اَعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ حساب کے بعد اپنے جنتی گھر والوں کی طرف اپنی اس کامیابی پر خوشی خوشی پلٹے گا۔ [1]

قیامت کے دن ایمان والوں کے حساب کی صورتیں

یاد رہے کہ قیامت کے دن بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جنہیں اعمال نامہ دیا ہی نہیں جائے گا اور وہ بغیر حساب کتاب کے سیدھے جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو ان سے تحقیق اور جرح والا حساب نہیں ہوگا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو پہچانیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا جائے گا اور ان کے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔ یہ وہ آسان حساب ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ نہ شدید اعتراضات کر کے اعمال کی تنقیح ہو، نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا، نہ عذر طلب کیا جائے، نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا تو اسے کوئی عذر ہاتھ آئے گا اور نہ وہ کوئی حجت پائے گا اس طرح وہ رسوا ہو جائے گا، اور بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو ان کے ہر عمل کی پوچھ گچھ ہوگی، ان کا کوئی گناہ نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور انہیں برے اعمال کی سزا کاٹنے کے لئے ایک مخصوص مدت تک جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

1 ......خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۷-۹، ۴/۳۶۳۔

www.dawateislami.net

قیامت کے دن آسان حساب لئے جانے کی دعا مانگا کرے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، میں نے ایک مرتبہ نماز کے بعد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ’’اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا‘‘ اے اللّٰہ! مجھ سے آسان حساب لے۔ جب نماز سے فارغ ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ واپس ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا’’ اس سے مراد یہ ہے کہ بس بندے کے اعمال نامے کو دیکھا جائے اور اس کے گناہوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اے عائشہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، قیامت کے دن جس سے اعمال کے حساب کے معاملے میں جرح کی گئی تو وہ ہلاک (یعنی عذاب میں گرفتار) ہو جائے گا۔(1)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور ان کے ہی الفاظ میں ہم بھی اسی کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

ہم ہیں اُن کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے — اس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے
ان کی امت میں بنایا انہیں رحمت بھیجا — یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے
صدقہ پیارے کی حیاء کا کہ نہ لے مجھ سے حساب — بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًا ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے۔ وہ عنقریب موت مانگے گا۔ اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ تو وہ عنقریب موت مانگے گا۔ اور

1 ......مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا، ۹/۳۰۳، الحدیث: ۲٤۲۷۰.

www.dawateislami.net

وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

﴿وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ: اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 2 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کافر کا دایاں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پسِ پشت کر دیا جائے گا اور اس میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا، اس حال کو دیکھ کر وہ جان لے گا کہ وہ جہنم میں جانے والوں میں سے ہے تو اس وقت وہ موت کی دعا مانگے گا اور یَا ثُبُوْرَاہُ یعنی ہائے موت کہے گا تاکہ موت کے ذریعے عذاب سے چھٹکارا پا جائے، لیکن اسے موت نہ آئے گی اور اسے بھڑکتی آگ میں داخل کر دیا جائے گا۔[1]

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والوں کا حال

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والوں کا حال بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ﴿۲۷﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور رہا وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش کہ دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کردینے والی ہوجاتی۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سب زور جاتا رہا۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو۔ پھر اسے بھڑکتی آگ میں داخل کرو۔ پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔

اور کفار جہنم میں بھی موت کی دعا مانگیں گے، جیسا کہ ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب انہیں اس آگ کی کسی تنگ

1 ......خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۲، ۴/۳۶۳۔

2 ......حاقہ: ۲۵-۳۲۔

www.dawateislami.net

دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا (1)

جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالا جائے گا تو وہاں موت مانگیں گے۔(فرمایا جائے گا) آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔

اللہ تعالٰی ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ایمان پر ہی خاتمہ نصیب فرمائے اور قیامت کی ہولناکیوں اور جہنم کے عذابات کی شدّتوں سے ہمیں نجات عطا فرمائے، اٰمین۔

اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ۝۱۴ بَلٰۤى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ۝۱۵

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ اپنے گھر میں خوش تھا۔ وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں۔ ہاں کیوں نہیں بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔ بیشک اس نے سمجھا کہ وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا۔ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔

﴿ **اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا: بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔** ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کافر کا یہ حال اس لئے ہوگا کہ وہ دنیا کے اندر اپنے گھر میں اپنی خواہشوں، شہوتوں، تکبر اور غرور میں خوش تھا، اس نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف نہیں لوٹے گا اور وہ مرنے کے بعد اُٹھایا نہ جائے گا اور جیسا اس نے گمان کیا تھا درحقیقت ویسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ ضرور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹے گا اور مرنے کے بعد اسے اُٹھایا جائے گا اور اس کے اعمال کا حساب کیا جائے گا، بیشک اس کا رب عَزَّوَجَلَّ اس کے کفر اور تمام گناہوں کو دیکھ رہا ہے اور اس کا کوئی عمل اللہ تعالٰی سے پوشیدہ نہیں لہٰذا وہ بہر حال اللہ تعالٰی کی طرف لوٹے گا اور اپنے اعمال کی جزا

1 ...... فرقان: ۱۳، ۱۴۔

www.dawateislami.net

پائے گا۔[1]

آخرت سے غفلت اور بے فکری انتہائی نقصان دِہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دنیا کی رنگینیوں میں مشغول ہو کر اپنی آخرت سے غافل اور بے فکر ہو جائے اور اس کی بہتری کے لئے کوشش نہ کرے تو وہ آخرت میں بہت نقصان اٹھائے گا اور ایسا شخص دنیا میں بھی نقصان ہی اٹھاتا ہے، جیسا کہ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جسے آخرت کی فکر ہو اللّٰہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو، اللّٰہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے، اس کے جمع شدہ کاموں کو مُنتشر کر دیتا ہے اور دنیا (کے مال) سے بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر ہے۔[2]

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں دنیا کے عیش و عشرت میں کھو کر اپنی آخرت سے غافل اور بے فکر ہونے سے بچائے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کے لئے خوب کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِۙ(۱۶) وَ الَّیْلِ وَ مَا وَسَقَۙ(۱۷) وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَۙ(۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو مجھے قسم ہے شام کے اُجالے کی۔ اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں۔ اور چاندکی جب پورا ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے۔ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کردے۔ اور چاندکی جب اس کا نور پورا ہوجائے۔

﴿فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ: تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے۔﴾ اس آیت سے اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی چند چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے تاکہ لوگ ان میں غور وفکر کر کے عبرت حاصل کرنے کی طرف مائل ہوں۔

---

1 ......خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۵، ۴/۳۶۳، مدارک، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۵، ص۱۳۳۴، ملتقطاً۔

2 ......ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۳۰-باب: ۴/۲۱۱، الحدیث: ۲۴۷۳۔

www.dawateislami.net

شفق سے کیا مراد ہے؟

امامِ اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک شفق سے مراد وہ اجالا ہے جو مغرب کی جانب سرخی ختم ہونے کے بعد شمال اور جنوب کی طرف نمودار ہوتا ہے اور اس اجالے کے غائب ہونے پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک مغرب کی نماز کا وقت ختم ہوتا اور عشاء کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور یہی کثیر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اکابر تابعین اور تبعِ تابعین کا قول ہے اور بعض علماء شفق سے وہی سرخی مراد لیتے ہیں جو سورج غروب ہونے کے بعد اُفق میں نمودار ہوتی ہے۔

﴿وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ: اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کردے۔﴾ یعنی رات کی قسم اور ان چیزوں کی قسم، جنہیں رات جمع کردیتی ہے۔ ان چیزوں سے مراد یا تو جانور ہیں جو کہ دن میں مُنتشر ہوتے ہیں اور رات میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں یا ان سے مراد وہ اعمال ہیں جو رات میں کئے جاتے ہیں جیسے تہجد کی نماز کہ یہ رات میں ادا کی جاتی ہے یا ان سے مراد تاریکی اور ستارے ہیں کہ یہ رات میں جمع ہوتے ہیں۔ (1)

﴿وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ: اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہوجائے۔﴾ یعنی چاند کی قسم! جب وہ پورا ہو جائے اور اس کا نور کامل ہو جائے۔ چاند کا نور اَیّامِ بِیض یعنی قمری مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں کامل ہوتا ہے۔ (2)

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے۔ تو کیا ہوا ایمان نہیں لاتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھو گے۔ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ: ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھو گے۔﴾ یہ اس سے اوپر آیات میں مذکور قسموں کا جواب ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں عام انسانوں سے خطاب ہے اور ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف چڑھنے سے مراد یہ ہے کہ اے لوگو! تمہیں ایک حال کے بعد دوسرا حال پیش آئے گا۔ ان

---

1 ......خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ١٧، ٤/٣٦٤، مدارک، الانشقاق، تحت الآیۃ: ١٧، ص١٣٣٤، ملتقطاً.

2 ......خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ١٨، ٤/٣٦٤، ملخصاً.

www.dawateislami.net

احوال کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ پہلے موت کی سختیوں اور ہولناکیوں میں مبتلا ہونا، پھر مرنے کے بعد اُٹھنا اور پھر حساب کی جگہ میں پیش ہونا مراد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں مختلف درجے ہیں کہ ایک وقت وہ دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے، پھر اس کا دودھ چھوٹتا ہے، پھر اس کے لڑکپن کا زمانہ آتا ہے، پھر وہ جوان ہوتا ہے، پھر اس کی جوانی ڈھلتی ہے اور پھر وہ بوڑھا ہو جاتا ہے۔

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں خاص نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خطاب ہے اور ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف چڑھنے سے مراد یہ ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف چڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایسا کیا کہ آپ معراج کی رات ایک آسمان پر تشریف لے گئے، پھر دوسرے آسمان پر اسی طرح درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے قرب کی منازل میں پہنچے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حال بیان فرمایا گیا ہے اور اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آپ کفار کی سرکشی اور ان کے جھٹلانے کی وجہ سے غمگین نہ ہوں، آپ کو مشرکین پر فتح اور کامیابی حاصل ہوگی اور آپ کا انجام بہت بہتر ہوگا۔ (1)

﴿فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ: تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔﴾ یعنی اس سے پہلی آیات میں جن چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرتی ہیں اور ان چیزوں کو دیکھ کر کسی عقلمند انسان کے لئے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تو اب کفار کے پاس اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں کیا عذر باقی رہ گیا ہے اور وہ دلائل ظاہر ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ پر کیوں ایمان نہیں لاتے۔ (2)

وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ (السجدۃ)

السجدۃ ۱۳

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے۔

1 ......خازن، الانشقاق، تحت الآية: ١٩، ٣٦٤/٤.

2 ......جلالين مع صاوي، الانشقاق، تحت الآية: ٢٠، ٢٣٣٦/٦-٢٣٣٧.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔

﴿ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ: اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔ ﴾

شانِ نزول: جب ''سورۂ اِقْرَاْ'' میں آیت ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ''[1] نازل ہوئی تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا، مؤمنین نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا البتہ کفارِ قریش نے سجدہ نہ کیا تو اُن کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب کفار کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے۔[2]

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ''کفار چونکہ انتہائی فصیح و بلیغ تھے اس لئے قرآن سننے کے بعد ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ قرآن کو اپنی مثل لانے سے عاجز کر دینے والا مان لیں اور جب انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت درست ہونے اور احکامات اور ممنوعات میں ان کی اطاعت واجب ہونے کو جان لیا تو (ان پر لازم تھا کہ وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائیں اور ان کی اطاعت کریں، اور چونکہ کفار نے ایسا نہیں کیا اس لئے) قرآن سن کر سجدہ نہ کرنے پر اللّٰہ تعالٰی کا ان کی مذمت کرنا حق ہے۔[3]

سجدۂ تلاوت سے متعلق 8 شرعی مسائل

یہاں آیت کی مناسبت سے سجدۂ تلاوت سے متعلق 8 شرعی مسائل ملاحظہ ہوں۔

(1)......اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت کی آیت سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ وہ آیت پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

(2)......قرآنِ کریم میں کل چودہ آیتیں ایسی ہیں جنہیں پڑھنے یا سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

(3)......آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے البتہ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے پڑھا ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے۔

1 ......یہ آیت بھی آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہے۔
2 ......تفسیر احمدی، سورۃ انشقت، تحت الآیۃ: ٢١، ص٧٣٨۔
3 ......تفسیر کبیر، الانشقاق، تحت الآیۃ: ٢١، ١١/١٠٤۔

www.dawateislami.net

(4)......اگر اتنی آواز سے آیتِ سجدہ پڑھی کہ وہ خود سن سکتا تھا مگر شور وغل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہوگیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔

(5)......سجدۂ تلاوت کے لئے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لئے ہیں جیسے طہارت، قبلہ رو ہونا اور سترِ عورت وغیرہ۔

(6)......اگر امام نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں تو نہ ہو لیکن اس آیت کو سن لے تو اس پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔ (اس مسئلے کا خیال بطورِ خاص ان لوگوں کو رکھنا چاہئے جو تراویح پڑھنے کے لئے مسجد میں حاضر ہوتے ہیں یا گھروں میں بیٹھے مرد یا عورتیں امام کی تلاوت کو سن رہے ہوتے ہیں، البتہ آیتِ سجدہ سننے سے عورت پر سجدۂ تلاوت اس صورت میں واجب ہوگا کہ وہ اس وقت جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں نہ ہو۔)

(7)......سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔

(8)......سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، سجدۂ تلاوت کے شروع اور آخر میں دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔ (1)

نوٹ: سجدۂ تلاوت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے بہارِ شریعت، جلد نمبر 1، حصہ نمبر 4 سے ''سجدۂ تلاوت کا بیان'' مطالعہ فرمائیں۔

بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

ع ۹ | ۱۵

1 ...... بہارِ شریعت، حصہ چہارم، ۱/۷۲۸-۷۳۱، تفسیر احمدی، سورۃ الانشقت، ص۷۳۹، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں۔ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت دو۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں۔ اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت سنادو۔ مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔

﴿بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُكَذِّبُوْنَ: بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جن دلائل کی وجہ سے ایمان لانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہتا وہ اگرچہ ظاہر ہیں لیکن کفار قرآن کی آیات کو اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو اپنے باپ دادا کی پیروی کی وجہ سے یا حسد کی وجہ سے یا اس خوف کی وجہ سے جھٹلا رہے ہیں کہ اگر انہوں نے ایمان قبول کرلیا تو ان کا دُنْیَوی مَنصب اور دنیا کے فوائد ختم ہوجائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کفر و شرک اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانا وہ اپنے دلوں میں محفوظ رکھتے ہیں، تو اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، تم انہیں ان کے کفر اور عناد پر دردناک عذاب کی بشارت سنادو مگر ان میں سے جو لوگ کفر سے توبہ کرکے سچے دل سے ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے تو ان کے لیے آخرت میں وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ رہے گا۔ (1)

کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے حال پر غور کریں

اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے ایمان قبول نہ کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ انہیں اپنے دُنْیَوی منصب چھن جانے اور دنیا کے وہ فوائد ختم ہوجانے کا خوف تھا جو انہیں حاصل تھے۔ کفار کے اسی خوف کو سامنے رکھتے ہوئے ان مسلمانوں کو بھی اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے جو دنیا کی عزت، وجاہت، دولت اور مرتبے ختم ہونے کے خوف سے اسلام کی تعلیمات اور اس کے احکامات پر عمل کرنے سے خود بھی دور بھاگتے ہیں اور اپنی اولادوں کو بھی دور رکھتے ہیں اور فقط کبھی کبھار نماز پڑھ لینا یا تھوڑا بہت اللہ اللہ کرلینا اپنی اُخروی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔

1 …… تفسیر کبیر، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۲۲-۲۵، ۱۱/۱۰۴-۱۰۵، خازن، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۲۲-۲۵، ۴/۳۶۴، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْبُرُوْج

سورۂ بُروج کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ بُروج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 22 آیتیں ہیں۔

”بروج“ نام رکھنے کی وجہ

ستاروں کی منزلوں کو بُروج کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللّٰہ تعالٰی نے بُرجوں والے آسمان کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ بروج“ کے نام سے مَوسوم کیا گیا ہے۔

سورۂ بروج سے متعلق دو اَحادیث

(1)......حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظہر اور عصر کی نماز میں ”وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ“۔”وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ“ اور ان دونوں جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔[2]

(2)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ عشاء کی نماز میں وہ (چار) سورتیں تلاوت کی جائیں جن کے شروع میں آسمان کا ذکر ہے۔[3]

سورۂ بُروج کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں سابقہ امتوں کے احوال بیان کر کے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1......خازن، تفسیر سورۃ البروج، ۳۶۴/۴.

2......ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب قدر القراءۃ فی صلاۃ الظھر والعصر، ۳۰۹/۱، الحدیث: ۸۰۵.

3......مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ، ۲۱۷/۳، الحدیث: ۸۳۴۱.

www.dawateislami.net

عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اوران کے صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کوکفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیّتوں پرتسلی دی گئی ہےاوراس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتدائی آیات میں آسمان،قیامت کے دن،جمعہ اورعرفہ کے دن کی قسمیں ذکر کرکے فرمایا گیا کہ کفارِقریش بھی اسی طرح ملعون ہیں جس طرح بھڑکتی آگ والی کھائی والوں پرلعنت کی گئی تھی۔

(2)......سابقہ امتوں جیسے اصحابُ الْاُخدود،فرعون اورثمود کے واقعات بیان کئے گئے اورانہی واقعات کے ضمن میں بتایا گیا کہ جنہوں نے مسلمان مَردوں اورعورتوں کوآزمائش میں مبتلا کیااوروہ حالتِ کفرمیں مرگئے توان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔

(3)......یہ بتایا گیا کہ اللّٰہ تعالٰی جب کسی ظالم کی پکڑفرماتا ہے تواس کی پکڑ بہت شدید ہوتی ہےاوروہ مُردوں کودوبارہ زندہ کرنے پرقدرت رکھتا ہے،توبہ کرنے والوں کوبخشنے والا اورنیک بندوں سے محبت فرمانے والا ہے،عزت والے عرش کا مالک اورہمیشہ جوچاہے کرنے والا ہے۔

(4)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفارِمکہ سابقہ امتوں کے انجام سے نصیحت حاصل کرنے کی بجائے نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اورقرآنِ مجید کوجھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں،قرآن کوشاعری اورکہانت کی کتاب کہتے ہیں حالانکہ وہ تو بہت بزرگی والاقرآن ہےاورلوحِ محفوظ میں لکھاہوا ہے۔

سورۂ اِنشقاق کے ساتھ مناسبت

سورۂ بُروج کی اپنے سے ماقبل سورت ’’اِنْشِقاق‘‘ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی پہلی آیت میں آسمان کا ذکر ہے۔دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کے لئے جنت کی بشارت،کافروں کے لئے جہنم کی وعیداورقرآن مجید کی عظمت بیان کی گئی ہے۔تیسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اِنْشِقاق میں بیان کیا گیا کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اوران کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کے بارے میں کافروں کے دلوں میں جوبغض وعناد ہے وہ سب اللّٰہ تعالٰی کومعلوم ہےاوراس سورت میں بتایا گیا کہ سابقہ امتوں کے کفار کا بھی یہی طرزِعمل تھا۔

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ، رحمت والا ہے۔

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: قسم آسمان کی جس میں بُرج ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: برجوں والے آسمان کی قسم۔

﴿وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ: برجوں والے آسمان کی قسم۔﴾ آسمان میں موجود برجوں کی تعداد بارہ ہے اوران کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی گئی کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے عجائبات نمودار ہیں جیسے سورج، چاند اور ستاروں کا ان بُروج میں ایک مُعَیَّن انداز ے پر چلنا اور اس چال میں اِختلاف نہ ہونا وغیرہ۔ (1)

نوٹ: ان بُروج کی تفصیل سورۂ فرقان کی آیت نمبر 61 میں بیان ہو چکی ہے۔ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے لکھے ہوئے مشہور کلام ’’قصیدۂ نور‘‘ میں انہی بارہ برجوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان اس طرح بیان کرتے ہیں:

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا ۔۔۔ بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا

وَ الۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۲﴾ وَ شَاهِدٍ وَّ مَشۡهُوۡدٍ ؕ﴿۳﴾

1 ......خازن، البروج، تحت الآية: ١، ٤/٣٦٤.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے۔ اور اس دن کی جو گواہ ہے اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے۔ اور گواہ دن کی اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں۔

﴿وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ: اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے۔**﴾** اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں جن دِنوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی، اس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''وعدے کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔ (1)

چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اور قیامت کے اس دن کی قسم! جس میں تمام زمین اور آسمان والوں کو جمع کرنے کا وعدہ ہے اور جمعہ کے اس دن کی قسم! جو کہ بندوں کے اعمال کا گواہ ہے اور عرفہ کے اس دن کی قسم! جس میں آدمی اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (2)

﴿وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ: اور گواہ دن کی اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں۔**﴾** جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ یہاں گواہ دن سے مراد جمعہ کا دن اور جس دن میں لوگ اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں اس سے عرفہ کا دن مراد ہے، اسی مناسبت سے ہم یہاں جمعہ اور عرفہ کے دن کے چند فضائل بیان کرتے ہیں۔

جمعہ اور عرفہ کے دن کے 6 فضائل

(1)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''بہتر دن کہ جس پر سورج طلوع ہوا، جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ (3)

(2)......حضرت ابولبابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر

---

1 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة البروج، ٥/٢٢٢، الحدیث: ٣٣٥٠.

2 ......قرطبی، البروج، تحت الآیة: ٢-٣، ١٠/٢٠٠، الجزء التاسع عشر، جلالین، البروج، تحت الآیة: ٢-٣، ص٤٩٥، ملتقطاً.

3 ......مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل یوم الجمعة، ص٤٢٥، الحدیث: ١٨(٨٥٤).

www.dawateislami.net

سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔(1)اللّٰہ تعالیٰ نے اسی دن میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا کیا۔ (2)اور اسی دن میں زمین پر انہیں اتارا۔(3)اور اسی دن میں انہیں وفات دی۔(4)اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے اللّٰہ تعالیٰ اسے دے گا، جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔(5)اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی مُقرّب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا ایسا نہیں ہے کہ وہ جمعہ کے دن سے ڈرتے نہ ہوں۔ (1)

(3)......حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا''جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں اور کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللّٰہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ ایسے افراد کو آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔ (2)

(4)......حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اللّٰہ تعالیٰ اسے فتنۂ قبر سے بچا لے گا۔ (3)

(5)......اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:''عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللّٰہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مُباہات فرماتا ہے۔ (4)

(6)......حضرت ابو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (5)

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَیْهَا

1......ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب في فضل الجمعة، ۲/ ۸، الحديث: ۱۰۸۴.

2......مسند ابو يعلى، مسند انس بن مالك، ثابت البناني عن انس، ۳/ ۲۳۵، الحديث: ۳۴۷۱.

3......ترمذى، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن مات يوم الجمعة، ۲/ ۳۳۹، الحديث: ۱۰۷۶.

4......مسلم، كتاب الحج، باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ص۷۰۳، الحديث: ۴۳۶(۱۳۴۸).

5......مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب ثلاثة ايام من كل شهر... الخ، ص۵۸۹، الحديث: ۱۹۶(۱۱۶۲).

www.dawateislami.net

قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّ هُمۡ عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کھائی والوں پر لعنت ہو۔ وہ اس بھڑکتی آگ والے۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے تھے۔ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کررہے تھے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کھائی والوں پر لعنت ہو۔ بھڑکتی آگ والے۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کررہے تھے۔

﴿ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ: **کھائی والوں پر لعنت ہو۔**﴾ اس سے اوپر والی آیات میں اللہ تعالیٰ نے آسمان، قیامت کے دن، جمعہ اور عرفہ کے دن کی قسمیں ارشاد فرما کر اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات میں فرمایا کہ کفارِ قریش بھی اسی طرح ملعون ہیں جس طرح بھڑکتی آگ والی کھائی والوں پر اس وقت لعنت کی گئی جب وہ اس کھائی کے کناروں پر کرسیاں بچھائے بیٹھے ہوئے تھے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے اور شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آکر ایک دوسرے کے لئے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے حکم کی تعمیل کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا۔[1]

کھائی والوں کا واقعہ

یہاں کھائی والوں کا جو واقعہ ذکر کیا گیا اس کے بارے میں حضرت صہیب رومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''تم سے پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہوگیا ہوں، آپ میرے پاس ایک لڑکا بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ بادشاہ نے اس کے پاس جادو سیکھنے کے لئے ایک لڑکا بھیج دیا، وہ لڑکا جس راستے سے گزر کر جادوگر کے پاس جاتا اس راستے میں ایک راہب رہتا تھا، وہ لڑکا (روزانہ) اس راہب کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سننے لگا اور اُس راہب کا کلام اس لڑکے کے دل میں اترتا جارہا تھا۔ جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس پہنچتا تو (دیر سے

1 ......مدارك، البروج، تحت الآية: ٤-٧، ص ١٣٣٥-١٣٣٦.

www.dawateislami.net

آنے پر) جادوگر اسے مارتا۔ لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی تو راہب نے کہا: جب تمہیں جادوگر سے خوف ہو تو کہہ دینا: گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے خوف ہو تو ان سے کہہ دینا کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا۔ یہ سلسلہ یونہی جاری تھا کہ اسی دوران ایک بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا، لڑکے نے سوچا: آج میں آزماؤں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب؟ چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، اگر تجھے راہب کے کام جادوگر سے زیادہ پسند ہیں تو اس پتھر سے جانور کو ہلاک کر دے تاکہ لوگ راستے سے گزر سکیں۔ چنانچہ جب لڑکے نے پتھر مارا تو وہ جانور اس کے پتھر سے مر گیا۔ پھر اس نے راہب کے پاس جا کر اسے اس واقعے کی خبر دی تو اس نے کہا: اے بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو گئے ہو، تمہارا مرتبہ وہاں تک پہنچ گیا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ عنقریب تم مصیبت میں گرفتار ہو گے اور جب تم مصیبت میں گرفتار ہو تو کسی کو میرا پتا نہ دینا۔ (اس کے بعد اس لڑکے کی دعائیں قبول ہونے لگیں) اور اس کی دعا سے مادر زاد اندھے اور برص کے مریض اچھے ہونے لگ گئے اور وہ تمام بیماریوں کا علاج کرنے لگا۔ بادشاہ کا ایک ساتھی نابینا ہو گیا تھا، اس نے جب یہ خبر سنی تو وہ اس لڑکے کے پاس بہت سے تحائف لے کر آیا اور اس سے کہا: اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو میں یہ سب چیزیں تمہیں دے دوں گا۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اور وہ تمہیں شفا عطا کر دے گا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی۔ جب وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھا تو بادشاہ نے پوچھا: تمہاری بینائی کس نے لوٹائی ہے؟ اس نے کہا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے۔ بادشاہ نے کہا: کیا میرے سوا تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میرا اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس وقت تک اسے اَذِیَّت دیتا رہا جب تک اس نے لڑکے کا پتا نہ بتا دیا۔ پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور بادشاہ نے اس سے کہا: اے بیٹے! تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ تم مادر زاد اندھوں کو ٹھیک کر دیتے ہو، برص کے مریضوں کو تندرست کر دیتے ہو اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کرتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو میرا اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس وقت تک اسے اَذِیَّت دیتا رہا جب تک اس نے راہب کا پتا نہ بتا دیا۔ پھر راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ راہب نے انکار کیا تو بادشاہ نے آرا منگوا کر اس کے سر کے درمیان رکھا اور اسے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے

www.dawateislami.net

پھر جاؤ۔ اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے اسے بھی آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس لڑکے کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس لڑکے نے انکار کیا تو بادشاہ نے اپنے چند ساتھیوں سے کہا: اس لڑکے کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤ، اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ورنہ اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔ وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر گئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اس لڑکے نے دعا کی! اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے۔ اسی وقت ایک زلزلہ آیا اور وہ سب لوگ پہاڑ سے نیچے گر گئے۔ اس کے بعد وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا گیا تو بادشاہ نے اس سے پوچھا! جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ لڑکے نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا۔ بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسے ایک کشتی میں سوار کر کے سمندر کے وسط میں لے جاؤ، اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا۔ وہ لوگ اسے سمندر میں لے گئے تو اس نے دعا کی: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے۔ وہ کشتی فوراً الٹ گئی اور اس لڑکے کے علاوہ سب لوگ غرق ہو گئے۔ وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس چلا گیا تو بادشاہ نے پوچھا: جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا۔ پھر اس نے بادشاہ سے کہا: تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکو گے جب تک میرے کہنے کے مطابق عمل نہ کرو۔ بادشاہ نے وہ عمل پوچھا تو لڑکے نے کہا: تم ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو اور مجھے کھجور کے تنے پر سولی دو، پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکال کر ''بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ'' کہہ کر مجھے مارو، اگر تم نے ایسا کیا تو وہ تیر مجھے قتل کر دے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کر کے تیر چھوڑ دیا، وہ تیر لڑکے کی کنپٹی میں پیوست ہو گیا، لڑکے نے تیر لگنے کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور انتقال کر گیا۔ یہ دیکھ کر تمام لوگوں نے کہا کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ کو اس واقعے کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا کہ کیا تم نے دیکھا کہ جس سے تم ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ نے وہی کچھ تمہارے ساتھ کر دیا اور تمام لوگ ایمان لے آئے۔ اس نے گلیوں کے دہانوں پر خندقیں کھودنے کا حکم دیا، جب ان کی کھدائی مکمل ہوئی تو ان میں آگ جلوائی گئی، پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے آگ میں ڈال دو۔ چنانچہ لوگ اس آگ میں ڈالے جانے لگے یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کی گود میں بچہ تھا، وہ ذرا جھجکی تو بچے نے کہا: اے ماں صبر کر!

www.dawateislami.net

اور جھجک نہیں تو سچے دین پر ہے (اور وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے)۔ (1)

اور حضرت ربیع بن انس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللّٰہ تعالٰی نے اُن کے آگ میں پڑنے سے پہلے ہی اُن کی رُوحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا۔ (2)

کھائی والوں کے واقعے سے حاصل ہونے والی معلومات

اس واقعہ سے 6 باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......امام عبداللّٰہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ''اس واقعہ میں اہلِ ایمان کو صبر کرنے اور کفارِ مکہ کی ایذا رسانیوں پر تَحَمُّل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (3)

(2)......اللّٰہ تعالٰی کے اولیاء کی کرامات برحق ہیں۔

(3)......ولایت عمل اور عمر پر موقوف نہیں بلکہ چھوٹے بچوں کو بھی ولایت مل جاتی ہے، حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا مادرزاد وَلِیَّہ تھیں۔

(4)......بزرگوں کی صحبت کا فیض عبادات سے زیادہ ہے۔

(5)......جس دین میں اولیاء موجود ہوں وہ اس دین کی حقانیت کی دلیل ہے۔

(6)......اللّٰہ والوں سے ان کی وفات کے بعد بھی ہدایت ملتی ہے۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۟ۙ﴿۸﴾ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ؕ﴿۹﴾

1......مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب قصۃ اصحاب الاخدود... الخ، ص ۱۶۰۰، الحدیث: ۷۳(۳۰۰۵).

2......خازن، البروج، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۳۶۶.

3......مدارک، البروج، تحت الآیۃ: ۷، ص ۱۳۳۶.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں مسلمانوں کا کیا بُرا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللّٰہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر۔ کہ اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللّٰہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللّٰہ پر ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے۔ وہ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللّٰہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ: اور انھیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اللّٰہ پر ایمان لے آئے۔**﴾** اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ اور مسلمانوں کو آگ میں جلانے والے اس کے ساتھیوں کو مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لے آئے جو عزت والا اور ہر حال میں تعریف کے لائق ہے اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اس سلطنت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور اللّٰہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے اور اس سے مخلوق کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں بلکہ وہ ان کے تمام اعمال کو جانتا ہے۔[1]

علامہ ابو سعود محمد بن محمد عمادی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ’’آیت (نمبر 9) میں کھائی میں گرنے والے مسلمانوں کے لئے (جنت کا) وعدہ اور کھائی میں گرانے والے کافروں کے لئے (جہنم کے عذاب کی) وعید ہے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے اور اسی میں کفار اور مسلمانوں کے عمل بھی داخل ہیں اور ان کے اعمال کو جاننا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دونوں کو ان کے اعمال کے مطابق جزا دی جائے۔‘‘[2]

کافر مومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟

آیت نمبر 8 سے معلوم ہوا کہ کافر مومن کے ایمان کی وجہ سے اس کا دشمن ہے اور کوئی مومن، مومن رہتے ہوئے کفار کو خوش نہیں کرسکتا۔ یہی چیز قرآن مجید میں اور مقامات پر بھی بیان کی گئی ہے، چنانچہ ایک مقام پر اپنے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

1 ......تفسیر قرطبی، البروج، تحت الآیة: ٨-٩، ١٠/٢٠٨، الجزء التاسع عشر.

2 ......ابو سعود، البروج، تحت الآیة: ٩، ٥/٨٥٥.

www.dawateislami.net

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: اے اہلِ کتاب! تمہیں ہماری طرف سے یہی برا لگا ہے کہ ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر اور جو پہلے نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے ہیں اور بیشک تمہارے اکثر لوگ فاسق ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰىؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یہودی اور عیسائی ہرگز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے دین کی پیروی نہ کرلیں۔ تم فرمادو: اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور (اے مخاطب!) اگر تیرے پاس علم آجانے کے بعد بھی تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو تجھے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔

مسلمانوں کے اَخلاق کیسے ہونے چاہئیں

یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے اخلاق ایسے بلند ہونے چاہئیں کہ کفار کو مسلمانوں میں اخلاقی عیب نکالنے کا کوئی موقع نہ ملے بلکہ وہ مخالف رہیں تو صرف ایمان کی وجہ سے مسلمانوں کے مخالف رہیں۔ اس سے موجودہ زمانے کے ان مسلمانوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جن کے برے اخلاق کو پیش کر کے دنیا بھر میں مسلمانوں کو اخلاق اور انسانیت سے عاری ثابت کر کے دینِ اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے۔

مومن کی علامت

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مومن کی علامت یہ ہے کہ کافر اس سے ناخوش رہیں اور مومن خوش رہیں، لہٰذا جو کفار کو خوش کرنے کی کوشش میں مصروف ہو وہ دین میں مُداہَنَت کرنے والا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرزِ

1 ……مائدہ: ۵۹.
2 ……بقرہ: ۱۲۰.

www.dawateislami.net

عمل پر غور کرنا چاہیے جو کفار کی خوشی کے لئے ان کی مذہبی تقریبات منعقد کرتے یا ان میں شرکت کرتے ہیں، کفار کی خوشی کے لئے اسلام کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے ہیں اور کفار کی خوشی کے لئے مسلمانوں کو اَذِیَّتیں دیتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١١﴾

أربعة حصصية ١٢

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے آگ کا عذاب۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔ بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آگ میں جلا کر آزمائش میں مبتلا کیا، پھر اس سے توبہ نہ کی اور اپنے کفر سے باز نہ آئے تو ان کے لئے ان کے کفر کے بدلے آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے دنیا میں آگ کا عذاب ہے کہ اسی آگ نے انہیں جلا ڈالا اور یہ مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا بدلہ ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اَذِیَّتیں

www.dawateislami.net

دے کر آزمائش میں مبتلا کیا، پھر اپنے اس عمل سے توبہ نہ کی تو ان کے لئے آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے (قبر میں بھی) آگ کا عذاب ہے۔ (1)

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

﴿ **اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ:** بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بے شک آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ جب ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ ظالموں کو مہلت دینے کے بعد ہو کیونکہ انہیں مہلت دینا عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (2)

ظالموں کے لئے نصیحت

اس آیت میں ہر اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے کہ اگرچہ ابھی اللّٰہ تعالٰی نے اس کی پکڑ نہیں فرمائی لیکن جب بھی اللّٰہ تعالٰی نے اس کے ظلم کی وجہ سے اس کی گرفت فرمائی تو وہ بہت سخت ہوگی اور یہ گرفت دنیا میں بھی ہوسکتی ہے اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، خدا کی قسم! جو مومن دوسرے مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ظالم سے انتقام لے گا۔ (3)

1 ......مدارك، البروج، تحت الآية: ١٠، ص١٣٣٦-١٣٣٧، خازن، البروج، تحت الآية: ١٠، ٤/٣٦٧، ملتقطاً.

2 ......روح البيان، البروج، تحت الآية: ١٢، ١٠/٣٩١-٣٩٢.

3 ......كنز العمال، كتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثاني في الاخلاق و الافعال المذمومة، الفصل الثانى، ٢/٢٠٢، الجزء الثالث، الحديث: ٧٦٢١.

www.dawateislami.net

اور حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس ہے۔(1)

اور حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے منع نہیں کرتا۔(2)

اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنے ظلم سے باز آنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ظالموں کے ظلم اور شریروں کے شر سے محفوظ فرمائے، اٰمین۔

اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَ یُعِیْدُ ﴿۱۳﴾ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ پہلے کرے اور پھر کرے۔ اور وہی ہے بخشنے والا اپنے نیک بندوں پر پیارا۔ عرش کا مالک عزت والا۔ ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور وہی بہت بخشنے والا ہے، نہایت محبت فرمانے والا ہے۔ عرش کا مالک، بڑی عظمت والا ہے۔ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے۔

﴿اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ: بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے۔﴾ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کو پہلے دنیا میں پیدا کرتا ہے پھر ان کی موت کے بعد قیامت کے دن انہیں دوبارہ زندہ کرے گا تاکہ انہیں ان کے اعمال کی جزا دے اور جو پہلی بار پیدا کرنے

---

1 ......مسند الفردوس، باب المیم، ۳/۵۸۳، الحدیث: ۵۸۲۳.

2 ......کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثانی فی الاخلاق و الافعال المذمومۃ، الفصل الثانی، ۲/۲۰۰، الجزء الثالث، الحدیث: ۷۵۹۴.

www.dawateislami.net

اور دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے جب وہ کسی کی پکڑ فرمائے گا تو وہ پکڑ بھی انتہائی سخت ہوگی۔ (1)

﴿وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ: اور وہی بہت بخشنے والا ہے، نہایت محبت فرمانے والا ہے۔﴾ یعنی جو کافر اپنے کفر سے توبہ کر کے ایمان لے آئے، اسی طرح جو گناہگار مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کر لے تو اسے اللہ تعالیٰ ہی بخشنے والا ہے بلکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو گناہگار مسلمان کو توبہ کے بغیر ہی بخش سکتا ہے اور وہی اپنے نیک بندوں سے محبت فرمانے والا ہے۔ (2)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔ وہ لشکر کون فرعون اور ثمود۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔ فرعون اور ثمود۔

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ: کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔﴾ اس سے پہلی آیات میں کفار کی طرف سے اہلِ ایمان کو اَذِیَّتیں پہنچنے کے حوالے سے اصحابُ الْاُخدود کا حال بیان کر کے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تسلی دی گئی اور اب یہاں سے اصحابُ الْاُخدود سے بھی پہلے کے کفار کا حال بیان کر کے تسلی دی جا رہی ہے چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بے شک آپ کے پاس فرعون اور اس کی قوم اور ثمود کے ان لشکروں کی خبر آئی ہے جنہیں کافر لوگ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں لائے تھے اور آپ کو ان کے انجام کے بارے میں معلوم بھی ہے کہ وہ لشکر اپنے کفر کے سبب ہلاک کر دیئے گئے، لہٰذا آپ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی سخت پکڑ کے بارے میں بتائیں اور انہیں سابقہ کفار کے حالات اور ان کا انجام سنا کر ڈرائیں کہ اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو تمہارا انجام بھی انہی جیسا ہوگا۔ (3)

1 ......خازن، البروج، تحت الآية: ۱۳، ۳۶۷/۴، جمل، البروج، تحت الآية: ۱۳، ۲۸۸/۸، ملتقطاً.

2 ......روح البيان، البروج، تحت الآية: ۱۴، ۳۹۲/۱۰، جلالين، البروج، تحت الآية: ۱۴، ص۴۹۶، ملتقطاً.

3 ......تفسير كبير، البروج، تحت الآية: ۱۷-۱۸، ۱۱۵/۱۱، ابو سعود، البروج، تحت الآية: ۱۷-۱۸، ۸۵۶/۵، جلالين، البروج، تحت الآية: ۱۷-۱۸، ص۴۹۶، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

آیت ”هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......عبرت حاصل کرنے کے لئے کفار کے عذاب سے متعلق سچی تاریخی خبریں معلوم کرنا جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔

(2)......جب عبرت حاصل کرنے کے لئے کفار کے عذاب کی سچی خبریں معلوم کرنا ثواب کا کام ہے تو انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اللہ تعالٰی کے اولیاء کی سیرت وحالات سے متعلق سچی تاریخی خبریں پڑھنا اور پڑھانا، سننا اور سنانا تاکہ ان کی پیروی اور اللہ تعالٰی کی عبادت کرنے کا شوق پیدا ہو، یہ بھی ثواب کا کام ہے اور بزرگانِ دین کا عرس منانے اور گیارھویں شریف کی محافل سجانے سے اصل مقصود یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو جمع کرکے ان بزرگوں کے سچے حالاتِ زندگی سنائے جائیں تاکہ وہ اللہ تعالٰی کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کا نتیجہ دنیا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ جس نے اللہ تعالٰی کی اطاعت میں زندگی گزاری اور دنیا میں رہ کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرلیا تو دنیا سے چلے جانے کے بعد اسے کتنی عزت ملی اور اللہ تعالٰی نے اس کی شان کو کتنا بلند کیا اور یوں ان میں اللہ تعالٰی کی اطاعت اور عبادت کرنے کا ذوق وشوق پیدا ہو، گناہوں سے توبہ کرنے اور اللہ تعالٰی کی نافرمانی سے بچنے کی رغبت پیدا ہو اور لوگ اپنے ظاہر کی اصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کی اصلاح کرنے کی طرف بھی مائل ہوں البتہ یہ بات خاص طور پر یاد رہے کہ اللہ تعالٰی کے اولیاء کا عرس منانا جائز ہے اور منانا بھی چاہیے کہ اس سے لوگوں کو اپنی اصلاح کرنے کا موقع ملتا ہے لیکن ان کا عرس منانے میں کوئی ایسا کام کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہو، مثلاً عرس کے موقع پر ڈھول بجانا، گانے بجانے کے آلات کے ساتھ قوالی کرنا، آتش بازی کرنا، عورتوں کا ڈانس کرنا اور دیگر وہ تمام چیزیں جنہیں کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے، لہٰذا بزرگانِ دین کا عرس اس طرح منائیں کہ اس میں کوئی بھی غیر شرعی کام نہ ہوتا کہ اس کی برکات حاصل ہوں۔ ہمارے زمانے میں شریعت کے دائرے میں رہ کر جو فاتحہ، سوم، چہلم، برسی اور عرس وغیرہ کئے جاتے ہیں، ان کی شرعی حیثیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر 9 سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کا رسالہ ”اَلْحُجَّةُ الْفَائِحَة لِطِیْبِ التَّعْیِیْنِ وَ الْفَاتِحَة“ (دن متعین کرنے اور مُرَوَّجہ فاتحہ، سوئم وغیرہ کا ثبوت) مطالعہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآىٕهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ کافر جھٹلانے میں ہیں۔اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بلکہ کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے۔

﴿بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ: بلکہ کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کفار کا جرم صرف یہ ہی نہیں کہ انہوں نے سابقہ امتوں کے کفار کے حالات سن کر نصیحت حاصل نہ کی بلکہ وہ اس کے ساتھ ساتھ اُسی طرح آپ کو اور قرآنِ پاک کو بھی جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں جس طرح ان سے پہلی امتوں نے اپنے رسولوں اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کو جھٹلایا حالانکہ قرآنِ پاک کا اللہ تعالٰی کی طرف سے ہونے کا معاملہ واضح ہے اور اس کا یہ وصف روشن اور قطعی دلیلوں سے ظاہر ہے اور اللہ تعالٰی اِن کافروں کو جانتا ہے اور اِن کا کوئی عمل اللہ تعالٰی سے چھپا ہوا نہیں اور اللہ تعالٰی اس بات پر قادر ہے کہ اِن کفار پر بھی ویسا ہی عذاب نازل کر دے جیسا اِن سے پہلے کفار پر نازل کیا گیا تھا۔[1]

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ ع ۱۰

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے۔لوحِ محفوظ میں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے۔لوحِ محفوظ میں۔

﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ: بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآنِ مجید کے بارے میں کفار کا جو گمان ہے کہ یہ شعر اور کہانت ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ تو بہت بزرگی والا قرآن

1 ......ابو سعود، البروج، تحت الآية: ١٩-٢٠، ٥/٨٥٦، خازن، البروج، تحت الآية: ١٩-٢٠، ٤/٣٦٧-٣٦٨، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ہے اور اس کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابوں سے بڑا ہے اور وہ لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔[1]

قرآنِ کریم کی عظمت و شان

یاد رہے کہ قرآنِ پاک خود ایسا عظمت والا ہے کہ جس پر غسل فرض ہوا سے پاک ہوئے بغیر قرآنِ پاک کو پڑھنا حرام ہے، وضو کے بغیر اسے چھونا منع ہے، اس کی طرف پیٹھ اور جوتے کرنا منع ہے اور قرآنِ پاک دوسروں کو ایسی عزت دیتا ہے کہ اس کو لانے والا فرشتہ سب فرشتوں سے افضل ہے، جس مہینے میں آیا وہ مہینہ سب مہینوں سے افضل ہے، جس رات میں نازل ہوا وہ رات سب راتوں سے افضل ہے، جس جگہ آیا وہ جگہ سب جگہوں سے افضل ہے، جس زبان میں آیا وہ زبان تمام زبانوں سے افضل ہے اور جس محترم نبی پر نازل ہوا وہ نبی تمام نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سردار ہے۔

1 ...... خازن، البروج، تحت الآية: ٢١-٢٢، ٤/٣٦٨، ابو سعود، البروج، تحت الآية: ٢١-٢٢، ٥/٨٥٦-٨٥٧، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الطَّارِق

سورۂ طارق کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ طارق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 17 آیتیں ہیں۔

''طارق'' نام رکھنے کی وجہ

اُس ستارے کو طارق کہتے ہیں جو رات میں خوب چمکتا ہے نیز رات میں آنے والے شخص کو بھی طارق کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس ستارے کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس لئے اسے ''سورۂ طارق'' کہتے ہیں۔

سورۂ طارق سے متعلق دو اَحادیث

(1)......حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نے مغرب کی نماز پڑھائی تو اس میں سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء کی تلاوت کی، (جب حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ بات معلوم ہوئی) تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم لوگوں کو فتنے میں ڈال رہے ہو! کیا تمہیں یہ کافی نہیں ہے کہ تم (نماز میں) ''وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ'' ۔ ''وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا'' (اور ان کی مثل اور سورتیں) پڑھو۔ (2)

(2)......حضرت خالد عدوانی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قبیلہ ثقیف کے بازار میں دیکھا کہ آپ ایک لاٹھی کے سہارے کھڑے ہوئے تھے، جب آپ ثقیف والوں کے پاس مدد طلب کرنے آئے تو میں نے انہیں ''وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ'' کی تلاوت کرتے ہوئے سنا یہاں تک کہ آپ نے یہ

1......خازن، تفسیر سورۃ الطّارق، ٤/٣٦٨۔

2......سنن الکبری للنسائی، کتاب التفسیر، سورۃ الطّارق، ٦/٥١٢، الحدیث: ١١٦٦٤۔

www.dawateislami.net

سورت ختم فرمالی۔میں نے اس سورت کو دورِ جاہلیّت میں یاد رکھا پھر اسلام قبول کرنے کے بعد اسے پڑھا۔ (1)

سورۂ طارق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے،حشر ونشراور حساب و جزا پر ایمان لانے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتداء میں آسمان اور رات کے وقت خوب چمکنے والے ستارے کی قسم کھا کر یہ فرمایا گیا ہے کہ ہر انسان پر حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہے۔

(2)......انسان کو اپنی تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کا حکم دیا گیا تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ پہلی بار پیدا کرنے والا رب تعالیٰ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔

(3)...... یہ بتایا گیا کہ جب قیامت کے دن عقائد،اعمال اور نیتیں ظاہر کر دی جائیں گی تو اس وقت مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے کے پاس کوئی طاقت اور کوئی مددگار نہ ہو گا جو اسے اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکے۔

(4)......آسمان اور زمین کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا گیا کہ قرآنِ مجید کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں بلکہ یہ حق اور باطل میں فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔

(5)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار اللّٰہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چلتے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ ان کے بارے میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہے جس کی انہیں خبر نہیں۔

سورۂ بُروج کے ساتھ مناسبت

سورۂ طارق کی اپنے سے ماقبل سورت ”بروج“ کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں آسمان کی قسم ارشاد فرمائی گئی۔**دوسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے۔**تیسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قرآنِ مجید کو جھٹلانے والوں کا رد کرنے کے لئے قرآنِ مجید کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

1......مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث خالد العدوانی رضی اللّٰہ عنہ، ۸/۷، الحدیث: ۱۸۹۸۰۔

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾
اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی۔ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے۔ خوب چمکتا تارا۔ کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ خوب چمکنے والا ستارا ہے۔ کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے۔

﴿وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ: آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم۔﴾ شانِ نزول: ایک رات سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ابوطالب کچھ ہدیہ لائے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کو تَناوُل فرمارہے تھے کہ اسی دوران ایک ستارا ٹوٹا اور پوری فضا آگ سے بھر گئی۔ ابوطالب گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا'' کہ یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ اللّٰہ تعالٰی کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔ ابوطالب کو اس سے تعجب ہوا تو اللّٰہ تعالٰی نے (اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تصدیق میں) یہ آیات نازل فرمائیں۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے آسمان کی اور رات میں خوب چمکنے والے ستارے کی قسم ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ ہر جان پر اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک

www.dawateislami.net

نگہبان مقرر ہے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرتا ہے اور اس کی نیکی بدی سب لکھ لیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ یہاں نگہبان سے مراد فرشتے ہیں۔ (1)

ان فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ یُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً (2) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے۔

آیت ”اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......اگرچہ رب تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمائے، مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔

(2)......رب تعالیٰ کے بعض نام اس کے بندوں کو دے سکتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے اور یہاں آیت میں فرشتوں کو حافظ بتایا گیا، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے حافظ و ناصر ہیں۔

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ ۵

ترجمۂ کنزالایمان: تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا۔

﴿ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ: انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا۔﴾ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قسم ذکر فرما کر یہ بات ارشاد فرمائی کہ ہر جان پر ایک نگہبان مقرر ہے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرتا ہے اور اس کے اعمال لکھ لیتا ہے اور اس آیت میں انسان کو اپنی تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کا حکم دیا جارہا ہے تاکہ وہ یہ بات

1 ......خازن، الطّارق، تحت الآیۃ: ١-٤، ٤/٣٦٨.

2 ......انعام: ٦١.

www.dawateislami.net

جان لے کہ جس نے اسے پہلی بار پیدا کیا ہے وہ اُس انسان کی موت کے بعد جزا دینے کے لئے اسے دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے لہٰذا انسان کو چاہئے کہ وہ اس دن کے لئے عمل کرے جس دن اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اسے جزا دی جائے گی۔ (1)

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآىٕبِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جست کرتے پانی سے۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے۔ بےشک اللہ اس کے واپس کر دینے پر قادر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا۔ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ بیشک اللہ اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے۔

﴿ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ: اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا۔﴾ یہاں سے وہ چیز بیان کی گئی ہے جس سے اللہ تعالٰی نے انسان کو پیدا فرمایا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے انسان کو اچھل کر نکلنے والے پانی یعنی مرد اور عورت کے نطفوں سے پیدا کیا جو کہ عورت کے رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں اور یہ نطفہ مَردوں کی پیٹھ اور عورتوں کے سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ یہ پانی عورت کے سینے کے اس مقام سے نکلتا ہے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اَعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصے کی بہت سی ان رگوں میں سے آتا ہے جو سینے کے مقام پر ہیں، اسی لئے یہاں ان دونوں مقامات کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔ (2)

1 ......مدارک، الطّارق، تحت الآیۃ: ۵، ص۱۳۳۸۔

2 ......مدارک، الطّارق، تحت الآیۃ: ۶-۷، ص۱۳۳۸، خازن، الطّارق، تحت الآیۃ: ۶-۷، ۳۶۸/۴، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

﴿اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ﴾: بیشک اللہ اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے۔﴾ یعنی انسان کا اپنی تخلیق میں غور کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ جس رب تعالیٰ نے انسان کو نطفہ سے پہلی بار پیدا کر دیا تو وہ انسان کی موت کے بعد اسے دوبارہ زندگی کی طرف لوٹا دینے پر خاص طور پر قادر ہے۔(1)

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی۔ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار۔

ترجمۂ کنزالعرفان: جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا۔ تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار۔

﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ: جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس دن چھپی باتوں کو ظاہر کر دیا جائے گا تو اس دن مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے آدمی کے پاس نہ کوئی ایسی قوت ہوگی جس سے وہ عذاب کو روک سکے اور نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اُسے عذاب سے بچا سکے۔ چھپی باتوں سے مراد عقائد، نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔(2)

قیامت کے دن پوشیدہ اعمال ظاہر کر دیئے جائیں گے

معلوم ہوا کہ بندے کے عقائد، نیتیں اور اعمال اگرچہ دنیا میں کسی پر ظاہر نہ ہو سکیں لیکن قیامت کے دن اس کا کیا دھرا سب سامنے آجائے گا۔ چنانچہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: وہاں ہر آدمی اپنے سابقہ اعمال کو جانچ لے گا اور انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا سچا مولیٰ ہے۔

---

1 ...... صاوی، الطّارق، تحت الآیۃ: ٨، ٦/٢٣٤٦، مدارك، الطّارق، تحت الآیۃ: ٨، ص ١٣٣٨، ملتقطاً.

2 ...... مدارك، الطّارق، تحت الآیۃ: ٩-١٠، ص ١٣٣٨-١٣٣٩، خازن، الطّارق، تحت الآیۃ: ٩-١٠، ٤/٣٦٩، ملتقطاً.

3 ...... یونس: ٣٠.

www.dawateislami.net

اور ارشاد فرمایا:

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَؕ۝ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا بتا دیا جائے گا۔ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا۔

لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے ظاہری اعمال درست کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطنی اور پوشیدہ اعمال کو بھی درست کرے تاکہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے رسوا ہونے سے بچ سکے۔

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِۙ۝۱۱ وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِۙ۝۱۲ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌۙ۝۱۳ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِؕ۝۱۴

ترجمۂ کنزالایمان: آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے۔ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے۔ بیشک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے۔ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے۔ اور پھاڑی جانے والی زمین کی۔ بیشک قرآن ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے۔

﴿وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ: اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے۔﴾ توحید اور حشر و نشر کے دلائل بیان فرمانے کے بعد یہاں سے زمین و آسمان کی قسم ارشاد فرما کر قرآنِ پاک کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آسمان کی قسم جس سے بار بار بارش اترتی ہے اور اس زمین کی قسم جسے سبزہ نکالنے کیلئے پھاڑا جاتا ہے، بیشک قرآن ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام ہے کہ یہ حق اور باطل میں فرق و اِمتیاز کر دیتا ہے اور قرآن کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے جو نکمی اور بے کار ہو۔ [2]

1 ...... قیامہ: ١٣، ١٤۔

2 ...... تفسیر کبیر، الطّارق، تحت الآیۃ: ١١-١٤، ١١/١٢٢-١٢٣، خازن، الطّارق، تحت الآیۃ: ١١-١٤، ٤/٣٦٩، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ان آیات میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آسمان جس سے بار بار بارش نازل ہوتی ہے، یہ زمینی پیداوار، نباتات اور درختوں کے لئے باپ کی طرح ہے اور پھاڑی جانے والی زمین نباتات کے لئے ماں کی طرح ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔ (1)

قرآن فیصلہ کُن کلام ہے

قرآنِ مجید کی اس شان اور اس کے علاوہ دیگر شانوں کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں، میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب ایک فتنہ برپا ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی کتاب، جس میں تمہارے اگلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے فیصلے ہیں، قرآن فیصلہ کُن ہے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ جو ظالم اسے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اسے تباہ کردے گا اور جو اس کے غیر میں ہدایت ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کردے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی اور وہ حکمت والا ذکر ہے، وہ سیدھا راستہ ہے، قرآن وہ ہے جس کی برکت سے خواہشات بگڑتی نہیں اور جس کے ساتھ دوسری زبانیں مل کر اسے مُشْتَبَہ و مشکوک نہیں بنا سکتیں، جس سے علماء سیر نہیں ہوتے، جو زیادہ دہرانے سے پرانا نہیں پڑتا، جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، قرآن ہی وہ ہے کہ جب اسے جنّات نے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو اچھائی کی رہبری کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے، جو قرآن کا قائل ہو وہ سچا ہے، جس نے اس پر عمل کیا وہ ثواب پائے گا اور جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ مُنصِف ہوگا اور جو اس کی طرف بلائے گا وہ سیدھی راہ کی طرف بلائے گا۔ (2)

اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًاۙ ﴿۱۵﴾ وَّ اَكِیْدُ كَیْدًاۚۖ ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا۠ ﴿۱۷﴾

ع ١ ١٧

1 ......روح البیان، الطّارق، تحت الآیۃ: ١٢، ١٠/٤٠٠، ملخصاً۔

2 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل القرآن، ٤/٤١٤، الحدیث: ٢٩١٥۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں۔ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں۔ تو تم کافروں کو ڈھیل دو انہیں کچھ تھوڑی مہلت دو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں۔ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں۔ تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو۔

﴿**اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا:** بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے، حق کے نور کو بجھانے اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیف پہنچانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں جس کی انہیں خبر نہیں تو اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کافروں کی ہلاکت کی دعا نہ فرمائیں بلکہ انہیں ڈھیل دیں اور انہیں چند روز کے لئے کچھ تھوڑی سی مہلت دیں کیونکہ وہ عنقریب ہلاک کر دیئے جائیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوۂ بدر میں انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب نے اپنی گرفت میں لے لیا۔(1)

1 ......خازن، الطارق، تحت الآية: ١٥-١٧، ٤/٣٦٩، مدارك، الطارق، تحت الآية: ١٥-١٧، ص١٣٣٩، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی

سورۂ اعلیٰ کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ اعلیٰ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

”اعلیٰ“ نام رکھنے کی وجہ

اعلیٰ کا معنی ہے سب سے بلند، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اسی مناسبت سے اسے ”سورۂ اعلیٰ“ کہتے ہیں۔

سورۂ اعلیٰ سے متعلق 3 احادیث

(1)......حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جمعہ کی نماز میں ”سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى“ اور ”هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ“ پڑھا کرتے تھے اور جب عید جمعہ کے دن ہوتی تو دونوں نمازوں میں ان سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔[2]

(2)......حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وتر کی پہلی رکعت میں ”سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى“ دوسری رکعت میں ”قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ“ اور تیسری رکعت میں ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ پڑھا کرتے تھے۔[3]

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الاعلی، ٤/٣٦٩.

2 ......مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاۃ الجمعة، ص ٤٣٥، الحدیث: ٦٢(٨٧٨).

3 ......ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فیما یقرأ به فی الوتر، ٢/١٠، الحدیث: ٤٦٢.

www.dawateislami.net

(3)......حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں"نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سورت "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" سے محبت فرماتے تھے۔ (1)

سورۂ اعلیٰ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)......اس سورت کی ابتداء میں ہر نقص و عیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت، وحدانیت اور علم و حکمت پر دلالت کرنے والے آثار ذکر کئے گئے۔

(2)......یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے قرآنِ مجید یاد کرنا آسان کر دیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے کبھی نہیں بھولیں گے۔

(3)......حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حکم دیا گیا کہ آپ قرآنِ مجید کے ذریعے نصیحت فرمائیں اور یہ بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اپنے برے انجام سے ڈرتا ہے وہ نصیحت مانے گا اور جو بڑا بد بخت ہے وہ آپ کی نصیحت قبول کرنے سے دور ہٹے گا۔

(4)......یہ فرمایا گیا کہ جس نے خود کو پاک کر لیا، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نماز ادا کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح نہ دی تو وہ کامیاب ہو گیا۔

(5)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ خود کو پاک کرنے والوں کا اپنی مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا قرآنِ مجید سے پہلے نازل ہونے والے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔

سورۂ طارق کے ساتھ مناسبت

سورۂ اعلیٰ کی اپنے سے ماقبل سورت "طارق" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں انسان کی تخلیق اور نباتات سے متعلق کلام کیا گیا ہے۔ (2)

1......مسند امام احمد، ومن مسند علیّ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ١/٢٠٦، الحدیث: ٧٤٢.

2......تناسق الدرر، سورۃ الاعلی، ص١٣٥-١٣٦.

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے۔

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى: اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے۔﴾ یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اس بات کو بیان فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں، صفات میں، اَسماء میں، اَفعال میں اور اَحکام میں ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کی شان کے لائق نہیں ہے اور پاک جگہوں میں عزت واحترام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔[1]

بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔[2]

اور حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''جب یہ آیت نازل ہوئی تو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اسے اپنے سجدے میں داخل کر دو۔[3] یعنی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو۔

الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾

1 ......جلالین مع صاوی، الاعلی، تحت الآیة: ۱، ۲۳۴۸/۶.

2 ......مدارک، الاعلی، تحت الآیة: ۱، ص ۱۳۴۰.

3 ......ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده، ۳۳۰/۱، الحدیث: ۸۶۹.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے بنا کر ٹھیک کیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا۔

﴿اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى: جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا۔﴾ یعنی اپنے اس رب عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرو جس نے ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔(1)

آیت "اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى" سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)...... چھوٹی بڑی ہر چیز کو اللّٰہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اپنی اس شان کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍۚ-وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ ہر شے کا خالق ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا پھر اسے ٹھیک اندازے پر رکھا۔

(2)...... ہر چیز کو پیدا فرمانے میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہے۔ قرآن پاک میں کئی مقامات پر مختلف چیزوں کو پیدا

1 ...... مدارك، الاعلى، تحت الآية: ٢، ص ١٣٤٠.
2 ...... انعام: ١٠١.
3 ...... رعد: ١٦.
4 ...... فرقان: ٢.

www.dawateislami.net

کرنے کی حکمت بیان کی گئی ہے، جیسے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے ہر چیز کی دو قسمیں بنائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اور ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ۬ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر شے پر خوب قادر ہے اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔

وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪ۙ (٣)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس نے اندازہ پر رکھ کر راہ دی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی۔

﴿ وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى: اور جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اس رب عَزَّوَجَلَّ

1 ……ذاریات: ٤٩.
2 ……طلاق: ١٢.
3 ……ملک: ٢.

www.dawateislami.net

کے نام کی پاکی بیان کرو جس نے تمام مخلوقات میں سے ہر مخلوق کو اس کی ذات اور صفات میں صحیح اندازے پر رکھا چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے آسمانوں، ستاروں، عناصر، معادن، نباتات، حیوانات اور انسانوں کو مخصوص جسامت عطا کی اور ان میں سے ہر ایک کے باقی رہنے کی مدت مُعَیَّن اندازے پر رکھی اور ان کی صفات، رنگ، ذائقے، بو، حسن، قباحت، سعادت، بدبختی، ہدایت اور گمراہی کی مقدار خاص اندازے پر رکھی، اور راہ دکھانے کے بارے بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انسان کو اچھائی برائی اور سعادت و بدبختی کے راستے دکھا دیئے۔ (1)

انسان اچھا یا برا راستہ چننے کا اختیار رکھتا ہے

یاد رہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انسان کو راستے دکھا دیئے ہیں اور ان راستوں میں سے کسی ایک کو چن لینے پر اسے ایک طرح کا اختیار بھی دے دیا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ وہ جس راستے کو چاہے اختیار کرے، جیسا کہ ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ﳓ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۝۲ اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنا دیا۔ بیشک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا ناشکری کرنے والا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۝۷ۙ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۝۸ۙ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹ۙ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی۔ بیشک جس نے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہوگیا۔ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہوگیا۔

1 ......تفسیر کبیر، الاعلی، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/۱۲۹، ملتقطاً.

2 ......دھر: ۲، ۳.

3 ......شمس: ۷-۱۰.

www.dawateislami.net

زیرِ تفسیر آیت کا دوسرا معنی یہ ہے کہ اس رب عَزَّوَجَلَّ کے نام کی پاکی بیان کرو جس نے ہر مخلوق کی غذا اور روزی مقدر کی اور انسانوں کو ان کی غذاؤں ، دواؤں اور ان کے دُنْیَوی اُمور کی ان چیزوں کی طرف راہ دی جن میں ان کی مَصلحت ہے اور درندوں ، پرندوں اور حشراتُ الارض کو ان کے معاش اور ان کی ضروریات کا راستہ دکھایا۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی ہر مخلوق کو اس کی روزی کا راستہ کس طرح دکھایا ہے اس کا نظارہ اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق کو اپنی مقررہ روزی حاصل کرتے دیکھ کر کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس رہنمائی کے عجائبات ہر جگہ دیکھے جا سکتے ہیں۔ حیوانات میں اس موضوع پر تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے امام دمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتاب ’’حیاتُ الحیوان‘‘ کا مطالعہ فرمائیں۔

وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس نے چارہ نکالا۔ پھر اسے خشک سیاہ کر دیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جس نے چارہ نکالا۔ پھر اسے خشک سیاہ کر دیا۔

﴿وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى: اور جس نے چارہ نکالا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل قدرت کے ساتھ زمین سے مختلف اَقسام کی نباتات اور طرح طرح کی گھاس پیدا کی جسے جانور چرتے ہیں ، پھر اس کا سرسبز ہونا ختم کر کے اسے خشک سیاہ کر دیا۔ [2]

دنیا اور اس کی نعمتوں کا حال

ان آیات میں سرسبز چارے کا جو حال بیان کیا گیا کہ شروع میں سرسبز اور بعد میں خشک ہو کر سیاہ ، بے کار ہو جاتا ہے یہی حال دنیا اور اس کی نعمتوں کا بھی ہے کہ یہ اگرچہ سبزے کی طرح خوشنما نظر آتی ہیں لیکن یہ بہت جلد فنا ہونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دُنْیَوی زندگی کی مثال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ……جمل، الاعلی، تحت الآیۃ: ۳، ۸/۲۹۷۔

2 ……روح البیان، الاعلی، تحت الآیۃ: ۴-۵، ۱۰/۴۰۵، طبری، الاعلی، تحت الآیۃ: ۴-۵، ۱۲/۵۴۳-۵۴۴، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُؕ-حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤۙ-اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِؕ-كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: دنیا کی زندگی کی مثال تو اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں گھنی ہوکر نکلیں جن سے انسان اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی خوبصورتی پکڑ لی اور خوب آراستہ ہوگئی اور اس کے مالک سمجھے کہ (اب) وہ اس فصل پر قادر ہیں تو رات یا دن کے وقت ہمارا حکم آیا تو ہم نے اسے ایسی کٹی ہوئی کھیتی کردیا گویا وہ کل وہاں پر موجود ہی نہ تھی۔ ہم غور کرنے والوں کیلئے اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں۔

اور جو لوگ آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی اور اس کی زیب وزینت کے طلبگار ہیں ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ۝۱۵ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ﳲ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب برباد ہوگیا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَۚ-یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا۝۱۸ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ

1 ......یونس: ٢٤۔
2 ......ھود: ١٥، ١٦۔

www.dawateislami.net

سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا (1)

مذموم، مردود ہوکر داخل ہوگا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! بیشک اللّٰہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا فریبی تمہیں اللّٰہ کے بارے میں فریب نہ دے۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ٘ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْــٴًـاؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا ہوگا۔ بیشک اللّٰہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا دھوکہ دینے والا تمہیں اللّٰہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈال دے۔

اللّٰہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دنیا کی قلیل زندگی میں کھو جانے اور اس کی فانی نعمتوں میں مست ہو کر اپنی آخرت کو بھول جانے سے محفوظ فرمائے اور ہر مسلمان کو اپنی آخرت بہتر کرنے کی فکر اور سوچ عطا فرمائے اور آخرت سنوارنے کے لئے تیاری کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ(۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے۔

1 ...... بنی اسرائیل: ۱۸، ۱۹۔ 2 ...... فاطر: ۵۔ 3 ...... لقمان: ۳۳۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے۔

﴿ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى :اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے۔﴾ جب حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام وحی لے کر نازل ہوتے تو وہ ابھی آیت کا آخری حصہ پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے تھے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس اندیشے سے اُس آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنا شروع کر دیتے کہ کہیں بھول نہ جائیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے تمہیں قرآن پڑھائیں گے تو جو کچھ آپ کے سامنے پڑھا جائے گا آپ اسے نہیں بھولیں گے۔ (1)

تفسیرِ جمل میں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بشارت ہے کہ آپ کو قرآنِ پاک حفظ کرنے کی نعمت کسی محنت کے بغیر عطا ہوئی ہے اور یہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی اور عظیم کتاب کسی محنت و مشقت اور تکرار کے بغیر آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حفظ ہوگئی۔ (2)

آیت ''سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى'' سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 6 باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......علم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

(2)......حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پڑھایا ہے۔

(3)......حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے استاذ نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پہنچانے پر مامور ہیں۔

(4)......حضور انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا علم بہت اعلیٰ ہے۔

(5)......مخلوق میں سے کوئی نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے برابر عالم نہیں ہے۔

(6)......انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہونے والی بھول بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں اور اس میں ہزار ہا حکمتیں ہوتی ہیں، جیسے سارے عالَم کا ظہور حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک نسیان کی برکت سے ہے، لہٰذا

1......خازن، الاعلی، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۳۷۰.

2......جمل، الاعلی، تحت الآیۃ: ۶، ۸/۲۹۸، ملخصاً.

www.dawateislami.net

ہماری اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھول میں بڑا فرق ہے۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰى ۟ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور چھپے کو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے۔

﴿ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ: مگر جو اللہ چاہے۔﴾ اس اِستثناء کے بارے میں مفسرین کے مختلف اَقوال ہیں، ان میں سے 4 قول درج ذیل ہیں،

(1)......یہ اِستثناء تبرُّک کے لئے ہے، حقیقت میں حاصل نہیں ہوا اور جب اللہ تعالیٰ نے پڑھا دیا تو اس کے بعد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کوئی چیز نہیں بھولے۔

(2)......اس استثناء سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کوئی چیز بھلانا چاہے تو وہ اس پر قدرت رکھتا ہے جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ [1] **ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور اگر ہم چاہتے تو ہم جو آپ کی طرف وحی بھیجتے ہیں اسے لے جاتے۔

اور ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا۔

(3)......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ (قرآنِ مجید میں سے) جو کچھ پڑھیں گے اس میں سے کچھ نہ بھولیں گے البتہ جس آیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود چاہے گا وہ آپ کو بھلا دے گا اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ فرما دے گا۔ یاد رہے کہ جن آیتوں کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہوئے ہیں وہ تمام آیتیں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہیں بھولے بلکہ ان میں سے جن آیتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا انہیں آپ کے دل سے اٹھا لیا۔

1......بنی اسرائیل: ۸۶۔

www.dawateislami.net

(4)...... یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہاں بھولنے سے معروف معنی مراد ہوں یعنی عارضی طور پر بھول جانا، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ قرآنِ مجید میں سے کچھ نہ بھولیں گے البتہ جو اللّٰہ تعالٰی خود چاہے وہ بھول جائیں گے، پھر وہ چیز ہمیشہ کے لئے بھولی نہ رہے گی بلکہ بعد میں یاد آجائے گی۔ اس معنی کی تائید ان احادیث سے ہوتی ہے جن میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کسی آیت کو بھول جانے کا ذکر ہے اور ان سے یہ واضح ہوتا ہے بعض مواقع پر حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (عارضی طور پر) کچھ آیات بھولے تھے اور آپ کا یہ بھولنا امت کے بھولنے کی طرح نہیں ہے۔[1]

﴿ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰى: بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ بلند آواز سے پڑھتے ہیں اللّٰہ تعالٰی اسے جانتا ہے اور آپ کے دل میں جو قرآن بھول جانے کا خوف ہے اسے بھی جانتا ہے، لہٰذا آپ اسے بھول جانے کا خوف نہ کریں، یہ ہمارے ذمۂ کرم پر ہے کہ آپ قرآن نہ بھولیں۔[2]

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی بندوں کے ظاہری افعال اور ان کے اقوال جانتا ہے اور ان کے پوشیدہ اقوال اور افعال سے بھی خبردار ہے۔[3]

ظاہر و باطن دونوں کو درست رکھنا چاہئے

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو اپنا ظاہر بھی ٹھیک کرنا چاہئے اور اپنا باطن بھی درست رکھنا چاہئے کیونکہ اللّٰہ تعالٰی اس کے ہر ظاہری، باطنی قول اور فعل سے باخبر ہے، جیسا کہ ہمارے ظاہری اور پوشیدہ اعمال کے بارے میں ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ[4]

ترجمۂ کنزالعرفان: وہ تمہاری ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جانتا ہے اور وہ تمہارے سب کام جانتا ہے۔

---

1 ...... تفسیر کبیر، الاعلی، تحت الآیۃ: ۷، ۱۱/۱۳۱، روح البیان، الاعلی، تحت الآیۃ: ۷، ۱۰/۴۰۶، روح المعانی، الاعلی، تحت الآیۃ: ۷، ۱۵/۴۴۴-۴۴۵، ملتقطاً.

2 ...... تفسیر کبیر، الاعلی، تحت الآیۃ: ۷، ۱۱/۱۳۱.

3 ...... تفسیر سمرقندی، الاعلی، تحت الآیۃ: ۷، ۴/۴۷۰.

4 ...... انعام: ۳.

www.dawateislami.net

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللّٰہ بلند آواز سے کہی گئی بات کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ جو ہماری آیتوں میں سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں وہ ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں تو کیا جسے آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت میں امان سے آئے گا۔ تم جو چاہو کرتے رہو، بیشک اللّٰہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

اور حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جس نے اپنے اور اللّٰہ تعالیٰ کے مابین معاملے کو اچھا کر لیا تو اللّٰہ تعالیٰ اسے اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملے کو کافی ہوگا اور جس نے اپنے باطن کی اصلاح کر لی تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو درست کر دے گا۔ (3)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے باطن کو سنوارنے کی بھرپور کوشش کرے اور اس کے لئے یہ دعا بھی مانگا کرے، چنانچہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں مجھے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دعا سکھائی ”اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّآلِّ وَلَا الْمُضِلِّ“ اے اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ، میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے اور میرے ظاہر کو نیک و صالح بنا دے۔ اے اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ، میں تجھ سے وہ اچھا گھربار، مال اولاد، جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ کر ہو مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو دیتا ہے۔ (4)

1 ...... انبیاء: ۱۱۰.

2 ...... حم السجدۃ: ۴۰.

3 ...... جامع صغیر، حرف المیم، ص۵۰۸، الحدیث: ۸۳۳۹.

4 ...... ترمذی، احادیث شتّی، ۱۲۳-باب، ۵/۳۲۹، الحدیث: ۳۵۹۷.

www.dawateislami.net

وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ﳓ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کردیں گے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کردیں گے۔

﴿وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى: **اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کردیں گے۔**﴾ اس آیت کا **ایک معنی** یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم آپ کو اس طریقے کی توفیق دیں گے جس سے آپ کے لئے وحی کو یاد کرنا آسان اور سہل ہوجائے۔ **دوسرا معنی** یہ ہے کہ ہم آپ کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق عطا کریں گے جس سے جنت کا راستہ آسان ہوجائے گا۔ **تیسرا معنی** یہ ہے کہ ہم آپ پر وحی کا نازل ہونا آسان کردیں گے تاکہ آپ سہولت کے ساتھ وحی یاد کرسکیں، اسے جان سکیں اور اس پر عمل کرسکیں۔ **چوتھا معنی** یہ ہے کہ ہم آپ پر آسان شرعی احکام اور قوانین نازل کریں گے (اور ان پر عمل کرنا لوگوں کے لئے دشوار نہ ہوگا)۔ (1)

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت کام دے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت فائدہ دے۔

﴿فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى: **تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت فائدہ دے۔**﴾ یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اگر نصیحت فائدہ دے اور کچھ لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں تو آپ اس قرآنِ مجید سے نصیحت فرمائیں۔

نصیحت فائدہ دے یا نہ دے، بہر حال نصیحت کرنے کا حکم ہے

یاد رہے کہ یہاں نصیحت کرنے میں جو نصیحت فائدہ دینے کی شرط لگائی گئی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر نصیحت

(1) تفسیر کبیر، الاعلی، تحت الآیۃ: ۸، ۱۱/۱۳۲، مدارک، الاعلی، تحت الآیۃ: ۸، ص ۱۳۴۱، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

فائدہ نہ دے تو نصیحت نہ کی جائے بلکہ نصیحت فائدہ دے یا نہ دے دونوں صورتوں میں نصیحت کرنے کا حکم ہے کیونکہ قرآنِ پاک کی آیات میں مفہومِ مخالف کا اعتبار نہیں ہے اور یہ آیت بھی انہیں آیات میں سے ہے اور قرآنِ پاک میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں، جیسے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ﳓ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کافروں کی طرف سے اَذِیَّت پہنچنے کا خوف نہ ہو تو نمازوں میں قصر نہیں کر سکتے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سفر کے دوران چاہے امن ہو یا خوف دونوں صورتوں میں (4 رکعت والی) نمازوں میں قصر کی جائے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو (خصوصاً) اگر وہ خود (بھی) بچنا چاہتی ہوں۔

اس ممانعت کا یہ مطلب نہیں کہ اگر وہ بدکاری سے بچنا نہ چاہتی ہوں تو تم انہیں بدکاری پر مجبور کرو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بہر صورت انہیں بدکاری پر مجبور نہ کرو۔

سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَ یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰى ﴿۱۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔ اور اس سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا۔ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا۔ پھر نہ اس میں مرے اور نہ جئے۔

1 ...... النساء: ۱۰۱۔ 2 ...... نور: ۳۳۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔ اور نصیحت سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا۔ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا۔ پھر وہ نہ اس میں مرے گا اور نہ جئے گا۔

﴿**سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى: عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔**﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، عنقریب آپ کی نصیحت وہ مانے گا جو اللّٰہ تعالیٰ سے اور اپنے برے انجام سے ڈرتا ہے اور آپ کی نصیحت سے وہ دور ہوگا اور اس نصیحت کو قبول نہیں کرے گا جو آپ کا دشمن بن کر بڑا بدبخت کافر ہے، جیسے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل وغیرہ اور وہ بدبخت کافر جہنم کی سب سے بڑی آگ میں جائے گا، پھر وہ نہ اس میں مرے گا کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے اور نہ ایسا جینا جئے گا جس سے کچھ بھی آرام پا سکے۔ (1)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نصیحت کو تسلیم کرتا ہے وہ خَشیتِ الٰہی کے زیور سے آراستہ ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگا۔

﴿**قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى: بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگا۔**﴾ اس آیت میں لفظ "تَزَكّٰى" کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد خود کو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا ہے۔ اس صورت میں اس آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے زکوٰۃ ادا کر کے مال کو پاک کرنا مراد ہے، اس صورت میں یہ آیت زکوٰۃ فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ (2) لیکن اس آیت کے زکوٰۃ سے متعلق ہونے پر اشکال ہے کیونکہ یہ سورت مکی ہے جبکہ زکوٰۃ کا حکم مدینہ

1 ......مدارک، الاعلی، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۳، ص۱۳۴۱، روح البیان، الاعلی، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۳، ۱۰/۴۰۸-۴۰۹، ملتقطاً۔

2 ......تفسیرات احمدیہ، الاعلی، ص۷۴۰۔

www.dawateislami.net

منورہ میں نازل ہوا۔

صوفیاء کے نزدیک تزکیہ کا مطلب

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تحریر فرمایا ہے کہ صوفیاء کے نزدیک تَزْکِیَہ کا (مطلب) دل (کو) بُرے عقیدے، بُرے خیالات (اور) تصورِ غیر سے پاک کرنا ہے۔ دل کی صفائی یا وہبی ہے یا کسبی یا عطائی۔ وہبی تزکیہ پیدائشی ہوتا ہے، کسبی اپنے اعمال سے (جبکہ) عطائی کسی کی نظر سے، جیسے بادل اور سورج دور رہتے ہوئے بھی گندی زمین کو پاک کردیتے ہیں، ایسے ہی اللہ والوں کی نظر دور سے بھی گندے دلوں کو پاک کردیتی ہے۔ (1)

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ(۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

﴿ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى: اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔﴾ یعنی اور اس نے نماز شروع کرنے کی تکبیر کہہ کر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ اس آیت سے نماز شروع کرنے کی تکبیر ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا حصہ نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے نماز شروع کرنا جائز ہے۔ بعض مفسرین نے یہ کہا ہے کہ ''تَزَكّٰى'' سے صدقۂ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عیدگاہ کے راستے میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ (2)

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا٘ۖ(۱۶) وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰىؕ(۱۷) اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰىۙ(۱۸) صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى۠(۱۹)

ع ۱۹

1 ......نور العرفان، الاعلیٰ، تحت الآیۃ: ۱۴، ص ۹۷۷۔

2 ......مدارك، الاعلى، تحت الآية: ۱۵، ص ۱۳۴۱، تفسيرات احمديه، الاعلى، ص ۷۴۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو۔ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی۔ بیشک یہ اگلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ بیشک یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا: بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے اور جو چیز باقی رہنے والی ہے وہ فانی سے بہتر ہے اور اے لوگو! تمہارا حال یہ ہے کہ تم دنیا کی فانی زندگی کو آخرت کی باقی رہنے والی زندگی پر ترجیح دیتے ہو اسی لئے تم وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں گے۔ بیشک پاکی حاصل کرنے والوں کے کامیاب ہونے اور آخرت کے بہتر ہونے کی بات قرآنِ پاک سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر نازل ہونے والے صحیفوں میں بھی موجود ہے۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ بات تمام صحیفوں میں موجود ہے اور انہی میں سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے صحیفے بھی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "دنیا چونکہ ہمارے سامنے موجود ہے اور اس کا کھانا، پینا، عورتیں، دنیا کی لذتیں اور اس کی رنگینیاں ہمیں جلد دیدی گئیں جبکہ آخرت ہماری نظروں سے غائب ہے، اس لئے جو چیز ہمیں جلد مل رہی ہے ہم اسے پسند کرنے لگ گئے اور جو بعد میں ملے گی اسے ہم نے چھوڑ دیا۔ (1)

دُنْیَوی زندگی کی لذتوں میں کھو کر آخرت کو نہ بھلا دیا جائے

اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دُنْیَوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر اپنی آخرت کو نہ بھول جائے بلکہ وہ اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارے اور

1 ......خازن، الاعلی، تحت الآیۃ: ١٦-١٩، ٤/٣٧١، مدارك، الاعلی، تحت الآیۃ: ١٦-١٩، ص ١٣٤١، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

آخرت میں جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے جبکہ فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنی دنیا بہتر بنانے میں ایسی مصروف ہے کہ اسے اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت والا گھر ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

اور ارشاد فرمایا:

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْاؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا یہ لوگ زمین پر نہیں چلے تاکہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا اور بیشک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہتر ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَۚ یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا (۱۸) وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کیلئے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہوگا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

لہٰذا اے بندے!

وَ ابْتَغِ فِیْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ لَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو مال تجھے اللّٰہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا سے اپنا حصہ نہ

(1) انعام: ٣٢۔ (2) یوسف: ١٠٩۔ (3) بنی اسرائیل: ١٨، ١٩۔

www.dawateislami.net

اِلَیْكَ وَ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ (1)

بھول اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور زمین میں فساد نہ کر، بے شک اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالٰی ہمیں دنیا کی فانی نعمتوں اور بہت جلد ختم ہو جانے والی لذتوں میں کھونے سے محفوظ فرمائے اور ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنے اور اسے بہتر بنانے کے لئے خوب کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

﴿وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى: اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔﴾ آخرت کی زندگی دنیا کی زندگی سے بہتر ہے کہ وہاں کی نعمتیں ہر اعتبار سے دنیا کی نعمتوں سے افضل ہیں اور ان کے حصول میں کوئی تکلیف و مشقت نہ ہوگی اور استعمال میں کوئی بیماری وغیرہ نہ ہوگی اور باقی رہنے والی اس طرح ہیں کہ کبھی فنا نہ ہوں گی۔

1 ...... قصص: ۷۷.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْغَاشِيَة

سورۂ غاشیہ کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ غاشیہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 26 آیتیں ہیں۔

''غاشیہ'' نام رکھنے کی وجہ

غاشیہ کا معنی ہے چھا جانے والی چیز، اور اس کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اسی مناسبت سے اسے ''سورۂ غاشیہ'' کہتے ہیں۔

سورۂ غاشیہ سے متعلق حدیث

حضرت ضحاک بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف خط لکھ کر پوچھا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کے ساتھ کونسی سورت کی تلاوت فرماتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جمعہ کی نماز میں ''هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ'' کی تلاوت فرماتے تھے۔ (2)

سورۂ غاشیہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد بیان کئے گئے ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

1 ...... خازن، تفسیر سورة الغاشية، ٤/٣٧١.

2 ...... ابن ماجه، كتابِ اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في القراءة في الصلاة يوم الجمعة، ٢/٢٤، الحديث: ١١١٩.

www.dawateislami.net

(1)......اس کی ابتداء میں قیامت کی ہولناکیاں، کفار کی بدبختی، مسلمانوں کی خوش بختی، اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

(2)......اللہ تعالٰی کی وحدانیت، قدرت اور علم وحکمت پر اونٹ کی تخلیق، آسمان کی بلندی، پہاڑوں کو زمین میں نصب کرنے اور زمین کو بچھانے کے ذریعے اِستدلال کیا گیا ہے۔

(3)......اس سورت کے آخر میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ آپ کی ذمہ داری صرف نصیحت کر دینا ہے کسی کو مسلمان کر کے ہی چھوڑنا آپ کی ذمہ داری نہیں اور یہ بتایا گیا کہ جو کفر کرے گا اللہ تعالٰی اسے بڑا عذاب دے گا اور قیامت کے دن سب لوگ حساب اور جزا کے لئے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

سورۂ اعلیٰ کے ساتھ مناسبت

سورۂ غاشیہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''اعلیٰ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اعلیٰ میں مسلمانوں، کافروں، جنت اور جہنم کے اوصاف اِجمالی طور پر بیان ہوئے اور سورۂ غاشیہ میں ان چیزوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔(1)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ہَلۡ اَتٰىكَ حَدِیۡثُ الۡغَاشِیَۃِ ؕ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے پاس اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی۔

(1)......تناسق الدرر، سورۃ الغاشیۃ، ص۱۳۶.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہارے پاس چھا جانے والی مصیبت کی خبر آ چکی۔

﴿هَلْ اَتٰىكَ: بیشک تمہارے پاس آ چکی۔﴾ اس آیتِ مبارکہ میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خطاب ہے کہ اے دو عالَم کے سردار! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کے پاس ایسی مصیبت کی خبر آ چکی جو چھا جانے والی ہے۔ اس سے مراد قیامت ہے جس کی شدّتیں اور ہَولناکیاں ہر چیز پر چھا جائیں گی۔ [1] یونہی اس دن کافروں کے دلوں پر غشی اور چہروں پر سیاہی چھا جائے گی جبکہ فرمانبردار مسلمانوں کے دلوں پر خوشی اور چہروں پر روشنی چھا جائے گی۔

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہوں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بہت سے چہرے اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے۔

﴿وُجُوْهٌ: کتنے ہی منہ۔﴾ قیامت کی خبر کا تذکرہ کرنے کے بعد یہاں ان اَحوال کا بیان کیا گیا ہے جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے چنانچہ بہت سے چہرے جو دنیا میں اللہ والوں کے رُوبرُو اَکڑتے تھے، وہاں ہر طرح ذلیل ہوں گے، قبروں سے سر کے بل چل کر محشر میں پہنچیں گے، وہاں منہ کالے، دونوں ہاتھ بندھے ہوئے اور گلے میں طوق ہوگا، ہر دروازے پر بھیک مانگیں گے مگر دھتکارے جائیں گے اور ایک دوسرے پر لعنت کر رہے ہوں گے۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِیَةً ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: کام کریں مشقت جھیلیں۔ جائیں بھڑکتی آگ میں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے۔ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

1 ......روح البیان، الغاشیۃ، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/۴۱۲، مدارک، الغاشیۃ، تحت الآیۃ: ۱، ص۱۳۴۲، خازن، الغاشیۃ، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۷۱.

www.dawateislami.net

﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ: کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے۔﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دینِ اسلام پر نہ تھے، بت پرست تھے یا کتابی کافر جیسے راہب اور پجاری کہ اُنہوں نے اپنی طرف سے عبادت وریاضت کے نام پر محنتیں بھی اُٹھائیں، مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں جائیں گے۔[1] یونہی جوگی، سادھو لوگ کہ دنیا چھوڑتے، لذتوں سے منہ موڑتے اور تکالیف اٹھاتے ہیں مگر آخرت میں کوئی صِلہ نہیں اور یونہی بدمذہبوں کی اپنے باطل عقائد کے تحفُّظ وترویج میں کوششیں کرنا اور کتابیں لکھنا وغیرہا سب بے فائدہ رہیں گی کیونکہ آخرت میں ثواب اور نجات کا مدار دامنِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے وابستگی پر ہے اور وہ انہیں نصیب نہیں۔ بغیر روح جسم بے کار اور بغیر ایمان عبادت برباد۔ اور اگر آیت میں مشقت سے مراد آخرت کی مشقت ہے تو یہ اُس مشقت کو اس لئے اٹھائیں گے کیونکہ انہوں نے کفر کے مقابلے میں ایمان کو اختیار نہیں کیا اور روزۂ رمضان، گرمیوں کے حج اور جہاد کی تپشیں نہ جھیلیں، لہٰذا اس آگ کی گرمی جھیلنا پڑے گی جو دنیا کی آگ سے ستر گنا تیز ہے۔ اور مشقت کی صورت قیامت کے دن اس طرح ہوگی کہ وہ آگ کے پہاڑ پر چڑھیں گے، اتریں گے۔ جس مال سے زکوٰۃ نہ دی ہوگی، اس سونے چاندی کے پترے بنا کر ان کی پسلیاں، پیشانیاں، داغی جائیں گی، ان کے جانور ان کے بدن میں سینگ گھونپیں گے اور انہیں پاؤں سے روندیں گے۔ یہاں مشقت کی چند صورتیں بیان ہوئیں، ان کے علاوہ نجانے وہ لوگ کیسی کیسی مشقت اٹھائیں گے۔

تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ ﴿۵﴾ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ﴿۶﴾ لَّا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں۔ ان کے لیے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے۔ کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں۔

[1] ...... خازن، الغاشیۃ، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۳۷۱-۳۷۲۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا۔ ان کے لیے کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں۔ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے نجات دے گا۔

﴿تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ: انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنمیوں کو جب پیاس لگے گی تو انہیں گرم چشموں کا پانی پلایا جائے گا جو ان کے اندرونی حصوں کو جلا کر رکھ دے گا اور کھانے میں انہیں کانٹوں کی خوراک دی جائے گی جو پیٹ میں آگ لگا دے گی۔

یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہو گا اور جن لوگوں کو عذاب دیا جائے گا اُن کے بہت سے طبقے ہوں گے، بعض کو زَقُّوم (تھوہڑ کا درخت) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو غِسْلِیْن یعنی دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اَقسام کی وجہ سے قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کیلئے مختلف اَشیاء بیان کی گئی ہیں۔

نیز آیت نمبر 6 میں ضَرِیع کا لفظ ہے۔ ضَرِیع عرب میں ایک خاردار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بدمزہ اور سخت نقصان دِہ ہوتی ہے۔ کفار کے ساتھ اس خوراک کی مناسبت یہ ہے کہ چونکہ کفار دنیا میں سُور، سود، جوئے وغیرہ حرام کمائیوں کی پروانہ کرتے تھے اور شریعت کی پابندیاں توڑ کر کھاتے تھے، اس لئے انہیں یہ کھانے دیئے جائیں گے۔

﴿لَا یُسْمِنُ: جو نہ موٹا کرے۔﴾ یعنی اُن سے غذا کا نفع حاصل نہ ہو گا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف دور کرے، دوسرا یہ کہ بدن کو طاقت پہنچائے اور فربہ کرے تو یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ کھانا تو حقیقت میں شدید عذاب کی ایک قسم ہے۔

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۟ۙ(۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے۔

﴿وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ: بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں کفار کے لئے وعیدیں بیان کی گئیں اور اب یہاں سے ایمان والوں کے اَحوال بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن بہت سے چہرے عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں ہوں گے۔ مراد یہ ہے کہ قیامت میں پرہیزگار مومنین چین میں ہوں گے، نہ انہیں سورج کی گرمی ستائے گی، نہ زمین کی تپش، نہ انہیں خوف ہوگا نہ غم، نہ رب عَزَّوَجَلَّ کا عتاب ہو، نہ فرشتوں کی لعن طعن، نہ قیامت کی گھبراہٹ، کیونکہ یہ حضرات دنیا میں خدا عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے بے چین رہے اور دنیا میں خوفِ خدا کی بے چینی قیامت کے چین کا ذریعہ ہے۔

لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اپنی کوشش پر راضی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنی کوشش پر راضی ہوں گے۔

﴿لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ: اپنی کوشش پر راضی ہوں گے۔﴾ یعنی قیامت کے دن جب مسلمان اپنا مرتبہ اور ثواب دیکھیں گے تو وہ دنیا میں کئے جانے والے اپنے نیک اعمال پر راضی اور خوش ہوں گے۔ (1) اور حقیقتاً نیکیوں پر خوش ہونے کا وقت بھی قیامت ہی ہے کیونکہ اپنے انجام کی خبر نہیں، لہٰذا جب محشر میں اعمال کی مقبولیت دیکھیں گے تو خوش ہوں گے یونہی مومنوں کے نیک اعمال نہایت اچھی شکلوں میں ان کے ساتھ ہوں گے، جن کو دیکھ کر انہیں دلی شادمانی ہوگی۔

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ﴿۱۱﴾ فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ ﴿۱۲﴾ فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾

وقف لازم

1 ......مدارك، الغاشية، تحت الآية: ۹، ص۱۳۴۳.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: بلند باغ میں۔ کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ اس میں رواں چشمہ ہے۔ اس میں بلند تخت ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بلند باغ میں۔ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ اس میں جاری چشمے ہوں گے۔ اس میں بلند تخت ہوں گے۔

﴿ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ: بلند باغ میں۔﴾ نیک اعمال کرنے والے جنت میں ہوں گے جو کہ شان کے لحاظ سے بھی بلند ہے اور مکان وجگہ کے لحاظ سے بھی اونچی ہے۔[1] مومنوں اور بلند جنت میں مناسبت یہ ہے کہ چونکہ مومن دنیا میں عاجز و مسکین بن کر رہ رہا ہے، تکبر اور غرور سے دور رہ رہا ہے، اس کے عوض رب تعالیٰ انہیں بلندی اور شان عطا فرمادے گا۔

﴿ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً: اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔﴾ جنتی لوگ جنت میں نہ تو ناجائز بات سنیں گے جیسے جھوٹ، غیبت اور نہ ہی تکلیف دِہ باتیں جیسے لعن طعن اور تشنیع۔ یونہی جنتی نہ کوئی بے فائدہ بات سنیں گے اور نہ کوئی بیہودہ بات اور نہ دوزخیوں کی چیخ پکار جس سے ان کے عیش وآرام اور لذّت وراحت میں خَلَل آئے۔ اس آیت سے اشارۃً یہ بھی سمجھایا گیا کہ بیہودہ باتوں سے بچنا نیک لوگوں کا شیوہ ہے جیسے یہاں اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کی فضیلت کے طور پر اسے بیان فرمایا۔

﴿ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ: اس میں بلند تخت ہوں گے۔﴾ جنت میں ایسے بلند تخت ہوں گے جن کی بلندی سو گز ہوگی مگر جب جنتی ان پر چڑھنا یا ان سے اترنا چاہیں گے تو وہ تخت خود بخود اوپر یا نیچے آجائیں گے۔[2]

وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور چنے ہوئے کوزے۔ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین۔ اور پھیلی ہوئی چاندنیاں۔

1 ......خازن، الغاشية، تحت الآية: ۱۰، ۴/۳۷۲.

2 ......روح البيان، الغاشية، تحت الآية: ۱۳، ۱۰/۴۱۵، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے۔ اور صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے۔ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے۔

﴿ وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ: اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ چشموں کے کناروں پر ترتیب سے گلاس رکھے ہوئے ہوں گے جن کی ترتیب کا حسن اور صفائی دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہوگی جیسے اگر کسی کے خوبصورت کچن میں جائیں جہاں ہر چیز نہایت ترتیب اور نفاست سے رکھی ہو تو اس منظر سے ہی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جنتی جب اُن گلاسوں سے دودھ، شہد، شراب وغیرہا پینا چاہیں گے تو وہ انہیں خود ہی بھرے ہوئے ملیں گے۔ کوزے تو چشموں کے کنارے چنے ہوئے ہوں گے جبکہ ان کے گھروں کا منظر بھی قابلِ دید ہوگا کہ وہاں قالین بچھے ہوں گے جو بہت آرام دہ اور نہایت ہی خوشنما ہوں گے اور صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے۔

یہاں جداگانہ عرض ہے کہ گھر کی اَشیاء کا نفاست و صفائی اور ترتیب سے ہونا ایک عمدہ خوبی ہے لہٰذا گھروں میں جو اشیاء موجود ہوں انہیں ترتیب اور ڈھنگ سے رکھنا چاہیے۔

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وقفة

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے۔

﴿ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ: تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے۔﴾ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور انہیں جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے کارخانۂ قدرت اور عجائباتِ عالَم میں نظر کرنے کی ہدایت فرمائی کہ وہ دیکھیں، غور کریں اور سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب وغریب چیزیں پیدا کی ہیں، اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابلِ تعجب اور لائقِ انکار ہوسکتا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ کیا یہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ

www.dawateislami.net

کیسا بنایا گیا ہے۔

اونٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات

اونٹ قدرت کی عجیب صنعت ہے اور اس میں چند چیزیں بہت عجیب ہیں،

(1)...... جانور زینت کے لئے پالے جاتے ہیں، یا کھیتی باڑی کے لئے، یا بوجھ لادنے، یا سواری کے لئے، یا دودھ یا گوشت کے لئے، اونٹ میں یہ ساری باتیں موجود ہیں۔

(2)...... یہ ریت کا جہاز ہے اور یہ کانٹے اور معمولی چیزوں کو کھا کر گزارہ کر لیتا ہے اور دس پندرہ دن بغیر کھانے پانی کے نکال لیتا ہے۔

(3)...... اونٹ میں اطاعت اور عشق کمال درجے کا ہے، چنانچہ ایک بچہ اس کو جہاں چاہے لے جائے اور حُدی کے اَشعار سن کر ایسی مستی میں آتا ہے کہ طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھا کر بہت زیادہ راستہ طے کر لیتا ہے۔ (1)

وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا۔ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کئے گئے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے۔

﴿وَ اِلَى السَّمَآءِ: اور آسمان کو۔﴾ یعنی کیا کفارِ مکہ نے آسمان کو اس طور پر نہیں دیکھا جس کا وہ دن رات مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ ستونوں اور کسی سہارے کے بغیر کیسا اونچا کیا گیا ہے۔ (2)

﴿وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ: اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے۔﴾ یعنی کیا کافروں نے ان پہاڑوں کو نہیں دیکھا جنہیں زمین میں نَصب کر دیا گیا کہ نہ وہ ہوا سے اڑتے ہیں اور نہ زلزلہ سے گرتے ہیں بلکہ زمین کیلئے سہارا اور اس کیلئے میخوں کے قائم مقام ہیں۔ نیز انسانوں کیلئے ہزارہا فوائد پر مشتمل ہیں چنانچہ ان میں سے لعل، ہیرے، مَعدنیات،

1...... خازن، الغاشية، تحت الآية: ١٧، ٣٧٣/٤، ملتقطاً.

2...... روح البيان، الغاشية، تحت الآية: ١٨، ٤١٧/١٠.

www.dawateislami.net

چشمے دریا وغیرہ ہزار ہا قسم کی چیزیں نکلتی ہیں۔

روحانی پہاڑ

صوفیاءِ کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ روحانی پہاڑ ہیں جو کبھی راہِ حق سے نہیں بھٹکتے، اپنے معتقدین کو قائم رکھتے ہیں، ایمان و عرفان کے سرچشمے ہیں، اَسرارِ الٰہیہ کے خزانے اِن سے برآمد ہوتے ہیں جن کا سلسلہ تا قیامت قائم رہے گا۔

وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین کو کیسے بچھائی گئی۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے۔

﴿ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ: اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے۔﴾ یعنی جس زمین پر کافر چلتے پھرتے ہیں، کیا اس کی طرف انہوں نے یوں نہیں دیکھا کہ یہ کیسے پانی پر بچھائی گئی ہے۔ اگر یہ انصاف کی نگاہ سے ان شاہکاروں کو دیکھتے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرنے کی طرف کوئی راہ نہ پاتے۔

یاد رہے کہ اگر زمین کی ساخت اور اس کے فوائد و اَسرار لکھنے بیٹھیں تو شاید ہزاروں کتابوں میں بھی نہ سما سکیں۔ اسی ایک زمین کے متعلق جدید علوم کی تعداد بھی سینکڑوں میں ہے جیسے علمِ جغرافیہ اور علمِ اَرضیات کی مختلف شاخیں۔ بظاہر ساری زمین یکساں ہے مگر اس میں بے حد تَنَوُّع ہے۔ پاک و ہند کی سرزمین اور طرح کی ہے اور عرب کی سرزمین اور طرح کی۔ کہیں سے سونا نکلتا ہے، کہیں سے تیل اور کہیں سے دیگر دھاتیں۔ ایسے ہی انسان بظاہر یکساں ہیں مگر درحقیقت بہت مختلف ہیں، کسی دل سے گندگی نکلتی ہے اور کسی سے معرفتِ الٰہی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

فَذَكِّرْ ۟ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ﴿۲۱﴾

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم نصیحت سناؤ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تو تم نصیحت کرو تم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو۔

﴿فَذَكِّرْ: تو تم نصیحت کرو۔﴾ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی قدرت کے دلائل بیان فرما کر لوگوں کو سمجھاؤ اور نصیحت کرو۔ اس آیت میں اوّلین خطاب تو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہے لیکن آپ کے وسیلے سے سب مسلمانوں کو خطاب ہے کہ جو سمجھانے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ دوسروں کو سمجھائے۔

جدید علوم کو حاصل کرنا نفع بخش ہے

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جدید علوم کا حاصل کرنا نہایت نفع بخش ہے کہ مثلاً مذکورہ بالا آیات میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے صرف وہی چار آیتیں دہرا کر تو نہیں سمجھایا جائے بلکہ غور و فکر کے بعد جو مَعارِف و اَسرار اور حکمتیں سمجھ آئیں گی ان کو بیان کر کے سمجھایا جائے گا اور ان حکمتوں کو سمجھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ مذکورہ چیزوں کے متعلقہ جدید علوم ہیں تو اگر انہیں سمجھ اور سیکھ لیا جائے تو عام آدمی کی بنسبت زیادہ اچھے طریقے سے قدرتِ الٰہی کا بیان کیا جا سکتا ہے۔

لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم کچھ ان پر کڑوڑا نہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تم کچھ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔

﴿لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ: تم کچھ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ انہیں مسلمان کر کے ہی چھوڑیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احسن طریقے سے پہنچا دینا آپ کا کام ہے۔ اس کے بعد اگر سارے لوگ کافر رہیں تو آپ کا کچھ نہیں بگڑتا جیسے اگر سورج سے کوئی روشنی نہ لے یا بادل

www.dawateislami.net

سے فیض نہ لے تو اس سے سورج یا بادل کا نقصان نہیں ہے۔ یا آیت کا یہ مطلب ہے کہ آپ انہیں جبراً مسلمان نہ کریں بلکہ اسلام کی تعلیمات پہنچا کر قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ان پر چھوڑ دیں۔

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَاۤ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

الربع ۲ ع ۲۰

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں جو منہ پھیرے اور کفر کرے۔ تو اسے اللہ بڑا عذاب دے گا۔ بیشک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے۔ پھر بیشک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا۔ تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا۔ بیشک ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے۔ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے۔

﴿ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ: ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، انہیں مسلمان کر کے چھوڑنا یا مجبور کر کے مسلمان بنانا آپ کی ذمہ داری نہیں بلکہ پیغام پہنچانا آپ کی ذمہ داری تھی تو آپ کے سمجھانے اور نصیحت فرمانے کے بعد جو ایمان لانے سے منہ پھیرے اور کفر کرے تو اللہ تعالٰی اسے آخرت میں بڑا عذاب دے گا کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا کیونکہ مرنے کے بعد انہیں ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور حشر کے میدان میں ان کا حساب بھی ہم نے ہی لینا ہے۔

یاد رہے کہ کفار کے لئے بہت سے عذاب ہیں: نزع کے وقت، قبر میں، محشر میں اور جہنم میں، ان سب میں بڑا عذاب دوزخ کا ہے، باقی اس کے مقابلے میں چھوٹے ہیں کیونکہ دوزخ کا عذاب دائمی ہے، اس میں سخت رسوائی بھی ہے، اس میں ہر طرح کا عذاب ہے: کھانے، پینے، رہنے سہنے، زہریلے جانور سب کا عذاب، ان وجوہات سے اسے بڑا عذاب کہا گیا۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْفَجْر

سورۂ فجر کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ فجر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 30 آیتیں ہیں۔

''فجر'' نام رکھنے کی وجہ

فجر کا معنی ہے صبح، اور اس سورت کی پہلی آیت میں فجر کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ''سورۂ فجر'' کہتے ہیں۔

سورۂ فجر کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں پانچ عظمت والی اَشیاء کی قسم بیان کر کے کفار کو سمجھایا گیا ہے اور سمجھانے کے لئے گزشتہ اَقوام کا اپنی قوت و طاقت کے باوجود عذابِ الٰہی کا شکار ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......غافلوں کی غفلت، ان کی فطرت اور کردار کا بیان ہے۔

(2)......برائیوں کی جڑ یعنی مال کی محبت اور اس کے اثرات کا تذکرہ ہے۔

(3)......پھر قیامت کی ہولناکیوں اور عذابِ الٰہی کی شدت کا بیان ہے۔

(4)......آخر میں مخلصین و مومنین کے انعام و اکرام کا ذکر ہے۔

سورۂ غاشیہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ فجر کی اپنے سے ماقبل سورت ''غاشیہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں وعدہ اور وعید کا

www.dawateislami.net

بیان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس صبح کی قسم۔ اور دس راتوں کی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: صبح کی قسم۔ اور دس راتوں کی۔

﴿ وَالْفَجْرِ: صبح کی قسم۔﴾ اس صبح سے مراد یا تو یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے، یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں جن میں بطورِ خاص حج کے اَیّام آتے ہیں، یا عیدالاَضحیٰ کی صبح مراد ہے کہ یہ وہ صبح ہے جس میں حج کے اہم رکن طوافِ زیارت کا وقت شروع ہوتا ہے، اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے مراد ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے، روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے رزق کی طلب کے لئے مُنتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ وقت مُردوں کے قبروں سے اُٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت ومناسبت رکھتا ہے۔(1)

﴿ وَلَیَالٍ عَشْرٍ: اور دس راتوں کی۔﴾ حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ ان سے مراد ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے۔(2)

1 ...خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۷۴، ملتقطاً۔
2 ...خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۷۴۔

www.dawateislami.net

ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے فضائل

حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، یہاں ان میں سے دو فضائل ملاحظہ ہوں چنانچہ

(1)......حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں کے مقابلے میں کسی دن کا عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد بھی نہیں، البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا، پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا تو اس کا یہ عمل افضل ہے)۔ [1]

(2)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (ممنوع دنوں کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ [2]

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے یہ بھی مروی ہے کہ آیت میں مذکور ان راتوں سے رمضان کے آخری عشرے کی راتیں مراد ہیں کیونکہ ان میں (اعتکاف مسنون ہے اور انہی راتوں میں) لیلۃ القدر آتی ہے۔ [3]

رمضان کے آخری عشرے کی اہمیت

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رمضان کے آخری عشرے میں خاص طور پر اعتکاف فرماتے، اس کی طاق راتوں میں شبِ قدر تلاش کرنے کی ترغیب دیتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں خوب جدوجہد فرماتے تھے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے اور فرمایا کرتے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ [4]

1......ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ۲/۱۹۱، الحدیث: ۷۵۷.

2......ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ۲/۱۹۱، الحدیث: ۷۵۸.

3......خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۳۷۴.

4......بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب تحرّی لیلۃ القدر فی الوتر... الخ، ۱/۶۶۲، الحدیث: ۲۰۲۰.

www.dawateislami.net

نیز حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی بہ نسبت عبادت میں زیادہ جدوجہد کرتے تھے۔[1]

بعض مفسرین نے فرمایا کہ آیت میں مذکوران راتوں سے مرادمحرم الحرام کے پہلے عشرے کی دس راتیں ہیں (کہ ان دس دنوں میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے) اوراس عشرے میں عاشوراء کا دن بھی ہے۔[2]

عاشوراء کے فضائل

یہاں عاشوراء کے دوفضائل بھی ملاحظہ ہوں،

(1)......حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھے ہوئے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا'' یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ ایک عظمت والا دن ہے اور یہ وہ دن ہے جس میں اللّٰہ تعالٰی نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تو اس دن (شکرانے کے طور پر) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے روزہ رکھا۔ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی موافقت کرنے میں تم سے زیادہ حقدار ہوں، چنانچہ آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا۔[3]

(2)......حضرت ابوقتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اللّٰہ تعالٰی پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹادیتا ہے۔[4]

نوٹ: یاد رہے کہ جو عاشوراء کے دن روزہ رکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ 9 محرم یا 11 محرم کا روزہ بھی رکھے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہوسکے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی (اس طرح) مخالفت کرو کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا

1......مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتهاد في العشر الاواخر في شهر رمضان، ص۵۹۹، الحديث: ۸(۱۱۷۵).

2......خازن، الفجر، تحت الآية: ۲، ۴/۳۷۴.

3......بخاری، کتاب الصوم، باب صيام يوم عاشوراء، ۱/۶۵۶، الحديث: ۲۰۰۴.

4......مسلم، کتاب الصيام، باب استحباب ثلاثة ايام من كل شهر... الخ، ص۵۸۹، الحديث: ۱۹۶(۱۱۶۲).

www.dawateislami.net

روزہ رکھو۔ [1]

وَّ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِۙ(۳) وَ الَّیْلِ اِذَا یَسْرِۚ(۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جُفت اور طاق کی۔ اور رات کی جب چل دے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جفت اور طاق کی۔ اور رات کی جب وہ چل پڑے۔

﴿وَّ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ: اور جفت اور طاق کی۔﴾ جفت اور طاق سے کیا مراد ہے اس بارے میں مفسرین کے متعدد اَقوال ہیں، ان میں سے چار اَقوال درج ذیل ہیں،

(1)……جفت سے مراد ذوالحجہ کی 10 تاریخ جس دن حج کے اہم اَفعال سرانجام دیئے جاتے ہیں اور طاق سے مراد 9 تاریخ جس دن میدانِ عرفات میں حج ہوتا ہے۔ اس دن کی فضیلت کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اللّٰہ تعالٰی یومِ عرفہ سے زیادہ کسی دن بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا، اللّٰہ (اپنے بندوں سے) قریب ہوتا ہے، پھر فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ بندے کس ارادے سے آئے ہیں۔ [2]

(2)……جفت سے مراد مخلوق اور طاق سے مراد اللّٰہ تعالٰی کی ذات ہے جیسے حدیثِ مبارک میں ہے: بیشک اللّٰہ تعالٰی وِتر ہے اور وِتر کو پسند کرتا ہے۔ [3]

(3)……ہر چیز کے جفت اور طاق کی قسم ہے گویا جملہ مخلوقاتِ الٰہی کی قسم ہے۔

(4)……جفت سے مراد 2 اور 4 رکعت والی نمازیں اور طاق سے مراد 3 رکعت والی نماز یعنی مغرب ہے۔ [4]

﴿وَ الَّیْلِ اِذَا یَسْرِ: اور رات کی جب وہ چل پڑے۔﴾ رات کے چلنے سے مراد ہے کہ گزرنے لگے۔ اس رات سے

1……مسند امام احمد، مسند عبد اللّٰہ بن العباس... الخ، ۱/۵۱۸، الحدیث: ۲۱۵۴.

2……مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة، ص۷۰۳، الحدیث: ۴۳۶(۱۳۴۸).

3……مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، ص۱۴۳۹، الحدیث: ۵(۲۶۷۷).

4……خازن، الفجر، تحت الآیة: ۳، ۴/۳۷۴، مدارک، الفجر، تحت الآیة: ۳، ص۱۳۴۵، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

مراد کیا ہے؟ اس بارے میں مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص مُزدلفہ کی رات مراد ہے جس میں بندگانِ خدا طاعتِ الٰہی کے لئے جمع ہوتے ہیں بلکہ اس رات اور مقامِ مزدلفہ کی فضیلت میں قرآن مجید کی آیت موجود ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو جب تم عرفات سے واپس لوٹو تو مشعرِ حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اس کا ذکر کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً بھٹکے ہوئے تھے۔

نیز حدیثِ مبارک میں حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عرفات سے مُزدلفہ میں تشریف لائے، یہاں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی، جب صبح ہوئی تو اُس وقت اذان و اِقامت کے ساتھ نمازِ فجر پڑھی، پھر قَصْواء اونٹنی پر سوار ہو کر مَشْعَرِ حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ کر کے دعا، تکبیر و تہلیل اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت بیان کرنے میں مشغول رہے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اُجالا ہو گیا اور طلوعِ آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔ (2)

بعض علماء کے بقول یہ رات حاجیوں کیلئے شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔

آیت میں مذکور رات کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے شبِ قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو ثواب کی کثرت کے لئے مخصوص ہے اور جس کے بارے میں خود قرآنِ پاک کی پوری سورت موجود ہے۔ نیز ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے عام رات یعنی ہر رات مراد ہے کہ رات بذاتِ خود بہت سے عجائبات و اَسرار پر مشتمل ہے۔

هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ۟ ﴿۵﴾

1 ...... بقرہ: ۱۹۸.

2 ...... مسلم، کتاب الحج، باب حجّة النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم، ص ۶۳۴، الحدیث: ۱۴۷(۱۲۱۸).

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: کیوں اس میں عقل مند کے لیے قسم ہوئی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟

﴿هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ: کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟﴾ گزشتہ آیات میں پانچ قسمیں ارشاد ہوئیں اور ان کے بارے میں فرمایا کہ بیشک یہ مذکورہ بالا چیزیں عقل والوں کے نزدیک ایسی عظمت رکھتی ہیں کہ خبروں کو اُن کے ساتھ مُؤکّد کرنا بہت مناسب ہے۔ اِن ساری قسموں کا جواب یہ ہے کہ کافر کو ضرور عذاب دیا جائے گا۔ اِس جوابِ قسم پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا۔ وہ اِرم حد سے زیادہ طول والے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟ اِرم (کے لوگ)، ستونوں (جیسے قد) والے۔

﴿اَلَمْ تَرَ: کیا تم نے نہ دیکھا۔﴾ متعدد قسموں کے بعد جوابِ قسم یہ تھا کہ کافروں کو عذاب دیا جائے گا۔ کافروں کا آخرت کا عذاب تو قطعی ہے البتہ بار ہا دنیا میں انہیں عذاب دیا گیا چنانچہ اسی کی مثالوں کے طور پر یہاں سے متعدد قوموں کے عذابات کا تذکرہ کیا گیا ہے جس سے اصل مقصود اہلِ مکہ اور دیگر کفار کو خوف دلانا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ کیا تم نے قومِ عاد کو نہیں دیکھا۔ قومِ عاد کی دو قسمیں ہیں: (1) عادِ اُولیٰ، (2) عادِ اُخریٰ۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے جن کے قد بہت دراز تھے، انہیں عادِ اِرم بھی کہتے ہیں۔ کفار کو سمجھایا گیا کہ عادِ اُولیٰ جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل تھے اور وہ خود نہایت قوی و توانا تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کافر اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذابِ الٰہی سے کیوں بے خوف ہیں۔

الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ﴿٨﴾

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: کہ اس جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا۔

﴿ اَلَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ: کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا۔**﴾** قومِ عاد کی قوت وطاقت اور قد وقامت کے بارے میں بہت کچھ مروی ہے جس میں بہت کچھ اسرائیلی روایات میں سے ہے لیکن یہ بات قطعی ہے جو قرآن میں بیان کی گئی کہ وہ غیر معمولی قوت وطاقت اور قد کاٹھ والے تھے۔

شداد کا بنایا ہوا شہر

زور وقوت اور طویل قامت میں عاد کے بیٹوں میں سے شداد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہوگئے اور اُس نے جنت کا ذکر سن کر سرکشی کے طور پر دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادے سے ایک شہرِ عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زبرجد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے، سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے، ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے درخت حُسنِ تزئین کے ساتھ لگائے گئے، جب یہ شہر مکمل ہوا تو شداد بادشاہ اپنے اَعیانِ سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا، جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہَولناک آواز آئی جس سے اللّٰہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔

حضرتِ امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عہد میں حضرت عبداللّٰہ بن قلابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب وزینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا، تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے، یہ خبر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو معلوم ہوئی تو اُنہوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا، اُنہوں نے تمام قصہ سنایا تو حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت کعب احبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے؟ اُنہوں نے فرمایا ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے، یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ سب عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوگئے ان میں سے کوئی باقی نہ رہا

www.dawateislami.net

اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ والا، نیلی آنکھوں والا، چھوٹے قد کا جس کی ابرو پر ایک تل ہوگا اپنے اونٹ کی تلاش میں اس شہر میں داخل ہوگا، پھر حضرت عبداللہ بن قلابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر فرمایا بخدا وہ شخص یہی ہے۔(1)

وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ثمود جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں۔ اور فرعون کہ چو میخا کرتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ثمود (کے ساتھ) جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں۔ اور فرعون (کے ساتھ) جو میخوں والا تھا۔

﴿ **وَثَمُوْدَ:** اور ثمود۔﴾ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے قومِ ثمود کے ساتھ کیا کیا جنہوں نے اپنی قوت و طاقت سے پہاڑ کاٹ کر مضبوط مکانات تعمیر کئے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی ہلاک کر دیا۔ قومِ ثمود قومِ عاد کے چچا زاد تھے، حجاز و شام کے درمیان آباد تھے، حِجر سے وادی قُریٰ تک بہت سے بڑے بڑے شہر آباد کئے تھے، سنگتراشی میں استاذ تھے، بہت قد آور اور مالدار تھے۔ حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان میں نبی ہو کر تشریف لائے اور آپ کی مخالفت کی وجہ سے کفارِ ثمود ہلاک ہوئے۔

﴿ **وَفِرْعَوْنَ:** اور فرعون۔﴾ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے فرعون کے ساتھ کیا کیا جو میخوں میں گاڑ کر سزائیں دینے والا تھا۔ فرعون نے جس کو سزا دینا ہوتی اس کے ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ دیتا یا ہاتھ پاؤں میں ہی میخیں گاڑ دیتا تھا۔

الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾

(1) ......خازن، الفجر، تحت الآیة: ۸، ٤/۳۷۵، ۳۷٦.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔ پھران میں بہت فساد پھیلایا۔ توان پرتمہارے رب نے عذاب کا کوڑا بقوت مارا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔ پھران میں بہت فساد پھیلایا۔ توان پرتمہارے رب نے عذاب کا کوڑا برسایا۔

﴿ **اَلَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ:** جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔ ﴾ اب اوپر بیان کردہ قومِ عاد، قومِ ثمود، فرعون کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے شہروں میں سرکشی کی اور مَعصِیَت وگمراہی میں انتہا کو پہنچے اور عَبدِیَّت کی حد سے گزر گئے کہ فرعون نے تو بندگی کی حد سے گزر کر خدائی کا دعویٰ کر دیا نیز انہوں نے کفر، قتل اور ظلم کے ذریعے زمین میں فساد برپا کیا تو ان کا جوانجام ہوا وہ اگلی آیت میں مذکور ہوا کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے عذاب کا کوڑا برسایا اور مختلف طرح کے عذابوں میں مبتلا کیا جنہوں نے انہیں ہلاک کر دیا۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے۔

﴿ **اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ:** **بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے۔** ﴾ اس آیت میں گزشتہ قوموں کا اَحوال ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ تھے بلکہ ان کا ہر حال اللہ تعالیٰ پر کھلا ہوا تھا اور انہیں ان کی حرکات کی وجہ سے ہی عذاب دیا گیا اور یونہی موجودہ اور آئندہ کے سارے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی نگہبانی میں ہیں کہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ پر پوشیدہ نہیں اور ہر ایک کا ہر عمل، ہر حال، ہر حرکت اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ۬ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ

اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿١٦﴾

ترجمۂ کنزالایمان: لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو بہرحال آدمی کو جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور بہرحال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کردے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کردیا۔

﴿فَاَمَّا الْاِنْسَانُ: **تو بہرحال آدمی۔**﴾ یہاں سے انسان کی آزمائش کا بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو مال ودولت اور نعمت وعزت دے کر بھی آزماتا ہے اور واپس لے کر بھی آزماتا ہے۔ اس میں مومن ومخلص اور مطیع وفرمانبردار تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے کہ نعمت پر شکر کرتا ہے اور مصیبت پر صبر، لیکن غافل اور جاہل کا طرزِ عمل اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اگر اسے نعمت وعزت کے ذریعے آزمایا جائے تو وہ خود پسندی کا شکار ہوجاتا ہے اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اُسے اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان قرار دینے کی بجائے اپنا حق سمجھتا ہے اور اپنا کمال قرار دیتا ہے اور اس دُنْیَوی مال ودولت کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی دلیل قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ اُسے رزق کی تنگی میں مبتلا کرکے یا دوسری تکالیف کے ذریعے آزماتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ وشکایت کرتا ہے اور ہر ایک کے سامنے جا کر واویلا کرتا ہے اور مال ودولت کی اِس کمی کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مَردُوْدِیَّت کی علامت سمجھتا ہے۔ یہ تمام کا تمام طرزِ عمل حقیقی مسلمان کی شان کے برخلاف ہے کہ سچے مسلمان کو اگر مال ودولت اور عزت ملتی ہے تو وہ اسے اپنا ذاتی اِستحقاق قرار دینے کی بجائے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کا فضل قرار دیتا ہے اور اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو اسے اپنے گناہوں کا نتیجہ یا خدائی آزمائش قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔ یونہی سچے مسلمان مال ودولت کی کثرت کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت اور قِلت کو مَردُوْدِیَّت کی دلیل نہیں سمجھتے بلکہ ان کے نزدیک مقبولیت کا معیار

www.dawateislami.net

تقویٰ ہے اور مردودیت کا سبب نافرمانی ہے۔

ان آیاتِ مبارکہ میں جو طرزِ عمل بیان کیا گیا ہے یہ حقیقتاً کفار کا ہے لیکن افسوس کہ آج کل کے بہت سے نام نہاد مسلمان بھی غیر مسلموں کی دُنْیوی ترقی سے مرعوب ہو کر ایسی سوچ بنا لیتے ہیں کہ اگر کفار مردود ہیں تو اتنی نعمت و ترقی میں کیوں ہیں اور اگر مسلمان مقبول ہیں تو اتنی ذلت و پستی میں کیوں ہیں حالانکہ بات بالکل واضح ہے کہ مسلمان کی موجودہ پستی اسلام کی وجہ سے نہیں بلکہ ترکِ اسلام کی وجہ سے ہے یعنی اسلامی تعلیمات چھوڑنے کی وجہ سے ہے اور کفار کی ترقی ان کے کفر کی وجہ سے نہیں بلکہ زندگی گزارنے کی جو حقیقی اسلامی تعلیمات ہیں ان میں بہت ساری چیزوں پر عمل کی وجہ سے ہے۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یوں نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔

﴿ **كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ:** ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ عزت و ذلت کا معیار وہ ہرگز نہیں جو تم نے سمجھ رکھا ہے کہ عزت، دولت کی وجہ سے اور ذلت، غربت کی وجہ سے ہوتی ہے، مال و دولت کی یہ تقسیم تو اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ کبھی کسی حکمت سے دشمن کو دولت دے دیتا ہے اور کبھی مخلص بندے کو فقر و فاقہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اصل عزت و ذلت کا معیار طاعت و مَعصیَت پر ہے لیکن کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اور یونہی ان کے جاہل مُقلّد بھی اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو ذلیل ہے وہ وہ نہیں جو مال کی کمی کا شکار ہے بلکہ اللہ

www.dawateislami.net

تعالیٰ کے ہاں تمہاری ذلت کا سبب یہ ہے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور دولت مند ہونے کے باوجود اُن کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انہیں اُن کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں۔ مقاتل نے کہا کہ امیہ بن خلف کے پاس قدامہ بن مظعون یتیم تھے وہ انہیں ان کا حق نہیں دیتا تھا، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ [1]

﴿وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ: اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔﴾ یعنی تمہاری ذلت کا دوسرا سبب یہ ہے کہ تم خود بھی کھانے کی خیرات نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی رغبت نہیں دیتے بلکہ اس سے روکتے ہو۔

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو۔ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور میراث کا سارا مال جمع کرکے کھاجاتے ہو۔ اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔

﴿وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا: اور میراث کا سارا مال جمع کرکے کھاجاتے ہو۔﴾ یہاں کفار کی تیسری خرابی اور ذلت کا بیان ہے کہ تم میراث کا مال کھاجاتے ہو اور حلال و حرام میں تمیز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو وراثت کا حصہ نہیں دیتے بلکہ اُن کے حصے خود کھاجاتے ہو، جاہلیّت میں یہی دستور تھا۔

اس بیان کردہ ظلم میں بہت سی صورتیں داخل ہیں اور فی زمانہ جو چچا تایا قسم کے لوگ یتیم بھتیجوں کے مال پر قبضہ کرلیتے ہیں یا ردوٹین میں جو بہنوں، بیٹیوں یا پوتیوں کو وراثت نہیں دی جاتی وہ بھی اسی میں داخل ہے کہ شدید حرام ہے۔

﴿وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا: اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔﴾ یہاں کفار کی ذلت اور چوتھی خصلت بیان کی گئی ہے اور یہ حقیقت میں بقیہ جملہ اَمراض کی جڑ اور بنیاد ہے اور وہ ہے مال اور دنیا کی محبت۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو کہ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے اور اسی سبب سے یتیموں کی عزت نہیں کرتے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے، دوسروں کو صدقہ و خیرات کی ترغیب نہیں دیتے بلکہ دوسروں کا مال کھاجاتے ہو، ان کی

1 ......خازن، الفجر، تحت الآية: ١٧، ٣٧٧/٤-٣٧٨.

www.dawateislami.net

زمین، جائیداد، مال، وراثت اور ملکیت پر قبضے کرتے ہو بلکہ اسی سبب سے قتل و غارتگری کرتے ہو۔ الغرض فساد کی جڑ یعنی مال کی محبت کی وجہ سے ہر طرح کا بگاڑ پیدا کرتے ہو۔

مال کی محبت انتہائی تباہ کن ہے

مال کی محبت نہایت تباہ کن ہے، اسی لئے قرآن و حدیث میں اس کی بکثرت مذمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِیْنَ وَ الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی محبت کو آراستہ کر دیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتیوں کو (ان کے لئے آراستہ کر دیا گیا۔) یہ سب دنیوی زندگی کا ساز و سامان ہے اور صرف اللہ کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ [2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ ۚ وَ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ [3]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

---

1 ……ال عمران: ۱۴.
2 ……هود: ۱۵.
3 ……شوریٰ: ۲۰.

www.dawateislami.net

اور ارشاد فرمایا:

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ(۱) حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَؕ(۲) كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَۙ(۳) ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَؕ(۴) كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِؕ(۵) لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَۙ(۶) ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِۙ(۷) ثُمَّ لَتُسْــٴَـلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کردیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے۔ یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)۔ بیشک تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

اور اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو (اس کے باوجود) وہ یہ پسند کرے گا کہ اس کے پاس تیسری سونے کی وادی (بھی) ہو، ابنِ آدم کا پیٹ مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (2)

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو جس سے میدان بھر جائے تو وہ ضرور چاہے گا کہ اُس کے پاس اور مال ہو اور آدمی کی آنکھ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (3)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''دینار و درہم کے بندے نیز ریشمی چادروں اور اونی کپڑوں کے بندے ہلاک ہوئے کیونکہ اگر یہ چیزیں انہیں دے دی جائیں تو وہ راضی ہو گئے اور اگر نہ دی جائیں تو وہ راضی نہیں ہوتے۔ (4)

البتہ یہاں یہ یاد رہے کہ آیت میں فرمایا گیا کہ تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ

1 ......تکاثر: ۱-۸.

2 ......مسند ابو یعلٰی، مسند عائشة رضی اللّٰہ عنہا، ٤/ ٨٢، الحدیث: ٤٤٤٣.

3 ......بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتّقی من فتنة المال، ٤/ ٢٢٩، الحدیث: ٦٤٣٧.

4 ......بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتّقی من فتنة المال، ٤/ ٢٢٨، الحدیث: ٦٤٣٥.

www.dawateislami.net

مال کی محبت مُطْلَقًا بری نہیں بلکہ بہت گہری محبت بری ہے۔ گہری محبت کی کئی صورتیں ہیں: جہاں خرچ کرنا ضروری ہے وہاں بھی خرچ نہ کرے، حلال وحرام میں تمیز باقی نہ رکھے، سوتے جاگتے مال حاصل کرنے کی فکر میں رہے، مال کی طلب میں آخرت سے بے پرواہ اور اللّٰہ و رسول سے غافل ہوجائے، مال طلبی میں فرائض و واجبات ترک کردے، وغیرہا۔

كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی۔

﴿ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی۔﴾ یہاں سے قیامت آنے پر جو ہولناک واقعات رونما ہوں گے ان کا بیان کیا گیا ہے چنانچہ وہاں کے تفصیلی واقعات کتبِ اَحادیث بلکہ خود قرآنِ پاک میں موجود ہیں جیسے سورۂ تکویر، سورۂ انفطار، سورۃ القیامہ، سورۂ زلزال وغیرہ میں وہ اَحوال موجود ہیں۔ یہاں فرمایا گیا کہ زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے گی اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام ونشان نہ رہے گا، نہ کوئی پہاڑ، نہ غار، نہ عمارت، نہ پلازے، نہ پل نہ کچھ اور یہ سب کچھ پہلے نفخے کے وقت ہوگا جبکہ دوسرے نفخہ پر زمین لوہے کی طرح سخت اور میدہ کی روٹی کی طرح چکنی وصاف ہوجائے گی۔

وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے)۔

﴿ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا: اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار۔﴾ یہاں قیامت

www.dawateislami.net

کا دوسرا منظر بیان فرمایا گیا کہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے آنے کا بیان مُتشابہات میں سے ہے کہ اس کے لغوی معنی معلوم ہیں لیکن حقیقی مراد اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور علماء تاویل کے اعتبار سے رب عَزَّوَجَلَّ کے آنے سے مراد اس کے اَحکام کا آنا ہے، کیونکہ یہ قطعی ہے کہ اللہ تعالیٰ آنے جانے اور اس جیسے تمام عوارض سے پاک ہے، وہ مکان سے مُنَزَّہ ہے۔ اور حکمِ الٰہی آنے سے مراد حساب و کتاب کا حکم، اور لوگوں کا فیصلہ ہے یعنی قیامت کے دن یہ احکام آئیں گے اور جہاں تک فرشتوں کے آنے کا تعلق ہے تو میدانِ محشر میں ہر آسمان کے فرشتوں کی علیحدہ قطار یا دوزخ کے ہر طبقہ اور جنت کے تمام طبقوں کی علیحدہ قطاریں یا مُقَرَّب فرشتوں یا اور اَقسام کے فرشتوں کی علیحدہ علیحدہ قطاریں ہوں گی۔

وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ﳔ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس دن جہنم لائی جائے اس دن آدمی سوچے گا اور اب اسے سوچنے کا وقت کہاں۔ کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اس دن آدمی سوچے گا اور اب اس کے لئے سوچنے کا وقت کہاں؟ وہ کہے گا: اے کاش کہ میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی۔

﴿ **وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ:** اور اس دن جہنم لائی جائے گی۔ ﴾ قیامت کے دن جہنم کو لائے جانے کا منظر بڑا ہولناک ہے چنانچہ مفسرین فرماتے ہیں کہ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش وغضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے، اس روز سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے، سوائے حضور پُر نور، حبیبِ خدا، سیّدِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ’’یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ‘‘ فرماتے ہوں گے، جہنم حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کرے گی کہ اے سیّدِ عالَم!

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کا میرا کیا واسطہ! اللہ تعالٰی نے آپ کو مجھ پر حرام کر دیا ہے۔ (1) اس دن انسان سوچے گا اور اپنی غلطیوں، لغزشوں، خطاؤں اور گناہوں کو سمجھے گا لیکن وہ وقت سوچنے کا نہیں ہوگا اور اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی فائدہ نہ دے گا اور اس سوچنے سے صرف حسرت حاصل ہوگی اور اسی وجہ سے قیامت کا ایک نام یَوْمُ الْحَسْرَۃ یعنی حسرت کا دن بھی ہے۔

﴿یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ: وہ کہے گا: اے کاش کہ میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی۔﴾ ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی کہے گا کہ اے کاش! میں نے اپنی زندگی میں کوئی نیکی آگے بھیجی ہوتی۔ یہاں زندگی سے مراد یا دنیوی زندگی ہے یا اُخروی زندگی، پہلی صورت میں آیت کا مطلب یہ ہے کہ کاش میں دُنْیَوی زندگی میں کچھ نیکیاں کما کر آگے بھیج دیتا۔ دوسری صورت میں مطلب یہ ہے کہ کاش میں نے اس دائمی زندگی کے لئے کچھ بھیج دیا ہوتا، ساری عمر فانی زندگی کے لئے کمائی کی اور خدا کو یاد نہ کیا۔ کفار کے لئے یہ پچھتانا بھی عذاب ہوگا، دنیا میں نیکوکار مومن کا نادم ہونا درجات کی ترقی کا سبب ہے اور گنہگار مومن کا پچھتانا توبہ ہے مگر کافر کا قیامت میں پچھتانا محض عذاب ہے۔

فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا یُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو اس دن اس کا سا عذاب کوئی نہیں کرتا۔ اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اس دن اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا۔ اور اس کے باندھنے کی طرح کوئی نہ باندھے گا۔

﴿فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ: تو اس دن اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے عذاب جیسا شدید اور سخت عذاب کوئی نہ دے سکے گا اور نہ ہی اللہ تعالٰی کی گرفت اور قیدی طرح کوئی باندھ سکے گا کہ اللہ تعالٰی آگ کی بیڑیوں میں باندھ کر، آگ کے گھر میں، آگ کے کوڑوں اور دیگر چیزوں کا عذاب دے گا۔

1 ...... قرطبی، الفجر، تحت الآیۃ: ۲۳، ۱۰/ ۳۹، الجزء العشرون۔

www.dawateislami.net

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان۔ اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے اطمینان والی جان۔ اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو۔

﴿**يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ:** اے اطمینان والی جان۔﴾ کفار کے عذاب اور انجام کو بیان کرنے کے بعد اب ان لوگوں کا تذکرہ کیا جارہا ہے جن کی زندگی اللّٰہ تعالیٰ پر سچے ایمان اور اطاعت وعبادت میں گزری، یادِ الٰہی جن کے دلوں کا قرار تھا اور ذکرِ خدا سے جن کے دلوں کو سکون ملتا تھا، جو ایمان اور یقین پر ثابت قدم رہے اور اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم واطاعت خم کرتے رہے۔ ان حضرات سے موت کے وقت کہا جائے گا: اے اطمینان والی جان! اور ایک قول کے مطابق یہ کلام آخرت میں ہوگا۔

﴿**ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ:** اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔﴾ مخلص مومن سے کہا جائے گا کہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنے سے مراد اس کی رحمت، قرب اور حضوری میں حاضر ہونا ہے۔

انسانی نفس کے تین درجے

یاد رہے کہ نفسِ انسانی کے تین درجے ہیں: **نفسِ اَمّارہ:** جو انسان کو برائی کی رغبت دیتا ہے۔ **نفسِ لَوّامہ:** جو گنہگار کو گناہ کے بعد ملامت کرکے توبہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ **نفسِ مُطْمَئِنّہ:** جو بندگانِ خدا کو ذکرِ خدا سے سکون پہنچاتا ہے۔ چونکہ یہ لوگ دنیا میں اللّٰہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصیبتوں پر صابر اور راحتوں پر شاکر رہ کر راضی برضا رہے اور ہر حال میں اللّٰہ تعالیٰ کی رضا کے طلبگار رہے تو اللّٰہ تعالیٰ بھی ان کے تھوڑے عمل پر ان سے راضی ہوتا ہے اور اپنے انعامات سے ان کو راضی کرتا ہے۔

www.dawateislami.net

فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ﴿۳۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو۔ اور میری جنت میں آ۔

ترجمۂ کنزالعرفان: پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

﴿ فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ: پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔﴾ نفسِ مُطْمَئِنَّہ کو خاص بندگانِ خدا کے گروہ میں شامل ہو کر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا جائے گا۔ اس آیت میں نیک لوگوں کی مَعِیَّت وقرب کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اسے نیک بندوں کی مَعِیَّت میں جانے کا فرمایا اور پھر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا اور یہ حقیقت ہے کہ نیکوں کی صحبت اصلاحِ قلب اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ البَلَد

سورۂ بلد کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ بلد مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 20 آیتیں ہیں۔

”بلد“ نام رکھنے کی وجہ

بلد کا معنی ہے شہر، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر مکہ کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ بلد“ کہتے ہیں۔

سورۂ بلد کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کی سعادت اور بدبختی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے شہرِ مکہ کی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قسم ذکر کر کے فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ہے۔

(2)......بری جگہ اور بری نیت سے مال خرچ کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

(3)......یہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ دیئے ہیں اور اس کے سامنے اچھائی اور برائی دونوں کے راستے واضح کر دیئے ہیں اب اسے اختیار ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے اپنے لئے جس

1......خازن، تفسیر سورۃ البلد، ٤/٣٧٩.

www.dawateislami.net

راستے کو چاہے چن لے۔

(4)......اس سورت کے آخر میں مال خرچ کرنے کے مَصارف بیان کئے گئے اور یہ بتایا گیا کہ ان جگہوں پر مال خرچ کرنے والا اگر ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں تو وہ عرش کی دائیں جانب ہوں گے اور ان کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، نیز یہ بیان کیا گیا کہ کافروں کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا اور ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی۔

سورۂ فجر کے ساتھ مناسبت

سورۂ بلد کی اپنے سے ماقبل سورت ’’فجر‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ فجر میں مال کی محبت، وراثت کا سارا مال ہڑپ کر جانے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی طرف راغب نہ کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور سورۂ بلد میں یہ بتایا گیا ہے کہ مالدار شخص کو اپنا مال کن کاموں میں خرچ کرنا چاہئے۔ (1)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: مجھے اِس شہر کی قسم۔ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

1......تناسق الدرر، سورة البلد، ص ١٣٧.

www.dawateislami.net

﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ: مجھے اِس شہر کی قسم۔﴾ اس آیت اوراس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مجھے اِس شہرِ مکہ کی قسم! جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

مکہ مکرمہ کے فضائل

یہاں اللّٰہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کی فضیلت کی وجہ سے اس کی قسم ارشاد فرمائی اور مکہ مکرمہ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اسے حرم اور امن والی جگہ بنایا اور اس میں موجود مسجد کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا۔

اس مسجد کو پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے قبلہ بناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ [2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہوا پنا منہ اسی کی طرف کرلو۔

اور اس میں موجود مقامِ ابراہیم کے بارے میں مسلمانوں کو حکم دیا:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى [3]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

اور لوگوں کو خانۂ کعبہ کا حج کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا [4]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللّٰہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے۔

اور خانۂ کعبہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

---

1 ......اٰل عمران: ٩٦، ٩٧. 2 ......بقرہ: ١٤٤. 3 ......بقرہ: ١٢٥. 4 ......اٰل عمران: ٩٧.

www.dawateislami.net

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا[1] **ترجمۂ کنزالعرفان**: اور(یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا۔

اور سورۂ بَلَد کی دوسری آیت میں گویا کہ ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مکہ مکرمہ کو یہ عظمت آپ کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔[2]

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ’’علماء فرماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ اور کسی نبی کی رسالت کی قسم یاد نہ فرمائی اور سورۂ مبارکہ ’’لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ‘‘ اس میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انتہائی تعظیم و تکریم کا بیان ہے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام ’’بلدِ حرام‘‘ اور ’’بلدِ امین‘‘ ہے، مُقَیَّد فرمایا ہے اور جب سے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مبارک شہر میں نزولِ اِجلال فرمایا تب سے اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا اور اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ ’’شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ‘‘ یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے سے ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ کا اپنی ذات و صفات کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم یاد فرمانا اس چیز کا شرف اور فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور دیگر اَشیاء کے مقابلے میں اس چیز کو ممتاز کرنے کے لئے ہے جو لوگوں کے درمیان موجود ہے تاکہ لوگ جان سکیں کہ یہ چیز انتہائی عظمت و شرافت والی ہے۔[3]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں،

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

مدینہ منورہ کے فضائل

اور جب اللّٰہ تعالیٰ کے حکم سے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچے تو اس مقام کو کیا کیا عظمتیں حاصل ہوئیں، ان میں سے 7 عظمتیں ملاحظہ ہوں،

1 ......بقرہ: ۱۲۵۔
2 ......تفسیر کبیر، البلد، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/۱۶۴۔
3 ......مدارج النبوہ، باب سوم دربیان فضل وشرافت، ۱/۶۵۔

www.dawateislami.net

(1)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’مجھے اس بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو کھا جاتی ہے، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے اور وہ برے لوگوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔ (1)

(2)......حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’بے شک اللّٰہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ’’طابہ‘‘ رکھا ہے۔ (2)

(3)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان کی جگہ کو میری زبان سے حرم قرار دیا گیا ہے۔ (3)

(4)......حضرت سہل بن حنیف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ اقدس سے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ’’بے شک یہ حرم ہے اور امن کا گہوارہ ہے۔ (4)

(5)......حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی کہ ’’اے اللّٰہ! جتنی برکتیں مکہ میں نازل کی ہیں اس سے دگنی برکتیں مدینہ میں نازل فرما۔ (5)

(6)......حضرت عبداللّٰہ بن زید انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (6)

(7)......حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آسکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہئے، کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔ (7)

---

1 ......بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب فضل المدینۃ وانّہا تنفی الناس، ۱/۶۱۷، الحدیث: ۱۸۷۱.

2 ......مسلم، کتاب الحج، باب المدینۃ تنفی شرارھا، ص۷۱۷، الحدیث: ۴۹۱(۱۳۸۵).

3 ......بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب حرم المدینۃ، ۱/۶۱۶، الحدیث: ۱۸۶۹.

4 ......معجم الکبیر، باب السین، یسیر بن عمرو عن سھل بن حنیف، ۶/۹۲، الحدیث: ۵۶۱۱.

5 ......بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، ۱۱-باب، ۱/۶۲۰، الحدیث: ۱۸۸۵.

6 ......بخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب فضل ما بین القبر والمنبر، ۱/۴۰۲، الحدیث: ۱۱۹۵.

7 ......ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، ۵/۴۸۳، الحدیث: ۳۹۴۳.

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی۔ یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

﴿وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ: اور باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی۔﴾ اس آیت کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہاں باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور ان کی اولاد سے مراد حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور چونکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی بالواسطہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں اس لئے اولاد کی قسم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی داخل ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں باپ سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور اولاد سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذُرِّیَّت مراد ہے، اور تیسرا قول یہ بھی ہے کہ یہاں والد سے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اولاد سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت مراد ہے۔[1] اس کی تائید حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''میں تمہارے لئے باپ کی طرح ہوں، میں تمہیں (تمہارے دینی معاملات) سکھاتا ہوں۔[2]

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ: یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔﴾ اللّٰہ تعالٰی نے شہر مکہ کی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قسم یاد کرکے ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی

1 ۔۔۔۔روح البیان، البلد، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۴۳۴۔

2 ۔۔۔۔نسائی، کتاب الطہارۃ، باب النّہی عن الاستطابۃ بالرّوث، ص۱۰، الحدیث: ۴۰۔

www.dawateislami.net

کو مشقت میں رہتا پیدا کیا کہ وہ حمل کے دوران ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے، ولادت کے وقت تکلیف اُٹھائے، دودھ پینے، دودھ چھوڑنے، مَعاش کے حصول اور زندگی و موت کی مشقتوں کو برداشت کرے۔ (1)

مَصائب اور تکالیف میں بے شمار حکمتیں ہیں

یاد رہے کہ ان مَصائب اور تکالیف میں اللہ تعالٰی کی بے شمار حکمتیں ہیں، ہمارا نفسِ اَمّارہ مست گھوڑا ہے، اگر اس کے منہ میں ان تکالیف کی لگام نہ ہو تو یہ ہمیں ہلاک کر دے گا کیونکہ ان تکالیف کی لگام کے باوجود انسان کا حال یہ ہے کہ ظلم اور قتل و غارت گری انسان نے کی، چوری ڈکیتی کی وارداتوں کا مُرتکِب انسان ہوا، فَحاشی و عُریانی کے سیلاب انسان نے بہائے، نبوت کا جھوٹا دعویٰ حتّٰی کہ خدائی تک کا دعویٰ انسان نے کیا اور اگر ان تکالیف کی لگام ہٹالی جائے تو انسان کا جو حال ہوگا وہ تصوُّر سے بالاتر ہے۔

اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا۔ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کر دیا۔ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا۔ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کر دیا۔ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا۔

﴿اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا۔﴾ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوالاشد اُسید بن کلدہ کے بارے میں نازل ہوئی، یہ انتہائی مضبوط اور طاقتور شخص تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالَم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبا لیتا اور اعلان کرتا کہ کون اس چمڑے کو میرے پاؤں کے نیچے سے نکالے گا، چنانچہ دس

1 ...... خازن، البلد، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۳۸۰.

وقف لازم

www.dawateislami.net

دس آدمی اس چمڑے کو کھینچتے رہتے یہاں تک کہ وہ چمڑہ تو پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا لیکن جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا وہ ہرگز نہ نکل سکتا تھا اور ایک یہ قول ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی اور آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوت پر غرور کرتا اور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے، یہ کس گمان میں پڑا ہوا ہے اور یہ اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت کو نہیں جانتا جو کہ قادر برحق ہے۔[1]

﴿یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا: کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کردیا۔﴾ یہاں سے اس کافر کا قول ذکر کیا گیا، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ کافر کہتا ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی عداوت اور دشمنی میں (لوگوں کو دے دے کر) ڈھیروں مال ختم کر دیا (تاکہ وہ لوگ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو تکلیف پہنچائیں۔) کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ اسے اللّٰہ تعالیٰ نے نہیں دیکھا اور اللّٰہ تعالیٰ اس سے سوال نہیں کرے گا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا اور کس کام پر خرچ کیا، ایسا ہرگز نہیں، اللّٰہ تعالیٰ اس کی خبیث نیت اور باطنی فساد سے باخبر ہے اور وہ اسے اس کی سزا دے گا۔[2]

بُری نیت سے اور بُری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام

اس سے معلوم ہوا کہ بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام بہت سخت ہے، اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو رشوت کے ذریعے دنیا کا عہدہ اور منصب حاصل کرنے کے لئے اور شادی کی ناجائز رسموں کو پورا کرنے کے لئے بے تحاشہ مال خرچ کرتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی درس حاصل کریں کہ جو ظاہری طور پر تو نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں لیکن ان کی نیت یہ ہے کہ اس عمل سے لوگ ان کی واہ واہ کریں اور لوگوں میں ان کی نیک نامی مشہور ہو۔ ایسے لوگوں کے لئے درج ذیل دو احادیث میں بھی بڑی عبرت ہے، چنانچہ

(1)......حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن انسان اپنے رب کی بارگاہ سے اس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اس سے ان پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے (1) اس کی زندگی کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں گزارا۔ (2) اس

1 ......ابو سعود، البلد، تحت الآية: ٥، ٥/٨٧٣، مدارك، البلد، تحت الآية: ٥، ص١٣٤٩، ملتقطاً.
2 ......خازن، البلد، تحت الآية: ٦-٧، ٤/٣٨٠، روح البيان، البلد، تحت الآية: ٦-٧، ١٠/٤٣٥، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں صَرف کیا۔ (4،3) اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے مال کمایا اور کہاں پر خرچ کیا۔ (5) اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا۔ [1]

(2)......حضرت شداد بن اوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا تو اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی تو اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کاری کرتے ہوئے صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔ [2]

اللّٰہ تعالٰی ایسے لوگوں کے حال پر رحم فرمائے اور انہیں اپنی بگڑی عادتیں اور خراب حالات درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِۙ(۸) وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِۙ(۹) وَ هَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِۚ(۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں۔ اور زبان اور دو ہونٹ۔ اور اسے دو اُبھری چیزوں کی راہ بتائی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں۔ اور ایک زبان اور دو ہونٹ۔ اور ہم نے اسے دوراستے دکھائے۔

﴿اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ: کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں۔﴾ یہاں سے اللّٰہ تعالٰی نے اپنی چند نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے تاکہ اس کافر کو عبرت حاصل کرنے کا موقع ملے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا ہم نے اس کافر کی دو آنکھیں نہ بنائیں جن سے وہ دیکھتا ہے اور کیا ہم نے اسے زبان نہ دی جس سے وہ بولتا ہے اور اپنے دِل کی بات بیان میں لاتا ہے اور کیا ہم نے اسے دو ہونٹ نہ دیئے جن سے وہ اپنے منہ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے، کھانے پینے اور پھونکنے میں اُن سے کام لیتا ہے اور کیا ہم نے اسے ماں کے دودھ سے بھرے پستانوں کی

---

1 ......ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، باب فی القیامة، ۴/۱۸۸، الحدیث: ۲۴۲۴.

2 ......شعب الایمان، الخامس والاربعون من شعب الایمان... الخ، ۵/۳۳۷، الحدیث: ۶۸۴۴.

www.dawateislami.net

راہ نہ بتائی کہ پیدا ہونے کے بعد وہ اُن سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا۔ [1]

زبان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زبان عطا کی اور اس میں گفتگو کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کی اور اس نعمت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے ذریعے انسان کلام کرتا اور اپنے دل کی بات بیان کرتا ہے، اس کے ذریعے معاملات سرانجام دیتا اور کھانے والی چیزوں کے ذائقے معلوم کرتا ہے اور اگر انسان کی زبان نہ ہوتی یا زبان تو ہوتی لیکن اس میں گفتگو کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو انسان کو اپنے معاملات سرانجام دینے کے لئے اشارے اور تحریر کا سہارا لینا پڑتا اور اس سے جو دشواری ہوتی اس کا اندازہ گفتگو کرنے کی صلاحیت سے محروم لوگوں کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ حضرت علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''اس آیت میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ اچھی اور نیک باتوں کے علاوہ انسان کم کلام کیا کرے اور فضول و بے فائدہ کلام نہ کرے اور اللہ تعالیٰ نے جو زبان کو منہ کے اندر رکھا اور اس کے آگے دو ایسے ہونٹ بنا دیئے جنہیں کھولے بغیر کلام ممکن نہیں، اس میں یہی حکمت ہے تاکہ بندہ اپنے ہونٹوں کو بند کر کے ان سے کلام نہ کر سکنے پر مدد حاصل کرے۔ [2]

اور بکثرت اَحادیث میں زبان کی حفاظت کرنے کی ترغیب اور خاموش رہنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے، یہاں ان میں سے 5 اَحادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ

(1)......حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور تمہیں تمہارا گھر کافی رہے اور اپنی خطاؤں پر رو دو۔ [3]

(2)......حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

1......خازن، البلد، تحت الآیۃ: ۸-۱۰، ۴/۳۸۰، مدارک، البلد، تحت الآیۃ: ۸-۱۰، ص۱۳۵۰، جمل، البلد، تحت الآیۃ: ۸-۱۰، ۸/۳۲۵-۳۲۶، ملتقطاً۔

2......روح البیان، البلد، تحت الآیۃ: ۹، ۱۰/۴۳۶۔

3......ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۲، الحدیث: ۲۴۱۴، مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الثانی، ۲/۱۹۳، الحدیث: ۴۸۳۷۔

www.dawateislami.net

"جب انسان صبح کرتا ہے تو سارے اَعضاء زبان کی خوشامد کرتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں "ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کہ ہم تیرے ساتھ ہیں، تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گی تو ہم ٹیڑھے ہوں گے۔ [1]

(3)......حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جن چیزوں کا آپ مجھ پر خوف کرتے ہیں ان میں زیادہ خطرناک کیا چیز ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: یہ (یعنی تمہاری زبان سب سے زیادہ خطرناک ہے)۔ [2]

(4)......حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "جو خاموش رہا نجات پا گیا۔ [3]

(5)......حضرت عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "انسان کا خاموشی پر ثابت رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔ [4]

اللہ تعالیٰ ہمیں زبان جیسی عظیم نعمت کی اہمیت کو سمجھنے، اس نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے، فضول اور بیکار باتوں اور ناجائز کلام سے اس کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

﴿وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ: اور ہم نے اسے دو راستے دکھائے۔﴾ یہاں آیت میں "نَجْدَیْن" کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے ماں کی دونوں چھاتیاں مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے اچھائی اور برائی کے دو راستے مراد ہیں جو جنت یا جہنم تک پہنچاتے ہیں۔ [5]

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾
أَوْ إِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِيْنًا

---

1 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۳، الحدیث: ۲۴۱۵۔
2 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۴، الحدیث: ۲۴۱۸۔
3 ......مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما، ۲/۵۵۱، الحدیث: ۶۴۹۱۔
4 ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الثالث، ۲/۱۶۷، الحدیث: ۴۸۶۵۔
5 ......مدارک، البلد، تحت الآیۃ: ۱۰، ص ۱۳۵۰۔

www.dawateislami.net

ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے تأمُّل گھاٹی میں نہ کودا۔ اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ یا بھوک کے دن کھانا دینا۔ رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین مسکین کو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟۔ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ یا بھوک کے دن میں کھانا دینا۔ رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین مسکین کو۔

﴿**فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ:** پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا۔﴾ یعنی جب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر اور وافر ہیں تو اس پر لازم تھا کہ وہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرے لیکن اس نے نیک اعمال کرکے ان جلیل اور عظیم نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا۔ یہاں نیک اعمال کرنے کو گھاٹی میں کودنے سے اس مناسبت کی وجہ سے تعبیر کیا گیا کہ جس طرح گھاٹی میں چلنا اس پر دشوار ہے اسی طرح نیکیوں کے راستے پر چلنا نفس پر دشوار ہے۔ (1)

﴿**وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ:** اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے اور اس میں کودنا کیا ہے، وہ گھاٹی اور اس میں کودنا یہ ہے (1) کسی بندے کی گردن غلامی سے چھڑانا۔ یہ عمل خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کردے یا اس طرح ہو کہ مُکاتَب غلام کو اتنا مال دیدے جس سے وہ آزادی حاصل کرسکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی قیدی یا قرض دار کو رہا کرانے میں ان کی مدد کرے۔ نیز اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ نیک اعمال اختیار کرکے اپنی گردن آخرت کے عذاب سے چھڑائے۔ (2) قحط اور تنگی کے دن رشتہ دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو کھانا دینا جو کہ انتہائی تنگ دست اور مصیبت زدہ ہو، نہ اس کے پاس اوڑھنے کے لئے کچھ ہو اور نہ بچھانے کے لئے کچھ ہو، کیونکہ قحط کے دنوں میں مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجرِ عظیم ملنے کا سبب ہوتا ہے۔ (2)

1 ...... ابو سعود، البلد، تحت الآية: ١١، ٥/٨٧٤، ملتقطاً.

2 ...... روح البيان، البلد، تحت الآية: ١٢-١٦، ١٠/٤٣٧-٤٣٨، خازن، البلد، تحت الآية: ١٢-١٦، ٤/٣٨٠-٣٨١، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

غلام آزاد کرنے یا آزادی میں اس کی مدد کرنے کے فضائل

غلام آزاد کرنے یا آزادی میں اس کی مدد کرنے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دیا تو اللّٰہ تعالٰی اس غلام کے ہر عُضْوْ کے بدلے غلام آزاد کرنے والے کا عُضْوْ جہنم سے آزاد کر دے گا۔ (1)

اور حضرت معاذ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’اے معاذ! کوئی چیز اللّٰہ تعالٰی نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی۔ (2)

اور حضرت سمرہ بن جندب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھڑانے میں سفارش کی جائے۔ (3)

بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کے فضائل

بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللّٰہ تعالٰی اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللّٰہ تعالٰی اُسے رحیقِ مختوم (یعنی جنت کی سر بند شراب) پلائے گا۔ (4)

اور حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’مغفرت لازم کر دینے والی چیزوں میں سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ (5)

یتیم کی کفالت اور اس کے ساتھ احسان کرنے کے فضائل

یتیم کی کفالت کرنے، اس کے ساتھ احسان کرنے اور اسے کھانا کھلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت

1 ...... بخاری، کتاب العتق، باب فی العتق وفضلہ، ۲/ ۱۵۰، الحدیث: ۲۵۱۷.
2 ...... دارقطنی، کتاب الطلاق والخلع والایلاء وغیرہ، ۴/ ۴۰، الحدیث: ۳۹۳۹.
3 ...... شعب الایمان، الثالث والخمسون من شعب الایمان... الخ، ۶/ ۱۲۴، الحدیث: ۷۶۸۳.
4 ...... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۱۸-باب، ۴/ ۲۰۴، الحدیث: ۲۴۵۷.
5 ...... مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ البلد، اطعام المسلم السغبان... الخ، ۳/ ۳۷۲، الحدیث: ۳۹۹۰.

www.dawateislami.net

سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو شخص یتیم کی کفالت کرے وہ یتیم اسی گھر کا ہو یا غیر کا، میں اور وہ دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی اُنگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔ (1)

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے براوہ گھر ہے، جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (2)

اور حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو شخص یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے، اللّٰہ تعالیٰ اس کے لیے ضرور جنت واجب کر دے گا مگر جبکہ ایسا گناہ کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو۔ (3)

مسکین کی مدد کرنے اور اسے کھانا کھلانے کے فضائل

مسکین کی مدد کرنے اور اس کو کھانا کھلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تھکے مسلسل شب بیداری کرنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔ (4)

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’ایک لقمہ روٹی اور ایک مُٹھی خرما اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے۔ اُن کی وجہ سے اللّٰہ تعالیٰ تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ (1) صاحبِ خانہ کو جس نے حکم دیا۔ (2) بیوی کو جو کہ اسے تیار کرتی ہے۔ (3) خادم کو جو کہ مسکین کو دے کر آتا ہے، پھر حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حمد ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ...بخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، ٣/٤٩٧، الحدیث: ٥٣٠٤، مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الاحسان الی الارملۃ والمسکین والیتیم، ص١٥٩٢، الحدیث: ٤٢(٢٩٨٣).

2 ...ابن ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ٤/١٩٣، الحدیث: ٣٦٧٩.

3 ...مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، الفصل الثانی، ٢/٢١٤، الحدیث: ٤٩٧٥.

4 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الاحسان الی الارملۃ والمسکین والیتیم، ص١٥٩٢، الحدیث: ٤١(٢٩٨٢).

www.dawateislami.net

کے لیے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔ [1]

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہوا اُن سے جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں۔ یہ دہنی طرف والے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں۔ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں۔

﴿ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: پھر ان میں سے ہو جو ایمان لائے۔﴾ یعنی یہ تمام عمل اُس وقت مقبول ہیں اور اُسی صورت یہ اعمال کرنے والے کے بارے کہا جائے گا کہ وہ گھاٹی میں کودا کہ جب یہ اعمال کرنے والا ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں گناہوں سے باز رہنے اور عبادات بجالانے اور ان مشقتوں کو برداشت کرنے پر صبر کی نصیحتیں کیں جن میں مومن مبتلا ہوں اور انہوں نے آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں اور اگر وہ ایمان دار نہیں تو اس کے لئے کچھ نہیں بلکہ اس کے سب عمل بیکار ہیں۔ [2]

ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا

اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر اچھی جگہوں پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا بلکہ ایمان قبول کرنے کے بعد جو مال راہِ خدا میں خرچ کیا جائے گا اسی کا ثواب ملے گا۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

1 ......معجم الاوسط، باب المیم، من اسمه: محمد، ۸۹/۴، الحدیث: ۵۳۰۹.

2 ......خازن، البلد، تحت الآیة: ۱۷، ۳۸۱/۴؛ مدارك، البلد، تحت الآیة: ۱۷، ص۱۳۵۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

وَمَامَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ[1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان کے صدقات قبول کیے جانے سے یہ بات مانع ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا۔

لہٰذا جو کافر یہ چاہتا ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے اور نیک اعمال کرنے پر ثواب ملے تو اسے چاہئے کہ پہلے توحید و رسالت پر ایمان لائے اور اس کے بعد مال خرچ کرے اور دیگر نیک اعمال کرے تاکہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ثواب حاصل ہو۔

﴿اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ: **یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں۔**﴾ یعنی جن میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں یہ دائیں طرف والے ہیں جنہیں ان کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے اور وہ عرش کی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہوں گے۔[2]

اس سے معلوم ہوا کہ آپس میں صبر کی نصیحتیں اور مہربانی کی تاکیدیں کرنے والے مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقام، رتبہ اور درجہ بہت بلند ہے۔

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْــٴَـمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

ع ۱۵

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے۔ ان پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کر دی گئی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہی بائیں طرف والے ہیں۔ ان پر ہر طرف سے بند

1 ...... توبہ: ۵۴.

2 ...... روح البیان، البلد، تحت الآیۃ: ۱۸، ۱۰/۴۳۹.

www.dawateislami.net

کی ہوئی آگ ہوگی۔

﴿ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا: اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہ بائیں طرف والے ہیں کہ انہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آسکے گی اور نہ اندر سے دھواں باہر جا سکے گا۔(1)

1 ...... روح البیان، البلد، تحت الآیۃ: ۱۹-۲۰، ۱۰/ ۴۳۹-۴۴۰.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الشَّمْس

سورۂ شمس کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ شمس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 15 آیتیں ہیں۔

’’شمس‘‘ نام رکھنے کی وجہ

سورج کو عربی میں شمس کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں سورج کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ شمس‘‘ کہتے ہیں۔

سورۂ شمس سے متعلق اَحادیث

(1)......حضرت بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عشاء کی نماز میں ’’وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ‘‘ اور اس کے مشابہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ (2)

(2)......حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں فجر کی نماز پڑھائی تو اس میں ’’ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ‘‘ اور ’’ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ‘‘ کی تلاوت فرمائی۔ (3)

سورۂ شمس کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون لوگوں کو نیک اعمال کرنے کی ترغیب دینا اور گناہ کرنے سے ڈرانا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

1......خازن، تفسیر سورۃ الشّمس، ۳۸۱/۴۔
2......ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی القراءۃ فی صلاۃ العشاء، ۳۳۳/۱، الحدیث: ۳۰۹۔
3......معجم الکبیر، شریک بن عبد اللّٰہ النخعی عن سماک، ۲۳۱/۲، الحدیث: ۱۹۵۸۔

www.dawateislami.net

(1)......اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند، دن، رات، آسمان، زمین، انسانوں کے نفس اور اپنی ذات کی قسم ذکر کر کے فرمایا کہ جس نے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا۔

(2)......کفارِ مکہ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کا حال بیان کیا تاکہ ان پر واضح ہو جائے کہ جس طرح حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے تو اسی طرح سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے انہیں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔

سورۂ بلد کے ساتھ مناسبت

سورۂ شمس کی اپنے سے ماقبل سورت ''بلد'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ بلد کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار کو آخرت میں جہنم کی سزا دی جائے گی اور اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ بعض کفار کو دنیا میں بھی سزا دی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا ۙ(۱) وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۙ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔ اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔

﴿ وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا: سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔ ﴾ یعنی سورج کی قسم جبکہ اس کی روشنی ظاہر ہو۔ اس سورت

www.dawateislami.net

میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی عظمت اور معبود ہونے میں اپنی وحدانیّت کا اظہار کرنے کے لئے متعدد چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ مخلوق کے عظیم منافع وابستہ ہیں اور ان میں غور وفکر کر کے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیّت کے بارے میں جان سکتا ہے۔(1)

﴿وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا: اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔﴾ یعنی چاند کی قسم جب وہ سورج غروب ہونے کے بعد نکل آئے۔

وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿۳﴾ وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور دن کی جب اسے چمکائے۔ اور رات کی جب اسے چھپائے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور دن کی جب وہ سورج کو چمکائے۔ اور رات کی جب وہ سورج کو چھپادے۔

﴿وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا: اور دن کی جب وہ سورج کو چمکائے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ دن کی قسم جب وہ سورج کو خوب واضح کردے۔ کیونکہ دن سورج کے نور کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی سورج کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال اثر کرنے والے کی قوت اور کمال پر دلالت کرتا ہے لہٰذا دن سورج کو ظاہر کردیتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دن کی قسم جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کردے یا رات کی تاریکی کو دور کردے۔(2)

﴿وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا: اور رات کی جب وہ سورج کو چھپادے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ رات کی قسم جب وہ سورج کو چھپادے اور آسمان کے کنارے ظلمت وتاریکی سے بھر جائیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ رات کی قسم کہ جب رات دنیا کو چھپائے۔

یہاں تک جو چار چیزیں بیان ہوئیں یہ سب درحقیقت سورج کے چار اوصاف ہیں کیونکہ سورج کے وجود سے ہی دن ہوتا ہے اور روشنی خوب واضح ہوجاتی ہے اور سورج کے غروب ہونے سے ہی رات ہوتی ہے اور اس کے

1 ...... خازن، الشّمس، تحت الآیۃ: ۱، ۴/ ۳۸۱، صاوی، الشّمس، تحت الآیۃ: ۱، ۶/ ۲۳۶۹، تفسیر کبیر، الشّمس، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/ ۱۷۳، ملتقطاً۔

2 ...... تفسیر کبیر، الشّمس، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/ ۱۷۴-۱۷۵، خازن، الشّمس، تحت الآیۃ: ۳، ۴/ ۳۸۱، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

بعد چاند نکل آتا ہے اور جو شخص سورج میں تھوڑا سا بھی غور کرے گا اور دل کی آنکھ سے اس کی بناوٹ اور تخلیق وغیرہ کا مشاہدہ کرے گا تو وہ اس کے خالق کی عظمت کو جان لے گا۔ (1)

وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا ﴿۵﴾ وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰىهَا ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم۔ اور زمین اور اس کے پھیلانے والے کی قسم۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم۔ اور زمین کی اور اس کے پھیلانے والے کی قسم۔

﴿ وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا: اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم۔﴾ یعنی آسمان کی قسم اور اس کی قسم جس نے اسے انتہائی بڑا اور نہایت بلند بنایا ہے اور اسے بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ (2)

﴿ وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰىهَا: اور زمین کی اور اس کے پھیلانے والے کی قسم۔﴾ یعنی زمین کی قسم اور اس کی قسم جس نے اسے پانی پر پھیلایا تاکہ زمین پر موجود جانداروں کے لئے اس پر زندگی گزارنا ممکن ہو۔ (3)

وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی۔

﴿ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ

---

1 ...... خازن، الشمس، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۳۸۱-۳۸۲، تفسیر کبیر، الشمس، تحت الآیۃ: ۴، ۱۱/۱۷۵، ملتقطاً.
2 ...... روح البیان، الشمس، تحت الآیۃ: ۵، ۱۰/۴۴۲.
3 ...... روح البیان، الشمس، تحت الآیۃ: ۶، ۱۰/۴۴۲، ملخصاً.

www.dawateislami.net

یہ ہے کہ جان کی اور اس کی قسم جس نے اسے ٹھیک بنایا اور اسے کثیر قوتیں عطا فرمائیں جیسے بولنے کی قوت، سننے کی قوت، دیکھنے کی قوت اور فکر، خیال، علم، فہم سب کچھ عطا فرمایا پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی اور اچھائی برائی، نیکی اور گناہ سے اسے باخبر کردیا اور نیک و بد کے بارے میں بتا دیا۔(1)

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک دعا

حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (تلاوت کرتے ہوئے) ان آیات "وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا" پر پہنچتے تو رک جاتے، پھر فرماتے "اَللّٰھُمَّ آتِ نَفْسِی تَقْوَاھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا" یعنی اے اللّٰہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، اس کو پاکیزہ کر، تو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔(2)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝١٠

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچا جس نے اُسے ستھرا کیا۔ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہوگیا۔

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا: بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔﴾ اللّٰہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیات میں چند چیزوں کی قسمیں ذکر کرکے اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں فرمایا کہ بیشک جس نے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا اور بیشک جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہوگیا۔(3)

نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اپنے نفس کو گناہوں

1 ...... خازن، الشمس، تحت الآية: ٧-٨، ٤/٣٨٢.

2 ...... معجم الكبير، عمرو بن دينار عن ابن عباس، ١١/٨٧، الحديث: ١١١٩١، روح البيان، الشمس، تحت الآية: ٨، ١٠/٤٤٣.

3 ...... جلالين مع صاوى، الشمس، تحت الآية: ٩-١٠، ٦/٢٣٧٠.

www.dawateislami.net

میں چھپا دینا ناکامی کا سبب ہے اور نفس برائیوں سے اسی وقت پاک ہو سکتا ہے جب اللہ تعالٰی اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی جائے اور اطاعت کرنے والوں کے بارے اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

لہٰذا جو شخص حقیقی کامیابی حاصل کرنا اور ناکامی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالٰی اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کر کے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

ع ۱۵ / ۱۶

ترجمۂ کنزالایمان: ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔ جبکہ اس کا سب سے بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔ تو ان سے اللہ کے رسول نے فرمایا اللہ کے ناقہ اور اس کی پینے کی باری سے بچو۔ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کر دی۔ اور اس کے پیچھا کرنے کا اُسے خوف نہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔ جس وقت ان کا سب سے بڑا بدبخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ تو

1 ......النور: ۵۲۔
2 ......احزاب: ۷۱۔

www.dawateislami.net

اللہ کے رسول نے ان سے فرمایا: اللہ کی اونٹنی اوراس کی پینے کی باری سے بچو۔ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر ان کی بستی کو برابر کردیا۔ اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں۔

﴿كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ: قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔﴾ اس سے پہلی آیات میں کئی قسموں سے اطاعت گزار کی کامیابی اور نافرمان کی ناکامی کو بیان کیا گیا، اب یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک رسول اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کا حال بیان کیا ہے تاکہ کفارِ مکہ پر واضح ہو جائے کہ جس طرح حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ان کی قوم ہلاک کردی گئی تو اسی طرح رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے انہیں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے اپنے رسول حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس وقت جھٹلایا جب ان کا سب سے بڑا بدبخت آدمی قدار بن سالف ان سب کی مرضی سے اونٹنی کی کوچیں کاٹنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کے درپے ہونے سے بچو اور جو دن اس کے لئے پانی پینے کا مقرر ہے اس دن پانی نہ لوتا کہ تم پر عذاب نہ آئے۔ تو انہوں نے حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا، پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب عَزَّوَجَلَّ نے، ان کے اس گناہ کے سبب تباہی ڈال کر اور ان کی بستی کو برابر کر کے سب کو ہلاک کردیا اور ان میں سے کوئی باقی نہ بچا اور اللہ تعالیٰ کو ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے، وہ جو چاہے کرے اور کسی کو اس کے آگے دَم مارنے کی مجال نہیں۔ (1)

﴿وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا: اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں۔﴾ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ عذاب نازل ہونے کے بعد وہ انہیں ایذا پہنچا سکے۔ (2)

1 ......صاوی، الشمس، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۵، ۶/۲۳۷۰-۲۳۷۱، ابو سعود، الشمس، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۵، ۵/۸۷۵-۸۷۶، خازن، الشمس، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۵، ۴/۳۸۲-۳۸۳، ملتقطاً۔

2 ......خازن، الشمس، تحت الآیۃ: ۱۵، ۴/۳۸۳۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ اللَّيْل

سورۂ لیل کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ لیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 21 آیتیں ہیں۔

’’لَیل‘‘ نام رکھنے کی وجہ

رات کو عربی میں لیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ لیل‘‘ کہتے ہیں۔

سورۂ لیل سے متعلق حدیث

حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظہر کی نماز میں ’’ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى ‘‘ پڑھا کرتے تھے۔ (1)

سورۂ لیل کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کے عمل اور آخرت میں اس کی جزاء کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)……اس سورت کی ابتدائی آیات میں رات، دن اور مُذَکَّر و مُؤنَّث کو پیدا کرنے والے رب تعالیٰ کی قسم ذکر کرکے ارشاد فرمایا گیا کہ اے لوگو! بیشک تمہارے اعمال جدا گانہ ہیں کہ کوئی جنت کے لئے عمل کرتا ہے اور کوئی جہنم کے

1 ……سنن نسائی، کتاب الافتتاح، القراءة فی الرکعتین الاولیین من صلاة العصر، ص ١٧٠، الحدیث: ٩٧٧.

www.dawateislami.net

لئے عمل کرتا ہے۔

(2)......اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے،ممنوع وحرام کاموں سے بچنے والے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے والے کی فضیلت بیان کی گئی اور راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والے،ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے والے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی ہے۔

(3)......یہ بتایا گیا کہ ہدایت دینا اللّٰہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے اور وہی دنیا و آخرت کا مالک ہے۔

(4)......اللّٰہ تعالیٰ نے نارِ جہنم کے عذاب سے ڈرایا اور بتایا کہ یہ عذاب اسے ملے گا جس نے قرآنِ مجید اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کا انکار کیا۔

(5)......اس سورت کے آخر میں یہ بیان کیا گیا کہ جس نے کسی کا بدلہ اتارنے اور ریاکاری و نمائش کے طور پر مال خرچ نہیں کیا بلکہ صرف اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی حاصل کرنے کے ارادے سے مال خرچ کیا تو اسے اُس آگ سے دور رکھا جائے گا اور وہ اللّٰہ تعالیٰ کے بے پناہ انعامات پر خوش ہو جائے گا۔ان آیات کا مِصداق حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

سورۂ شمس کے ساتھ مناسبت

سورۂ لیل کی اپنے سے ماقبل سورت ''شمس'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ شمس میں بتایا گیا کہ جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا اور اس سورت میں وہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے وہ ناکامی کا سامنا کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

www.dawateislami.net

وَ الَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ۙ﴿۱﴾ وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ﴿۲﴾ وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الۡاُنۡثٰۤی ۙ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور رات کی قسم جب چھائے۔ اور دن کی جب چمکے۔ اور اس کی جس نے نر و مادہ بنائے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو۔ اور نر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی۔

﴿وَ الَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی: رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ رات کی قسم جب وہ جہان پر اپنی تاریکی سے چھا جائے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے رات کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی کہ وہ ساری مخلوق کے سکون کا وقت ہے اور رات میں ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور اس میں مخلوق حرکت و بے قراری سے پُرسکون ہوتی ہے اور ان پر نیند چھا جاتی ہے جسے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے بدنوں کے لئے راحت اور ان کی اَرواح کے لئے غذا بنایا ہے اور اس وقت اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقبول بندے سچی نیازمندی کے ساتھ مناجات میں مشغول ہوتے ہیں۔ (1)

﴿وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی: اور دن کی جب وہ روشن ہو۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اور دن کی قسم جب وہ چمکے اور رات کے اندھیرے کو دور کردے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے دن کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی کہ وہ رات کی تاریکی دور ہونے کا، سونے والوں کے بیدار ہونے کا، جانداروں کے حرکت کرنے کا اور مَعاش کی طلب میں مشغول ہونے کا وقت ہے۔ (2)

رات اور دن، اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں

یاد رہے کہ رات اور دن اللّٰہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں اور اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں، چنانچہ ایک مقام پر اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ الَّیۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِیۡهِ **ترجمۂ کنزُالعِرفان:** وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات

(1)...... خازن، واللیل، تحت الآیۃ: ۱، ۴/ ۳۸۳، تفسیر کبیر، اللیل، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/ ۱۸۱، روح البیان، اللیل، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/ ۴۴۷، ملتقطاً۔

(2)...... مدارک، اللیل، تحت الآیۃ: ۲، ص۱۳۵۴، تفسیر کبیر، اللیل، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/ ۱۸۱، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ (1)

بنائی تا کہ اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ وَ جَعَلْنَاۤ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا ہوا کیا اور دن کی نشانی کو دیکھنے والی بنایا تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو اور ہم نے ہر چیز کو خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا۔

اسی طرح رات کے بعد دن کا آنا اور دن کے بعد رات کا آنا بھی اللّٰہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اگر قیامت تک ہمیشہ رات ہی رہے تو مخلوق کے لئے اپنی معاشی ضروریات پورا کرنا ممکن نہ رہے گا اور اگر قیامت تک ہمیشہ دن ہی رہے تو مخلوق کا چین، سکون اور راحت ختم ہو جائے گی۔ عقلمند لوگ اس میں بھی غور کر کے اللّٰہ تعالٰی کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ چنانچہ اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کیلئے سمجھنے کا مقام ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِلَیْلٍ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر اللّٰہ تم پر قیامت تک ہمیشہ رات ہی بنا دے تو اللّٰہ کے سوا کون دوسرا معبود ہے جو تمہارے پاس روشنی لائے گا تو کیا تم سنتے نہیں؟ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر اللّٰہ قیامت تک ہمیشہ دن ہی بنا دے تو اللّٰہ کے سوا اور کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات

1 ……یونس: ٦٧۔ 2 ……بنی اسرائیل: ١٢۔ 3 ……النور: ٤٤۔

www.dawateislami.net

تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (1) لے آئے جس میں تم آرام کرو تو کیا تم دیکھتے نہیں؟

﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰۤى: اور مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی۔﴾ یعنی اس عظیم قدرت والے قادر کی قسم! جو ایک ہی پانی سے مذکر اور مؤنث پیدا کرنے پر قادر ہے۔ (2)

اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰىؕ ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰىۙ ﴿۵﴾ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰىۙ ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰىؕ ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰىۙ ﴿۸﴾ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰىۙ ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰىؕ ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے۔تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔اور سب سے اچھی کو سچ مانا۔ تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کردیں گے۔اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا۔اور سب سے اچھی کو جھٹلایا۔تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے۔تو بہرحال وہ جس نے دیا اور پرہیزگار رہا۔ اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا۔تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے۔اور رہا وہ جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا۔اور سب سے اچھی راہ کو جھٹلایا۔تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے۔

﴿اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى: بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے۔﴾ شانِ نزول: اُمیہ بن خلف حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جو کہ اس کی غلامی میں تھے، دین سے مُنْحَرِف کرنے کے لئے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا۔ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ اُمیہ نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر ان کے سینے پر رکھے ہیں اور اس حال میں بھی ایمان کا کلمہ اُن کی زبان پر جاری ہے تو آپ رَضِی

1 ......قصص: ٧١، ٧٢.

2 ......خازن، واللّیل، تحت الآیۃ: ٣، ٤/٣٨٣.

www.dawateislami.net

اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمیہ سے فرمایا ’’اے بدنصیب! تو ایک خدا پرست پر ایسی سختیاں کر رہا ہے۔ اُس نے کہا: آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہے تو اسے خرید لیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے مہنگی قیمت پر اُن کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے رات، دن اور اپنی ذات کی قسم ذکر فرما کر ارشاد فرمایا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوشش اور اُمیہ کی کوشش مختلف ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب ہیں اور امیہ حق کی دشمنی میں اندھا ہے۔[1]

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: امام قفال رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ یہ سورت اگرچہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے مسلمانوں پر اپنا مال خرچ کرنے اور امیہ بن خلف کے بُخل اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے البتہ اس کے معانی تمام لوگوں کو عام ہیں۔[2] چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک تمہارے اعمال جداگانہ ہیں کہ کوئی اطاعت کرکے جنت کے لئے عمل کرتا ہے اور کوئی نافرمانی کرکے جہنم کے لئے عمل کرتا ہے تو وہ شخص جس نے اپنا مال راہِ خدا میں دیا اور اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کیا اور ممنوع و حرام چیزوں سے بچ کر پرہیزگار رہا اور سب سے اچھی اسلام کی راہ کو سچا مانا تو بہت جلد ہم اسے جنت کے لئے آسانی مہیا کر دیں گے اور اسے ایسی خصلت کی توفیق دیں گے جو اس کے لئے آسانی اور راحت کا سبب ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اس کا رب عَزَّوَجَلَّ راضی ہو، اور وہ شخص جس نے بُخل کیا اور اپنا مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا نہ کئے اور ثواب اور آخرت کی نعمت سے بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی اسلام کی راہ کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے ایسی خصلت مہیا کر دیں گے جو اس کے لئے دشواری اور شدت کا سبب ہو اور اسے جہنم میں پہنچا دے۔[3]

آیت ”اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں،

---

1 ...... تفسیر بغوی، اللّیل، تحت الآیۃ: ۴، ۴ / ۴۶۲، روح البیان، اللّیل، تحت الآیۃ: ۲۰، ۱۰ / ۴۵۱، خزائن العرفان، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۰، ص۱۱۰۷۔

2 ...... تفسیر کبیر، تفسیر سورۃ اللّیل، ۱۱ / ۱۸۱۔

3 ...... جلالین، واللّیل، تحت الآیۃ: ۴-۱۰، ص۵۰۱، خازن، واللّیل، تحت الآیۃ: ۴-۱۰، ۴ / ۳۸۳، مدارك، اللّیل، تحت الآیۃ: ۴-۱۰، ص۱۳۵۴، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

(1)......حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ برحق مومن، صحابی اور بڑے متقی ہیں کہ انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے کفار سے مختلف قرار دیا۔

(2)......تمام انسان یکساں نہیں ہیں بلکہ مومن اور کافر، متقی اور فاسق، دنیادار اور دیندار مختلف ہیں، ان کے اعمال اور ان کی کوششیں جداگانہ ہیں۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًاؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہے؟ یہ برابر نہیں ہیں۔ بہرحال جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں مہمانی کے طور پر رہنے کے باغات ہیں۔ اور وہ جو نافرمان ہوئے تو ان کا ٹھکانا آگ ہے، جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا جن لوگوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے کام کئے (کیا) ان کی زندگی اور موت برابر ہوگی؟ وہ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

1......حشر: ۲۰۔ 2......سجدہ: ۱۸-۲۰۔ 3......جاثیہ: ۲۱۔

www.dawateislami.net

اور ارشاد فرماتا ہے:

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ٘-اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ہم ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کو زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کردیں گے؟ یا ہم پرہیزگاروں کو نافرمانوں جیسا کردیں گے؟

راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے کے فضائل

آیت نمبر 5 اور 6 میں تین نیک کاموں کا بطورِ خاص ذکر فرمایا گیا، (1) اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا، (2) ممنوع و حرام کاموں سے بچنا، (3) دینِ اسلام کو سچا ماننا۔ اس مناسبت سے یہاں ان نیک کاموں کے فضائل ملاحظہ ہوں، چنانچہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے حوالے سے ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ-وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ-وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں، ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللّٰہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللّٰہ وسعت والا، علم والا ہے۔

اور ممنوع و حرام کاموں سے بچنے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہ بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِۙ-لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللّٰہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، تاکہ برائی کرنے والوں کو ان

1 ...... ص: ٢٨۔ 2 ...... بقرہ: ٢٦١۔ 3 ...... النساء: ٣١۔

www.dawateislami.net

اَلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا بِالۡحُسۡنٰى ۚ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الۡمَغۡفِرَةِ ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِكُمۡ اِذۡ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَاِذۡ اَنۡتُمۡ اَجِنَّةٌ فِىۡ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ ۚ فَلَا تُزَكُّوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى (1)

کے اعمال کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے۔ وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے، وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل (کی صورت میں) تھے تو تم خود اپنی جانوں کی پاکیزگی بیان نہ کرو، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہوا۔

اور دینِ اسلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الدِّيۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَمَنۡ اَحۡسَنُ دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اُس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور وہ ابراہیم کے دین کا پیروکار ہو جو ہر باطل سے جدا تھے اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنالیا۔

اور ارشاد فرمایا:

فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ وَعَزَّرُوۡهُ وَنَصَرُوۡهُ وَاتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (4)

ترجمۂ کنزالعرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

1 ...... نجم: ٣١، ٣٢.
2 ...... اٰل عمران: ١٩.
3 ...... النساء: ١٢٥.
4 ...... اعراف: ١٥٧.

www.dawateislami.net

اور ارشاد فرمایا:

وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ(۵۴) وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس وقت سے پہلے اس کے حضور گردن رکھو کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔ اور تمہارے رب کی طرف سے جو بہترین چیز تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس کی اس وقت سے پہلے پیروی اختیار کرلو کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر (بھی) نہ ہو۔

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں اپنی راہ میں مال خرچ کرنے، حرام و ناجائز اور ممنوع کاموں سے بچنے کی اور دینِ اسلام پر اِستقامت کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

بُخل کرنے، آخرت سے بے پرواہ بننے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے کی وعیدیں

آیت نمبر 8 اور 9 میں اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں بُخل کرنے والے، ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے والے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی ہے۔ اس مناسبت سے یہاں ان برے کاموں سے متعلق چند وعیدیں ملاحظہ ہوں، چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بُخل کرنے والوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُۚ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ [2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہاں ہاں یہ تم ہو جو بلائے جاتے ہو تاکہ تم اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بُخل کرتا ہے اور جو بُخل کرے وہ اپنی ہی جان سے بُخل کرتا ہے اور اللّٰہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

1 ...... زمر: ٥٤، ٥٥۔ 2 ...... سورۂ محمد: ٣٨۔

www.dawateislami.net

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ-بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ-سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ-وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جولوگ اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللّٰہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے وہ ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کے لئے برا ہے۔ عنقریب قیامت کے دن ان کے گلوں میں اسی مال کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا اور اللّٰہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے اور اللّٰہ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے۔

اور اللّٰہ تعالیٰ کے ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤىۙ(۶) اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰىؕ(۷) اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰىؕ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے۔ اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ(۱۵) اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ﳲ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہوتو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب برباد ہوگیا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔

اور دینِ اسلام کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور

1 ......اٰل عمران: ۱۸۰۔
2 ......العلق: ٦-٨۔
3 ......هود: ١٥، ١٦۔

www.dawateislami.net

مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (1)

دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللّٰہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللّٰہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں اپنی راہ میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے سے بچنے، اپنی آخرت کی پرواہ اور فکر کرنے اور دینِ اسلام کو مانتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کا مال اُسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت میں پڑے گا۔ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال اسے کام نہ آئے گا۔ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے۔ اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔

﴿وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى: اور جب ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال اسے کام نہ آئے گا۔﴾ یعنی جو شخص اللّٰہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بخل کر رہا ہے وہ جب مر کر قبر میں جائے گا یا جہنم کی گہرائی میں پہنچے گا تو اس کا مال اللّٰہ

1 ......اٰل عمران: ۸۵۔

2 ......صف: ۷۔

www.dawateislami.net

تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں اسے کچھ کام نہ آئے گا۔(1)

﴿اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى: بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ حق اور باطل کی راہوں کو واضح کر دینا، حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ہمارے ذمۂ کرم پر ہے۔(2)

دوسرا معنی یہ ہے کہ جو ہم سے ہدایت طلب کرے اور ہدایت طلب کرنے میں کوشش کرے تو اسے ہدایت دینا ہمارے ذمۂ کرم پر ہے۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (3) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔(4)

﴿وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى: اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ بے شک تم یہ بات جانتے ہو کہ آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں اور پتھروں اور دیگر چیزوں سے بنے ہوئے جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ نہ آخرت کے مالک ہیں نہ دنیا کے مالک ہیں تو تم آخرت اور دنیا کے مالک کی عبادت چھوڑ کر اُن بتوں کی عبادت کیسے کرنے لگ گئے جو آخرت اور دنیا میں سے کسی چیز کے مالک نہیں حالانکہ تمہیں یہ بات معلوم بھی ہے۔(5)

دوسری تفسیر یہ ہے کہ بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں اور ہم ان میں سے جو چیز جسے چاہیں عطا کریں لہٰذا دنیا اور آخرت کی سعادتیں ہم سے ہی طلب کی جائیں۔(6)

دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے

یاد رہے کہ اللّٰہ تعالیٰ سے صرف دنیا کی بہتری کے لئے یا صرف آخرت کی بہتری کے لئے دعا نہیں مانگنی چاہئے

1 ......روح البیان، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۰/۴۴۹، مدارک، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۱۳۵۴، ملتقطاً.
2 ......خازن، واللّیل، تحت الآیۃ: ۱۲، ۴/۳۸۴، مدارک، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۲، ص۱۳۵۴، ملتقطاً.
3 ......عنکبوت: ۶۹.
4 ......تاویلات اهل السنۃ، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۲، ۵/۴۷۱.
5 ......تاویلات اهل السنۃ، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۳، ۵/۴۷۱.
6 ......تفسیر کبیر، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۳، ۱۱/۱۸۶.

www.dawateislami.net

بلکہ دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے، جیسا کہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دیدے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ ان لوگوں کے لئے ان کے کمائے ہوئے اعمال سے حصہ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔

اور حضرتِ انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے ”رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ“ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (2)

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دین و دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا جائز ہے

نیز یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے دین اور دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا بھی جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یہ نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے دین اور دنیا کی بھلائیاں دے سکتے ہیں اور یہاں ہم صرف صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سیرت میں موجود اس کی بے شمار مثالوں میں سے چند مثالیں اِختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے دین یا دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا شرک ہرگز نہیں بلکہ یہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا طریقہ رہا ہے۔ چنانچہ

جب حضرت ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنت میں ان کی رفاقت مانگی تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں جنت میں اپنی رفاقت عطا کر دی۔ (3)

1 ......بقرہ: ۲۰۰-۲۰۲۔
2 ......بخاری، کتاب الدّعوات، باب قول النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ربّنا اٰتنا فی الدّنیا حسنۃ، ۴/۲۱۴، الحدیث: ۶۳۸۹۔
3 ......مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحثّ علیہ، ص۲۵۲، الحدیث: ۲۲۶(۴۸۹)۔

www.dawateislami.net

حضرت عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللّٰہ! آپ دعا فرما دیں کہ اللّٰہ تعالیٰ مجھے بے حساب جنت میں جانے والوں میں شامل کر دے۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اے عکاشہ! تو انہی میں سے ہے۔ (1)

اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا آخرت کی بھلائی طلب کرنا تو اپنی جگہ، جب کھجور کے ایک تنے سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے اس باغ میں لوٹا دوں جہاں تُو تھا اور اگر تُو چاہے تو میں تجھے جنت میں بو دوں تاکہ جنت میں تیرے پھل اللّٰہ تعالیٰ کے اولیاء کھائیں اور اس نے عرض کی کہ: مجھے جنت میں لگا دیں تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''میں نے ایسا کر دیا (یعنی تجھے جنت میں لگا دیا)۔ (2)

غزوۂ خیبر کے موقع پر جب حضرت سلمہ بن اکوع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پنڈلی پر چوٹ لگ گئی اور وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی پنڈلی کو درست کر دیا۔ (3)

اور مدینہ منورہ میں رہنے والوں نے ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے قحط کے بارے میں عرض کی تو انہوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور کی چھت میں روشندان بنانے کا حکم دیا اور جب روشندان بنایا گیا تو اس قدر بارش برسی کہ گھاس اُگ آئی اور اونٹ موٹے تازے ہو گئے۔ (4)

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِیْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۱۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اُس آگ سے جو بھڑک رہی ہے۔ نہ جائے گا اس میں مگر بڑا بدبخت۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

---

1 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة...الخ، ص۱۳۷، الحدیث: ۳۷٤(۲۲۰).

2 ...... سنن دارمی، المقدمة، باب ما اکرم الله النبی صلی الله علیه وسلم بحنین المنبر، ۱/۲۹، الحدیث: ۳۲.

3 ...... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، ۳/۸۳، الحدیث: ٤۲۰٦.

4 ...... سنن دارمی، المقدمة، باب ما اکرم الله تعالی نبیه صلی الله علیه وسلم بعد موته، ۱/۵٦، الحدیث: ۹۲.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا جو بھڑک رہی ہے۔ اس میں بڑا ابد بخت ہی داخل ہوگا۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

﴿فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى: تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا جو بھڑک رہی ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے اہلِ مکہ! میں تمہیں اِس قرآن کے ذریعے اُس آگ سے ڈراتا ہوں جو بھڑک رہی ہے، اس میں بڑا ابد بخت ہی ہمیشہ کے لئے لازمی طور پر داخل ہوگا اور بڑا ابد بخت وہ ہے جس نے میرے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلایا اور ان پر ایمان لانے سے اس نے منہ پھیرا۔ (1)

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار۔ جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے۔

﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اور سب سے بڑے پرہیزگار کو اس بھڑکتی آگ سے دور رکھا جائے گا اور سب سے بڑا پرہیزگار وہ ہے جو اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال ریاکاری اور نمائش کے طور پر خرچ نہیں کرتا بلکہ اس لئے خرچ کرتا ہے تاکہ اسے اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی ملے۔ (2)

حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے فضائل

امام علی بن محمد خازن رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں ’’تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے

1 ...روح البیان، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۴-۱۶، ۱۰/۴۵۰، مدارک، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۴-۱۶، ص۱۳۵۵، جلالین، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۴-۱۶، ص۵۰۱، ملتقطاً۔

2 ...مدارک، اللّیل، تحت الآیۃ: ۱۷-۱۸، ص۱۳۵۵۔

www.dawateislami.net

پرہیز گار سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ [1]

اس سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے 6 فضائل معلوم ہوئے،

(1)...... دنیا میں ان سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوگا۔

(2)...... انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔

(3)...... جہنم سے دور رکھے جانے میں ان کے لئے جنّتی ہونے کی بشارت ہے۔

(4)...... سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیز گار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

(5)...... حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام صدقات و خیرات قبول ہیں۔

(6)...... حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہر صدقے میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے جس کی گواہی رب تعالیٰ دے رہا ہے۔

نوٹ: حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی افضلیّت سے متعلق اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ کی اٹھائیسویں جلد میں موجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے رسالہ ''اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَةِ الْاَتْقٰی'' (حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی افضلیّت کا بیان) کا مطالعہ فرمائیں۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ع ۱۷ ۲۱

ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے۔ اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

[1]...... خازن، واللّیل، تحت الآیۃ: ۱۹، ۴/۳۸۴۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو۔ صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے۔ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔

﴿وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو۔﴾ شانِ نزول: جب حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ نے حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ حضرتِ صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو اُنہوں نے اتنی مہنگی قیمت دے کر انہیں خریدا اور آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ اُن پر حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔[(1)]

یاد رہے کہ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں کو اُن کے اسلام کی وجہ سے خرید کر آزاد کیا جیسے حضرت عامر بن فُہیرہ، حضرت اُمِّ عُمَیس اور حضرت زہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُم۔

﴿وَلَسَوْفَ یَرْضٰى: اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔﴾ یعنی بیشک قریب ہے کہ وہ اُس نعمت و کرم سے خوش ہو جائے گا جو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں عطا فرمائے گا۔[(2)]

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کا مقام

اس سے بھی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کی شان اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا مقام معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا:

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى[(3)]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

---

1 ...... خازن، واللّیل، تحت الآیة: ١٩-٢٠، ٤/٣٨٥.
2 ...... خازن، واللّیل، تحت الآیة: ٢١، ٤/٣٨٥.
3 ...... والضحی: ٥.

www.dawateislami.net

اور حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے فرمایا:

وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہوجائے گا۔

طرزِ کلام دونوں مقبولوں سے یکساں ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ۔ (1)

1 ..... حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مبارک سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ’’عاشقِ اکبر‘‘ اور المدینۃ العلمیہ کی کتاب ’’فیضانِ صدیقِ اکبر‘‘ کا مطالعہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الضُّحٰی

سورۂ وَالضُّحٰی کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ وَالضُّحٰی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

”وَالضُّحٰی“ نام رکھنے کی وجہ

چاشت کے وقت کو عربی میں ”ضُحٰی“ کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے چاشت کے وقت کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اسے ”سورۂ وَالضُّحٰی“ کہتے ہیں۔

سورۂ وَالضُّحٰی کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شخصیت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)……اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے چڑھتے دن اور رات کی قسم ذکر کر کے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کئے گئے کفار کے اعتراض کا جواب دیا۔

(2)……نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ آپ کے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(3)……حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن میں اللہ تعالیٰ نے ان پر جو انعامات فرمائے وہ بیان کئے گئے۔

(4)……اس سورت کے آخر میں یتیم پر سختی کرنے اور سائل کو جھڑکنے سے منع کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا خوب چرچا

www.dawateislami.net

کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورۂ لَیل کے ساتھ مناسبت

سورۂ وَالضُّحٰی کی اپنے سے ماقبل سورت ’’لَیل‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ لَیل میں اللّٰہ تعالٰی نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا اور اس سورت میں اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ الضُّحٰىۙ(۱) وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰىۙ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: چاشت کی قسم۔ اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: چڑھتے دن کے وقت کی قسم۔ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔

﴿وَ الضُّحٰى: چڑھتے دن کے وقت کی قسم۔﴾ اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو اُن کے رب عَزَّوَجَلَّ نے چھوڑ دیا اور ناپسند جانا ہے، اس پر سورۂ وَالضُّحٰی نازل ہوئی۔

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ’’ضُحٰی‘‘ سے وہ وقت مراد ہے جس وقت سورج بلند ہوتا ہے اور اللّٰہ تعالٰی نے اس وقت کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی کہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللّٰہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ

www.dawateislami.net

وَالسَّلَام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گر گئے، اور بعض مفسرین کے نزدیک یہاں ''ضُحٰی'' سے پورا دن مراد ہے۔ (1)

چاشت کی نماز کے 3 فضائل

اس آیت میں چاشت کا ذکر ہے اس مناسبت سے یہاں چاشت کی نماز کے 3 فضائل ملاحظہ ہوں۔

(1)......حضرت ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا صدقہ ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں۔ (2)

(2)......حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (3)

(3)......حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں وہ غافل لوگوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار رکعت پڑھے گا وہ عبادت گزار لوگوں میں لکھا جائے گا اور جو چھ رکعت پڑھے گا اس دن (اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے) اُس کی کفایت کی جائے گی اور جو آٹھ رکعت پڑھے تو اللّٰہ تعالیٰ اسے فرمانبردار لوگوں میں لکھے گا اور جو بارہ رکعت پڑھے گا اللّٰہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات ایسا نہیں جس میں اللّٰہ تعالیٰ بندوں پر احسان اور صدقہ نہ کرے اور اس بندے سے بڑھ کر کسی پر (اللّٰہ تعالیٰ نے) احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر اِلہام کیا۔ (4)

چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل

یہاں چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل بھی ملاحظہ ہوں،

1......تفسیر بغوی، الضّحی، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴٦۵، مدارک، الضّحی، تحت الآیۃ: ۱، ص۱۳۵٦، ملتقطاً.

2......مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ الضّحی... الخ، ص۳٦۳، الحدیث: ۸۴(۷۲۰).

3......ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ الضّحی، ۲/۱۷، الحدیث: ۴۷۲.

4......الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی صلاۃ الضّحی، ۱/۲۱۸، الحدیث: ۱۰۱۱.

www.dawateislami.net

(1)......چاشت کی نماز مُستحب ہے اور اس کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

(2)......اس کا وقت سورج بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النّہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔[1]

﴿ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى: اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔﴾ یعنی رات کی قسم جب وہ اپنی تاریکی سے ہر چیز کو ڈھانپ دے۔ امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام فرمایا اور رات سے معراج کی رات مراد ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت سے جمالِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کی طرف اشارہ ہے اور رات سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عنبرین گیسو کی طرف اشارہ ہے۔[2] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا۔

﴿ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى: تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا۔﴾ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ’’(کفار کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے) حق جَلَّ وَعَلَا نے فرمایا: ’’وَ الضُّحٰى ۙ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى‘‘ قسم ہے دن چڑھے کی، اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے، یا قسم اے محبوب! تیرے روئے روشن کی، اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر آئے ’’مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى‘‘ نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا۔‘‘ اور یہ اَشقیاء (بدبخت) بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر (یعنی رحمت) ہے، اس مہر

---

1 ......بہار شریعت، حصہ چہارم، ۱/۶۷۵-۶۷۶۔

2 ......روح البیان، الضحی، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰/۴۵۳۔

www.dawateislami.net

(یعنی رحمت) ہی کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں، اور حسد و عناد سے یہ طوفان جوڑتے ہیں اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں، مگر یہ خبر نہیں کہ ” وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى “ بے شک آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے۔“ وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں، نہ کانوں نے سنیں، نہ کسی بشر یا مَلک کے خطرے میں آئیں، جن کا اِجمال یہ ہے ” وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى “ قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔“ اس دن دوست دشمن سب پر کھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر، اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو (اے پیارے حبیب!) تجھ پر خدا کی عظیم جلیل، کثیر، جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلے اَحوال انہوں نے نہ دیکھے اور ان سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظرِ عنایت تجھ پر ہے ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے،“ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰى ۪(۶) وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۪(۷) وَ وَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰى ؕ(۸) فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ(۹) وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ(۱۰) وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ “ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ اور تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو۔ اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ [1]

کفار کے اعتراض سے معلوم ہوا کہ کفار اس بات کو جان گئے تھے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کیونکہ اگر انہیں یہ بات معلوم نہ ہوتی تو وہ اس طرح کا اعتراض نہ کرتے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنی طرف سے بنایا ہوا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اسی کی طرف سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا ہے کیونکہ اگر قرآنِ مجید نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنی طرف سے بنایا ہوا کلام ہوتا تو آپ کا کلام مسلسل جاری رہتا اور اس میں وقفہ نہ آتا اور اس طرح کفار کو یہ اعتراض کرنے کا موقع نہ ملتا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو ان کے رب عَزَّوَجَلَّ نے چھوڑ دیا اور ناپسند کیا ہے۔

وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ(۴)

1 ......فتاوی رضویہ، ۳۰/۱۶۵-۱۶۶، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔

﴿ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى : اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔﴾ مفسرین نے اس آیت کا ایک معنی یہ بیان کیا ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بے شک تمارے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیونکہ وہاں آپ کے لئے مقامِ محمود، حوضِ کوثر اور وہ بھلائی ہے جس کا وعدہ کیا گیا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تمام اَنبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر مُقدّم ہونا، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت کا تمام اُمتوں پر گواہ ہونا، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آ سکتیں۔

نیز مفسرین نے اس آیت کے ایک معنی یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے اَحوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مَراتب ترقیوں میں رہیں گے۔(1)

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

﴿ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى : اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بیشک قریب ہے کہ آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ آپ کو دنیا اور آخرت میں اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

1 ......مدارك، الضحى، تحت الآية: ٤، ص١٣٥٦، تفسير كبير، الضحى، تحت الآية: ٤، ١١/١٩٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ وعدۂ کریمہ اُن نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں عطا فرمائیں جیسے کمالِ نفس، اَوّلین و آخرین کے علوم، ظہورِ اَمر، دین کی سربلندی اور وہ فتوحات جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عہد مبارک میں ہوئیں اور جو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے زمانے میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کا عام ہونا، اسلام کا مشرق و مغرب میں پھیل جانا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت کا تمام امتوں سے بہترین ہونا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ کرامات و کمالات جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور یہ وعدہ آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شفاعتِ عامہ و خاصہ اور مقامِ محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔(1)

خدا چاہتا ہے رضائے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ دعا پڑھی:

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِۚ-فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۚ-وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے رب! بیشک بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا تو جو میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ دعا پڑھی:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَۚ-وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غلبے والا، حکمت والا ہے۔

---

1 ...... روح البیان، الضحی، تحت الآیۃ: ٥، ١٠/٤٥٥، خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ٥، ٤/٣٨٦، ملتقطاً.

2 ...... ابراھیم: ٣٦.

3 ...... مائدۃ: ١١٨.

www.dawateislami.net

تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دونوں دستِ مبارک اُٹھا کر اُمت کے حق میں رو کر دُعا فرمائی اور عرض کیا "اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ" اے اللہ میری امت میری امت۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ تم میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس جاؤ۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے مگر ان سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ حضرت جبریل نے حکم کے مطابق حاضر ہو کر دریافت کیا تو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ اُمت کا اظہار کیا۔ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی کہ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تیرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کے قلبِ مبارک کو رنجیدہ نہ ہونے دیں گے۔ (1)

ابو البرکات عبداللہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "جب تک میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے گا میں راضی نہ ہوں گا۔ (2)

مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "آیتِ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور اَحادیثِ شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگارانِ اُمت بخش دیئے جائیں تو آیت و اَحادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی شفاعت مقبول اور حسبِ مرضیٔ مبارک گنہگارانِ اُمت بخشے جائیں گے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ! کیا رتبۂ عُلیا ہے کہ جس پروردگار عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے تمام مُقَرَّبین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اُٹھاتے ہیں وہ اس حبیبِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے۔ (3)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم　　خدا چاہتا ہے رضائے محمد

1 ……مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لامتہ… الخ، ص۱۳۰، الحدیث: ۳۴۶(۲۰۲).

2 ……مدارک، الضّحی، تحت الآیۃ: ۵، ص۱۳۵۶.

3 ……خزائن العرفان، الضّحی، تحت الآیۃ: ۵، ص۱۱۰۹۔

www.dawateislami.net

اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰى۪ (۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔

﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰى﴾: کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ابھی اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں تھے اور حمل شریف دو ماہ کا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والد صاحب نے مدینہ شریف میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا نہ کوئی جگہ چھوڑی، ان کی وفات کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی ذمہ داری آپ کے دادا عبدالمُطّلب نے سنبھالی، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی اور جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا عبدالمُطّلب نے بھی وفات پائی، اُنہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابو طالب کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت ونگرانی کی وصیت کی جو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حقیقی چچا تھا، ابو طالب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں سرگرم رہا یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبوت کا اعلان فرمایا۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے ایک معنی یہ بھی بیان کیا ہے کہ یتیم کا مطلب ہے یکتا و بے نظیر، جیسے کہا جاتا ہے ''دُرِّ یتیم''اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عزت وشرافت میں یکتا و بے نظیر پایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مقامِ قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے اندر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش فرمائی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نبوت و رسالت اور اپنا چنا ہوا بندہ ہونے کے ساتھ مشرف کیا۔[1]

1 ...... خازن، الضّحی، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۳۸۶، جمل، الضّحی، تحت الآیۃ: ۶، ۸/۳۴۷، روح البیان، الضّحی، تحت الآیۃ: ۶، ۱۰/۴۵۶-۴۵۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿٧﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اوراس نے تمہیں اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

﴿وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى: اوراس نے تمہیں اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اور اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی اورغیب کے اَسرار آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کھول دیئے، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ما کان وما یکون کے علوم عطا کئے اور اپنی ذات وصفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا۔ مفسرین نے اس آیت کے ایک معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کی ذات وصفات اور مَراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی۔

یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین رکھیں کہ اللّٰہ تعالیٰ کے سب اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نبوت سے پہلے بھی اور نبوت سے بعد بھی شرک، کفر اور تمام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کی توحید اوراس کے صفات کی ہمیشہ سے معرفت رکھتے ہیں۔(1)

وَ وَجَدَكَ عَآىٕلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا۔

1 ......خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ٧، ٤/٣٨٦-٣٨٧، خزائن العرفان، الضحی، تحت الآیۃ: ٧، ص١١٠٩۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔

﴿وَوَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰى: اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حاجت مند پایا تو حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مال (پھر حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مال، پھر حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مال) اور پھر غنیمت کے مال کے ذریعے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غنی کر دیا۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حاجت مند پایا تو قناعت کی دولت عطا فرما کر غنی کر دیا۔(1)

تین خوش نصیب حضرات

اس آیت کی پہلی تفسیر سے معلوم ہوا کہ حضرت خدیجہ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

حقیقی طور پر مالدار کون ہے؟

آیت کی دوسری تفسیر سے معلوم ہوا کہ حقیقی طور پر مالدار وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قناعت کی دولت سے نوازا ہے۔ یہاں اسی سے متعلق دو اَحادیث بھی ملاحظہ ہوں، چنانچہ

(1)…… حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’مالداری کثرتِ مال سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ حقیقی مالداری نفس کا بے نیاز ہونا ہے۔(2)

(2)…… حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جس نے اسلام قبول کیا اور جسے ضرورت کے مطابق روزی دی گئی اور جسے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں پر قناعت کرنے والا بنا دیا جو اسے دی گئی ہیں تو اس نے کامیابی حاصل کر لی۔(3)

---

1 …… خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۳۸۷۔

2 …… بخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، ۴/۲۳۳، الحدیث: ۶۴۴۶۔

3 …… مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۵۲۴، الحدیث: ۱۲۵(۱۰۵۴)۔

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قناعت کی عظیم دولت سے مالا مال فرمائے، اٰمین۔

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو۔

﴿ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ: تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو۔﴾ دورِ جاہلیّت میں یتیموں کے بارے میں اہلِ عرب کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ان کے مالوں پر قبضہ کر لیتے، ان پر دباؤ ڈالتے اور ان کے حقوق کے معاملے میں ان کے ساتھ زیادتی کیا کرتے تھے، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ فرمائیے گا۔ (1)

یتیموں سے متعلق دینِ اسلام کا اعزاز

دینِ اسلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے یتیموں کے حقوق واضح کئے، ان کے چھینے ہوئے حق انہیں واپس دلائے اور عرصۂ دراز سے یتیموں پر جاری ظلم وستم کا خاتمہ کیا۔ یتیموں کے بارے میں دینِ اسلام نے مسلمانوں کو کیسی عمدہ تعلیم دی ہے اس کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو۔

(1)...... یتیموں کے مال کے بارے میں حکم، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾ وَ ابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَ لَا

ترجمۂ کنزالعرفان: اور کم عقلوں کو ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو۔ اور یتیموں (کی سمجھداری) کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھداری دیکھو تو ان

1 ...... خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۳۸۷۔

www.dawateislami.net

تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَ مَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَ مَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا (1)

کے مال ان کے حوالے کردو اور ان کے مال فضول خرچی سے اور (اس ڈر سے) جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اور جسے حاجت نہ ہو تو وہ بچے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے پھر جب تم ان کے مال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ کرلو اور حساب لینے کے لئے اللہ کافی ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ اٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور پاکیزہ مال کے بدلے گندا مال نہ لو اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا (3)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

(2)......یتیموں کے ساتھ سلوک کرنے کے بارے میں حکم: چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ (4)

(3)......یتیم کی کفالت کرنے کی ترغیب: چنانچہ حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’میں اور یتیم کو پالنے والا (وہ یتیم خواہ اپنا ہو یا غیر کا) جنت میں اس طرح ہوں

1......النساء: ٥، ٦.

2......النساء: ٢.

3......النساء: ١٠.

4......ابن ماجه، كتاب الادب، باب حق اليتيم، ١٩٣/٤، الحديث: ٣٦٧٩.

www.dawateislami.net

گے (یہ فرما کر) آپ نے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اوران کے درمیان کچھ کشادگی فرمائی۔ [1]

سرِ دست یتیموں کے بارے میں اسلام کی یہ تین تعلیمات ذکر کی ہیں اور یتیموں کے متعلق اسلام کے مزید احکامات جاننے کے لئے سورۂ نساء کی ابتدائی آیات کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ(۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔

﴿وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ: اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ کے دَرِ دولت پر کوئی سوالی آکر کچھ مانگے تو اسے کسی بھی صورت جھڑکنا نہیں بلکہ اسے کچھ دے دیں یا حسنِ اَخلاق اور نرمی کے ساتھ اس کے سامنے نہ دینے کا عذر بیان کر دیں۔ [2]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مومن ہوں مومنوں پہ رؤف رحیم ہو | سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانھر کی ہے

اور فرماتے ہیں:

مانگیں گے مانگے جائیں گے منھ مانگی پائیں گے | سرکار میں نہ ''لا'' ہے نہ حاجت ''اگر'' کی ہے

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی

سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس شان کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو، چنانچہ

(1)......غارِ ثور میں حضرت صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے تو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا لعابِ دہن لگا کر زہر کا اثر دور کر دیا۔

1......بخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۳/۴۹۷، الحدیث: ۵۳۰۴۔

2......خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۰، ۴/۳۸۸، مدارک، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۰، ص۱۳۵۷، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

(2)......غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت معوذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا کٹا ہوا بازو لے کے حاضر ہوئے تو سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دہنِ اقدس سے مبارک لعاب لگا کر اسے جوڑ دیا۔

(3)......غزوۂ اُحد میں تیر لگنے سے حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھ نکل گئی اور وہ اپنی نکلی ہوئی آنکھ لے کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو گئے تو رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لعابِ دہن لگا کر ان کی آنکھ کو درست کر دیا۔

(4)......غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے آشوبِ چشم کی شکایت کی تو نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا لعابِ دہن لگا کر ان کی بیماری دور کر دی۔

(5)......اسی غزوہ کے موقع پر حضرت سلمہ بن اکوع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی زخمی پنڈلی لے کر حاضر ہوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے لعابِ دہن سے اسے درست کر دیا۔

(6)......حضرت عبداللہ بن عتیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی ٹوٹی ہوئی ٹانگ لے کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ اقدس پھیر کر ان کی ٹانگ کو درست کر دیا۔

(7)......ایک موقع پر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ نے پانی ختم ہو جانے پر فریاد کی تو انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیئے۔

یہ تو دُنْیَوی عطاؤں کی چند مثالیں بیان کی ہیں اور اب اُخروی عطا کے بارے میں سنئے، چنانچہ

(8)......حضرت ربیعہ اور حضرت عکاشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے جنت مانگی تو اللہ تعالٰی کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں جنت دے دی۔

(9)......کھجور کے ایک تنے نے عرض کی کہ مجھے جنت میں بو دیا جائے تو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے جنت میں بو دیا۔

اور حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں صرف انسان ہی فریاد نہیں کرتے تھے بلکہ جانور بھی اپنی فریادیں عرض کر کے اپنی دادرسی کرواتے تھے، چنانچہ

(10)......ایک اونٹ نے کام زیادہ ہونے اور چارہ کم ہونے کی فریاد کی تو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

www.dawateislami.net

نے اس کی داد رسی کر دی۔

(11)......ایک شکاری کی قید میں موجود ہرنی نے بچوں کو دودھ پلانے کے لئے جانے کی اِلتجاء کی تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی اِلتجاء پوری کر دی۔

الغرض دو عالَم کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں سوال کر کے اپنی منہ مانگی مرادیں پانے والوں کی اتنی مثالیں موجود ہیں کہ اگر ان سب کو تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اور فرماتے ہیں:

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سائل سے طالبِ علم مراد ہے لہٰذا اس کا اِکرام کرنا چاہیے اور جو اس کی حاجت ہو اسے پورا کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ تُرش روئی اور بد خُلقی سے نہیں پیش آنا چاہئے۔ (1)

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

﴿ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔﴾ یہاں نعمت سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا فرمائیں اور وہ نعمتیں بھی مراد ہیں جن کا اللّٰہ تعالیٰ نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے وعدہ فرمایا ہے اور نعمتوں کا چرچا کرنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کو بیان کرنا شکر

(1)......خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ١٠، ٤/٣٨٨.

www.dawateislami.net

گزاری ہے۔[1]

آیت ”وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔

(1)......مسلمانوں کو اپنی صورت وسیرت اسلامی رکھنی چاہیے کہ اس میں اللّٰہ تعالیٰ کی عظیم نعمت یعنی اسلام کا اظہار ہے۔

(2)......میلاد شریف، گیارہویں شریف اور بزرگانِ دین کا عرس منانا بہترین اعمال ہیں کہ یہ حضرات اللّٰہ تعالیٰ کی نعمت ہیں اور میلاد وعرس میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت اور اللّٰہ تعالیٰ کے اولیاء کا چرچا ہے۔

(3)......حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعت گوئی بہترین عبادت ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک اوصاف ہمارے لئے بھی اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں کیونکہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کی بلندی سے امت کی شان بھی بلند ہوتی ہے تو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصاف وکمالات کا ذکر کرنا اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا ہے۔

---

1 ......روح البیان، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۰/۴۵۹۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ [1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

''اَلَمْ نَشْرَحْ'' نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کے تین نام ہیں (1) سورۂ شرح۔ (2) سورۂ اِنْشراح۔ (3) سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ، اور یہ تینوں نام اس سورت کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شخصیت اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا کی گئی نعمتیں بیان کی گئیں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر ہدایت، معرفت، نصیحت، نبوت اور علم و حکمت کے لئے آپ کے سینۂ اَقدس کو کشادہ اور وسیع کر دیا اور شفاعت قبول کئے جانے والا بنا کر آپ کے اوپر سے امت کے گناہوں کے غم کا وہ بوجھ دور کر دیا جس نے آپ کی پیٹھ توڑی تھی اور آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

(2)......مشکلات و مصائب کے بعد آسانیاں عطا کرنے کا وعدہ فرمایا گیا۔

(3)......اس سورت کے آخر میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آخرت کے لئے دعا

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الم نشرح، ٤/٣٨٨۔

www.dawateislami.net

کرنے اور اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرتے رہنے کا حکم دیا گیا۔

نوٹ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سورۂ مبارکہ کی 445 صفحات پر مشتمل ایک تفسیر لکھی ہے جس کا عربی نام '' اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ تَفْسِیْرِ اَلَمْ نَشْرَحْ '' اور اردو نام ''انوارِ جمالِ مصطفٰی'' ہے۔ 8 آیات پر مشتمل اس سورت کی 445 صفحات تک پھیلی ہوئی اُس تفسیر کو پڑھ کر قرآنِ پاک کی جامعیت کا کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔[1]

سورۂ وَالضُّحٰی کے ساتھ مناسبت

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کی اپنے سے ماقبل سورت '' وَالضُّحٰی '' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں بیان فرمائی ہیں جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا فرمائی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ(۱)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کردیا؟

﴿ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ: کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کردیا؟ ﴾ اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے

1 ...... یہ کتاب ''انوارِ جمالِ مصطفٰی'' کے نام سے شبیر برادرز سے اور ''الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ المنشرح'' کے نام سے ضیاء الدین پبلیکیشنز سے طبع ہوچکی ہے۔

www.dawateislami.net

کہ ایک روز سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا خلیل ہونے کا شرف عطا فرمایا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے ساتھ کلام کرنے سے سرفراز کیا، حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بلند مکان جنت تک رسائی دی، پہاڑوں اور لوہے کو حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرمانبردار کردیا، جنّات، انسان اور تمام حیوانات حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تابع کر دیئے، تو مجھے کس شرف اور کرامت سے خاص فرمایا ہے؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی جس میں گویا کہ ارشاد فرمایا گیا ’’اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اگر ہم نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو آپ کی خاطر ہم نے آپ کا سینہ علم و حکمت اور معرفت کے نور سے کھول دیا تاکہ مُناجات کی لذت، امت کا غم، اپنی بارگاہ میں حاضری کا ذوق اور آخرت کے گھر کا شوق آپ کے دل میں سما جائے، آسمانی وحی کو اٹھانا آپ کے دل پر آسان ہو جائے، اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت دینے کی تبلیغ کرنے پر آنے والے مَصائب کو برداشت کر سکے اور ان خوبیوں اور کرامتوں کی بدولت آپ کو وہ مقام حاصل ہو کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خلیل ہونے کو اس سے کچھ نسبت نہ رہے اور اگر ہم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف عطا کیا اور حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بلند مکان تک رسائی عطا کی ہے تو آپ کو اس غم سے نجات دی جو آپ کی پُشت پر بہت بھاری تھا اور آپ کو لامکاں میں بلاکر اپنے دیدار سے مشرف کیا یہاں تک کہ ہم میں اور آپ میں (ہماری شایانِ شان) دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اور آسمانوں کی پوری سلطنت میں آپ کی قربت اور منزلت کا شہرہ ہو گیا۔ اگر ہم نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دنیا کی چند چیزوں پر حکومت بخشی ہے تو آپ کو عالَمِ عُلْوِی یعنی آسمانوں پر قدرت دی ہے کہ وہاں کے فرشتے خادموں کی طرح آپ کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں اور آپ کے سپاہیوں کی طرح آپ کے دشمنوں سے لڑتے ہیں اور آسمانوں میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو آپ کی نبوت و رسالت سے واقف نہ ہو اور آپ کے حکم سے انحراف کرے۔ [1]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

1 ......روح البیان، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/۴۶۵، الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح، ص۱۴۱، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

اصالتِ کُل، امامتِ کل، سیادتِ کل، امارتِ کل | حکومتِ کل، ولایتِ کل، خدا کے یہاں تمہارے لئے
فرشتے خِدَم رسول حَشَم تمامِ اُمَم غُلامِ کرم | وجود و عدم حدوث و قِدَم جہاں میں عیاں تمہارے لئے
یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ علا بھی دور رہا | جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعتِ شاں تمہارے لئے

مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں "یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم نے آپ کی خاطر آپ کے سینۂ اقدس کو ہدایت، معرفت، نصیحت، نبوت اور علم و حکمت کے لئے کشادہ اور وسیع کر دیا یہاں تک کہ عالَمِ غیب اور عالَمِ شہادت اس کی وسعت میں سما گئے اور جسمانی تعلقات روحانی انوار کے لئے مانع نہ ہو سکے اور علومِ لدنیہ، حِکَمِ الٰہیہ، معارفِ ربانیہ اور حقائقِ رحمانیہ آپ کے سینۂ پاک میں جلوہ نُما ہوئے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ظاہری طور پر سینۂ مبارک کا کھلنا مراد ہے۔ اَحادیث میں مذکور ہے کہ ظاہری طور پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مبارک کا کھلنا بھی بار ہا ہوا، جیسے عمر مبارک کی ابتداء میں سینۂ اقدس کھلا، نزولِ وحی کی ابتداء کے وقت اور شبِ معراج سینۂ مبارک کھلا اور اس کی شکل یہ تھی کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے سینۂ پاک کو چاک کر کے قلبِ مبارک نکالا اور زریں طشت میں آبِ زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔[1]

آیت "اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ" سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......دنیا کی حقارت اور آخرت کے کمال کے علم سے سینے کا کھل جانا اللّٰہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِۚ-وَ مَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جسے اللّٰہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ، بہت ہی تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ زبردستی

1 ......خزائن العرفان، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۱، ص ۱۱۱۰، خازن، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۸۸، روح البیان، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰/۴۶۱-۴۶۲، ملتقطاً۔
2 ......انعام: ۱۲۵۔

www.dawateislami.net

آسمان پر چڑھ رہا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ’’تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: اس کھولنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: ’’اس سے مراد وہ نور ہے جو مومن کے دل میں ڈالا جاتا ہے جس سے اس کا دل کھل جاتا ہے۔ عرض کی گئی: کیا اس کی کوئی نشانی ہے جس سے اس کی پہچان ہو سکے؟ ارشاد فرمایا: ’’ہاں، (اس کی تین علامتیں ہیں) (1) آخرت کی طرف رغبت (2) دنیا سے نفرت، اور (3) موت سے پہلے آخرت کی تیاری۔ (1)

(2)……حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے ایسے حبیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بن مانگے ان کا مقدس سینہ ہدایت اور معرفت کے لئے کھول کر انہیں یہ نعمت عطا کر دی۔

وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑ ی تھی۔

﴿وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ: اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔﴾ اس بوجھ سے کیا مراد ہے اس کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ غم مراد ہے جو حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رہتا تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس بوجھ سے اُمت کے گناہوں کا غم مراد ہے جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ مبارک مشغول رہتا تھا۔ مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم نے آپ کو شفاعت قبول کئے جانے والا بنا کر غم کا وہ بوجھ دور کر دیا جس نے آپ کی پیٹھ توڑ دی تھی۔ (2)

1……مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، ما ذکر عن نبیّنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الزھد، ۸/۱۲۶، الحدیث: ۱۴.

2……تفسیر کبیر، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۲-۳، ۱۱/۲۰۷-۲۰۸، خازن، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۲-۳، ۴/۳۸۸-۳۸۹، خزائن العرفان، الم نشرح، تحت الآیۃ: ۳، ص۱۱۱۰، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا غمِ اُمّت

کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کتنا غم ہوتا تھا اس کا اندازہ اُس آیت سے لگایا جا سکتا ہے جس میں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا(1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو ختم کردو۔

اور امت کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کیا حال تھا اس کا اندازہ اس آیت سے لگایا جا سکتا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ(2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

اور اس حدیث سے بھی اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، چنانچہ حضرت عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قرآنِ پاک میں سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس قول کی تلاوت فرمائی:

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے رب! بیشک بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا تو جو میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اور وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ قول ہے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے

1 ...... کہف: ۶۔
2 ...... توبہ: ۱۲۸۔
3 ...... ابراھیم: ۳۶۔

www.dawateislami.net

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ [1] بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غلبے والا، حکمت والا ہے۔

تو حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر گریہ طاری ہو گیا اور اپنے دستِ اَقدس اٹھا کر دعا کی ’’اے اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ، میری امت، میری امت۔ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت جبریل سے فرمایا ’’اے جبریل! میرے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جاؤ تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے مگر ان سے پوچھو کہ انہیں کیا چیز رُلا رہی ہے۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حضور اَکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انہیں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی عرض معروض کی خبر دی۔ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت جبریل سے فرمایا: تم میرے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ’’اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ‘‘ آپ کی امت کی بخشش کے معاملے میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو غمگین نہ کریں گے۔ [2]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ’’جانِ برادر! تو نے کبھی سنا ہے کہ جس کو تجھ سے اُلفتِ صادقہ ہے وہ تیری اچھی بات سن کر چیں بہ جبیں (یعنی ناراض) ہو اور اس کی مَحو (یعنی ختم کرنے) کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا، جانِ ایمان وکانِ احسان، جس کے جمالِ جہاں آراء کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت (یعنی تقدیر کے قلم) نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب، جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا، کیسا محبوب، جس نے اپنے تن پر ایک عالَم کا بار اٹھا لیا، کیسا محبوب، جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں مُنْہَمِک اور لَہو ولَعب میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لئے شب وروز گریاں وملول۔

شب، کہ اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے آسائش کے لئے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے مَوقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مستِ خوابِ ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی (چادر) میں دراز،

1 ...... المآئدۃ: ۱۱۸۔

2 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لامتہ... الخ، ص ۱۳۰، الحدیث: ۳۴۶(۲۰۲)۔

www.dawateislami.net

ایسے سہانے وقت ،ٹھنڈے زمانہ میں ، وہ معصوم ، بے گناہ ، پاک داماں ،عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ ، خواب و آرام سے منہ موڑ ،جبینِ نیاز آستانۂ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری امت سیاہ کار ہے ، درگزر فرما ، اوران کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت کانِ رأفت پیدا ہوا ، بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کیا اور رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ فرمایا ، جب قبر شریف میں اتارا لبِ جاں بخش کو جنبش تھی ، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا ، آہستہ آہستہ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فرماتے تھے۔ قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے ، تانبے کی زمین ، ننگے پاؤں ، زبانیں پیاس سے ، باہر ، آفتاب سروں پر ، سائے کا پتہ نہیں ، حساب کا دغدغہ ، ملکِ قہار کا سامنا ، عالَم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا ، مجرمانِ بے یار دامِ آفت کے گرفتار ، جدھر جائیں گے سوا نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ کچھ جواب نہ پائیں گے۔ اس وقت یہی محبوبِ غمگسار کام آئے گا ، قفلِ شفاعت اس کے زورِ بازو سے کھل جائے گا ، عمامہ سرِ اقدس سے اتاریں گے اور سر بسجود ہو کر ''يَا رَبِّ اُمَّتِيْ'' فرمائیں گے۔ (تو ایسے محبوب ، غم خوار اور غمگسار آقا کی سچی فضیلتوں کو مٹانا اور دن رات ان کے اوصاف کی نفی کی فکر میں رہنا اور ان کی اطاعت سے منہ موڑنا اور ان کی نافرمانی پر کمر بستہ ہونا کتنی بڑی ناانصافی ہے)۔ (1)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ۝۴

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

﴿ **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ:** اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا۔﴾ مفسرین نے سیدالمرسلین صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا ذکر بلند ہونے کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔

(1)......حضور پُر نور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کر دیا ہے حتّٰی کہ کسی کا اللہ تعالٰی پر ایمان لانا ، اس کی

1 ......فتاوی رضویہ ، ۳۰/۷۱۶-۷۱۷۔

www.dawateislami.net

وحدانیت کا اقرار کرنا اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

اور ارشاد فرمایا:

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوۡکَ فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَ یُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار ہے اور وہ کافر ہی رہے گا۔

(2)......حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اذان میں، اقامت میں، نماز میں، تشہد میں، خطبے میں اور کثیر مقامات پر اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے اس آیت کے بارے میں دریافت فرمایا تو اُنہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔

اور حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا، ہر خطیب اور ہر تشہد پڑھنے والا "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے ساتھ "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پکارتا ہے۔

1 ......النساء: ۸۰.

2 ......النساء: ۶۵.

www.dawateislami.net

(3)……رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کی طرف ان کے نام کی نسبت کی ہے اور نبوت و رسالت کے وصف کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر کیا جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر ان کے اَسماء کے ساتھ کیا ہے۔

(4)……سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیت سے متعلق فرماتے ہیں: یعنی ارشاد ہوتا ہے اے محبوب ہمارے! ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا کہ جہاں ہماری یاد ہوگی تمہارا بھی چرچا ہوگا اور ایمان بے تمہاری یاد کے ہرگز پورا نہ ہوگا، آسمانوں کے طبقے اور زمینوں کے پردے تمہارے نامِ نامی سے گونجیں گے، مؤذن اذانوں اور خطیب خطبوں اور ذاکرین اپنی مجالس اور واعظین اپنے منابر پر ہمارے ذکر کے ساتھ تمہاری یاد کریں گے۔ اشجار و اَحجار، آہو و سوسمار (یعنی ہرن اور گوہ) و دیگر جاندار و اطفالِ شیرخوار و معبودانِ کفار جس طرح ہماری توحید بتائیں گے ویسے ہی بہ زبانِ فصیح و بیانِ صحیح تمہارا منشورِ رسالت پڑھ کر سنائیں گے، چار اَکنافِ عالَم میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا غلغلہ ہوگا، جز (سوائے) اشقیائے ازل ہر ذرہ کلمۂ شہادت پڑھتا ہوگا، مسبحانِ ملاءِ اعلیٰ کو ادھر اپنی تسبیح و تقدیس میں مصروف کروں گا اُدھر تمہارے محمود، درودِ مسعود کا حکم دوں گا۔ عرش و کرسی ہفت اوراقِ سدرہ، قصورِ جناں، جہاں پر اللہ لکھوں گا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی تحریر فرماؤں گا، اپنے پیغمبروں اور اُولُوا الْعَزم رسولوں کو ارشاد کروں گا کہ ہر وقت تمہارا دم بھریں اور تمہاری یاد سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور جگر کو ٹھنڈک اور قلب کو تسکین اور بزم کو تزئین دیں۔ جو کتاب نازل کروں گا اس میں تمہاری مدح و ستائش اور جمالِ صورت و کمالِ سیرت ایسی تشریح و توضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری طرف جھک جائیں اور نادیدہ تمہارے عشق کی شمع ان کے کانوں، سینوں میں بھڑک اٹھے گی۔ ایک عالَم اگر تمہارا دشمن ہوکر تمہاری تنقیصِ شان اور محوِ فضائل میں مشغول ہو تو میں قادرِ مُطلق ہوں، میرے ساتھ کسی کا کیا بس چلے گا۔ آخر اسی وعدے کا اثر تھا کہ یہود صدہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالتے اور چاند پر خاک ڈالتے ہیں تو اہلِ ایمان اس بلند آواز سے ان کی نعت سناتے ہیں کہ سامع اگر انصاف کرے بے ساختہ پکار

1 ……تاویلات اهل السنه، الشرح، تحت الآية: ٤، ٥/٤٨٢؛ تفسير بغوى، الشرح، تحت الآية: ٤، ٤/٤٦٩، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اٹھے۔ لاکھوں بے دینوں نے ان کے محوِ فضائل پر کمر باندھی، مگر مٹانے والے خود مٹ گئے اور ان کی خوبی روز بروز مترقی رہی۔ (1)

رفعتِ ذکر ہے تیرا حصّہ دونوں عالَم میں ہے تیرا چرچا | مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح وثنا کرتے ہیں

اور فرماتے ہیں:

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر | بول بالا ہے ترا ذِکر ہے اُونچا تیرا
مِٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے | نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے | جب بڑھائے تجھے اللّٰہ تعالیٰ تیرا

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝۵

ترجمۂ کنزالایمان: تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

﴿ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا: تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جو شدت اور سختی آپ کفار کے مقابلے میں برداشت فرما رہے ہیں، اس کے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے۔

بعض مفسرین نے فرمایا کہ مشرکین رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو فقر کی وجہ سے عار دلاتے تھے یہاں تک کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ گمان ہوا کہ مسلمانوں کی تنگدستی ان کفار کے اسلام قبول کرنے میں رکاوٹ ہے، اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان کافروں کی باتوں سے غمزدہ نہ ہوں عنقریب تنگدستی کی یہ دشواری ختم ہو جائے گی۔ (2)

1 ......فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۷۱۸-۷۱۹۔
2 ......مدارك، الشرح، تحت الآية: ٦، ص ١٣٥٨، خازن، الم نشرح، تحت الآية: ٦، ٤/٣٨٩، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی مشکل، مصیبت یا دشواری کے آجانے کی وجہ سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ سے مشکل اور مصیبت دور ہوجانے اور دشواری آسان ہوجانے کی امید رکھتے ہوئے دعا کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلد آسانی مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَاؕ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے، جلد ہی اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک دشواری کے ساتھ اور آسانی ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

﴿اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا: بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔﴾ اس آیت کو دوبارہ ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک تنگی کے بعد دو سہولتیں اور آسانیاں ہیں۔ حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ’’ایک دن نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (اپنے کاشانۂ اقدس سے) خوشی اور سُرور کی حالت میں مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ’’ایک تنگی دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آئے گی، تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ (2)

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْۙ ﴿۷﴾

1 ......طلاق: ۷.

2 ......مستدرك، كتاب التفسير، تفسير سورة الم نشرح، ۳/ ۳۸۰، الحديث: ۴۰۰۴.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو جب تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو۔

﴿**فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ:** تو جب تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو آخرت کے لئے دعا کرنے میں محنت کریں کیونکہ نماز کے بعد دعا مقبول ہوتی ہے۔ اس آیت میں مذکور دعا کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس سے کونسی دعا مراد ہے، بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ دعا مراد ہے جو نماز کے آخر میں نماز کے اندر مانگی جاتی ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ دعا مراد ہے جو سلام پھیرنے کے بعد مانگی جاتی ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ مخلوق کو دین کی دعوت دینے سے فارغ ہو جائیں تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے میں مشغول ہو جائیں۔(1)

آیت ”فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں

(1)......نماز کے بعد خاص طور پر اللّٰہ تعالٰی سے دعا کرنی چاہئے کہ اللّٰہ تعالٰی نماز کے بعد کی گئی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

(2)......بندے کو فارغ نہیں رہنا چاہئے اور نہ ہی کسی ایسے کام میں مشغول ہونا چاہئے جس کا کوئی دینی یا دُنْیَوی فائدہ نہ ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو چھوڑ دے جو اسے فائدہ نہ دے۔(2)

(3)......جو خطیب، واعظ اور مُبَلِّغ حضرات رات گئے تک محافل اور اجتماعات میں عوامُ النّاس کے سامنے خطاب، تقریر اور بیان کرتے ہیں، انہیں بھی چاہئے کہ وہ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اللّٰہ تعالٰی کی عبادت کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن افسوس کہ فی زمانہ ایسے حضرات کی ایک تعداد ایسی ہے کہ جو آدھی رات بلکہ اس سے بعد تک بھی محافل اور اجتماعات میں اپنے خطاب، تقریر اور بیان کرنے کے معاملے میں تو انتہائی چست نظر آتے ہیں اور ان کے

1 ......مدارک، الشرح، تحت الآیۃ: ٧، ص ١٣٥٩، ملخصاً.

2 ......ترمذی، کتاب الزھد، ١١-باب، ٤/١٤٢، الحدیث: ٢٣٢٤.

www.dawateislami.net

خطاب میں جوش اور ولولہ نمایاں نظر آتا ہے، جماعت چھوڑنے، نماز قضا کرنے یا بالکل ہی نہ پڑھنے کی سزاؤں پر مشتمل آیات واَحادیث رو رو کر سنا رہے ہوتے ہیں لیکن اس سے فارغ ہونے کے بعد نماز کے معاملے میں ان کی اپنی سستی کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ فجر کی نماز جماعت کے بغیر یا قضا کر کے پڑھتے ہیں اور دیگر نمازوں کی ادائیگی میں بھی انتہائی سستی سے کام لیتے ہیں۔ ایسے حضرات کو چاہئے کہ ان آیات اور اَحادیث کو پڑھ کر اپنی عملی حالت اور اس کی جزاء کے بارے میں خود ہی غور کر لیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ(۲) كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو نہ کرو۔

اور ارشاد فرمایا:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَؕ-اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ [2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

اور حضرت اسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی انتڑیاں دوزخ میں بکھر جائیں گی اور وہ اس طرح گردش کر رہا ہوگا جس طرح چکی کے گرد گدھا گردش کرتا ہے۔ جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر اس سے کہیں گے: اے فلاں! کیا بات ہے تم تو ہم کو نیکی کی دعوت دیتے اور برائی سے منع کرتے تھے (اور تم یہاں عذاب میں مبتلا ہو)! وہ کہے گا: میں تم کو نیکی کی دعوت دیتا تھا اور خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور میں تم کو تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود برے کام کرتا تھا۔ [3]

اور حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

1 ...... صف:۲،۳.

2 ...... بقرہ:۴۴.

3 ...... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار وانّها مخلوقة، ۲/۳۹۶، الحدیث: ۳۲۶۷.

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: ”شبِ معراج میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، جب بھی ان کو کاٹا جاتا تو وہ دوبارہ جڑ جاتے اور پھر ان کو کاٹا جاتا۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کی دعوت دیتے تھے لیکن اپنی جانوں کو بھول جاتے تھے حالانکہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے، کیا وہ عقل نہیں رکھتے تھے۔ (1)

وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو۔

﴿ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ: اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ خاص طور پر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف رغبت رکھیں، اسی کے فضل کے طالب رہیں اور اسی پر توکُّل کریں۔ (2)

اللّٰہ تعالٰی پر توکُّل کرنے اور اس کا فضل مانگنے کی ترغیب

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللّٰہ تعالٰی پر توکُّل کرے اور اللّٰہ تعالٰی سے اس کا فضل مانگے۔ ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (3) **ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور مسلمانوں کو اللّٰہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

اور حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”اللّٰہ تعالٰی سے اس کا فضل مانگو کہ اللّٰہ تعالٰی مانگنے کو پسند فرماتا ہے۔ (4)

1 ......مسند ابو يعلى، مسند انس بن مالك، ما اسنده عيسى بن زيد عن انس، ٣/٣٧٠، الحديث: ٣٩٧٩.
2 ......مدارك، الشرح، تحت الآية: ٨، ص١٣٥٩.
3 ......ابراهيم: ١١.
4 ......ترمذى، احاديث شتى، باب فى انتظار الفرج وغير ذلك، ٥/٣٣٣، الحديث: ٣٥٨٢.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ التِّيْن

سورۂ وَالتِّیْن کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ وَالتِّیْن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

”وَالتِّیْن“ نام رکھنے کی وجہ

انجیر کو عربی میں اَلتِّیْن کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ وَالتِّیْن“ کہتے ہیں۔

سورۂ وَالتِّیْن سے متعلق حدیث

حضرت براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عشاء کی نماز میں حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ”وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ“ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ اچھی آواز کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔ (2)

سورۂ وَالتِّیْن کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان اور اس کے عقیدے سے متعلق کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، مبارک پہاڑ طورِ سینا اور امن والے شہر مکہ مکرمہ کی قسم کھا

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ والتین، ٤/٣٩٠.

2 ......بخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم الماھر بالقرآن... الخ، ٤/٥٩٣، الحدیث: ٧٥٤٦.

www.dawateislami.net

کر ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔

(2)...... یہ بتایا گیا کہ اگر آدمی نے اللہ تعالٰی کی وحدانیت کا اقرار نہیں کیا اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تصدیق نہ کی تو اسے جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جن لوگوں نے اللہ تعالٰی کو واحد معبود مانا، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تصدیق کی اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کیلئے بے انتہاء ثواب ہے۔

(3)......اس سورت کے آخر میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور حساب و جزاء کا انکار کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کے ساتھ مناسبت

سورۂ وَالتِّیْن کی اپنے سے ماقبل سورت ''اَلَمْ نَشْرَحْ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ میں تخلیق اور خُلق کے اعتبار سے سب سے کامل انسان کی شخصیت اور سیرتِ مبارکہ بیان کی گئی اور اس سورت میں نوعِ انسانی کا حال بیان کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ۙ(۱) وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ۙ(۲) وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ(۳)

ترجمۂ کنزالایمان: انجیر کی قسم اور زیتون۔ اور طورِ سینا۔ اور اس امان والے شہر کی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: انجیر کی قسم اور زیتون کی۔ اور طورِ سینا کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔

www.dawateislami.net

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ: انجیر کی قسم اور زیتون کی۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر اور زیتون کی قسم ارشاد فرمائی کیونکہ ان چیزوں میں ایسے فوائد اور منافع موجود ہیں جو ان کے خالق، رب تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں، جیسے انجیر انتہائی عمدہ میوہ ہے جس میں فُضلہ نہیں اور یہ بہت جلد ہضم ہونے والا، زیادہ نفع والا، قبض دور کر دینے والا، مثانے میں موجود ریت اور پتھری نکال دینے والا، جگر اور تلی میں پھنسی گندے مواد کی گانٹھ کو کھول دینے والا، بدن کو فربہ کرنے والا اور بلغم کو چھانٹنے والا ہے جبکہ زیتون ایک مبارک درخت ہے، اس کا تیل روشنی کے کام لایا جاتا ہے، سالن کی طرح کھایا بھی جاتا ہے اور یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں، اس کا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں چکنائی کا نام ونشان نہیں، بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے اور ہزاروں برس باقی رہتا ہے۔[1]

انجیر اور زیتون کے بارے میں اَحادیث

انجیر کے بارے میں حضرت ابوذر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’انجیر کھاؤ، اگر میں کہوں کہ یہ وہ پھل ہے جو کہ جنت سے نازل ہوا ہے تو کہہ سکتا ہوں کیونکہ جنت کے پھل میں گٹھلی نہیں ہوتی تو اسے کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر کو ختم کرتا اور گنٹھیا کے درد میں فائدہ پہنچاتا ہے۔[2]

اور زیتون کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ[3]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور (ہم نے) درخت (پیدا کیا) جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے، تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اُگتا ہے۔

اور حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اَنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’برکت والے درخت زیتون کی مسواک بہت اچھی ہے کیونکہ یہ منہ کو خوشبودار کرتی اور اس کی بد بو زائل کرتی ہے، یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسواک ہے۔[4]

1 ......خازن، والتين، تحت الآية: ١، ٤/٣٩٠، روح البيان، التين، تحت الآية: ١، ١٠/٤٦٦-٤٦٧، ملتقطاً.
2 ......مسند فردوس، باب الكاف، ٣/٢٤٣، الحديث: ٤٧١٦.
3 ......مؤمنون: ٢٠.
4 ......معجم الاوسط، باب الالف، من اسمه: احمد، ١/٢٠١، الحديث: ٦٧٨.

www.dawateislami.net

﴿وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ: اور طورِ سینا کی۔﴾ طور وہ پہاڑ ہے جس پر اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے ساتھ کلام کرنے سے مشرف فرمایا اور سینا اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے اور اس جگہ کو سینا اس کے خوش منظر ہونے یا مبارک ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک طورِ سینا سے مراد خوش منظر یا مبارک پہاڑ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک ہر اس پہاڑ کو طورِ سینا کہتے ہیں جہاں کثرت سے پھل دار درخت ہوں۔ (1)

اس سے معلوم ہوا کہ جس جگہ اور مقام کو اللّٰہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے ساتھ نسبت حاصل ہو جائے وہ جگہ بھی اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظمت والی ہو جاتی ہے۔

﴿وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ: اور اس امن والے شہر کی۔﴾ یعنی اور اس امن والے شہر مکہ مکرمہ کی قسم! امام عبداللّٰہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''انجیر، زیتون، طورِ سینا اور مکہ مکرمہ کی قسم ذکر فرمانے سے ان بابرکت مقامات کی عظمت و شرافت ظاہر ہوئی اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کے ان مقامات پر رہنے کی وجہ سے ظاہر ہونے والی خیر و برکت واضح ہوئی، چنانچہ جس جگہ انجیر اور زیتون اُگتا ہے وہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہجرت گاہ ہے اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت اور پرورش بھی اسی جگہ ہوئی۔ طور وہ جگہ ہے جہاں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ندا دی گئی اور مکہ مکرمہ میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی، اسی شہر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان فرمایا اور اسی شہر میں خانہ کعبہ ہے (جس کی طرف منہ کر کے پوری دنیا کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں)۔ (2)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔

1 ......تفسیر کبیر، التین، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/ ۲۱۱-۲۱۲.

2 ......مدارک، التین، تحت الآیۃ: ۳، ص ۱۳٦۰.

www.dawateislami.net

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ: بیشک یقینا ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔﴾ اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، طورِ سینا اور شہر مکہ کی قسم ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ بیشک یقینا ہم نے آدمی کو سب سے اچھی شکل وصورت میں پیدا کیا، اس کے اَعضاء میں مناسبت رکھی، اسے جانوروں کی طرح جھکا ہوا نہیں بلکہ سیدھی قامت والا بنایا، اسے جانوروں کی طرح منہ سے پکڑ کر نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کھانے والا بنایا اور اسے علم، فہم، عقل، تمیز اور باتیں کرنے کی صلاحیت سے مُزَیَّن کیا۔ (1)

اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوقات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تخلیق میں غور کرے تو اس پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسنِ صوری اور حسنِ معنوی کی کیسی کیسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اور اس چیز میں جتنا زیادہ غور کیا جائے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کی معرفت حاصل ہوتی جائے گی اور اس عظیم نعمت کو بہت اچھی طرح سمجھ جائے گا۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۙ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر اسے ہر نیچی سے نیچی سی حالت کی طرف پھیر دیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔

﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ: پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔﴾ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا کرنے کے بعد اسے بڑھاپے کی طرف پھیر دیا اور اس وقت بدن کمزور، اَعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پُشت خم اور بال سفید ہو جاتے ہیں، جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور وہ اپنی ضروریات انجام دینے میں مجبور ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب اس نے اچھی شکل وصورت کی شکر گزاری نہ کی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جما

1 ......خازن، والتین، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۳۹۱، مدارک، التین، تحت الآیۃ: ۴، ص۱۳۶۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

رہا اور ایمان نہ لایا تو اس کا انجام یہ ہوا کہ ہم نے جہنم کے سب سے نچلے دَرکات کو اس کا ٹھکانا کر دیا۔[1]

آیت ”ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں

(1)......اللہ تعالٰی کی عبادت پر کمر بستہ ہونے کے لئے بڑھاپے کو منتخب کرنا عقلمندی نہیں کیونکہ بڑھاپے میں عبادت کے لئے اَعضاء میں وہ طاقت باقی نہیں رہتی جو جوانی میں ہوتی ہے۔

(2)......اللہ تعالٰی نے ہمیں انسانی شکل وصورت کی جو نعمت عطا کی ہے اس کا شکر کرتے ہوئے ہمیں اس کی نافرمانی کرنے سے بچنا چاہئے۔

(3)......پیدائش کے بعد طاقت اور قوت دینا اور اس کے بعد کمزوری کی طرف لوٹا دینا اس بات کی دلیل ہے کہ جو ذات اس چیز پر قادر ہے وہ ہماری موت کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں تو خلقت و بناوٹ میں ہم اسے اُلٹا پھیر دیتے ہیں، تو کیا وہ سمجھتے نہیں؟

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْؕ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى وَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن اُٹھنے کے بارے میں کچھ شک ہو تو (اس بات پر غور کرلو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر پانی کی ایک بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے جس کی شکل بن چکی ہوتی ہے اور ادھوری بھی ہوتی ہے تاکہ ہم تمہارے لیے اپنی قدرت کو ظاہر فرمائیں اور ہم ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہتے

1......خازن، والتين، تحت الآية: ٥، ٣٩١/٤، مدارك، التين، تحت الآية: ٥، ص ١٣٦٠-١٣٦١، ملتقطاً.

2......يٰس: ٦٨.

www.dawateislami.net

مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِكَيۡلَا يَعۡلَمَ مِنۢ بَعۡدِ عِلۡمٍ شَيۡـًٔا [1]

ہیں اسے ایک مقرر مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتے ہیں پھر (عمر دیتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی پہلے ہی مرجاتا ہے اور کوئی سب سے نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے تاکہ (بالآخر) جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ‏ ۝۶

ترجمۂ کنزالایمان: مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انہیں بے حد ثواب ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے تو ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے۔

﴿اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا: مگر **وہ لوگ** جو ایمان لائے۔﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کیلئے بے انتہا ثواب ہے اگرچہ بڑھاپے کی کمزوری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر عبادات بجا نہ لاسکے اور ان کے عمل کم ہوجائیں لیکن اللّٰہ تعالیٰ کے کرم سے انہیں وہی اجر ملے گا جو جوانی اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے ملتا تھا اور ان کے اتنے ہی عمل لکھے جائیں گے جتنے جوانی میں لکھے جاتے تھے اور جہنم کے سب سے نچلے دَرکات ان کا ٹھکانہ نہ ہوگا۔[2]

اسی طرح کا معاملہ ایک حدیث پاک میں بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''مسلمان بندہ جب بیمار ہوجائے یا سفر میں ہو تو اس کے لئے ان اعمال کا ثواب لکھا جائے گا جو وہ تندرست اور مقیم ہونے کی حالت میں کیا کرتا تھا (لیکن بیماری یا سفر کی وجہ سے نہ کرپایا)۔[3]

1 ......حج:۵۔
2 ......خازن، والتین، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۳۹۱، مدارک، التین، تحت الآیۃ: ۶، ص۱۳۶۱، ملتقطاً۔
3 ......مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری رضی اللّٰہ تعالی عنہ، ۷/۱۷۷، الحدیث: ۱۹۷۷۴۔

www.dawateislami.net

آیت ”اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں

(1)……ایمان، اعمال پر مقدم ہے اور ایمان کے بغیر کوئی نیکی درست نہیں۔

(2)……لمبی عمر ملنا اور اعمال کا نیک ہونا بہت بڑی نعمت ہے۔ حضرت ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”ایک اَعرابی نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ”وہ شخص سب سے بہتر ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہوں۔ اس نے عرض کی: لوگوں میں سب سے برا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ”وہ شخص سب سے برا ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برے ہوں۔ (1)

ع۸

فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ؕ(۷) اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ع(۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اب کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے۔ کیا اللّٰہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اب کون سی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے۔ کیا اللّٰہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟

﴿فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ: تو اب کونسی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے۔﴾ یعنی اے کافر انسان! کیا تو نے اپنی صورت میں، اپنی تخلیق کی ابتداء میں، اپنی جوانی اور بڑھاپے میں غور نہیں کیا تاکہ تو یہ کہہ دیتا کہ جو ذات ان چیزوں پر قادر ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مجھے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کردے اور مجھ سے میرے اعمال کا حساب لے اور اس قطعی دلیل اور روشن حجت کے بعد اب کونسی چیز تجھے انصاف کے دن کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے اور تو اللّٰہ تعالیٰ کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں مرنے کے بعد اٹھائے جانے، قیامت کے دن حساب ہونے اور اعمال کی جزا ملنے کا انکار کرتا ہے۔ (2)

---

1 ……ترمذی، کتاب الزهد، ۲۲-باب منه، ۱۴۸/۴، الحدیث: ۲۳۳۷.

2 ……خازن، والتین، تحت الآیة: ۷، ۳۹۱/۴، ملخصاً.

www.dawateislami.net

﴿ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ: کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟﴾ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جو سورۂ ''وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ'' پڑھتے ہوئے ''اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ'' پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے ''بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰالِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ'' یعنی کیوں نہیں، یقیناً ہے اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔ (1)

1 ...... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ والتین، ۵/۲۳۰، الحدیث: ۳۳۵۸۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْعَلَق

سورۂ علق کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ علق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں ”مَالَمْ یَعْلَمْ“ تک غارِ حرا میں نازل ہوئیں۔ [1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

”علق“ نام رکھنے کی وجہ

خون کے لوتھڑے کو عربی میں ”علق“ کہتے ہیں، اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اس کی مناسبت سے اسے ”سورۂ علق“ کہتے ہیں۔ اس سورت کا ایک نام ”سورۂ اِقراء“ بھی ہے اور یہ نام اس کی پہلی آیت کے شروع میں موجود لفظ ”اِقْرَاْ“ کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورۂ علق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ابوجہل کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)......اس سورت کی ابتداء میں انسان کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی حکمت بیان کی گئی کہ اسے کمزوری سے قوت کی طرف منتقل فرمایا۔

(2)......قراءت اور کتابت کی فضیلت بیان کی گئی۔

(3)......یہ بتایا گیا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا اور مال و دولت کی وجہ سے تکبر کرتا ہے۔

---

[1]......خازن، تفسیر سورۃ العلق، ٤/٣٩١، جلالین، سورۃ اقرأ، ص٥٠٣.

www.dawateislami.net

(4)......اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور نماز پڑھنے سے روکنے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی۔

(5)......اس سورت کے آخر میں ابوجہل کی مذمت بیان کی گئی اور اس کی دھمکیوں کا جواب دیا گیا اور اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا کہ آپ اس کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کریں۔

سورۂ وَالتِّیۡنِ کے ساتھ مناسبت

سورۂ علق کی اپنے سے ماقبل سورت ''وَالتِّیۡنِ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ وَالتِّیۡنِ میں انسان کی تخلیق کی صورت بیان کی گئی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اسے سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا اور اس سورت میں انسان کی تخلیق کا مادہ بتایا گیا ہے کہ اسے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۔

﴿اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔﴾ **شانِ نزول:** حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں ''رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی کی ابتداء اچھے خوابوں سے ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خلوت

www.dawateislami.net

پسند ہوگئے اور غارِ حرا میں جانے لگے اور کاشانۂ اَقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے اور (اتنا عرصہ وہاں رہنے کے لئے) کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے، پھر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے کا بندوبست کردیا کرتیں یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حق آ گیا جب کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا: پڑھئے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں ''میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھئے۔ میں نے کہا ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھئے۔ میں نے کہا ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑا اور تیسری بار دبایا، پھر مجھے چھوڑ کر کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ(۱) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ(۲) اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ(۳) الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ(۴) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔ (1)

اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے نام کا ذکر کرو جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کی طرف جو قرآن نازل کیا گیا اسے اپنے اس رب عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع کرتے ہوئے پڑھو جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ (2)

تلاوت کرنے سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰہ'' پڑھنے کا شرعی حکم

یاد رہے کہ سورت کی ابتداء میں **بسم اللّٰہ** پڑھنا سنت، ورنہ مُستحب ہے اور اگر تلاوت کرنے والا جو آیت پڑھنا چاہتا ہے اس کی ابتداء میں ضمیر اللّٰہ تعالٰی کی طرف راجع ہے، جیسے ''**هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ**'' تو اس صورت

1 ......بخاری، کتاب بدء الوحی، ۳-باب، ۷/۱، الحدیث: ۳، مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ص۹۴، الحدیث: ۲۵۲(۱۶۰).

2 ......خازن، العلق، تحت الآیۃ: ۱، ۳۹۳/۴، قرطبی، العلق، تحت الآیۃ: ۱، ۸۵/۱۰، الجزء العشرون، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

میں اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنے کے بعد بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا تاکید کے ساتھ مستحب ہے، اگر تلاوت کرنے والا تلاوت کے درمیان میں کوئی دُنْیَوی کام کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بسم اللّٰہ پھر پڑھ لے اور اگر اس نے دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سُبْحَانَ اللّٰہ اور کلمۂ طیبہ وغیرہ اَذکار پڑھے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔ (1)

اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۳

ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔

﴿اِقْرَاْ: پڑھو۔﴾ دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور اُمت کی تعلیم کے لئے پڑھئے۔ (2)

﴿وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ: اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ سب کریموں سے زیادہ کرم والا ہے، وہ اپنے بندوں کو نعمتیں عطا کرتا اور ان کی نافرمانیوں پر حلم فرماتا ہے، وہ اپنی نعمتوں کا انکار کرنے اور اپنے ساتھ کفر کرنے کے باوجود انہیں عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا۔ (3)

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝۵

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

---

1 ......بہارِ شریعت، حصہ سوم، قرآن مجید پڑھنے کا بیان، ۱/۵۵۰-۵۵۱، ملخصاً۔

2 ......خازن، العلق، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۳۹۳۔

3 ......مدارك، العلق، تحت الآیۃ: ۳، ص ۱۳۶۲۔

www.dawateislami.net

﴿اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ: جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔﴾ یعنی وہ رب عَزَّوَجَلَّ بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا جس کے ذریعے غائب اُمور کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ (1)

کتابت کی فضیلت

اس آیت سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے مَنافع اور فوائد ہیں، کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں، ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں، اگر کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے۔ (2)

حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’علم کو قید کرلو۔ میں نے عرض کی: اسے قید کرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ’’علم کو لکھ لینا (اسے قید کرنا ہے)۔ (3)

﴿عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ: انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔﴾ ایک قول یہ ہے کہ یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد اَشیاء کے ناموں کا علم ہے۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر اللّٰہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللّٰہ تعالٰی نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیئے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ یہاں انسان سے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مراد ہیں کہ انہیں اللّٰہ تعالٰی نے تمام اَشیاء کے علوم عطا فرمائے۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں اللّٰہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ

---

1 ......خازن، العلق، تحت الآية: ٤، ٣٩٣/٤.
2 ......خازن، العلق، تحت الآية: ٤، ٣٩٣/٤.
3 ......مستدرك، كتاب العلم، قيدوا العلم بالكتاب، ٣٠٣/١، الحديث: ٣٦٩.
4 ......بقرہ: ٣١.

www.dawateislami.net

عَلَيْكَ عَظِيْمًا (1) نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ (2)

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بیشک آدمی سرکشی کرتا ہے۔اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ بیشک تمہارے رب ہی کی طرف پھرنا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے۔ اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

﴿ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى: ہاں ہاں، بیشک آدمی **ضرور** سرکشی کرتا ہے۔﴾ ابوجہل کو کچھ مال ہاتھ آ گیا تو اس نے لباس، سواری اور کھانے پینے میں تکلُّفات شروع کر دیئے اور اس کا غرور و تکبر بہت بڑھ گیا۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں فرمایا کہ ہاں ہاں، بیشک آدمی اس بنا پر سرکشی کرتا ہے کہ مال و دولت کی وجہ سے اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ سمجھ لیا، اے انسان! تجھے یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے تو تیری سرکشی و نافرمانی اور غرور و تکبر کا انجام عذاب ہوگا۔ (3)

سورۂ علق کی آیت نمبر 6 تا 8 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے 3 باتیں معلوم ہوئیں

(1)......مخلوق میں سے کوئی لمحہ بھر کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں اور پوری مخلوق اپنی ہر حرکت اور سکون میں

1......النساء: ۱۱۳.

2......تفسیر بغوی، العلق، تحت الآیة: ٥، ٤/٤٧٥، ملخصاً.

3......صاوی، العلق، تحت الآیة: ٦-٨، ٦/٢٣٩٤، خازن، العلق، تحت الآیة: ٦-٨، ٤/٣٩٣-٣٩٤، مدارك، العلق، تحت الآیة: ٦-٨، ص ١٣٦٢-١٣٦٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اپنے خالق و مالک کی محتاج ہے۔

(2)......دنیا کی محبت اور مال پر تکبر غفلت کا سبب ہے۔حضرت عون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ دوحریص سیر نہیں ہوتے (1)علم والا۔(2) دنیا والا۔مگر دونوں برابر نہیں، علم والا تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی بڑھالیتا ہے اور دنیا والا سرکشی میں بڑھ جاتا ہے۔پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔

اور دوسرے (یعنی علم والے) کے بارے میں یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ [2]

(3)......مال و دولت اور منصب پر تکبر و غرور کرتے ہوئے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کرتے ان کا انجام بہت برا ہے۔

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ ۱۰

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے۔بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔بندے کو جب وہ نماز پڑھے۔

﴾اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى: کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔﴿ شانِ نزول: یہ آیتیں بھی ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئیں، ابوجہل نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نماز پڑھنے سے منع کیا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر

1......فاطر:٢٨.

2......دارمی، المقدمة، باب فی فضل العلم والعالم، ١/١٠٨، الحديث: ٣٣٢.

www.dawateislami.net

میں اُنہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (مَعَاذَاللہ) گردن پاؤں سے کچل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا۔ ایک مرتبہ حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل اسی فاسد ارادے سے آیا اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے (ایسے) پیچھے بھاگا (جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے، اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اور اعضاء کانپنے لگے۔) لوگوں نے اس سے کہا: تجھے کیا ہوا ہے؟ ابوجہل کہنے لگا: میرے اور محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور دہشت ناک پرندے بازو پھیلائے ہوئے ہیں۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عُضْوْ عُضْو جدا کر ڈالتے۔ [1]

اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو میرے کامل بندے کو نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نماز پڑھنے سے روکنے کی وعید

بعض مفسرین فرماتے ہیں: اس وعید میں ہر وہ شخص داخل ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور نماز پڑھنے سے روکے۔ [2]

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَاؕ اُولٰٓىٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَ۬ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ [3]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

1 ......خازن، العلق، تحت الآیۃ: ۱۰، ۴/۳۹۴، مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ و الجنۃ و النار، باب قولہ: انّ الانسان لیطغی... الخ، ص۱۵۰۳، الحدیث: ۳۸(۲۷۹۷).

2 ......خازن، العلق، تحت الآیۃ: ۹-۱۰، ۴/۳۹۴.

3 ......بقرہ: ۱۱۴.

www.dawateislami.net

یاد رہے کہ اس میں وہ صورتیں داخل نہیں جن میں کسی کو نماز پڑھنے یا عبادت کرنے سے روکنا جائز ہے جیسے غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنے والے کو روکنا، مکروہ اوقات میں نماز پڑھنے والے کو روکنا، شوہر کا اپنی بیوی کو نفل نماز پڑھنے، نفلی روزہ اور نفلی اعتکاف کرنے سے روکنا وغیرہ۔ یونہی مالک غلام کو، اور اجیرِ خاص کو نوافل سے روک سکتا ہے۔ مگر فقہا فرماتے ہیں کہ جو کراہت کے وقت نماز پڑھنے لگے، تو اسے نماز سے نہ روکو، بعد میں مسئلہ سمجھا دو، تاکہ اس آیت کی زد میں نہ آجاؤ۔ مزید یہ کہ اور بھی کچھ لوگوں کو مسجد سے روکا جاسکتا ہے جیسے ناسمجھ بچہ، یا دیوانہ کو جسے پیشاب پاخانہ کی تمیز نہ ہو، جس کے منہ سے کچے پیاز یا لہسن یا حقّہ کی بو آرہی ہو، جس کے جسم پر بدبودار زخم ہو، وہ بدمذہب جس کے مسجد میں آنے سے فساد ہو۔

اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یا پرہیز گاری بتاتا تو کیا خوب تھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یا پرہیز گاری کا حکم دیتا (تو کیا ہی اچھا تھا)۔

﴿اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى: بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ذرا دیکھو تو اگر نماز سے روکنے والا وہ کافر ہدایت پر ہوتا اور دوسروں کو پرہیز گاری کا حکم دیتا تو وہ کتنے بلند مراتب حاصل کرتا۔[1] اگر ابوجہل ایمان قبول کر لیتا تو اسے یہ مراتب ملتے کہ وہ مومن ہوتا، پھر حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیدار سے صحابی بن جاتا، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عزیز ہو کر اللّٰہ تعالیٰ کا پیارا بن جاتا، بیتُ اللّٰہ شریف میں رہتا تھا اس لئے ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ پاتا، وہ قوم کا سردار تھا اور اس کی وجہ سے اس کے ماتحت لوگ بھی ایمان لے آتے تو ان سب کا ثواب بھی اسے ملتا۔

سورۂ علق کی آیت نمبر 11 اور 12 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے 3 باتیں معلوم ہوئیں

1 ......تفسیر کبیر، العلق، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۲، ۱۱/۲۲۲۔

www.dawateislami.net

(1)…… گزشتہ لوگوں کی سرکشی میں غور کرنے سے بھی ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

(2)…… نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ والوں کو ایمان کے ذریعہ جو درجے نصیب ہو سکتے تھے وہ بعد والوں کے لئے ممکن نہیں۔

(3)…… بڑا بدنصیب وہ ہے جسے اللّٰہ تعالٰی اچھا موقع دے اور وہ اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔

اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰىؕ(۱۳) اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰىؕ(۱۴) كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ﳔ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِۙ(۱۵) نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍۚ(۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو اگر جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا کہ اللّٰہ دیکھ رہا ہے۔ ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ہم ضرور پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔ کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللّٰہ دیکھ رہا ہے۔ ہاں ہاں یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔ وہ پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے۔

﴿اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى: بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ذرا دیکھو تو، اگر اس کافر نے (مرتے دم تک) آپ کو جھٹلایا اور آپ پر ایمان لانے سے منہ پھیرا تو اس کا کیا حال ہوگا؟ کیا ابوجہل کو معلوم نہیں کہ اللّٰہ تعالٰی اس کے اس فعل کو دیکھ رہا ہے تو وہ اسے اس کی جزا دے گا، ہاں ہاں اگر وہ میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایذا دینے اور انہیں جھٹلانے سے باز نہ آیا تو ضرور ہم اسے پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور وہ جھوٹے اور خطا کار شخص کی پیشانی ہے۔(1)

1…… خازن، العلق، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۶، ۴/۳۹۴، ملخصاً.

www.dawateislami.net

سورۂ علق کی آیت نمبر 13 تا 16 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کا بدلہ خود لیتا ہے۔

(2)......اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے کام اپنی طرف منسوب فرماتا ہے جیسے پیشانی کے بالوں سے گھسیٹنا فرشتوں کا کام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم گھسیٹیں گے۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اب پکارے اپنی مجلس کو۔ ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے۔ ہم (بھی) جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے۔

﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ: تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے۔﴾ شانِ نزول: جب ابوجہل نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو نماز سے منع کیا تو حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کو سختی سے جھڑک دیا، اس پر اُس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں، خدا کی قسم! میں آپ کے مقابلے میں نوجوان، سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھر دوں گا، آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں، جن کا مفہوم یہ ہے کہ ابوجہل اپنی مجلس والوں کو پکار لینے کی دھمکی لگا رہا ہے تو اسے چاہیے کہ میرے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے مقابلے میں اپنی مدد کیلئے اپنی مجلس کو پکارے، اگر اس نے ایسا کیا تو ہم بھی جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے جن کا مقابلہ کرنے کی طاقت ان میں سے کسی کے پاس نہیں ہے۔ (1)

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اگر ابوجہل اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اسے اعلانیہ طور پر گرفتار کر لیتے۔ (2)

1 ......خازن، العلق، تحت الآية: ١٧-١٨، ٤/٣٩٤، تفسير كبير، العلق، تحت الآية: ١٧-١٨، ١١/٢٢٦، ملتقطاً.

2 ......ترمذی، كتاب التفسير، باب ومن سورة اقرأ باسم ربك، ٥/٢٣٠، الحديث: ٣٣٥٩.

www.dawateislami.net

سورۂ علق کی آیت نمبر 17 اور 18 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے 3 باتیں معلوم ہوئیں،

(1)…… حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ آپ کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے کہ ابو جہل نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دھمکی لگائی کہ وہ اپنی مجلس کے لوگوں کو بلا لے گا تو حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ نہ فرمایا کہ ہم صحابہ کی جماعت کو بلا لیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زَبانیہ فرشتوں کو بلا لیں گے۔

(2)…… نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان ظاہر کرنے کے لئے فرشتوں کی فوج آنے کو تیار ہے ورنہ کفار کی ہلاکت کے لئے تو ایک ہی فرشتہ کافی ہے۔

(3)…… امر کا ہر صیغہ وجوب کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اور چیزوں کے لئے بھی ہوتا ہے جیسے یہاں امر کا صیغہ تو ہے لیکن وجوب کے لئے نہیں بلکہ اظہارِ غضب کے لئے ہے۔

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۩ ﴿۱۹﴾ السجدۃ

السجدۃ ع ۲۰ ۱

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: خبردار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ۔

﴿ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ: خبردار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ نماز کے معاملے میں اس کافر کی بات نہ مانیں اور نماز پڑھتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جائیں۔ (1)

آیت ”وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 3 باتیں معلوم ہوئیں:

1 …… خازن، العلق، تحت الآیۃ: ۱۹، ۴/۳۹۴۔

www.dawateislami.net

(1)......حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادتیں سَیِّئَات کی معافی کے لئے نہیں بلکہ اللّٰہ تعالیٰ کے قرب کے لئے ہیں۔

(2)......سجدہ بہترین عبادت ہے کہ اس میں بندہ زمین پر اپنا سر رکھ کر اپنے عجز کا اظہار کرتا ہے اور زبان سے اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کرتا ہے، اسی لئے ہر رکعت میں سجدے دو ہیں۔

(3)......سجدے میں اللّٰہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے تم سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔ [1]

نوٹ: یاد رہے کہ یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا لازم ہے۔

1......مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع و السجود، ص ۲۵۰، الحدیث: ۲۱۵(۴۸۲).

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْقَدْر

سورۂ قدر کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ قدر مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

’’قدر‘‘ نام رکھنے کی وجہ

قدر کے بہت سے معنی ہیں البتہ یہاں قدر سے عظمت و شرافت مراد ہے، اور چونکہ اس سورت میں لیلۃ القدر کی شان بیان کی گئی ہے اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ قدر‘‘ کہتے ہیں۔

سورۂ قدر کے مضامین

اس سورت میں قرآنِ مجید نازل ہونے کے ابتدائی زمانے کے بارے میں بتایا گیا اور جس رات میں قرآن مجید نازل ہوا اس کی فضیلت بیان کی گئی کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اترتے ہیں اور یہ رات صبح طلوع ہونے تک سراسر سلامتی والی ہے۔

سورۂ علق کے ساتھ مناسبت

سورۂ قدر کی اپنے سے ماقبل سورت ’’علق‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ علق میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا تھا کہ آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے نام سے قرآن پڑھئے جس نے پیدا کیا اور اس سورت میں قرآنِ مجید نازل ہونے کی ابتداء کا زمانہ بتایا گیا کہ اسے عظمت و شرافت والی رات لیلۃُ القدر میں نازل کیا گیا۔

1 ......خازن، تفسیر سورۃ القدر، ۴/۳۹۵۔

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ، رحمت والا ہے۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے اسے شبِ قدر میں اتارا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔

﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ: **بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔**﴾ یعنی بے شک ہم نے اس قرآن مجید کو لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف یکبارگی شبِ قدر میں نازل کیا۔

شبِ قدر کے فضائل

شبِ قدر شرف و برکت والی رات ہے، اس کو شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے اَحکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت وقدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں نیک اعمال مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ (1)

اَحادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، چنانچہ

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

1 ......خازن، القدر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۳۹۵۔

www.dawateislami.net

’’جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔‘‘ (1)

اور حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’بے شک تمہارے پاس یہ مہینہ آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا اور محروم وہی رہے گا جس کی قسمت میں محرومی ہے۔‘‘ (2)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ یہ رات عبادت میں گزارے اور اس رات میں کثرت سے اِستغفار کرے، جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ، میں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر کون سی رات ہے تو اس رات میں مَیں کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: تم کہو ’’اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ‘‘ اے اللّٰہ! ، بے شک تو معاف فرمانے والا، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرما دے۔ (3)

نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ’’اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس رات میں یہ دعا بکثرت مانگوں گی ’’اے اللّٰہ میں تجھ سے مغفرت اور عافیت کا سوال کرتی ہوں۔ (4)

شبِ قدر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے

یاد رہے کہ سال بھر میں شبِ قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور کثیر روایات سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی ایک رات میں ہوتی ہے۔ بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شبِ قدر ہوتی ہے اور یہی حضرتِ امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے۔ (5)

شبِ قدر کو پوشیدہ رکھے جانے کی وجوہات

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قدر کو چند وجوہ کی بناء پر پوشیدہ

1 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب قیام لیلۃ القدر من الایمان، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۵۔
2 ...... ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ما جاء فی فضل شھر رمضان، ۲/۲۹۸، الحدیث: ۱۶۴۴۔
3 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، ۸۴-باب، ۵/۳۰۶، الحدیث: ۳۵۲۴۔
4 ...... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، الدعاء بالعافیۃ، ۷/۲۷، الحدیث: ۸۔
5 ...... مدارک، القدر، تحت الآیۃ: ۱، ص۱۳۶۴۔

www.dawateislami.net

رکھا ہے۔

(1)......جس طرح دیگر اَشیاء کو پوشیدہ رکھا، مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ بندے ہر اطاعت میں رغبت حاصل کریں۔ اپنے غضب کو گناہوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ ہر گناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے ولی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ سب کی تعظیم کریں۔ دعاء کی قبولیت کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا تاکہ وہ سب دعاؤں میں مبالغہ کریں۔ اسمِ اعظم کو اَسماء میں پوشیدہ رکھا تاکہ وہ سب اَسماء کی تعظیم کریں۔ اور نمازِ وُسطیٰ کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ تمام نمازوں کی پابندی کریں۔ توبہ کی قبولیت کو پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ توبہ کی تمام اَقسام پر ہمیشگی اختیار کرے اور موت کا وقت پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ خوف کھاتا رہے، اسی طرح شبِ قدر کو بھی پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ رمضان کی تمام راتوں کی تعظیم کریں۔

(2)......گویا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، ''اگر میں شبِ قدر کو مُعَیَّن کر دیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جرأت کو بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شہوت تجھے اس رات میں گناہ کے کنارے لا چھوڑتی اور تو گناہ میں مبتلا ہو جاتا تو تیرا اس رات کو جاننے کے باوجود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گناہ کرنے سے زیادہ سخت ہوتا۔ پس اِس وجہ سے میں نے اسے پوشیدہ رکھا۔

(3)......گویا کہ ارشاد فرمایا میں نے اس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ شرعی احکام کا پابند بندہ اس رات کی طلب میں محنت کرے اور اس محنت کا ثواب کمائے۔

(4)......جب بندے کو شبِ قدر کا یقین حاصل نہ ہوگا تو وہ رمضان کی ہر رات میں اس امید پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں کوشش کرے گا کہ ہوسکتا ہے کہ یہی رات شبِ قدر ہو۔ (1)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر۔ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

---

(1)......تفسیر کبیر، القدر، تحت الآیۃ: ١، ١١/٢٢٩-٢٣٠.

www.dawateislami.net

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔﴾ یہاں سے شبِ قدر کے عظیم فضائل بیان کئے جارہے ہیں، چنانچہ شبِ قدر کی ایک فضیلت یہ ہے کہ شبِ قدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شبِ قدر سے خالی ہوں اور اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات

حضرت مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جس نے ایک ہزار مہینے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کیا، مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللّٰہ تعالٰی نے یہ آیات نازل فرمائیں:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔[2]

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "اللّٰہ تعالٰی نے میری امت کو شبِ قدر کا تحفہ عطا فرمایا اور ان سے پہلے اور کسی کو یہ رات عطا نہیں فرمائی۔[3]

مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "یہ اللّٰہ تعالٰی کا اپنے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر کرم ہے کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے اُمتی شبِ قدر کی ایک رات عبادت کریں تو ان کا ثواب پچھلی اُمت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو۔[4]

اور مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "اس آیت سے دو فائدے حاصل ہوئے، ایک یہ کہ بزرگ چیزوں سے نسبت بڑی ہی مفید ہے کہ شبِ قدر کی یہ فضیلت قرآن کی نسبت سے ہے، اصحابِ کہف کے کتے کو ان بزرگوں سے منسوب ہو کر دائمی زندگی، عزت نصیب ہوئی، دوسرا یہ کہ تمام آسمانی کتابوں سے قرآن شریف افضل

---

1 ...... خازن، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۳۹۷، مدارک، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ص ۱۳۶۴، ملتقطاً.

2 ...... سنن الکبری للبیہقی، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، ۴/۵۰۵، الحدیث: ۸۵۲۲.

3 ...... مسند فردوس، باب الالف، ۱/۱۷۳، الحدیث: ۶۴۷.

4 ...... خزائن العرفان، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ص ۱۱۱۳۔

www.dawateislami.net

ہے کیونکہ تورات وانجیل کی تاریخِ نزول کو یہ عظمت نہ ملی۔ (1)

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْۚ-مِنْ كُلِّ اَمْرٍۙ(۴) سَلٰمٌ  هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۠(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔

﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا: اس رات میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں۔**﴾** شبِ قدر کی دوسری فضیلت یہ ہے کہ اس رات میں فرشتے اور حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ہر اس کام کے لیے جو اللّٰہ تعالیٰ نے اِس سال کے لئے مقرر فرمایا ہے آسمان سے زمین کی طرف اترتے ہیں اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا اللّٰہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہوتا ہے اسے سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا و اِستغفار کرتے ہیں۔ (2)

اور حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جب شبِ قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے کو دعائیں دیتے ہیں جو اللّٰہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو۔ (3)

﴿سَلٰمٌ  هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ: یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔**﴾** شبِ قدر کی تیسری فضیلت یہ ہے کہ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سراسر بلاؤں اور آفتوں سے سلامتی والی ہے۔ (4)

1 ...نور العرفان، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ص۹۹۰۔
2 ...خازن، القدر، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۳۹۷-۳۹۸ ملتقطاً۔
3 ...شعب الایمان، الباب الثالث والعشرون من شعب الایمان... الخ، فی لیلۃ العید و یومھا، ۳/۳۴۳، الحدیث: ۳۷۱۷۔
4 ...خازن، القدر، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۳۹۸، مدارک، القدر، تحت الآیۃ: ۵، ص۱۳۶۴، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ البَيِّنَة

سورۂ بَیِّنَہ کا تعارف

مقامِ نزول

جمہور مفسرین کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ایک روایت یہ ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

”بَیِّنَہ“ نام رکھنے کی وجہ

بینہ کا معنی ہے روشن اور بہت واضح دلیل، اس سورت کی پہلی آیت کے آخر میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ بَیِّنَہ“ کہتے ہیں۔

سورۂ بَیِّنَہ سے متعلق حدیث

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ”اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورت ”لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا“ پڑھوں۔ حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اللّٰہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ہاں۔ (یہ سن کر) حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔[2]

سورۂ بَیِّنَہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں کا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ البیّنۃ، ۴/۳۹۸۔

2 ......بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بن کعب رضی اللّٰہ عنہ، ۲/۵۶۲، الحدیث: ۳۸۰۹۔

www.dawateislami.net

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت سے متعلق مَوقف بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے مذہب کا باطل ہونا بیان فرمایا گیا۔

(2)...... یہ بتایا گیا کہ اہلِ کتاب میں دین کے معاملے میں پھوٹ کس وقت پڑی اور تورات و انجیل میں انہیں دیئے گئے اَحکام بیان کئے گئے۔

(3)......کافروں کا انجام بیان کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔

(4)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، اس کے بعد ان کی جزاء بیان کی گئی۔

سورۂ قدر کے ساتھ مناسبت

سورۂ بینہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''قدر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قدر میں بتایا گیا کہ اللہ تعالٰی شبِ قدر میں قرآن مجید نازل فرمایا اور اس سورت میں یہ بیان کیا گیا کہ کتابی کافر یہودی اور عیسائی اور مشرک اس وقت تک اپنا دین چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آجائے، تو گویا کہ اس سورت میں قرآنِ مجید نازل کرنے کی علت اور وجہ بیان کی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَهُمُ الۡبَیِّنَةُ ۙ﴿۱﴾

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے۔

﴿لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ: کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے نہ تھے۔﴾ یعنی کتابی کافر یہودی اور عیسائی اور مشرک بت پرست اپنا دین چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جلوہ افروز نہ ہوں کیونکہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام لوگ یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ نبی تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر توریت اور انجیل میں ہے اور جب وہ نبی تشریف لائے اور انہوں نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو اُن میں سے کچھ لوگ اِن پر ایمان لائے اور کچھ نے اِن کے ساتھ کفر کیا۔[1]

سورۂ بَیِّنَہ کی آیت نمبر 1 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 3 باتیں معلوم ہوئیں

(1)......اگرچہ اہلِ کتاب اور مشرکین سب ہی کافر ہیں مگر چونکہ اہلِ کتاب کو کسی پیغمبر اور کتاب سے نسبت ہے اس لئے ان کے اَحکام نرم ہیں اور اگر یہ ایمان قبول کریں تو انہیں دُگنا ثواب ملتا ہے، جب کتاب اور پیغمبر سے نسبت کفار کو اتنا فائدہ دے دیتی ہے تو جس مومن کو حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور قرآن سے خصوصی نسبت ہو جائے تو اس کا کیا عالَم ہوگا۔

(2)......حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسی قوم کو درست فرمایا کہ جس کی اصلاح بظاہر ناممکن تھی۔

(3)......آسمانی کتابوں پر عمل ان کے مَنسوخ ہونے سے پہلے ہدایت تھا اور ان کے منسوخ ہونے کے بعد ان پر عمل گمراہی ہو گیا۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾

1 ......خازن، البيّنة، تحت الآية: ۱، ۴/۳۹۸، صاوى، البيّنة، تحت الآية: ۱، ۶/۲۴۰۳-۲۴۰۴، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: وہ کون وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے۔ ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (یعنی) اللہ کا رسول جو پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے۔ ان صحیفوں میں سیدھی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

﴿رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ: **(یعنی)** اللہ کا رسول۔﴾ یعنی وہ روشن دلیل اللہ تعالیٰ کے انتہائی شاندار رسول ہیں جو کہ سب صحیفوں کے مضامین کی جامع پاک کتاب قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ (1)

قرآنِ مجید ہر طرح سے پاک ہے کہ پاک جگہ سے پاک فرشتوں کے ذریعے پاک نبی پر آیا، پھر ہمیشہ پاک زبانوں، پاک سینوں، پاک ہاتھوں میں رہے گا، نیز ملاوٹ اور ردو بدل سے محفوظ ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاوت معجزہ ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مخلوق میں سے کسی سے سیکھے بغیر قرآن پڑھا اور پڑھایا، سمجھا اور سمجھایا جبکہ ہماری تلاوت معجزہ نہیں کیونکہ ہم حافظ، قاری اور عالم وغیرہ سے قرآنِ پاک کی تلاوت، قرآت، اس کے اَحکام اور اَسرار سیکھتے ہیں۔

﴿فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ: ان صحیفوں میں سیدھی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔﴾ یعنی ان صحیفوں میں حق اور عدل کی سیدھی باتیں لکھی ہوئی ہیں جو درستی اور اصلاح پر دلالت کرتی ہیں۔ (2)

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ؕ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس تشریف لائے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرقہ نہ ڈالا مگر اس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس آچکی تھی۔

---

1 ...... خازن، البيّنة، تحت الآية: ٢، ٤/٣٩٩.

2 ...... مدارك، البيّنة، تحت الآية: ٣، ص١٣٦٦، سمرقندی، البيّنة، تحت الآية: ٣، ٣/٤٩٩، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

﴿وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ: اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں ۔﴾ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ پہلے سے تو سب اس بات پر متفق تھے کہ جب وہ نبی تشریف لائیں گے جن کی بشارت دی گئی ہے تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جلوہ افروز ہوئے تو ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ان میں سے بعض آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے اور بعض نے حسد اور عناد کی وجہ سے کفر اختیار کیا۔ (1)

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ﳔ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ؕ۵

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں ، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے ، ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

﴿وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں۔﴾ یہاں سے یہ بیان کیا جا رہا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو تورات وانجیل میں کیا حکم دیا گیا تھا، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو تورات اور انجیل میں تو یہی حکم ہوا کہ تمام دینوں کو چھوڑ کر خالص اسلام کے پیروکار ہو کر اخلاص کے ساتھ اور شرک ونفاق سے دور رہ کر صرف اللہ تعالٰی کی عبادت کریں اور فرض نماز کو اس کے اَوقات میں قائم کریں اور ان کے مالوں میں جو زکوٰۃ فرض ہوا سے دیں یہ سیدھا دین ہے۔ (2)

آیت ”وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں:

1 ……خازن، البيّنة، تحت الآية: ٤، ٣٩٩/٤، مدارك، البيّنة، تحت الآية: ٤، ص١٣٦٦، ملتقطاً.

2 ……خازن، البيّنة، تحت الآية: ٥، ٣٩٩/٤، مدارك، البيّنة، تحت الآية: ٥، ص١٣٦٦، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

(1)......کفار اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اسلام قبول کرکے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔

(2)......دین میں عقائد اور اعمال دونوں ہی ضروری ہیں۔

(3)......وہی عمل مقبول ہے جس میں خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت کی گئی ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا کرتا ہے۔ (1)

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ۶

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہوئے وہ اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔

﴿**اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ**: بیشک اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہوئے۔﴾ اس سے پہلے کافروں کا دُنْیَوی حال بیان کیا گیا اور اب یہاں سے کافروں کا اُخروی حال بیان کیا جارہا ہے اور اہلِ کتاب کے ساتھ مشرکوں کا ذکر اس لئے کیا گیا تاکہ انہیں یہ وہم نہ ہو کہ آیت میں بیان کیا گیا حکم صرف اہلِ کتاب کے ساتھ خاص ہے۔ (2)

آیت ''اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا'' سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 4 باتیں معلوم ہوئیں:

1 ......مسلم، کتاب البر و الصلة و الآداب، باب تحریم ظلم المسلم و خذلہ... الخ، ص۱۳۸۷، الحدیث: ۳۴(۲۵۶۴).

2 ......روح البیان، البینة، تحت الآیة: ۶، ۱۰/۴۸۹.

www.dawateislami.net

(1)......اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے اور اس کی عبادت تو کرتے تھے لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کو نہ مانا اور ان کی عزت و توقیر نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیا بلکہ یہاں تو مشرکین سے پہلے اُن کے عذاب کا ذکر کیا۔

(2)......کافر چاہے کتابی ہو یا مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا اگرچہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے عذاب کی نوعیت جدا ہو۔

(3)......کفر جہنم میں داخل ہونے کا یقینی سبب ہے۔

(4)......کافر اگرچہ کتنی ہی بڑی کوئی خدمت انجام دے رہا ہو وہ بدتر ہی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ-اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِؕ(۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

﴿اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ: وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔﴾ اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو وہ فرشتوں سے بھی افضل ہیں کیونکہ تمام مخلوق میں فرشتے بھی داخل ہیں البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ انسانوں میں سے جو حضرات نبوت و رسالت کے منصب پر فائز ہوئے وہ تمام فرشتوں سے افضل ہیں جبکہ فرشتوں میں جو رسول ہیں وہ اولیاء اور علماء سے افضل ہیں (اور اولیاء و علماء عام فرشتوں سے افضل ہیں) جبکہ عام فرشتے گناہگار مومنین سے افضل ہیں کیونکہ فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ (1)

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ-ذٰلِكَ لِمَنْ

1......روح البیان، البینۃ، تحت الآیۃ: ۷، ۱۰/۴۹۰، شرح فقہ اکبر، ص۱۱۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ع ١٨ / ٢٣

خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾ ع

ترجمۂ کنزالایمان: ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

﴿جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ: ان کا صلہ ان کے رب کے پاس۔﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کا صلہ ان کے رب عَزَّوَجَلَّ کے پاس بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی اطاعت اور اخلاص سے راضی ہوا اور وہ اُس کے کرم اور اس کی عطا سے راضی ہوئے، یہ عظیم بشارت اس کے لیے ہے جو دنیا میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچے۔[1]

آیت ”جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 4 باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......دنیا کی نعمتیں نیک لوگوں کی حقیقی جزا نہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ نیکیوں کے صدقے اِن سے بھی نواز دے۔

(2)......دنیا منزل ہے اور جنت اصلی مقام ہے۔

(3)......جزا کے لئے جنت میں داخل ہونے کے بعد نہ وہاں سے نکلنا ہے اور نہ موت کا آنا ہے۔

(4)......ہر ولی اور بزرگ کو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے ساتھ سے خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

1 ......خازن، البينة، تحت الآية: ٨، ٤/٤٠٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ الزِّلْزَال

سورۂ زِلزال کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ زِلزال مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

”زِلزال“ نام رکھنے کی وجہ

زِلزال کا معنی ہے ہلا دینا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ زِلزال“ کہتے ہیں۔

سورۂ زِلزال کے فضائل

(1)......حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”سورۂ ”اِذَا زُلْزِلَتْ“ آدھے قرآن کے برابر ہے اور سورۂ ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورۂ ”قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ“ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (2)

(2)......حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو سورۂ زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہوگی، جو سورۂ کافرون پڑھے تو یہ اس کے لئے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورۂ اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے برابر ہے۔ (3)

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الزّلزلۃ، ۴/۴۰۰۔
2 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص و فی سورۃ اذا زلزلت، ۴/۴۰۹، الحدیث: ۲۹۰۳۔
3 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی اذا زلزلت، ۴/۴۰۹، الحدیث: ۲۹۰۲۔

www.dawateislami.net

سورۂ زِلزال کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں کے بارے میں خبر دی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کی چند علامات بیان کرنے کے بعد بتایا گیا کہ قیامت کے دن زمین اللّٰہ تعالیٰ کے حکم سے مخلوق کا وہ سب کچھ بیان کردے گی جو اس پر انہوں نے کیا ہوگا۔

(2)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قیامت کے دن لوگ مختلف حالتوں میں اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور جس نے ذرہ بھر نیکی یا گناہ کیا ہوگا تو وہ اسے دیکھے گا۔

سورۂ بَیِّنَہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ زِلزال کی اپنے سے ماقبل سورت ''بَیِّنَہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ بَیِّنَہ کے آخر میں بیان کیا گیا کہ کافروں کی سزا جہنم ہے اور نیک مسلمانوں کی جزا جنت اور اس سورت میں یہ سزا و جزا ملنے کا وقت بتایا گیا ہے۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے۔

1......تناسق الدرر، سورة الزلزلة، ص ١٤٢.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب زمین تھرتھرادی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے۔

﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا: جب زمین تھرتھرادی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ جب زمین اپنے زلزلے کے ساتھ تھرتھرادی جائے گی اور زمین پر کوئی درخت، کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا حتّٰی کہ زلزلے کی شدت سے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ زمین کا یہ تھرتھرانا اس وقت ہوگا جب قیامت نزدیک ہوگی یا قیامت کے دن زمین تھرتھرائے گی۔ (1)

قیامت کا زلزلہ کتنا ہولناک ہے اس کے بارے میں ایک مقام پر اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ① یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے (تو یہ حالت ہوگی کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن ہے یہ کہ اللہ کا عذاب بڑا شدید ہے۔

وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ② وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ③

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے۔ اور آدمی کہے اسے کیا ہوا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی۔ اور آدمی کہے گا: اسے کیا ہوا؟

﴿وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی۔﴾ یعنی جب زمین اپنے اندر موجود خزانے اور مردے سب نکال کر باہر پھینک دے گی۔ یاد رہے انسان اور جنّات بوجھ والے وجود ہیں جب تک زمین کے اوپر

1 ......خازن، الزلزلة، تحت الآية: ١، ٤/٤٠٠.

2 ......حج: ١، ٢.

www.dawateislami.net

موجود ہیں تو وہ زمین پر بوجھ ہیں اور جب زمین کے اندر ہوں تو زمین کے لئے بوجھ ہیں اسی وجہ سے انسانوں اور جِنّات کو ثَقَلَین کہا جاتا ہے کیونکہ یہ مردہ ہوں یا زندہ زمین ان کا بوجھ اٹھاتی ہے۔[1]

زمین کے اس عمل کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۟ۙ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ۟ۙ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۟ؕ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا۔ اور جو کچھ اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہوجائے گی۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور اسے یہی لائق ہے۔ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’زمین سونے چاندی کے ستونوں جیسے اپنے جگر پارے اگل دے گی، قاتل دیکھ کر کہے گا کہ اسی (مال) کی وجہ سے تو میں نے قتل کیا تھا، رشتہ داری توڑنے والا کہے گا: اسی وجہ سے تو میں نے رشتہ داری توڑی تھی، چور دیکھ کر کہے گا کہ اسی مال کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا پھر سب اس مال کو چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہیں لے گا۔[3]

﴿وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا: اور آدمی کہے گا: اسے کیا ہوا؟﴾ یعنی اس زلزلے کے وقت جو لوگ موجود ہوں گے وہ حیرت سے کہیں گے: زمین کو کیا ہوا کہ ایسی مُضطَرِب ہوئی اور اتنا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا اس نے سب باہر پھینک دیا۔[4]

یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۟ۙ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۟ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔

1 ......مدارک، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ: ۲، ص۱۳۶۸، خازن، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۴۰۰-۴۰۱، ملتقطاً.
2 ......انشقاق: ۳-۶.
3 ......مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ قبل ان لا یوجد من یقبلها، ص۵۰۵، الحدیث: ۶۲(۱۰۱۳).
4 ......روح البیان، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۴۹۲.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔

﴿**یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا**: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب یہ اُمور واقع ہوں گے تو اس دن زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے مخلوق کو اپنی خبریں بتائے گی اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی وہ سب بیان کرے گی اور اس سے مقصود یہ ہوگا کہ زمین نافرمانوں سے شکوہ کرسکے اور فرمانبرداروں کا شکریہ ادا کرسکے، چنانچہ وہ یہ کہے گی کہ "فلاں شخص نے مجھ پر نماز پڑھی، فلاں نے زکوٰۃ دی، فلاں نے روزے رکھے اور فلاں نے حج کیا جبکہ فلاں نے کفر کیا، فلاں نے زنا کیا، فلاں نے چوری کی، فلاں نے ظلم کیا حتّٰی کہ کافر (یہ سن کر) تمنا کرے گا کہ اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔ (1)

ہمارے اعمال کے گواہ

اس سے معلوم ہوا کہ زمین ہمارے اعمال پر گواہ ہے اور قیامت کے دن یہ ہمارے سامنے ہمارے اعمال بیان کردے گی۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیت "**یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا**" تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا "تم جانتے ہو کہ اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ جانتے ہیں۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد وعورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے، وہ کہے گی: اِس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اُس نے فلاں دن یہ عمل کیا، یہی اس کی خبریں ہیں۔ (2)

لٰہذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ گناہ کرتے وقت زمین سے محتاط رہے۔ حضرت ربیعہ جرشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "زمین سے محتاط رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور جو کوئی اس پر اچھا یا برا عمل کرے گا یہ اس کی خبر دے گی۔ (3)

1 ...... خازن، الزّلزلة، تحت الآية: ٤-٥، ٤/٠١، ٤٠١؛ تفسير كبير، الزّلزلة، تحت الآية: ٤، ٢٥٥/١١، ملتقطاً.
2 ...... ترمذي، كتاب صفة القيامة و الرقائق و الورع، ٧-باب منه، ١٩٤/٤، الحديث: ٢٤٣٧.
3 ...... معجم الكبير، باب الراء، ربيعة بن الغاز الجرشي... الخ، ٦٥/٥، الحديث: ٤٥٩٦.

www.dawateislami.net

اسی طرح ہمارے اَعضاء جن سے ہم گناہ کرتے ہیں، یہ بھی ہمارے اَعمال پر گواہ ہیں اور قیامت کے دن یہ وہ سب اعمال بیان کردیں گے جو ان سے کئے گئے ہوں گے، چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ جب اپنے کان، آنکھ، دل، زبان، ہاتھ اور پاؤں سے کوئی گناہ کرنے لگے تو وہ یہ بات پیشِ نظر رکھے کہ قیامت کے دن یہی اَعضاء اِس کے اُس گناہ کی گواہی دیں گے۔

یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﳔ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ(۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہوکر تا کہ اپنا کیا دکھائے جائیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔

﴿یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا: **اس دن لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے۔**﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگ حساب کی جگہ پر پیش ہونے کے بعد وہاں سے کئی راہیں ہوکر لوٹیں گے، کوئی دائیں طرف سے ہوکر جنت کی طرف جائے گا اور کوئی بائیں جانب سے ہوکر دوزخ کی طرف جائے گا تا کہ انہیں ان کے اعمال کی جزاء دکھائی جائے۔ **دوسرا معنی** یہ ہے کہ جس دن وہ اُمور واقع ہوں گے جن کا ذکر کیا گیا تو اس دن لوگ اپنی قبروں سے حساب کی جگہ کی طرف

1 ......بنی اسرائیل:۳۶۔
2 ......نور:۲۴۔

www.dawateislami.net

مختلف حالتوں میں لوٹیں گے کہ کسی کا چہرہ سفید ہوگا اور کسی کا چہرہ سیاہ ہوگا، کوئی سوار ہوگا اور کوئی زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا پیدل ہوگا، کوئی امن کی حالت میں ہوگا اور کوئی خوفزدہ ہوگا تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ۔[1]

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗؕ(۷) وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۠(۸)

ع ۸ | ۲۴

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔

﴿وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ: اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔﴾ حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہر مومن اور کافر کو قیامت کے دن اس کے نیک اور برے اعمال دکھائے جائیں گے، مومن کو اس کی نیکیاں اور برائیاں دکھا کر اللّٰہ تعالیٰ برائیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ وہ کفر کی وجہ سے ضائع ہو چکیں اور برائیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی برائیوں کی سزا دنیا میں پائے گا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی برائی نہ ہوگی۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس سے پہلی آیت مومنین کے بارے میں ہے اور یہ آیت کفار کے بارے میں ہے۔[2]

نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ

1 ......خازن، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۴۰۱، روح البیان، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ: ۶، ۱۰/۴۹۳، ملتقطاً۔

2 ......خازن، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۴۰۱، مدارک، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ: ۸، ص۱۳۶۸، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اِس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔ [1]

1 ……بخاری، کتاب الرّقاق، باب حفظ اللسان، ۲۴۱/۴، الحدیث: ۶۴۷۸۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت

سورۂ عادِیات کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ عادِیات حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قول کے مطابق مکیہ ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے قول کے مطابق مدنیہ ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

”عادِیات“ نام رکھنے کی وجہ

مجاہدین کے ان گھوڑوں کو عادِیات کہتے ہیں جنہیں وہ دشمن کا پیچھا کرنے کیلئے تیزی سے دوڑاتے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ عادِیات“ کہتے ہیں۔

سورۂ عادِیات کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کے ناشکرا ہونے کو بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)......اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ انسان اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناشکری اور انکار کرتا ہے اور وہ اپنے اس عمل پر خود بھی گواہ ہے۔

(2)......اس سورت کے آخر میں مال کی محبت میں مضبوط اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں کمزور انسان کی مذمت بیان کی گئی اور وہ اعمال کرنے کی ترغیب دی گئی جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حساب دیتے وقت

1 ......خازن، تفسیر سورة العاديات، ٤/٤٠٢.

www.dawateislami.net

کام آئیں گے۔

سورۂ زِلزال کے ساتھ مناسبت

سورۂ عادِیات کی اپنے سے ماقبل سورت ’’زِلزال‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ زِلزال کے آخر میں نیکی اور گناہ کی جزا بیان کی گئی اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے، دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے اور آخرت میں لئے جانے والے حساب کی تیاری نہ کرنے پر انسان کی سرزنش کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۙ(۱) فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۙ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی۔ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی۔

﴿ وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا: ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔﴾ اس آیت میں جن گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ان سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔ (1)

آیت ’’وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا‘‘ سے حاصل ہونے والی معلومات

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کیا پیارے نکتے بیان فرمائے کہ آیت سے معلوم ہوا،

1 ......ابو سعود، العادیات، تحت الآیۃ: ۱، ۵/۸۹۶۔

www.dawateislami.net

(1)......غازیوں کی شان بہت اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی۔

(2)......جب غازی کے گھوڑے نے اپنی پشت پر غازی کو لیا تو اس گھوڑے کی شان اونچی ہوگئی، تو جب حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہجرت کی رات سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے کندھے پر لیا، حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صہباء کے مقام میں اپنے زانو پر سلایا اور حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سر مبارک اپنے سینہ پر لیا بلکہ وہ آمنہ خاتون اور حلیمہ دائی جنہوں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی گودوں میں کھلایا ان کی کیا شان ہوگی۔

(3)......یہ کہ جب غازی کے گھوڑے کی سانس برکت والی ہے، کہ اس کی قسم ارشاد ہوئی، تو ذاکر کی سانس بھی برکت والی ہے، جس سے شفا ہوتی ہے۔

﴿ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا: پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی۔﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''اس سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو پتھریلی زمین پر چلتے ہیں تو ان کے سُموں کی رگڑ سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔ (1)''

مقبولوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے

یہاں ایک نکتہ قابلِ ذکر ہے کہ غازی کے گھوڑے کے سم سے اس پتھر اور شعلے کو نسبت ہوئی تو یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنا پیارا ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی قسم میں ذکر فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ مقبولوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے۔

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں۔ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں۔ پھر دشمن کے بیچ لشکر میں

1 ......تفسیر کبیر، العادیات، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/۲۵۹.

www.dawateislami.net

جاتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر صبح کے وقت غارت کردینے والوں کی۔ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں۔ پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔

﴿فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا: پھر صبح کے وقت غارت کردینے والوں کی۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ان گھوڑوں کی قسم جو صبح کے وقت اسلام کے دشمنوں پر حملہ کردیتے ہیں، پھر اس وقت دوڑتے ہوئے غبار اڑاتے ہیں، پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں بے خوف گھس جاتے ہیں۔

مجاہدین جب اسلام کے کسی دشمن پر حملہ کرنے کا ارادہ کرتے تو رات بھر سفر کرتے اور صبح کے وقت حملہ کردیتے اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ رات کے وقت اندھیرے میں ہونے کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے اور جس وقت وہ حملہ کرتے اس وقت لوگ غافل اور جنگ کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ (1)

سورۂ عادیات کی آیت نمبر 3 تا 5 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے چند باتیں معلوم ہوئیں

(1)......صبح کے وقت عموماً جہاد بابرکت ہے بلکہ اس وقت کئے جانے والے ہر دینی اور دُنْیَوی کام میں برکت ہوتی ہے۔

(2)......جہاد کے وقت گھوڑوں کے دوڑنے سے جو غبار اُڑتا ہے وہ بھی اللّٰہ تعالیٰ کو پیارا ہے کیونکہ وہ اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں اڑنے والا غبار ہے۔

(3)......دشمن کے لشکر میں بے خوف گھس جانا بھی اللّٰہ تعالیٰ کو پیارا ہے۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۚ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔ اور بیشک وہ اس پر خود گواہ ہے۔

(1)......تفسیر کبیر، العادیات، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/۲۶۰، قرطبی، العادیات، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۱۱۴، الجزء العشرون، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک انسان ضرور اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے۔

﴿ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ: بیشک انسان ضرور اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔﴾ اللہ تعالیٰ نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسمیں ذکر کر کے فرمایا: بیشک انسان اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا بڑا ناشکرا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ''ناشکرے سے مراد وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ ناشکرے سے مراد گناہگار انسان ہے اور بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ انسان ہے جو مصیبتوں کو یاد رکھے اور نعمتوں کو بھول جائے۔ [1]

﴿ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ: اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ بیشک وہ انسان ناشکرا ہونے پر خود اپنے عمل سے گواہ ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے ناشکرے ہونے پر خود گواہ ہے۔ [2]

وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ﴿۸﴾ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾
وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّخَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک وہ مال کی چاہت میں ضرور کرّا ہے۔ تو کیا نہیں جانتا جب اُٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں۔ اور کھول دی جائے گی جو سینوں میں ہے۔ بے شک ان کے رب کو اس دن ان کی سب خبر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک وہ مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے۔ تو کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں؟ اور جو سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی۔ بیشک ان کا رب اس دن ان کی یقیناً خوب خبر رکھنے والا ہے۔

﴿ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ: اور بیشک وہ مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک انسان مال کی محبت اور اس کی طلب میں تو بہت مضبوط اور طاقتور ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی

1 ......خازن، العادیات، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۴۰۲.
2 ......خازن، العادیات، تحت الآیۃ: ۷، ۴/۴۰۲.

www.dawateislami.net

عبادت کرنے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کیلئے کمزور ہے تو کیا مال کی محبت میں مبتلا وہ انسان نہیں جانتا کہ جب وہ مردے اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا اور جو حقیقت سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی تو اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں ان کے نیک اور برے اعمال کا بدلہ دے گا، بے شک ان کا رب عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن جو کہ فیصلے کا دن ہے ان کے اعمال، ان کی نیتوں اور ان کی اطاعت و نافرمانی کی خوب خبر رکھنے والا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے ہے۔ (1)

نور العرفان میں ہے: غافل انسان مال کی محبت کی وجہ سے سخت دل ہے کیونکہ مال کی محبت سختیِ دل کا باعث ہے، جیسے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت نرمیِ دل کا سبب ہے دیکھو یزید، فرعون، شداد، جانوروں سے زیادہ سخت دل تھے، محض محبت مال سے یا غافل انسان مال کی محبت میں سخت دل ہے، دین میں نرم (یعنی دین میں سختی برداشت نہیں کرتے)، اسی لئے عام طور پر لوگ دنیا کے لئے وہ مشقتیں جھیل لیتے ہیں جو دین کے لئے نہیں جھیلتے۔

مال سے محبت کی چار صورتیں

خیال رہے کہ محبتِ مال چار طرح کی ہے: (1) حُبِّ ایمانی جیسے حج وغیرہ کے لئے مال کی چاہت، (2) حُبِّ نفسانی جیسے اپنے آرام و راحت کے لئے مال سے رغبت، (3) حُبِّ طُغیانی جیسے محض جمع کرنے اور چھوڑ جانے کے لئے مال سے محبت، (4) حُبِّ شیطانی یعنی گناہ و سرکشی کے لئے مال کی محبت۔ یہاں آخری دو محبتیں مراد ہیں، پہلی قسم کی محبت عبادت ہے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا تھا: ''اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ'' حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جہاد کے گھوڑوں سے بڑی محبت تھی، چونکہ مال بہت خیر کا ذریعہ ہے، اسی لئے اسے خیر فرمایا گیا۔ صوفیاء کے نزدیک نعمت سے ایسی محبت بری ہے جو دل کو بھر دے کہ مُنعِم کی محبت کی جگہ نہ رہے، وہی یہاں مراد ہے، اندرونِ دل صرف یار کی محبت ہو، وہاں اَغیار نہ ہوں، باقی محبتیں دل کے باہر رہیں، کشتی پانی میں رہے سلامت ہے، اگر پانی کشتی میں آجائے تو ڈوب جائے گی۔

1 ……تفسیر کبیر، العادیات، تحت الآیۃ: ۸، ۱۱/۲۶۲، سمرقندی، العادیات، تحت الآیۃ: ۸-۱۱، ۳/۳، ۵-۵۰۴، مدارک، العادیات، تحت الآیۃ: ۸-۱۱، ص۱۳۶۹، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْقَارِعَة

سورۂ قارعہ کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ قارعہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

''قارِعہ'' نام رکھنے کی وجہ

قارعہ کا معنی ہے دل دہلا دینے والی، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ قارِعہ'' کہتے ہیں۔

سورۂ قارعہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہَولناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)......اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کی دہشت اور سختی سے تمام لوگوں کے دل دہل جائیں گے اور میدانِ قیامت میں لوگ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر دُھنی ہوئی اون کے ریزوں کی طرح اڑیں گے۔

(2)......اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جس کی نیکیوں کا ترازو بھاری ہوگا وہ تو جنت کی پسندیدہ زندگی میں ہوگا اور جس کی نیکیوں کا ترازو ہلکا پڑے گا تو اس کا ٹھکانا شعلے مارتی آگ ہاوِیہ ہوگا جس میں انتہا کی سوزش اور تیزی ہے۔

---

1 ......خازن، تفسیر سورة القارعة، ٤/٤٠٣.

www.dawateislami.net

سورۂ عادِیات کے ساتھ مناسبت

سورۂ قارِعہ کی اپنے سے ماقبل سورت ’’عادِیات‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ عادِیات کے آخر میں قیامت کے اوصاف بیان کئے گئے اور سورۂ قارِعہ میں قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلۡقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: دل دہلانے والی۔ کیا وہ دہلانے والی۔ اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ دل دہلا دینے والی۔ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟

﴿اَلۡقَارِعَةُ: وہ دل دہلا دینے والی۔﴾ قارِعہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ اس کی دہشت، ہولناکی اور سختی سے (تمام انسانوں کے) دل دہل جائیں گے اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت اسرافیل عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آواز کی وجہ سے قیامت کو ’’قارِعہ‘‘ کہتے ہیں کیونکہ جب وہ صُور میں پھونک ماریں گے تو ان کی پھونک کی آواز کی شدت سے تمام مخلوق مرجائے گی۔(1)

﴿وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَةُ: اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟﴾ علامہ احمد صاوی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی

1 ......خازن، القارعة، تحت الآية: ١، ٤ / ٤٠٣.

www.dawateislami.net

عَلَیْهِ فرماتے ہیں: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، آپ قیامت کی ہولناکی، شدت اور دہشت کو ہماری طرف سے آنے والی وحی کے ذریعے ہی جان سکتے ہیں۔ تو یہاں وحی کے بغیر قیامت کی ہولناکی کے علم کی نفی ہے (نہ کہ مُطلَق علم کی نفی ہے)۔ (1)

یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔

﴿یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ: جس دن آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔﴾ یعنی جس طرح پروانے شعلے پر گرتے وقت مُنتشِر ہوتے ہیں اور ان کے لئے کوئی ایک جہت مُعَیَّن نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے یہی حال قیامت کے دن مخلوق کے اِنتشار کا ہوگا کہ جب انہیں قبروں سے اٹھایا جائے گا تو وہ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح مُنتشِر ہوں گے اور ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت کی طرف جارہا ہوگا۔ (2)

یاد رہے کہ اس آیت میں قبروں سے اٹھتے وقت مخلوق کے اِنتشار کو پھیلے ہوئے پروانوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جبکہ ان آیات:

یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن پکارنے والا ایک سخت انجان بات کی طرف بلائے گا۔ (تو) ان کی آنکھیں نیچے جھکی ہوئی ہوں گی۔ قبروں سے یوں نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں۔

میں مخلوق کی کثرت کی وجہ سے انہیں پھیلی ہوئی ٹڈیوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

---

1 ...صاوی، القارعة، تحت الآیة: ۳، ۶/۲۴۱۳۔
2 ...خازن، القارعة، تحت الآیة: ۴، ۴/۴۰۳۔
3 ...قمر: ۶، ۷۔

www.dawateislami.net

وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِؕ(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور پہاڑ ہوں گے جیسے دُھنکی اون ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہوجائیں گے۔

﴿ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ: اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہوجائیں گے۔﴾ یعنی دل دہلا دینے والی قیامت کی ہولناکی اور دہشت سے بلند وبالا اور مضبوط ترین پہاڑوں کا یہ حال ہوگا کہ وہ ریزہ ریزہ ہوکر ہوا میں اس طرح اڑتے پھریں گے جس طرح رنگ برنگی اُون کے ریزے دُھنتے وقت ہوا میں اڑتے ہیں تو اس وقت کمزور انسان کا حال کیا ہوگا!(1)

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗۙ(۶) فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍؕ(۷) وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗۙ(۸) فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌؕ(۹) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْؕ(۱۰) نَارٌ حَامِیَةٌ۠(۱۱)

ع ۱۱ / ۲۶

ترجمۂ کنزالایمان: تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں ۔وہ تو من مانتے عیش میں ہیں۔اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں۔وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے۔اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی۔ایک آگ شعلے مارتی ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو بہرحال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔اور بہرحال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے۔تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ایک شعلے مارتی آگ ہے۔

1 ......خازن، القارعۃ، تحت الآیۃ: ٥، ٤/٤٠٣، روح البیان، القارعۃ، تحت الآیۃ: ٥، ١٠/٥٠٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

﴿فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ: تو بہرحال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔﴾ قیامت کا حال ذکر کرنے کے بعد یہاں سے قیامت کے دن مخلوق کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن حق کی پیروی کرنے کی وجہ سے جس کی نیکیوں کے ترازو بھاری ہوں گے اور اس کے وزن دار نیک عمل زیادہ ہوں گے وہ تو جنت کی پسندیدہ زندگی میں ہوگا اور جس کی نیکیوں کے ترازو اس وجہ سے ہلکے پڑیں گے کہ وہ باطل کی پیروی کیا کرتا تھا تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ وہ ایک شعلے مارتی آگ ہے جس میں انتہا کی سوزش اور تیزی ہے۔

یہاں اعمال کے وزن سے متعلق دو باتیں ذہن نشین رہیں:

(1)......اعمال کا وزن کئے جانے کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے دن مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی، اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی اور اس کی تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں ان کا کچھ وزن نہیں تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا، اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے دن صرف مومنوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا تو جس مومن کی نیکیاں برائیوں پر غالب ہوئیں وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کے گناہ نیکیوں پر غالب ہوئے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اپنے گناہوں کی سزا پوری ہونے کے بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور اپنی رحمت سے اسے معاف کر کے جنت میں داخل کر دے گا جبکہ کفار کے اعمال کا وزن نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔[2]

البتہ اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ جن کافروں کو اللہ تعالیٰ جلد دوزخ میں ڈالنا چاہے گا انہیں اعمال کے وزن کے بغیر دوزخ میں ڈال دے گا اور بقیہ کافروں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا اسی طرح بعض مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اعمال کا وزن کئے بغیر بے حساب جنت میں داخل کر دے گا۔

1 ......کہف: ۱۰۵.

2 ......خازن، القارعة، تحت الآية: ۶-۱۰، ۴/۴۰۳، مدارک، القارعة، تحت الآية: ۶-۱۰، ص ۱۳۷۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

(2)……قیامت کے دن میزان قائم کیا جانا اور اعمال کا وزن ہونا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْوَزْنُ یَوْمَىٕذِ ﹰالْحَقُّۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے تو جن کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈالا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

1……اعراف: ۸، ۹۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ التَّكَاثُر

سورۂ تکاثُر کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ تکاثُر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

’’تکاثُر‘‘ نام رکھنے کی وجہ

تکاثُر کا معنی ہے مال، اولاد اور خادموں کی کثرت پر فخر کرنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ تکاثر‘‘ کہتے ہیں۔

سورۂ تکاثر کے فضائل

(1)......حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’کیا تم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیتوں کی تلاوت کرے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا ’’کیا تم میں کوئی (روزانہ) ’’اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ‘‘ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ (یعنی یہ سورت پڑھنا ثواب میں ایک ہزار آیتیں پڑھنے کے برابر ہے)۔ (2)

(2)......حضرت جریر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’میں تمہارے سامنے سورت ’’اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ‘‘ پڑھنے لگا ہوں تو (اسے سن کر) جو رو پڑا تو اس کے لئے جنت ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ سورت پڑھی تو بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ رو پڑے اور بعض کو رونا

1 ......خازن، تفسیر سورۃ التّکاثر، ۴/۴۰۳۔

2 ......مستدرک، کتاب فضائل القرآن، ذکر فضائل سور... الخ، الهٰكم التّكاثر تعدل الف آية، ۲/۲۷۶، الحديث: ۲۱۲۷۔

www.dawateislami.net

نہیں آیا۔جن صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو رونا نہیں آیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم نے بہت کوشش کی لیکن رونے پر قادر نہیں ہو سکے۔ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’میں دوبارہ تمہارے سامنے وہ سورت پڑھتا ہوں تو جو روپڑا اس کے لئے جنت ہے اور جسے رونا نہ آئے تو وہ رونے جیسی صورت بنالے۔ (1)

سورۂ تکاثُر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں فقط دنیا کی بہتری کے لئے عمل کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور آخرت کے لئے تیاری نہ کرنے پر تنبیہ کی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتدا میں بتایا گیا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی حرص نے لوگوں کو آخرت کی تیاری سے غافل کر دیا ہے اور یہ حرص ان کی دلوں میں رہی یہاں تک کہ انہیں موت آ گئی۔

(2)...... یہ بیان کیا گیا کہ نزع کے وقت زیادہ مال جمع کرنے کی حرص رکھنے والوں کو اس کا انجام معلوم ہو جائے گا اور اگر وہ اس کا انجام یقینی علم کے ساتھ جانتے تو مال سے کبھی محبت نہ رکھتے۔

(3)......اس سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ مرنے کے بعد مال کی حرص رکھنے والے ضرور جہنم کو دیکھیں گے اور قیامت کے دن لوگوں سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سورۂ قارِعہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ تکاثُر کی اپنے سے ماقبل سورت ’’قارِعہ‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قارِعہ میں قیامت کی بعض ہولناکیاں بیان کی گئیں اور اس سورت میں جہنم کا مستحق ہونے کی وجہ بیان کی گئی کہ لوگ دنیا میں مشغول ہو کر دین سے دور ہو جائیں گے اور گناہ کرنے لگیں گے جس کی وجہ سے انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1......شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان... الخ، فصل فی البکاء عند قراءة القرآن، ۲/۳۶۳، الحدیث: ۲۰۵۴.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کردیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

﴿اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کردیا۔﴾ ارشاد فرمایا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے اور اپنے مال اور اولاد پر فخر کرنے نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادات سے غافل کردیا۔(1)

کثرتِ مال کی حرص کی مذمت

اس سے معلوم ہوا کہ کثرتِ مال کی حرص اور اس پر اور اولاد پر فخر کا اظہار کرنا مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی اُخروی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًاؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔ (دنیا کی زندگی ایسے ہے) جیسے وہ بارش جس کا اُگایا ہوا سبزہ کسانوں کو اچھا لگا پھر وہ سبزہ سوکھ جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ پامال کیا ہوا (بے کار) ہوجاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا (بھی ہے) اور

1 ......جلالين، التكاثر، تحت الآية: ١، ص ٥٠٥.
2 ......حديد: ٢٠.

www.dawateislami.net

دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردے اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے۔ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہوسکے اور سنو اور حکم مانو اور راہِ خدا میں خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کے لیے بہتر ہوگا اور جسے اس کے نفس کے لالچی پن سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

اور حضرت مُطَرِّف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ’’اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ‘‘ کی تلاوت فرما رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ’’ابنِ آدم کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، اے ابنِ آدم! تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کرکے آگے بھیج دیا۔ (3)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

1 ...... منافقون: ٩.
2 ...... تغابن: ١٤-١٦.
3 ...... مسلم، كتاب الزهد و الرقائق، ص ١٥٨٢، الحديث: ٣-(٢٩٥٨).

www.dawateislami.net

”بندہ کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، اس کے لئے تو اس کے مال سے صرف تین چیزیں ہیں (1) جو اس نے کھا کر فنا کر دیا۔(2) جو اس نے پہن کر بوسیدہ کر دیا۔(3) جو کسی کو دے کر (آخرت کے لئے) ذخیرہ کر لیا۔ اس کے ماسوا جو کچھ بھی ہے وہ جانے والا ہے اور وہ اس کو لوگوں کے لئے چھوڑنے والا ہے۔ (1)

حضرت عمرو بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا" خدا کی قسم! مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ڈر نہیں ہے، مجھے تو اس بات کا ڈر ہے کہ دنیا تم پر کشادہ نہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم اس میں رغبت کر جاؤ جیسے وہ لوگ رغبت کر گئے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کر دیا۔ (2)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مال و اَسباب کی کثرت سے مالداری نہیں ہوتی بلکہ (اصل) مالداری تو دل کا غنی ہونا ہے، خدا کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں محتاجی کا خوف نہیں ہے لیکن مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا خوف ہے کہ تم کثرتِ مال کی ہوس میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ (3)

حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا" دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان بکریوں کو اس سے زیادہ خراب نہیں کرتے جتنا مال اور عزت کی حرص انسان کے دین کو خراب کر دیتی ہے۔ (4)

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو مال کی حرص اور ہوس سے محفوظ فرمائے، آمین۔

﴿حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ: یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔﴾ یعنی کثرتِ مال کی حرص تمہارے دل میں رہی یہاں تک کہ تمہیں موت آ گئی اور تم قبروں میں دفن ہو گئے۔ (5)

---

1 ...... مسلم، کتاب الزّھد و الرّقائق، ص ۱۵۸۲، الحدیث: ۴-(۲۹۵۹).

2 ...... بخاری، کتاب الجزیۃ و الموادعۃ، باب الجزیۃ و الموادعۃ مع اھل الذّمۃ و الحرب، ۲/۳۶۳، الحدیث: ۳۱۵۸.

3 ...... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ، ۳/۶۴۵، الحدیث: ۱۰۹۵۸.

4 ...... ترمذی، کتاب الزّھد، ۴۳-باب، ۴/۱۶۶، الحدیث: ۲۳۸۳.

5 ...... خازن، التّکاثر، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۴۰۴.

www.dawateislami.net

مال اور اولاد کی حقیقت

یاد رہے جس مال کے زیادہ ہونے کی حرص کی جاتی ہے اور جس اولاد پر فخر وغرور کا اظہار کیا جاتا ہے ان کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت تک انسان کے ساتھ رہتے ہیں جب تک اس کے جسم میں روح باقی ہے اور جیسے ہی روح اس کے تن سے جدا ہوتی ہے اور اسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو وہ مال اور اولاد اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور قبر میں اس کے ساتھ صرف اس کا عمل جاتا ہے لہٰذا ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ مال زیادہ ہونے کی حرص کرنے اور اپنی اولاد پر فخر وغرور کرنے کی بجائے نیک اعمال زیادہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ یہ قبر میں اس کے بہترین ساتھی ہوں۔

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دو لوٹ آتی ہیں اور ایک (اس کے ساتھ) رہ جاتی ہے۔ اس کے اہلِ خانہ، مال اور عمل ساتھ جاتے ہیں، اہلِ خانہ اور مال لوٹ آتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ (1)

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، ایک دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے دریافت فرمایا ’’تم جانتے ہو کہ تمہاری، تمہارے اہل وعیال، مال اور اعمال کی مثال کیسی ہے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا ’’تمہاری، تمہارے اہل وعیال، مال اور اعمال کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے تین بھائی ہوں، جب اس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے اور ایک سے کہے: تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے: میں تمہارے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ فی الحال تمہاری تیمارداری کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات اور ضروریات کو پورا کروں، پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں اور کبھی اور شخص، جب (تمہیں دفن کر کے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔ یہ بھائی درحقیقت اس شخص کے اہل وعیال ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے پوچھا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم اس میں کوئی بھلائی نہیں

1 ...... بخاری، کتاب الرّقاق، باب سکرات الموت، ۴/۲۵۰، الحدیث: ۶۵۱۴۔

www.dawateislami.net

پاتے۔اس کے بعد ارشاد فرمایا’’ پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو،تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: میں اس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو،جونہی تم دنیا سے رخصت ہوگئے تو ہمارے راستے جدا جدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دنیا میں رہ جاؤں گا۔ یہ بھائی اصل میں اس شخص کا مال ہے،اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم اسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مزید ارشاد فرمایا’’ پھر وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل وعیال اور مال کا جواب بھی سن لیا ہے،بتاؤ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: میرے بھائی، میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب حساب کا دن آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اسے وزن دار کردوں گا۔ یہ اس کا عمل ہے،اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، یہ تو بہت اچھا دوست ہے۔رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا’’ حقیقت یہی ہے۔[(1)]

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾

ع ۲۷

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے۔ بیشک ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

1 ...... كنز العمّال، حرف الميم، كتاب الموت، قسم الافعال، ذيل الموت، ۸/ ۳۰۸، الجزء الخامس عشر، الحديث: ۴۲۹۷۴.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے۔ یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)۔ بیشک تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ: ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! ہاں ہاں اب نزع کے وقت کثرتِ مال کی حرص اور اولاد پر فخر و غرور کرنے کے برے نتیجے کو جلد جان جاؤ گے، پھر یقیناً تم قبروں میں جلد جان جاؤ گے، یقیناً اگر تم مال کی حرص کا انجام یقینی علم کے ساتھ جانتے تو مال کی حرص میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔ بیشک تم مرنے کے بعد ضرور جہنم کو دیکھو گے، پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے، پھر بیشک ضرور قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو اللّٰہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں جیسے صحت، فراغت، امن، عیش اور مال وغیرہ جن سے تم دنیا میں لذتیں اُٹھاتے تھے اور ان کے بارے میں یہ پوچھا جائے گا کہ یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں؟ ان کا کیا شکر ادا کیا؟ اور ان نعمتوں کا شکر ترک کرنے پر انہیں عذاب کیا جائے گا۔ (1)

قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا

اس سورت کی آیت نمبر 8 سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں سوال ہو گا چاہے وہ نعمت جسمانی ہو یا روحانی، ضرورت کی ہو، یا عیش و راحت کی حتّٰی کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے بارے میں بھی سوال ہو گا۔ اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(1) ...خازن، التکاثر، تحت الآیة: ٣-٨، ٤/٤٠٤، مدارك، التکاثر، تحت الآیة: ٣-٨، ص ١٣٧١، جلالین، التکاثر، تحت الآیة: ٣-٨، ص ٥٠٦، ملتقطاً۔

(2) ...بنی اسرائیل: ٣٦۔

www.dawateislami.net

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، جب یہ آیت ’’ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ‘‘ نازل ہوئی تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا (حالانکہ) ہمارے پاس تو صرف یہی دو سیاہ چیزیں (یعنی کھجور اور پانی) ہیں، دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں؟ ارشاد فرمایا ’’عنقریب ایسا ہی ہوگا۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا، اس سے پوچھا جائے گا: کیا ہم نے تمہیں جسمانی صحت نہ دی اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا؟[2]

حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن انسان کے قدم نہیں ہٹیں گے حتّٰی کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (1) اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں خرچ کی۔ (2) اس کی جوانی کے بارے میں کہ کس کام میں گزری۔ (4،3) اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (5) اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا۔[3]

اللّٰہ تعالٰی ہر مسلمان کو اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ یہ دعا مانگا کرے:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚۛ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ[4]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے اور میں وہ کام کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ، میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

---

1 ...... ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ الھٰکم التکاثر، ۵/۲۳۵، الحدیث: ۳۳۶۸۔
2 ...... ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ الھٰکم التکاثر، ۵/۲۳۶، الحدیث: ۳۳۶۹۔
3 ...... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ و الرقائق و الورع، باب فی القیامۃ، ۴/۱۸۸، الحدیث: ۲۴۲۴۔
4 ...... احقاف: ۱۵۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْعَصْر

سورۂ عصر کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ عصر جمہور مفسرین کے نزدیک مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت مدنیہ ہے۔(1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

”عصر“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں زمانے کو عصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالٰی نے زمانے کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اسے ”سورۂ عصر“ کے نام سے مَوسوم کیا گیا۔

سورۂ عصر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسانی زندگی کا دستور بیان کیا گیا ہے اور اس میں زمانے کی قسم کھا کر بتا دیا گیا کہ اسلام قبول کر کے نیک اعمال کرنے والے، ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تاکید کرنے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرنے والے کے علاوہ آدمی ضرور نقصان میں ہے کیونکہ اس کی عمر لمحہ بہ لمحہ کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔

سورۂ تکاثُر کے ساتھ مناسبت

سورۂ عصر کی اپنے سے ماقبل سورت ”تکاثُر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ تکاثُر میں لوگوں کی دُنْیَوی اُمور میں حد سے زیادہ مشغولیت اور آخرت کی تیاری سے غفلت کا ذکر ہے اور اس سورت میں وہ چیز بیان کی گئی ہے جس میں انسان کو مشغول ہونا چاہئے۔

1 ...... خازن، تفسیر سورۃ العصر، ٤/٤٠٥۔

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْعَصْرِۙ (۱) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍۙ (۲) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (۳) ع

ترجمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: زمانے کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

﴿وَالْعَصْرِ: زمانے کی قسم۔**﴾** اس آیت میں مذکور لفظ ''عصر'' کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے زمانہ مراد ہے اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے اور اس میں احوال کا تبدیل ہونا دیکھنے والے کے لئے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اس لئے ہوسکتا ہے کہ یہاں آیت میں زمانے کی قسم مراد ہو۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ''عصر'' اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو سورج غروب سے پہلے ہوتا ہے، اس لئے ہوسکتا ہے کہ نقصان اٹھانے والے کے بارے میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی گئی ہو جیسا کہ نفع اٹھانے والے کے بارے میں ''ضُحٰی'' یعنی چاشت کے وقت کی قسم ذکر فرمائی گئی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ ''عصر'' سے نمازِ عصر مراد ہوسکتی ہے جو کہ دن کی عبادتوں میں سب سے آخری عبادت ہے اور اس کی فضیلت کی وجہ سے یہاں اس کی قسم ارشاد

www.dawateislami.net

فرمائی گئی ہو۔ چوتھا قول یہ ہے اور اسی کی طرف دل جھکتا ہے کہ یہاں زمانے سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مخصوص زمانہ مراد ہے جو کہ بڑی خیر و برکت کا زمانہ ہے، تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے ''لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ'' میں حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مسکن و مکان کی قسم یاد فرمائی ہے اور جس طرح ''لَعَمْرُكَ'' فرما کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر شریف کی قسم یاد فرمائی تو اسی طرح یہاں ''وَالْعَصْرِ'' فرما کر اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقدس زمانے کی قسم ارشاد فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا زمانہ سب زمانوں سے افضل، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا شہر سب شہروں سے افضل اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک سب کی عمروں سے افضل ہے۔ (1)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

﴿ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ: بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قسم ذکر کر کے فرمایا کہ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے کہ اس کی عمر جو اس کا سرمایہ اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم کم ہو رہی ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو ایمان اور نیک عمل کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو ان تکلیفوں اور مشقتوں پر صبر کرنے کی وصیت کی جو دین کی راہ میں انہیں پیش آئیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خسارے میں نہیں بلکہ نفع پانے والے ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری وہ نیکی اور طاعت میں گزری ہے۔ (2)

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ کچھ ہماری راہ میں

1 ...... خازن، العصر، تحت الآية: ۱، ۴/۴۰۵، صاوی، والعصر، تحت الآية: ۱، ۶/۲۴۱۹، ملتقطاً۔
2 ...... روح البيان، العصر، تحت الآية: ۲-۳، ۱۰/۵۰۵-۵۰۶، خازن، العصر، تحت الآية: ۲-۳، ۴/۴۰۵، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (1)

خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی۔ تاکہ اللہ انہیں ان کے ثواب بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے۔

سورۂ عصر کی آیت نمبر 2 اور 3 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے 3 باتیں معلوم ہوئیں:

(1)...... انسان کی زندگی اس کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے اور اس سرمائے سے وہ اُسی صورت میں نفع اٹھا سکتا ہے جب وہ اِسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں خرچ کرے اور اگر وہ یہ سرمایہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے، اس کی نافرمانی کرنے اور گناہوں میں خرچ کرتا رہا تو اسے کوئی نفع نہ ہوگا بلکہ بہت بڑا نقصان اٹھائے گا، لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت میں مصروف ہو جائے۔

(2)...... انسان کی زندگی کا جو حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرے وہ سب سے بہتر ہے۔

(3)...... دنیا سے اِعراض کرنا اور آخرت کی طلب میں اور اس سے محبت کرنے میں مشغول ہونا انسان کے لئے سعادت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

سورۂ عصر کی آیت نمبر 3 سے معلوم ہونے والے مسائل

نورالعرفان میں ہے کہ اس آیت سے کئی مسئلے معلوم ہوئے **ایک** یہ کہ پہلے خود نیک بنے، پھر دوسروں کو ہدایت کرے جیسا کہ آیت میں ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ ہمیشہ تبلیغ کرے جیسا کہ وَتَوَاصَوْا کے

1 ...... فاطر: ۲۹، ۳۰.

2 ...... بنی اسرائیل: ۱۹.

www.dawateislami.net

اِطلاق سے معلوم ہوا۔ تیسرے یہ کہ ہر مسلمان کو مُبلِّغ ہونا چاہیے، جسے جو مسئلہ صحیح طور پر معلوم ہو، وہ لوگوں کو بتا دے، صرف علما پر تبلیغ نہیں، جیسا کہ **وَتَوَاصَوْا** کے فاعل کے عموم سے پتہ لگا۔ چوتھے یہ کہ ہر حال میں تبلیغ کرے، صرف جلسہ یا اسٹیج پر مَوقوف نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ نماز روزے کی طرح تبلیغ بھی ضروری ہے۔ چھٹے یہ کہ عوام دل و زبان سے اور علماء زبان و قلم سے جبکہ حُکّام زور و طاقت سے تبلیغ کریں اور اصل یہ کہ ہر کوئی اپنی حسبِ اِستطاعت نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوشش کرے۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْهُمَزَة

سورۂ هُمَزَہ کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ هُمَزَہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 9 آیتیں ہیں۔

”هُمَزَہ“ نام رکھنے کی وجہ

هُمَزَہ کا معنی ہے لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے والا ، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ هُمَزَہ“ کہتے ہیں۔

سورۂ هُمَزَہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں غیبت کرنے والے اور منہ پر عیب نکالنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)......اس سورت کی ابتدا میں غیبت کرنے والے اور عیب نکالنے والے کے لئے آخرت میں شدید عذاب کی خبر دی گئی ہے۔

(2)......ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو دنیا کا مال جمع کرنے کے ایسے حریص ہیں جیسے انہوں نے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے اور یہ بتایا گیا کہ انہیں جہنم کے اس دَرَکہ (یعنی طبقے) میں پھینکا جائے گا جہاں آگ ان کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔

سورۂ عصر کے ساتھ مناسبت

سورۂ هُمَزَہ کی اپنے سے ماقبل سورت ”عصر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ عصر میں بتایا گیا تھا کہ نیک

www.dawateislami.net

اعمال کرنے والے مسلمانوں کے علاوہ ہر انسان خسارے میں ہے اور اس سورت میں اس شخص کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جو آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے۔

﴿وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ: اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے۔﴾ یہ آیتیں ان کفار کے بارے میں نازل ہوئیں جو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ پر اعتراضات کرتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے، جیسے اَخنس بن شُریق، اُمیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ اور اس آیت میں مذکور حکم ہر غیبت کرنے والے کے لئے عام ہے۔[1]

غیبت اور عیب جوئی کی مذمت

ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ **ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان

1 ......جلالین، الھمزۃ، تحت الآیۃ: ١، ص٥٠٦؛ مدارک، الھمزۃ، تحت الآیۃ: ١، ص١٣٧٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (1)

کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

اور حضرتِ انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’میں معراج کی رات ایسی قوم کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل! عَلَیْہِ السَّلَام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے اور ان کی عزت خراب کرتے تھے۔ (2)

حضرت راشد بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’معراج کی رات میں ایسی عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے، تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! عَلَیْہِ السَّلَام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے ہیں اور ان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ’’ وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ‘‘ اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے۔ (3)

اللہ تعالٰی ہمیں غیبت اور عیب جوئی جیسے مذموم اعمال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا۔

1 ......حجرات: ۱۲۔

2 ......ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، ۴/۳۵۳، الحدیث: ۴۸۷۸۔

3 ......شعب الایمان، الرابع و الاربعون من شعب الایمان ... الخ، فصل فیما ورد من الاخبار فی التشدید ... الخ، ۵/۳۰۹، الحدیث: ۶۷۵۰۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا۔

﴿اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ: جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا۔﴾ اس سے معلوم ہوا کہ مال جوڑنا اور گن گن کر رکھنا لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے کے مذموم اَوصاف پیدا ہونے کا ایک سبب ہے، ہمارے معاشرے میں مالدار لوگوں کی ایک تعداد ایسی ہے جو اس مرض میں بری طرح مبتلا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔

مال جمع کرنے اور گن گن کر رکھنے کی مذموم صورتیں

یاد رہے کہ مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا چند صورتوں میں برا ہے، (1) حرام ذرائع سے مال جمع کیا جائے۔ (2) جمع شدہ مال سے شرعی حقوق ادا نہ کیے جائیں۔ (3) مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ (4) اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرنے کی بجائے صرف مال کو آفات دور کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے۔

یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَ مَاۤ
اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى
الْاَفْـٕدَةِ ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع

ع ۲۹

ترجمۂ کنزالایمان: کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور تو نے کیا جانا کیا روندنے والی۔ اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بیشک وہ ان پر بند کردی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں، وہ ضرور ضرور چورا چورا کردینے

www.dawateislami.net

والی میں پھینکا جائے گا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ چورا چورا کردینے والی کیا ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بیشک وہ ان پر بند کردی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

﴿یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ: وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے، پیٹھ پیچھے برائی کرنے، مال جوڑنے اور گن گن کر رکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا اور مرنے نہیں دے گا جس کی وجہ سے وہ مال کی محبت میں مست ہے اور نیک عمل کی طرف مائل نہیں ہوتا، ایسا ہرگز نہیں ہوگا بلکہ وہ ضرور ضرور جہنم کے چورا چورا کردینے والے طبقے میں پھینکا جائے گا جہاں آگ اس کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی اور تجھے کیا معلوم کہ وہ چورا چورا کردینے والی کیا ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو کبھی سرد نہیں ہوتی اور اس کا وصف یہ ہے کہ وہ جسم کے ظاہری حصے کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دِلوں کو بھی جلائے گی۔ بیشک انہیں آگ میں ڈال کر دروازے بند کردیئے جائیں گے اور دروازوں کی بندش آتشیں لوہے کے ستونوں سے مضبوط کردی جائے گی تاکہ کبھی دروازہ نہ کھلے اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کرکے آتشیں ستونوں سے اُن کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔ [1]

جہنم کی آگ دوسری آگوں کی طرح نہیں

سورۂ ھُمَزَہ کی آیت نمبر 6 سے معلوم ہوا کہ جہنم کی آگ دوسری آگ کی طرح نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جہنم کی آگ ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی حتّٰی کہ وہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ سیاہ اور اندھیری ہے۔ [2]

﴿اَلَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـٕدَةِ: وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔﴾ دل ایسی چیز ہیں جن میں ذرا سی گرمی برداشت کرنے کی تاب نہیں تو جب جہنم کی آگ ان پر چڑھ جائے گی اور موت آئے گی نہیں تو اس وقت کیا حال ہوگا اور دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ کفر، باطل عقائد اور فاسد نیتوں کے مقام ہیں۔ [3]

1 ……خازن، الهمزة، تحت الآية: ٣-٩، ٤/٤٠٦، ملخصاً.

2 ……ترمذي، كتاب صفة جهنم، ٨-باب، ٤/٢٦٦، الحديث: ٢٦٠٠.

3 ……خازن، الهمزة، تحت الآية: ٧، ٤/٤٠٦-٤٠٧، مدارك، الهمزة، تحت الآية: ٧، ص١٣٧٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الفِيل

سورۂ فیل کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ فیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

''فیل'' نام رکھنے کی وجہ

عربی میں ہاتھی کو فیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں ہاتھی والوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ فیل'' کہتے ہیں۔

سورۂ فیل کے مضامین

اس سورت میں یمن کے بادشاہ ابرہہ کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس نے اپنی قوت اور مال پر بھروسہ کرتے ہوئے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تو اس کی فوج پر اللّٰہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنہوں نے ان پر کنکر کے پتھر برسائے اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

سورۂ هُمَزَہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ فیل کی اپنے سے ماقبل سورت ''هُمَزَہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ هُمَزَہ میں بتایا گیا تھا کہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کافروں نے جو مال جمع کیا تھا وہ انہیں اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور اس سورت میں اس پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ ابرہہ جو کہ مال و دولت، طاقت و قوت اور جاہ و حشمت میں کفارِ مکہ سے بڑھ کر تھا، جب وہ کعبہ شریف پر حملہ آور ہوا تو اللّٰہ تعالیٰ نے کمزور اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے اسے ہلاک کر دیا اور ان کا مال، تعداد اور قوت انہیں اللّٰہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکی۔

---

1 ......خازن، تفسیر سورة الفيل، ٤/٤٠٧۔

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿١﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ
تَضْلِيْلٍ ﴿٢﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿٣﴾ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ
مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿٥﴾

رکوع ۔

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔ کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا۔ اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں۔ کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے۔ تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ کیا اس نے ان کے مکرو فریب کو تباہی میں نہ ڈالا۔ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے۔ جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے۔ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کردیا۔

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ : کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟﴾ اس سورت میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن اور حبشہ کے بادشاہ ابرہہ نے جب حج کے موسم میں لوگوں کو بیتُ اللّٰہ کا حج کرنے کی تیاری کرتے ہوئے دیکھا تو اُس نے اِس غرض سے صنعاء میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا کہ حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں۔

www.dawateislami.net

عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا۔ جب ابرہہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اسے بہت طیش آیا اور اُس نے قسم کھائی کہ وہ کعبۂ مُعَظَّمہ کو گرا دے گا، چنانچہ وہ اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر چلا۔ اس لشکر میں بہت سے ہاتھی بھی تھے اور ان کا پیش رَو ایک بڑے جسم والا کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا۔ ابرہہ جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچا تو اس نے اہلِ مکہ کے جانور قید کر لئے اور ان میں حضرت عبدالمطلب کے دوسو اونٹ بھی تھے۔ حضرت عبدالمطلب ابرہہ کے پاس آئے تو اس نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھا کر پوچھا کہ آپ کس مقصد سے یہاں آئے ہیں اور آپ کا کیا مطالبہ ہے۔ آپ نے فرمایا: میرا مطالبہ یہ ہے کہ میرے اونٹ مجھے واپس کر دیئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا: مجھے آپ کی بات سن کر بہت تعجب ہوا ہے کہ میں اس خانۂ کعبہ کو ڈھانے کے لئے یہاں آیا ہوں جو آپ کا اور آپ کے باپ دادا کا مُعَظَّم و محترم مقام ہے، آپ اس کے لئے تو کچھ نہیں کہتے اور اپنے اونٹوں کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں! آپ نے فرمایا: میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں اس لئے انہی کے بارے میں کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ یہ سن کر ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے، حضرت عبدالمطلب نے واپس آکر قریش کو صورتِ حال سے آگاہ کیا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہو جائیں، چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور حضرت عبدالمطلب نے کعبہ کے دروازے پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ بھی اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا تو اس وقت محمود نامی ہاتھی کی حالت یہ تھی کہ جب اسے کسی اور طرف چلاتے تو چلتا تھا لیکن جب کعبہ کی طرف اس کا رُخ کرتے تو وہ بیٹھ جاتا تھا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے ابرہہ کے لشکر پر سمندر کی جانب سے پرندوں کی فوجیں بھیجیں اور ان میں سے ہر پرندے کے پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں اور ایک چونچ میں تھی، وہ پرندے آئے اور کنکر کے پتھروں سے انہیں مارنے لگے، چنانچہ جس شخص پر وہ پرندہ سنگریزہ چھوڑتا تو وہ سنگریزہ اس کے خود کو توڑ کر سر سے نکلتا ہوا، جسم کو چیر کر ہاتھی میں سے گزرتا ہوا زمین پر پہنچ جاتا اور ہر سنگریزے پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جس سنگریزے سے اسے ہلاک کیا گیا، اس طرح ان پرندوں نے ابرہہ کے لشکریوں کو جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔ جس سال یہ واقعہ رونما ہوا اسی سال سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی۔ (1)

1 ...... خازن، الفیل، تحت الآیۃ: ۱-۵، ۴/۴۰۷-۴۱۰، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ قُرَیْش

سورۂ قریش کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ قریش زیادہ صحیح قول کے مطابق مکیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 4 آیتیں ہیں۔

’’قریش‘‘ نام رکھنے کی وجہ

قریش ایک قبیلے کا نام ہے اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ قریش‘‘ کہا جاتا ہے۔

سورۂ قریش کے مضامین

اس سورت میں بیان کیا گیا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے قریش کو تجارت کے لئے ہر سال میں دو سفر کرنے کی طرف رغبت دلائی اور ان کی محبت ان کے دل میں ڈال دی اس لئے انہیں چاہئے کہ بتوں کی بجائے اس رب تعالیٰ کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں کئی قسم کے خوف سے امن عطا کیا۔

سورۂ فیل کے ساتھ مناسبت

سورۂ قریش کی اپنے سے ماقبل سورت ’’فیل‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے دونوں سورتوں میں اللّٰہ تعالیٰ نے اہلِ مکہ کو اپنی نعمتیں یاد دلائی ہیں، چنانچہ سورۂ فیل میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے دشمن ابرہہ کو ہلاک کیا جو کعبہ معظمہ کو گرانے آیا تھا اور سورۂ قریش میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان میں تجارت کرنے کی رغبت پیدا فرمائی اور سردی، گرمی کے موسم میں انہیں دوسرے شہروں میں تجارت کے لئے سفر کرنے پر تیار کیا۔

---

1 ……خازن، تفسیر سورۃ قریش، ۴/۴۱۰۔

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ ﴿۲﴾ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ
هٰذَا الْبَیْتِ ﴿۳﴾ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ﳔ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

ع ٢١

ترجمۂ کنزالایمان: اس لیے کہ قریش کو میل دلایا۔ ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا۔ تو انہیں چاہیے اس گھر کے رب کی بندگی کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے۔ تو انہیں اِس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا۔

﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ: قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔﴾ اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں، ان میں سے ایک ظاہری نعمت یہ ہے کہ اُس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی اور ان کی محبت ان کے دل میں ڈالی، چنانچہ قریش تجارت کے لئے سردی کے موسم میں یمن کا اور گرمی کے موسم میں شام کا سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہلِ حرم کہتے تھے اور اُن کی عزت و حرمت کرتے تھے۔ یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے، ان تجارتوں سے فائدے اُٹھاتے اور مکہ مکرمہ جہاں نہ کھیتی ہے اور نہ معاش کے اسباب، وہاں رہائش رکھنے کیلئے مسلسل سرمایہ پہنچاتے، ان پر اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور یہ لوگ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، تو انہیں چاہئے کہ وہ اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے کعبہ معظمہ کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں ان سفروں کے ذریعے بھوک کی اس

www.dawateislami.net

حالت میں کھانا دیا جس میں وہ ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے اور انہیں حرم شریف کے سبب اور مکہ والے ہونے کی وجہ سے خوف سے امن بخشا کہ کوئی ان کے ساتھ مزاحمت نہیں کرتا حالانکہ ان کے اَطراف اور قرب و جوار میں قتل و غارت گری ہوتی رہتی ہے، قافلے لٹتے ہیں اور مسافر مارے جاتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ خوف سے امن بخشنے سے مراد یہ ہے کہ انہیں جذام کے مرض سے امن دیا کہ ان کے شہر میں انہیں جذام کا مرض نہ ہوگا اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے انہیں عظیم خوف سے امان عطا فرمائی۔ (1)

قریش کا تعارف

قریش اس قبیلے کا نام ہے جس میں سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ مبارکہ ہوئی۔ اس قبیلے کے اس نام کی مختلف وجوہات بیان کی گئی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آباؤ اَجداد میں سے ایک باکمال ہستی فہر بن مالک ہیں، ان کا لقب ''قریش'' ہے اور ان کی اولاد ''قرَیشی'' یا ''قریش'' کہلاتی ہے۔ فہر بن مالک ''قریش'' اس لئے کہلاتے ہیں کہ ''قریش'' ایک سمندری جانور کا نام ہے جو بہت ہی طاقتور ہوتا ہے اور وہ سمندری جانوروں کو کھا ڈالتا ہے، یہ جانور تمام جانوروں پر ہمیشہ غالب ہی رہتا ہے کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور چونکہ فہر بن مالک اپنی شجاعت اور خداداد طاقت کی بنا پر عرب کے تمام قبائل پر غالب تھے اس لئے تمام عرب والے ان کو ''قریش'' کے لقب سے پکارنے لگے۔ (2)

قریش کے بارے میں اَحادیث

یہاں قریش سے متعلق تین اَحادیث ملاحظہ ہوں

(1)......حضرت واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اللّٰہ تعالٰی نے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ سے قریش کو چن لیا اور

---

1 ......خازن، قریش، تحت الآیۃ: ۱-۴، ۴/۴۱۰-۴۱۲.

2 ......زرقانی علی المواھب، المقصد الاوّل فی تشریف اللّٰہ تعالی لہ علیہ الصلاۃ والسلام، ۱/۱۴۳-۱۴۵، سیرتِ مصطفٰی، ص۵۱-۵۲.

www.dawateislami.net

قریش میں سے بنو ہاشم کو چن لیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے چن لیا۔ (1)

(2)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’لوگ اس معاملۂ حکمرانی میں قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں۔ (2)

(3)......حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’خلافت قریش میں رہے گی جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے عداوت رکھے گا اسے اللّٰہ تعالٰی اوندھے منہ گرائے گا۔ (3)

سورۂ قریش کی آیت نمبر 3 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(1)......کفار بھی شرعی عبادات کے مُکَلَّف ہیں کہ ایمان لائیں اور عبادت کریں۔

(2)......کفر کی حالت میں کوئی نیکی، صحیح عبادت نہیں کیونکہ کفارِ مکہ طواف، حج، عمرہ اور حاجیوں کی خدمت کرتے تھے، مگر انہیں کالعدم قرار دیا گیا۔

(3)......کعبہ مُعَظَّمہ عظمت وجلال والے رب تعالٰی کی ذات کا مَظْہَر ہے۔

(4)......اللّٰہ تعالٰی اگرچہ ہر ادنیٰ واعلیٰ کا رب ہے لیکن اس کی رَبُوبیّت کو اس کی اعلیٰ مخلوق کی طرف منسوب کرنا چاہیے، جیسے یوں کہنا چاہیے اے محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رب! اے کعبہ معظمہ کے رب!

لوگوں کو سہولت دینا اور معاشرے میں امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیح اور خصوصیت ہے

آیت نمبر 4 میں بھوک کی حالت میں کھانا دیئے جانے اور خوف کی حالت میں امن دیئے جانے کا ذکر ہے، یاد رہے کہ بھوک اور خوف دو ایسی چیزیں ہیں جو معاشرے میں گناہوں اور بدکاریوں کی تعداد میں اضافہ کرنے، جرائم کی شرح بڑھانے، بے امنی اور بدسکونی پھیلانے میں انتہائی اہم اور مرکزی کردار ادا کرتی ہیں جبکہ بھوک کا ختم ہونا اور خوف کا دور ہو جانا معاشرے میں پاکیزہ ماحول اور امن وامان کی فضا قائم کرنے میں بہت بڑے معاون ہیں۔ اسے

1......مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم... الخ، ص۱۲۴۹، الحدیث: ۱(۲۲۷۶).

2......بخاری، کتاب المناقب، باب قول اللّٰہ تعالی: یا ایّھا الناس... الخ، ۲/۴۷۳، الحدیث: ۳۴۹۵.

3......بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب قریش، ۲/۴۷۴، الحدیث: ۳۵۰۰.

www.dawateislami.net

دوسرے انداز میں یوں سمجھ لیجئے کہ جہاں لوگوں کو سہولیات دی جاتی ہیں اوران کی ضروریاتِ زندگی پورا کرنے کے خاطر خواہ انتظامات ہوتے ہیں وہاں گناہوں اور بدکاریوں کی شرح کم ہوگی اور جہاں امن وامان قائم ہے وہاں جرائم کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوگی اور لوگ پُرسکون زندگی بسر کریں گے۔ اگر موجودہ دور میں عالمی سطح پر لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ چیز واضح ہوگی کہ ان میں زنا، چوری، ڈاکے، لوٹ مار، چھینا جھپٹی، قتل و غارت گری، بے امنی، بدسکونی، بے چینی اوران کے علاوہ طرح طرح کے جرموں، گناہوں اور خوفوں کے عام ہونے کا بنیادی سبب بھوک ختم کرنے کے قابلِ قدر ذرائع کا نہ ہونا، زندگی گزارنے کے لئے بنیادی سہولیات سے محروم ہونا اور امن وامان قائم کرنے کے لئے ضروری انتظامات کا نہ ہونا ہے اور دینِ اسلام کے احکامات اور تعلیمات پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت روشن دن سے زیادہ صاف نظر آئے گی لوگوں کی بھوک کو ختم کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنا، پاکیزہ معاشرے کا قیام اور امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیحات اور خصوصیات میں سے ہے، جیسے دینِ اسلام میں مالدار مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی گئی اور بعض اعمال پر صدقات دینے کا حکم دیا گیا اوران کا حق دار ان لوگوں کو ٹھہرایا گیا جو انتہائی ضرورت مند ہیں اور فقیری و مسکینی کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں تا کہ ان کی ضرورت پوری ہونے اور فقر و مسکینی دور ہونے کا باقاعدہ انتظام ہو۔

اگر آج بھی لوگ دینِ اسلام کے احکام پر صحیح طریقے سے عمل کرنا شروع کر دیں اوراس کی تعلیمات کو اپنے اوپر نافذ کرلیں تو یہ دنیا میں بھی زندگی کی بنیادی اور ضروری سہولیات پالیں گے، پاکیزہ اور پرامن معاشرے میں زندگی بسر کرنے لگیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخرت میں بھی چین، سکون، راحتوں، نعمتوں اور آسائشوں میں ہمیشہ کے لئے زندگی گزاریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینِ اسلام کے احکام اوراس کی تعلیمات پر صحیح طریقے سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْمَاعُوْن

سورۂ ماعون کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ ماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ سورت آدھی عاص بن وائل کے بارے میں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور آدھی عبداللہ بن اُبی سَلُول منافق کے بارے میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں **1** رکوع اور **7** آیتیں ہیں۔

''ماعون'' نام رکھنے کی وجہ

ماعون کا معنی ہے استعمال کی معمولی چیز، اور اس سورت کی آخری آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ ماعون'' کہتے ہیں۔

سورۂ ماعون کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کافروں اور منافقوں کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتدائی آیات میں ان کافروں کی مذمت کی گئی جو حساب اور جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں، یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے۔

(2)......آخری آیات میں ان منافقوں کی مذمت کی گئی جو لوگوں کے سامنے نمازی بنتے اور تنہائی میں نمازیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کے سامنے بھی جو نمازیں ادا کرتے ان سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے لوگوں کو یہ دکھانا مقصود ہوتا تھا کہ ہم بھی نمازی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی ایک بری خصلت یہ تھی کہ اگر ان سے کوئی استعمال کی

---

1 ......خازن، تفسير سورة الماعون، ٤/٤١٢.

www.dawateislami.net

معمولی چیز مانگتا تو وہ اسے منع کر دیتے تھے۔

سورۂ قریش کے ساتھ مناسبت

سورۂ ماعون کی اپنے سے ماقبل سورت ’’قریش‘‘ کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قریش میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی تھی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قریش میں خانہ کعبہ کے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی جو سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔

﴿اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔﴾ **شانِ نزول:** اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں **ایک قول** یہ ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے بارے میں نازل ہوئی، وہ قیامت کے دن کا انکار کرتا تھا اور برے کام بھی کیا کرتا تھا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

www.dawateislami.net

تیسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی، مروی ہے کہ ابوجہل نے ایک یتیم کی پرورش کی ذمہ داری لی، ایک دن وہ یتیم ننگے بدن اس کے پاس آیا اور اپنے مال میں سے کچھ طلب کیا، اُس نے اسے دھکے دے کر نکال دیا۔ قریش کے سرداروں نے اس سے کہا کہ تم محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے پاس جاؤ وہ تمہاری سفارش کر دیں گے، اس سے ان لوگوں کا مقصد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مذاق اڑانا تھا لیکن یتیم کو یہ چیز معلوم نہ تھی، چنانچہ وہ یتیم تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی فریاد پیش کی اور سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کسی محتاج کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے، چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس یتیم کے ساتھ ابوجہل کے پاس گئے، اس نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر مرحبا کہا اور فوراً یتیم کا مال اس کے حوالے کر دیا۔ یہ دیکھ کر قبیلہ قریش کے لوگوں نے اسے عار دلایا اور کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ ابوجہل نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں اپنے دین سے پھرا نہیں، اصل بات یہ ہے کہ میں نے اُن کی دائیں اور بائیں طرف ایک نیزہ دیکھا اور مجھے یہ ڈر لگا کہ اگر میں نے ان کی بات نہ مانی تو یہ نیزہ مجھے پھاڑ ڈالے گا۔

چوتھا قول یہ ہے کہ یہ آیت کسی خاص آدمی کے بارے میں نازل نہیں ہوئی بلکہ اس میں ہر وہ شخص داخل ہے جو قیامت کے دن کا انکار کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا نیک اعمال کرنا اور ممنوعات سے رکنا ثواب میں رغبت اور عذاب کے ڈر سے ہوتا ہے تو جب وہ قیامت کا ہی منکر ہوگا تو وہ نفسانی خواہشات اور لذتوں میں سے کچھ نہ چھوڑے گا، اس سے ثابت ہوا کہ قیامت کا انکار کفر اور گناہوں کی تمام اَقسام کی بنیاد کی طرح ہے۔ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے انسان! کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو جو دلائل واضح ہونے کے باوجود حساب اور جزا کا انکار کرتا ہے، اگر نہیں پہچانتے تو سنو: یہ وہ شخص ہے جو اپنے کفر کی وجہ سے یتیم کو دھکے دیتا، ڈانٹتا اور مارتا ہے اور اس کے ساتھ ظلم کرتے ہوئے اس کا حق اور اس کا مال اسے نہیں دیتا اور اپنے انتہا درجے کے بخل، دل کی سختی اور کمینے پن کی وجہ سے مسکین کو کھانا نہیں دیتا اور نہ ہی وہ کسی اور کو یتیم کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ وہ اس عمل پر ثواب ملنے کا اعتقاد نہیں رکھتا، اگر وہ جزا پر ایمان لاتا اور وعید پر یقین رکھتا تو اس سے یہ اَفعال صادر نہ ہوتے۔ (1)

---

1 …تفسیر کبیر، الماعون، تحت الآیۃ: ۱-۳، ۱۱/۳۰۱-۳۰۳، خازن، الماعون، تحت الآیۃ: ۱-۳، ۴/۴۱۲، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

﴿فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ: پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔﴾ یعنی دین کو جھٹلانے والے شخص کا اخلاقی حال یہ ہے کہ وہ یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

یتیموں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے میں اسلام کی تعلیمات

اس آیت میں کفار کا یتیموں کے ساتھ سلوک بیان کیا گیا جبکہ اس کے مقابلے یتیموں کے بارے میں اسلام کی تعلیمات ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ یتیموں کے سرپرستوں سے ارشاد فرماتا ہے:

وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور پاکیزہ مال کے بدلے گندا مال نہ لو اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کم عقلوں کو ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو۔

اور ارشاد فرمایا:

وَلْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْهِمْ۪ فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ لوگ ڈریں جو اگر اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑتے تو ان کے بارے میں کیسے اندیشوں کا

1 ...... النساء: ۲۔
2 ...... النساء: ۵۔

www.dawateislami.net

وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (1)

شکار ہوتے۔ تو انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور درست بات کہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا (2)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’مسلمانوں میں بہترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سُلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (3)

اور حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو کسی یتیم کے سر پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرے تو اس کے لیے ہر اس بال کے عِوض نیکیاں ہوں گی جس پر اس کا ہاتھ پھرے اور جو اپنے پاس رہنے والے یتیم لڑکے یا یتیم لڑکی سے بھلائی کرے تو جنت میں مَیں اور وہ ان کی طرح ہوں گے، اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی دو انگلیاں ملائیں۔ (4)

کفار کے طرزِ عمل اور اسلام کی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے جو اِقدامات دینِ اسلام نے کئے اور جو احکامات دینِ اسلام نے دیئے ان کی مثال کسی اور دین میں نہیں مل سکتی۔

وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِؕ ﴿۳﴾

1 ……النساء: ۹.
2 ……النساء: ۱۰.
3 ……ابن ماجه، كتاب الادب، باب حقّ اليتيم، ١٩٣/٤، الحديث: ٣٦٧٩.
4 ……مسند امام احمد، مسند الانصار، حديث ابي امامة الباهلي... الخ، ٣٠٠/٨، الحديث: ٢٢٣٤٧.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔

﴿وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ: اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔﴾ یعنی دین کو جھٹلانے والے کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے گھر والوں اور دیگر مالداروں کو اس بات کی ترغیب نہیں دیتا کہ وہ مسکین کو کھانا دیں۔ (1)

مسکین کے ساتھ کفار کا طرزِ عمل اور دینِ اسلام کی تعلیمات

اس آیت میں مسکین سے کفار کا سلوک بیان کیا گیا، اب مسکین کے بارے میں اسلام کی تعلیمات ملاحظہ ہوں، اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو رشتے دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللّٰہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اور اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کا وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ اللّٰہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں خاص اللّٰہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔

اور حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’مسکین لوگ جنت میں مالداروں سے چالیس برس پہلے جائیں گے، اے عائشہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، مسکین کو خالی نہ پھیرو اگرچہ کھجور کی قاش ہی ہو اسے دے دو۔ اے عائشہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، مسکینوں سے محبت کرو، انہیں قریب رکھو تاکہ اللّٰہ تعالیٰ قیامت میں تمہیں قریب کردے۔ (4)

1 ……روح البیان، الماعون، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۵۲۲۔

2 ……روم: ۳۸۔

3 ……دھر: ۸،۹۔

4 ……ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء انّ فقراء المھاجرین یدخلون الجنۃ قبل اغنیائھم، ۴/۱۵۷، الحدیث: ۲۳۵۹۔

www.dawateislami.net

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔﴾ یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان نمازیوں کیلئے خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ اس سے مراد منافقین ہیں کہ جب وہ لوگ تنہا ہوتے ہیں تو نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ اس کے فرض ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے اور جب وہ لوگوں کے سامنے ہوتے ہیں تو نمازی بنتے، اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے اور انہیں دکھانے کے لئے اُٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں یہ لوگ نماز سے غافل ہیں۔[1]

نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام

نماز سے غافل رہنے والوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اُن کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ

1 ......مدارك، الماعون، تحت الآية: ٤-٥، ص ١٣٧٧.

2 ......مريم: ٥٩.

www.dawateislami.net

وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا (1)

کوفریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہوکر لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللّٰہ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں۔ درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ اِن کی طرف ہیں نہ اُن کی طرف اور جسے اللّٰہ گمراہ کرے تو تم اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔

یادرہے کہ نماز سے **غفلت** کرنے یعنی کبھی نماز پڑھ لینے اور کبھی چھوڑ دینے سے بھی بچنا ضروری ہے اور یہ خاص منافقوں کا وصف ہے اور نماز میں **غفلت** کرنا یعنی نماز کے دوران دیگر کاموں کے بارے میں سوچ بچار کرنے لگ جانا یا شیطان کے وسوسوں کو قبول کر لینا وغیرہ اس سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اگرچہ اس کی شناعت یعنی برائی کم ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ: **جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔**﴾ نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض و واجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر با جماعت نہ پڑھنا، نماز کی پرواہ نہ کرنا، تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ، یہ سب صورتیں وعید میں داخل ہیں جبکہ شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، توجہ سے نہ پڑھنا بھی نماز سے غفلت میں داخل ہے البتہ یہ صورتیں اس وعید میں داخل نہیں جو ماقبل آیت میں بیان ہوئی ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ: **وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔**﴾ یعنی منافقین فرائض کی ادائیگی اللّٰہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں۔ (2)

ریاکاری کی تعریف اور اس کی مذمت

ریاکاری کی تعریف یہ ہے کہ اپنے عمل کو اس ارادے سے ظاہر کرنا کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کی عبادت گزاری

1 ......النساء: ۱۴۲، ۱۴۳۔

2 ......مدارك، الماعون، تحت الآية: ٦، ص ١٣٧٧۔

www.dawateislami.net

کی تعریف کریں۔ [1]

کثیر اَحادیث میں ریاکاری کی مذمت بیان کی گئی ہے، یہاں ان میں سے دواَحادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ

(1)......حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کررہے تھے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ''میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مسیح دجال سے بھی زیادہ میرے نزدیک تم پر خوف ہے؟ ہم نے عرض کی: ہاں، یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ارشاد فرمایا'' وہ شرکِ خفی ہے، آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس وجہ سے طویل کرتا ہے کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتا دیکھ رہا ہے۔ [2]

(2)......حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللّٰہ تعالیٰ تمام اَوّلین و آخرین کو اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں، تو ایک مُنادی ندا کرے گا، جس نے کوئی کام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کرلیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔ [3]

یاد رہے کہ اپنی نیت کو درست رکھتے ہوئے فرض عبادات کی بجا آوری اِعلانیہ کرنی چاہئے تاکہ لوگ فرض عبادات چھوڑنے کی اس پر تہمت نہ لگائیں اور نفلی عبادات پوشیدہ کرنی چاہئیں کیونکہ ان میں تہمت لگنے کا اندیشہ نہیں۔

ع ۲۲

وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے۔

﴿ وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ: اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں خالق کے ساتھ منافقین

1......قرطبی، الماعون، تحت الآیۃ: ٦، ١٠/١٥٤، الجزء العشرون.

2......ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الریاء والسمعۃ، ٤/٤٧٠، الحدیث: ٤٢٠٤.

3......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الکھف، ٥/١٠٥، الحدیث: ٣١٦٥.

www.dawateislami.net

کا معاملہ بیان کیا گیا اب یہاں سے مخلوق کے ساتھ ان کا طرزِ عمل بیان کیا جا رہا ہے کہ اگر ان سے برتنے کی کوئی معمولی چیز جیسے سوئی، ہنڈیہ یا پیالہ وغیرہ مانگے تو بخل کرتے ہوئے اسے نہیں دیتے۔ (1)

گھروں میں استعمال کی معمولی چیزیں حاجت سے زیادہ رکھیں

علماء فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیز اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔ (2)

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کون سی چیز ہے جس کا منع کرنا حلال نہیں؟ ارشاد فرمایا "پانی، نمک اور آگ۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، پانی کو تو ہم سمجھ گئے مگر نمک اور آگ کا یہ حکم کیوں ہے؟ ارشاد فرمایا: اے حمیراء! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، جس نے کسی کو آگ دی اس نے گویا اس آگ سے پکا ہوا سارا کھانا خیرات کیا اور جس نے کسی کو نمک دیا اس نے گویا سارا وہ کھانا خیرات کیا جسے اس نمک نے لذیذ بنایا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی وہاں پلایا جہاں پانی عام ملتا ہو اس نے گویا غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو وہاں ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو اس نے گویا اسے زندگی بخشی۔ (3)

1 ...... جلالین، الماعون، تحت الآیۃ: ۷، ص۵۰۷.

2 ...... خازن، الماعون، تحت الآیۃ: ۷، ۴/۴۱۳.

3 ...... ابن ماجہ، کتاب الرھون، باب المسلمون شرکاء فی ثلاث، ۳/۱۷۷، الحدیث: ۲۴۷۴.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْكَوْثَر

سورۂ کوثر کا تعارف

مقامِ نزول

علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''سورۂ کوثر جمہور مفسرین کے نزدیک مکیہ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک مدنیہ ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

''کوثر'' نام رکھنے کی وجہ

کوثر سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں اور جنت کی ایک نہر کا نام بھی کوثر ہے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ کوثر'' کہتے ہیں۔

سورۂ کوثر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدحت بیان فرمائی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)......اس کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا بیان ہے جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر فرمایا۔

(2)......دوسری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے شکریے میں نماز پڑھتے رہیں اور قربانی کریں۔

(3)......تیسری آیت میں فرمایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دشمن ہے وہی ہر خیر سے

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الکوثر، ٤/٤١٣۔

www.dawateislami.net

محروم ہے۔

سورۂ ماعون کے ساتھ مناسبت

سورۂ کوثر کی اپنے سے ماقبل سورت ’’ماعون‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ماعون میں کافروں اور منافقوں کی جو صفات بیان کی گئیں ان کے مقابلے میں سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصاف سورۂ کوثر میں بیان کئے گئے۔ (1)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ٪﴿۳﴾ ع ۲۲

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

﴿ اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ ﴾ کوثر کی تفسیر میں مفسرین

1 ...... تفسیر کبیر، الکوثر، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/۳۰۷.

www.dawateislami.net

کے مختلف اَقوال ہیں، ان سب اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں اور کثیر فضائل عنایت کر کے تمہیں تمام مخلوق پر افضل کیا، آپ کو حسنِ ظاہر بھی دیا حسنِ باطن بھی عطا کیا، نسبِ عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، امت کی کثرت بھی، دین کے دشمنوں پر غلبہ بھی، فتوحات کی کثرت بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں عطا کیں جن کی انتہا نہیں۔ (1)

آیت ”اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے 5 باتیں معلوم ہوئیں

(1)......اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کوثر عطا کر دی ہے کیونکہ یہاں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ہم آپ کو کوثر عطا کریں گے بلکہ یہ فرمایا کہ بیشک ہم نے آپ کو کوثر عطا کر دی۔

(2)......اللہ تعالیٰ کی اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر یہ عطا ان کے نبی اور رسول ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات کی وجہ سے ہے جو شانِ محبوبیت کی صورت ہے کیونکہ یہاں یہ فرمایا ”اَعْطَیْنٰكَ“ ہم نے آپ کو عطا فرمائی، یہ نہیں فرمایا کہ ”اَعْطَیْنَا الرَّسُوْلَ“ یا ”اَعْطَیْنَا النَّبِیَّ“۔

(3)......تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر یہ عطا کسی عبادت اور ریاضت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ان پر یہ عطا اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل اور احسان کی وجہ سے ہے کیونکہ یہاں عطا کا ذکر پہلے ہوا اور عبادت کا ذکر بعد میں ہوا۔

(4)......اللہ تعالیٰ نے آپ کو کوثر کا مالک بنا دیا ہے تو آپ جسے چاہیں جو چاہیں عطا کر سکتے ہیں۔

(5)......سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدحت خود ربِّ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

اور فرماتے ہیں:

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسولُ اللہ کی

1 ......خازن، الکوثر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۱۳-۴۱۴ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ: تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں جہاں کی بے شمار بھلائیاں عطا کی ہیں اور آپ کو وہ خاص رتبہ عطا کیا ہے جو آپ کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کیا، تو آپ اپنے اس رب عَزَّوَجَلَّ کے لیے نماز پڑھتے رہیں جس نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو، کوثر عطا کر کے عزت وشرافت دی تاکہ بتوں کے پجاری ذلیل ہوں اور بتوں کے نام پر ذبح کرنے والوں کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور اس کے نام پر قربانی کریں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ (1)

﴿ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ: بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔﴾ شانِ نزول: جب سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرزند حضرت قاسم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ابتر یعنی نسل ختم ہو جانے والا کہا اور یہ کہا کہ اب اُن کی نسل نہیں رہی، ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا اس پر یہ سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے اُن کفار کا بلیغ رد فرمایا اور اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بیشک تمہارا دشمن ہی ہر بھلائی سے محروم ہے نہ کہ آپ، کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کی پیروی کرنے والوں سے دنیا بھر جائے گی، آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا، قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللّٰہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے اور آخرت میں آپ کے لئے وہ کچھ ہے جس کا کوئی وصف بیان ہی نہیں کر سکتا تو جس کی یہ شان ہے وہ اَبتر کہاں ہوا، بے نام ونشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔ (2)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس سورت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادۂ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے انتقالِ پُر ملال پر حضور کو اَبتر یعنی نسل بُریدہ کہا۔ حق جَلَّ وَعَلَا نے فرمایا: ''اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ'' بیشک ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی۔ کہ اولاد سے نام چلنے کو تمہاری رفعتِ ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں صاحبِ اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا، اور تمہاری ثنا کا ڈنکا تو

---

1 ......مدارك، الكوثر، تحت الآية: ٢، ص١٣٧٨، خازن، الكوثر، تحت الآية: ٢، ٤/٦ ٤١-٤١٧، ملتقطاً.

2 ......مدارك، الكوثر، تحت الآية: ٣، ص١٣٧٨، خازن، الكوثر، تحت الآية: ٣، ٤/٧ ٤١، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

قیامِ قیامت تک اَکنافِ عالَم واطرافِ جہاں میں بجے گا اور تمہارے نامِ نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اَطباقِ فلک آفاقِ زمین میں پڑھا جائے گا۔ پھر اولاد بھی تمہیں وہ نفیس وطیب عطا ہوگی جن کی بقاء سے بقائے عالَم مَربوط رہے گی اس کے سوا تمام مسلمان تمہارے بال بچے ہیں اور تم سا مہربان ان کے لیے کوئی نہیں، بلکہ حقیقتِ کار کو نظر کیجئے تو تمام عالَم تمہاری اولادِ معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اور تمہارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لیے جب ابوالبشر آدم تمہیں یاد کرتے تو یوں کہتے: ''یَا اِبْنِیْ صُوْرَۃً وَاَبَایَ مَعْنًی'' اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔ پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اس کی یہ عنایتِ بے غایت تم پر مبذول ہو تو تم ان اَشقیاء کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ ''فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ'' رب کے شکرانہ میں اس کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ ''اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ'' جو تمہارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے کہ جن بیٹوں پر اُسے ناز ہے یعنی عمرو وہشام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، وہی اُس کے دشمن ہو جائیں گے اور تمہارے دینِ حق میں آکر بوجہ اختلافِ دین اس کی نسل سے جدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کئے جائیں گے۔ پھر آدمی بے نسل ہوتا تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا۔ اس سے نامِ بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی ونفرین کے ساتھ لیا جائے گا، اور روزِ قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰه تعالٰی۔ [1]

اس سے معلوم ہوا کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا اللّٰه تعالٰی کی بارگاہ میں مقام اتنا بلند ہے کہ ان کے گستاخ کو اس کی گستاخی کا جواب خود ربِّ تعالٰی دیتا ہے۔

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۶۷-۱۶۸۔

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْن

سورۂ کافرون کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ کافرون مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 6 آیتیں ہیں۔

’’کافرون‘‘ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ کافرون‘‘ کہتے ہیں۔

سورۂ کافرون کے فضائل

(1)......حضرت فروہ بن نوفل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت نوفل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ’’تم ’’قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ‘‘ پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ سورت شرک سے بَری کرتی ہے۔[2]

(2)......حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے سورت ’’قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ‘‘ پڑھی تو گویا کہ اس نے قرآنِ مجید کے چوتھائی حصے کی تلاوت کی۔[3]

سورۂ کافرون کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں مشرکوں کے عمل سے بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے اور کافروں کی اس امید کو ختم کر دیا گیا ہے کہ مسلمان اپنے دین اور اللہ تعالٰی کی عبادت کے معاملے میں کبھی ان سے سمجھوتہ کریں گے۔

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ قل یا ایھا الکافرون، ۴/۴۱۷۔

2 ......ابو داؤد، کتاب الادب، ابواب النوم، باب ما یقال عند النوم، ۴/۴۰۷، الحدیث: ۵۰۵۵۔

3 ......معجم صغیر، باب الالف، من اسمہ: احمد، ص۶۱، الجزء الاول۔

www.dawateislami.net

سورۂ کوثر کے ساتھ مناسبت

سورۂ کافرون کی اپنے سے ماقبل سورت ''کوثر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ کوثر میں حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنے کا حکم دیا گیا اور سورۂ کافرون میں یہ حکم دیا گیا کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافروں کو مُخاطَب کر کے یہ اعلان فرما دیں کہ میں صرف اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہوں گا اور جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو میں ان کی (کبھی بھی) پوجا نہیں کروں گا۔ (1)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ(۱) لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَۙ(۲) وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ
اَعْبُدُۚ(۳) وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْۙ(۴) وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُؕ(۵)
لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَ لِیَ دِیْنِ۠(۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے کافرو۔ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو۔ اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا۔ اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں۔ تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ! اے کافرو! ۔ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو۔ اور تم اس کی عبادت کرنے

1 ......تناسق الدرر، سورۃ الکافرون، ص ۱۴۵.

www.dawateislami.net

والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں ۔اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا۔اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ۔تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ: تم فرماؤ! اے کافرو!۔﴾ شانِ نزول: قریش کی ایک جماعت نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ آپ ہمارے دین کی پیروی کیجئے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے ۔ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے ۔رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا ''اس بات سے اللّٰہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں ۔کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجئے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگادیجئے ہم آپ کی تصدیق کردیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے ۔اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی اور سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسجدِ حرام میں تشریف لے گئے ،وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی جس نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ گفتگو کی تھی ۔حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور انہوں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اور حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو اَذِیَّتیں پہنچانا شروع کر دیں ۔یاد رہے کہ اس آیت میں وہ کفار مراد ہیں جو اللّٰہ تعالیٰ کے علم میں ایمان سے محروم تھے اور کفر پر ہی مرنے والے تھے۔(1)

سورۂ کافرون کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......کفار سے دینی صلح حرام بلکہ کئی صورتوں میں کفر ہے۔

(2)......کفار کے بتوں اور ان کے مذہبی اَیّام کی قابلِ تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا کفر ہے۔

(3)......مومن کے دل میں کفار کی ہیبت نہیں ہونی چاہیے۔

(4)......کفار کو شرعی عذر کے بغیر اچھے القاب سے یاد نہ کیا جائے۔

(5)......کافر کو بوقتِ ضرورت موقع محل کی مناسبت سے کافر کہنا درست بلکہ اسلوبِ قرآنی کے موافق ہے۔

1 ......خازن، قل یا ایہا الکافرون، ۴/۴۱۷-۴۱۸.

www.dawateislami.net

﴿وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ: اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا۔﴾ اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:
(1) انسان دُنْیَوی معاملات میں نرم ہو، مگر دین میں انتہائی مضبوط ہو، تاکہ کفار اس سے مایوس ہوں۔ (2) حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے مستقبل کی خبر تھی کہ وہ کبھی کفر، شرک اور فسق نہیں کرسکتے۔ (3) مسلمان کو چاہیے کہ اپنے بارے میں کفار کو مایوس کردے کہ وہ اسے دین سے پھیر سکیں۔

﴿وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ: اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔﴾ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں کے اچھے برے خاتمہ کی خبر دی ہے کہ کون کفر پر مرے گا اور کسے ایمان پر موت آئے گی کیونکہ یہاں کلام ان کفار سے ہو رہا ہے جو کفر پر مرنے والے تھے۔

﴿لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ: تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔﴾ یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص ہے۔ اس کلام سے مقصود کفار کو ڈرانا ہے نہ کہ ان کے کفر سے راضی ہونا۔ (1)

1 ......خازن، الکافرون، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۴۱۸۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ النَّصْر

سورۂ نصر کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ نصر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔(1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

’’نصر‘‘ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں مدد کو نصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ’’سورۂ نصر‘‘ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سورۂ نصر کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فتحِ مکہ کی بشارت دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ عنقریب لوگ گروہ در گروہ دینِ اسلام میں داخل ہوں گے اور آخری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللّٰہ تعالیٰ کی تعریف اور پاکی بیان کرتے رہنے اور امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا۔

سورۂ کافرون کے ساتھ مناسبت

سورۂ نصر کی اپنے سے ماقبل سورت ’’کافرون‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ کافرون میں یہ بتایا گیا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس دین کی دعوت دیتے ہیں وہ کافروں کے دین کے خلاف ہے اور اس سورت میں خبر دی گئی ہے کہ کافروں کا دین مٹ جائے گا اور دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 ......خازن، تفسیر سورۃ النصر، ٤/٤١٨۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۠﴿۳﴾

ع ۱۰ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمۂ کنزالایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے۔ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں۔ تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ اور تم لوگوں کو دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

﴿ **اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ:** جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ ﴾ اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے اور تم لوگوں کو دیکھو کہ پہلے وہ ایک ایک دو دو کر کے اسلام میں داخل ہو رہے تھے اور اب وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اس وقت اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرنا اور اس سے اپنی امت کے لئے بخشش چاہنا، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ یاد رہے کہ اس آیت میں فتح سے اسلام کی عام فتوحات مراد ہیں یا خاص فتحِ مکہ مراد ہے۔(1)

1 ......خازن، النّصر، تحت الآیة: ۱-۳، ۴/۴۲۳-۴۲۴، مدارک، النّصر، تحت الآیة: ۱-۳، ص ۱۳۸۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سورۂ نصر کی آیت نمبر 2 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 6 باتیں معلوم ہوئیں

(1)......صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی تعداد پانچ یا سات نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے۔

(2)......فتحِ مکہ کے موقع پر اور فتحِ مکہ کے بعد ایمان لانے والوں کا ایمان قبول ہوا، اس میں حضرت ابوسفیان، حضرتِ امیرِ معاویہ اور حضرتِ وحشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سب ہی شامل ہیں۔

(3)......یہ لوگ بعد میں بھی دین پر قائم رہے کیونکہ ان کا دین میں داخل ہونا اس آیت سے ثابت ہے، لیکن دین سے نکل جانا کسی دلیل سے ثابت نہیں، نیز اگر یہ لوگ مُرتَد ہونے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو اس شاندار طریقہ سے بیان نہ فرماتا۔

(4)......اس آیت میں غیبی خبر دی گئی ہے۔ یہ غیبی خبر فتحِ مکہ کے موقع پر پوری ہوئی اور لوگ مختلف جگہوں سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غلامی کے شوق میں گروہ در گروہ چلے آتے اور شرفِ اسلام سے مشرف ہوتے جاتے تھے۔

(5)......حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی زندگی کی خبر تھی کہ فتحِ مکہ اور ان واقعات کو بغیر دیکھے ختم نہ ہوگی۔

(6)......رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں بڑی سعادت مندی یہ تھی کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لایا جائے۔

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ: تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو۔﴾ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ'' کی بہت کثرت فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ یہ سورت حِجّۃُ الوداع میں مِنٰی کے مقام پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد آیت ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ'' نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد 80 دن حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں تشریف رکھی، پھر آیۂ ''اَلْكَلٰلَةِ'' نازل ہوئی، اس کے بعد حضورِ اقدس

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ 50 دن دنیا میں تشریف فرما رہے۔ پھر آیت ” وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ “ نازل ہوئی، اس کے بعد حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ 21 دن یا 7 دن دنیا میں تشریف فرما رہے۔ (1)

اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہو گیا تو اب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دنیا میں زیادہ عرصہ تشریف نہ رکھیں گے، چنانچہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے۔ مروی ہے کہ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ میں فرمایا ”ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا میں رہے چاہے اس کی ملاقات قبول فرمائے، اس بندہ نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات اختیار کر لی ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آباء اور ہماری اولادیں سب قربان ہیں۔ (2)

---

1 ...جلالین مع جمل، النصر، تحت الآیة: ۳، ۴۲۶/۸۔

2 ...تفسیر کبیر، النّصر، تحت الآیة: ۳، ۳۴۶/۱۱، روح البیان، النّصر، تحت الآیة: ۳، ۵۳۱/۱۰، مدارک، النّصر، تحت الآیة: ۳، ص ۱۳۸۰، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ اللَّھَب

سورۂ لَہب کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ لَہب مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

”لَہب“ نام رکھنے کی وجہ

لہب کا معنی ہے آگ کا شعلہ، عبدالمُطَّلِب کا ایک بیٹا عبدالعُزّٰی جو کہ بہت ہی گورا اور خوبصورت آدمی تھا اس کی کُنْیَت ابولہب ہے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ ”اَبِیْ لَهَبٍ“ موجود ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ ابی لہب یا سورۂ لہب کہتے ہیں۔

سورۂ لہب کا شانِ نزول

جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: ”اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ“ اس پر ابولہب نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا، اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے جواب دیا۔[2] اس سورۂ مبارکہ کے شانِ نزول سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1)......حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللّٰہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گستاخوں کو اللّٰہ تعالیٰ نے خود جواب دیا بلکہ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ دشمنانِ خدا کو جواب دینا ہی سنتِ رسول ہے،

1 ......خازن، تفسیر سورۃ ابی لھب، ۴/۴۲۴۔

2 ......خازن، ابولھب، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۴۔

www.dawateislami.net

اور دشمنانِ رسول کو جواب دینا سنتِ الٰہیہ ہے۔

(2)......جس قسم کی بکواس کفار نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کی کہ مَعَاذَاللہ آپ تباہ ہو جائیں، اسی قسم کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا اور خبیثوں کو اس انجام تک بھی پہنچایا، یہ بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبوبیّت کی دلیل ہے۔

(3)......قرآنِ کریم نے تمام مجرموں کی سزائیں بیان فرمائیں، جن میں سب سے زیادہ سخت سزا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گستاخ کی ہے کہ قرآنِ کریم نے اس کے متعلق کبھی فرمایا، زَنِیْمٍ یعنی ''بدکاری کی پیداوار'' اور کبھی فرمایا، اَبْتَر یعنی خیر سے کٹا ہوا اور محروم اور کبھی فرمایا تَبَّتْ یَدَاۤ، تباہ ہو جائے اور کبھی فرمایا۔ ''لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ'' اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ یونہی جیسے انعام حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب اور تعظیم پر دیئے گئے، ایسے کسی اور عبادت پر نہ دیئے گئے۔

(5)......بڑی شرافت، عزت و نسب والے اور مال والے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت سے ذلیل و خوار ہو گئے، تو دوسروں کا کیا پوچھنا۔

سورۂ لہب کے مضامین

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دشمنی رکھنے اور انہیں ایذا پہنچانے کی وجہ سے ابولہب دنیا میں ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک ہوگا اور آخرت میں اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اسی طرح اس کی بیوی بھی اس عذاب میں اس کے ساتھ ہوگی کیونکہ وہ اس دشمنی میں اس کی مددگار تھی۔

سورۂ نصر کے ساتھ مناسبت

سورۂ لہب کی اپنے سے ماقبل سورت ''نصر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نصر میں اطاعت گزاروں کی جزاء بیان کی گئی کہ انہیں دنیا میں مدد اور فتح حاصل ہوگی اور آخرت میں عظیم ثواب ملے گا اور اس سورت میں نافرمانوں کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں نقصان اٹھائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّؕ (۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

﴿ **تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ:** ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔﴾ ابولہب کا نام عبدالعزّٰی ہے، یہ عبدالمطّلب کا بیٹا اور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چچا تھا، بہت ہی گورا اور خوبصورت آدمی تھا، اِسی لئے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا۔ اس کے بیٹوں عتبہ اور عُتَیبہ کے نکاح میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا تھیں، اس سورت کے نزول کے بعد ابولہب نے ان صاحبزادیوں کو طلاق دلوا دی، عتبہ کا واقعہ بھی بڑا عبرتناک ہے کہ اس نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادی کو طلاق دینے کے ساتھ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی گستاخی بھی کی جس پر سرورِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے لئے ہلاکت کی دعا کی، چنانچہ ایک سفر میں بڑی حفاظتوں کا انتظام کر لینے کے باوجود ایک شیر نے اسے پھاڑ ڈالا۔

آیت میں ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہونے سے مراد اس کی ذات کی ہلاکت ہے اور آیتِ مبارکہ میں ابولہب کی ہلاکت کی پیشین گوئی کی گئی چنانچہ وہ بدترین موت مرا اور وہ جنگِ بدر کے ایک ہفتے بعد کالے دانے کی بیماری سے مرا، جسے عرب میں عدسہ کہتے ہیں، اہلِ عرب اسے مُتَعَدّی بیماری سمجھ کر اس سے بہت بچتے تھے، اس لئے تین دن تک اس مردود کی لاش پڑی رہی، پھول پھٹ کر بدبو دینے لگی، تب اجرت دے کر مزدوروں سے پھینکوائی گئی۔(1)

1 ...... روح البیان، المسد، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰/۵۳۴.

www.dawateislami.net

مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ؕ(۲) سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ(۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی۔ اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔

﴿مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ: **اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی۔**﴾ مروی ہے کہ ابو لہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لئے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کر دوں گا۔ اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔ [1]

﴿سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ: **اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔**﴾ یعنی ابولہب قیامت کے بعد دوزخ میں داخل ہو کر آگ کا عذاب پائے گا، اس سے معلوم ہوا کہ ابولہب کا دوزخی ہونا یقینی ہے۔

ع ۱ ۵ ۳۲ وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ(۴) فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۠(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے۔ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے۔

﴿وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ: **اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔**﴾ اُمِّ جمیل بنتِ حرب بن اُمیہ ابوسفیان کی بہن جو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نہایت عناد اور عداوت رکھتی تھی اور بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی عورت ہونے کے باوجود رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عداوت میں اس انتہا کو پہنچی ہوئی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لاکر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ......مدارك، المسد، تحت الآية: ۲، ص ۱۳۸۱، خزائن العرفان، اللّھب، تحت الآیۃ: ۲، ص ۱۱۲۴۔

www.dawateislami.net

وَسَلَّم کواور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصحاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو ایذا اور تکلیف ہو اور حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ [1]

﴿فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ﴾: اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے۔ اُمِّ جمیل کے گلے میں کھجور کی چھال سے بنی ہوئی رسی ہوتی جس سے وہ کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی۔ ایک دن یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے اللّٰہ تعالٰی کے حکم سے اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا، وہ گرا اور اُمِّ جمیل کو رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مرگئی۔ [2]

اِس گستاخ، خبیث نے دنیا میں بھی عذاب کا مزہ چکھا اور آخرت میں بھی عذاب میں جائے گی۔ آخرت میں آگ کی زنجیریں اس کے گلے میں ہوں گی اور جہنم کی لکڑیوں کا گٹھا اس کی پشت پر لدا ہوا ہوگا۔

---

1 ......بیضاوی، المسد، تحت الآیة: ٤، ٥/٥٤٥، خازن، ابولھب، تحت الآیة: ٤، ٤/٤٢٥، ملتقطاً.

2 ......خازن، ابو لھب، تحت الآیة: ٥، ٤/٤٢٥.

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْإِخْلَاص

سورۂ اِخلاص کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ اِخلاص ایک قول کے مطابق مکی اور ایک قول کے مطابق مدنی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رُکوع اور 4 آیتیں ہیں۔

''سورۂ اِخلاص'' کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسْمِیَہ

مفسرین نے اس سورت کے تقریباً 20 نام ذکر کئے ہیں ان میں سے 4 نام یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

(1)......اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کا بیان ہے، اس وجہ سے اسے ''سورۂ اِخلاص'' کہتے ہیں۔

(2)......اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے بری اور ہر شریک سے پاک ہے، اس مناسبت سے اسے ''سورۂ تنزیہہ'' کہتے ہیں۔

(3)......جس نے اس سورت سے تعلق رکھا وہ غیروں سے الگ ہوجاتا ہے اس لئے اسے ''سورۂ تجرید'' کہتے ہیں۔

(4)......اسے پڑھنے والا جہنم سے نجات پاجاتا ہے اس بنا پر اسے ''سورۂ نجات'' کہتے ہیں۔ (2)

سورۂ اِخلاص کے فضائل

اَحادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، ان میں سے تین اَحادیث اور ایک وظیفہ یہاں درج ذیل ہے۔

(1)......حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ رات میں قرآن مجید کا تہائی حصہ پڑھ لے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الاخلاص، ٤/٤٢٥.

2 ......صاوی، سورۃ الاخلاص، ٦/٢٤٤٩-٢٤٥٠، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کو یہ بات مشکل معلوم ہوئی اور انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (1)

(2)……حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورپُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو ایک لشکر میں روانہ کیا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو (سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کے بعد) سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔ جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ بات ذکر کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ارشاد فرمایا: ’’اس سے پوچھو کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے اس وجہ سے میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’اسے بتادو کہ اللہ تعالٰی اس سے محبت فرماتا ہے۔ (2)

(3)……حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص نے سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی کہ ’’مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے۔ ارشاد فرمایا ’’اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔ (3)

(4)……تفسیر صاوی میں لکھا ہے کہ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور اگر گھر خالی ہو تو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام کرے اور ایک بار **قُلْ هُوَ اللّٰهُ** پڑھ لیا کرے تو اِنْ شَآءَاللہ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا (4) اور یہ بہت مُجرَّب عمل ہے۔

سورۂ اخلاص کا شانِ نزول

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ کفار نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ رَبُوبِیَّت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالٰی نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنی ذات و

1……بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل ھو اللّٰہ احد، ۳/۴۰۷، الحدیث: ۵۰۱۵.

2……بخاری، کتابِ التّوحید، باب ماجاء فی دعاء النّبی صلی اللّٰہ عیہ وسلم… الخ، ۴/۵۳۱، الحدیث: ۷۳۷۵.

3……ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، ۴/۴۱۳، الحدیث: ۲۹۱۰.

4……صاوی، سورۃ الاخلاص، ۶/۲۴۵۰، ملخصاً.

www.dawateislami.net

صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات واَوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات وصفات کے اَنوار کے بیان سے مَحْو کر دیا۔(1)

سورۂ اخلاص کے مضامین

اس سورت میں اسلام کے سب سے اہم عقیدے اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیّت کو بیان کیا گیا ہے، نیز اللّٰہ تعالیٰ کے صفاتِ کمال کے ساتھ مُتَّصِف ہونے کا ذکر اور عیسائیوں اور مشرکوں کا رد کیا گیا ہے۔

سورۂ ابولہب کے ساتھ مناسبت

سورۂ اخلاص کی اپنے سے ماقبل سورت ''لہب'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی آیات کے آخر کا وزن ایک جیسا ہے۔(2)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

ع ۲۴

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ اللّٰہ ہے وہ ایک ہے۔ اللّٰہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

(1)......خازن، الاخلاص، تحت الآية: ١، ٤/٤٢٦، ملخصاً.

(2)......تناسق الدرر، سورة الاخلاص، ص١٤٦.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی اس کے برابر نہیں۔

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ: تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔﴾ عرب میں کفار کی بہت سی قسمیں تھیں، دہریہ، مشرک، اللہ تعالیٰ کی صفات کے منکر اور اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ماننے والے وغیرہ، اس سورت میں ان سب کی تردید ہے، ’’هُوَ اللّٰهُ‘‘ فرمانے میں دہریوں کی تردید ہے۔ ’’اَحَدٌ‘‘ فرمانے میں مشرکین کا مکمل رد ہے اور اگلی آیات میں بقیہ کفار کا رد ہے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ اللہ ایک ہے یعنی رُبوبِیَّت اور اُلوہِیَّت میں عظمت و کمال کی صفات کے ساتھ موصوف ہے۔ اس کی نہ کوئی مثل ہے، نہ نظیر اور نہ شبیہ، اس کا کوئی شریک نہیں۔

﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ: اللہ بے نیاز ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بے نیاز ہے، نہ کھائے، نہ پیئے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ کسی کام میں کسی کا حاجت مند نہیں۔

﴿لَمْ یَلِدْ ﳔ وَ لَمْ یُوْلَدْ: نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔﴾ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے کیونکہ اولاد باپ کی جنس سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے یونہی وہ خود کسی سے پیدا نہیں ہوا کیونکہ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور پیدا ہونا اس چیز کی صفت ہے جو پہلے نہ ہو اور پھر وجود میں آئے۔ اس میں مشرکین اور یہود و نصاریٰ سب کی تردید ہے۔ مشرکین فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی لڑکیاں کہتے تھے، یہودی حضرت عزیر عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جبکہ عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔

﴿وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ: اور کوئی اس کے برابر نہیں۔﴾ یعنی نہ ذات میں نہ صفات میں، کیونکہ وہ واجب ہے، خالق ہے، باقی سب ممکن مخلوق اور حادث ہیں۔ اس کی صفات ذاتی قدیم، غیر محدود ہیں جبکہ مخلوق کی صفات عطائی، حادث اور محدود ہیں۔

www.dawateislami.net

سُوۡرَۃُ الۡفَلَق

سورۂ فلق کا تعارف

مقامِ نزول

ایک قول یہ ہے کہ سورۂ فلق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے (کیونکہ اس کے شانِ نزول سے اسی کی تائید ہوتی ہے)۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں **1** رکوع اور **5** آیتیں ہیں۔

''فلق'' نام رکھنے کی وجہ

فلق کے کئی معنی ہیں اور یہاں اس سے مراد ''صبح'' ہے، اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ فلق'' کہتے ہیں۔

سورۂ فلق اور سورۂ والنّاس کے فضائل

اَحادیث میں سورۂ فلق اور سورۂ والنّاس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے 3 فضائل درج ذیل ہیں۔

(1)......حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئی، (وہ آیتیں) قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ (سورت کے آخر تک) اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورت کے آخر تک) ہیں۔[2]

(2)......حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جِنّات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ سورۂ فلق اور سورۂ وَالنَّاس نازل ہوئیں، پھر آپ نے ان سورتوں

---

1 ......خازن، تفسیر سورۃ الفلق، ٤/٤٢٨.

2 ......مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراء ۃ المعوّذتین، ص٤٠٦، الحدیث: ٢٦٤(٨١٤).

www.dawateislami.net

کو پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ (دیگر وظائف) کو چھوڑ دیا۔ [1]

(3)......حضرت عابس جُہنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جو (شریر جِنّات اور نظرِ بد سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے میں سب سے افضل ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیوں نہیں (آپ ضرور بتائیے۔) ارشاد فرمایا: ''وہ کلمات یہ دونوں سورتیں ہیں: (1) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (2) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ [2]

سورۂ فلق اور سورۃُ النّاس کا شانِ نزول

یہ سورت اور سورۃُ النّاس جو اس کے بعد ہے اس وقت نازل ہوئی جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جادو کیا اور حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ مبارک اور ظاہری اَعضا پر اس کا اثر ہوا، البتہ دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند دنوں بعد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور انہوں نے عرض کی: ایک یہودی نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبایا ہوا ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بھیجا اور انہوں نے کنوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا تو اس کے نیچے سے کھجور کے درخت کے نرم حصے سے بنی ہوئی تھیلی برآمد ہوئی جس میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ موئے مبارک جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلّہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلہ تھا جس میں گیارہ سوئیاں چبھی ہوئی تھیں۔ یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکالا اور حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں، ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں، پانچ سورۂ فلق میں اور چھ سورۂ ناس میں۔ ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بالکل تندرست ہو گئے۔ [3]

1 ......ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء في الرقية بالمعوذتين، ۱۳/٤، الحديث: ۲۰٦٥.

2 ......سنن نسائی، کتاب الاستعاذة، ۱-باب، ص۸٦۲، الحديث: ۵٤٤۲.

3 ......خازن، الفلق، تحت الآية: ۱، ٤/٤۲۸-٤۲۹، ملخصاً.

www.dawateislami.net

تعویذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ

یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین رکھیں کہ وہ تعویذ اور عملیات جن میں کفر یا شرک کا کوئی کلمہ نہ ہو جائز ہیں، خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا اَحادیث میں وارد ہوئے ہوں۔ (1) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت اَسماء بنت عُمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہٗ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں؟ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اجازت دی۔ (2)

سورۂ فلق اور سورۂ النّاس کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سورت اور اس کے شانِ نزول سے 4 باتیں معلوم ہوئیں،

(1)......جادو اور اس کی تاثیر حق ہے۔

(2)......نبی کے جسم پر جادو کا اثر ہوسکتا ہے، جیسے تلوار، تیر اور نیزہ کا، یہ اثر شانِ نبوت کے خلاف نہیں ہاں ایسا اثر نہیں ہوسکتا کہ جس سے نبوت کے متعلقہ اُمور میں خلل آئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں جادوگر بالآخر اس لئے فیل ہوئے کیونکہ وہاں جادو سے معجزے کا مقابلہ تھا ورنہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خیال پر بھی اس جادو نے اثر کیا کہ ان کو خیال ہوا کہ یہ لاٹھیاں رسیاں چل رہی ہیں جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے۔

یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى (3) ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کے خیال میں یوں لگیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خیال پر بھی یہی اثر ہوا تھا۔

(3)......جادو کو دور کرنے میں سورۂ فلق اور سورۂ ناس میں خصوصی تاثیر ہے۔

(4)......جادو ٹونہ اور عملیات و اثرات اور بیماریوں کو ختم کرنے کیلئے قرآنِ پاک کی سورتوں اور آیتوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور خود بخاری شریف میں سورۂ فاتحہ کو اس مقصد کیلئے استعمال کرنے کا بیان موجود ہے۔ (4)

---

1 ......خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ١، ٤/٤٢٩.

2 ......ترمذی، کتاب الطبّ، باب ما جاء فی الرّقیۃ من العین، ٤/١٣، الحدیث: ٢٠٦٦.

3 ......طٰہٰ: ٦٦.

4 ......صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فاتحۃ الکتاب، ٣/٤٠٤، الحدیث: ٥٠٠٧.

www.dawateislami.net

سورۂ فلق کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں تمام مخلوق کے شر سے، رات کے اندھیرے کے شر سے، جادوگروں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

سورۂ اِخلاص کے ساتھ مناسبت

سورۂ فلق کی اپنے سے ماقبل سورت ’’اخلاص‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اخلاص میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہوا اور یہ بتایا گیا کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں وہ ان سے پاک اور بری ہے اور ان دونوں سورتوں میں بتایا گیا کہ دنیا میں موجود ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے، اسی طرح ان شیاطین، جنّات اور انسانوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

ع ۲۸

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی سب مخلوق کے شر سے۔ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے۔ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ اور حسد والے

www.dawateislami.net

کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ اس کی تمام مخلوق کے شر سے۔ اور سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ: تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ ﴾ پناہ مانگنے میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف "صبح کے رب" کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کرکے رات کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ اس پر بھی قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے سے وہ حالات دور فرما دے جن سے اسے خوف ہو، نیز جس طرح تاریک رات میں آدمی صبح طلوع ہونے کا انتظار کرتا ہے اسی طرح خوف زدہ آدمی امن اور راحت کا منتظر رہتا ہے۔ اس کے علاوہ صبح مجبور ولاچار لوگوں کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو اس آیت سے مراد یہ ہوئی کہ جس وقت کرب اور غم والوں کو آسانیاں دی جاتی ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں، میں اُس وقت کو پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ "فَلَق" جہنم میں ایک وادی ہے۔ (1)

﴿ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ: اس کی تمام مخلوق کے شر سے۔ ﴾ اس آیت میں ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے، خواہ جاندار ہو یا بے جان، مُکَلَّف ہو یا غیر مُکَلَّف اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے، جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں۔ (2)

﴿ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ: اور سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ ﴾ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چاند کی طرف نظر کرکے ان سے فرمایا، اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، یہ جب ڈوب جائے تو اندھیرا ہو جاتا ہے۔ (3) اس سے مراد مہینے کی آخری راتیں ہیں جب چاند چھپ جاتا ہے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اسی وقت میں

1 ……خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۹-۴۳۰.

2 ……خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۴۳۰.

3 ……ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المعوّذتین، ۵/۲۴۰، الحدیث: ۳۳۷۷.

www.dawateislami.net

کئے جاتے ہیں۔ (1)

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ: اوران عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔﴾ یعنی جادوگر عورتوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں، جیسا کہ لَبید کی لڑکیوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جادو کرنے کیلئے کیا تھا۔ (2)

تعویذات سے متعلق ایک اہم شرعی مسئلہ

یاد رہے کہ ناجائز کاموں کیلئے تعویذ گنڈے ناجائز و حرام ہیں جبکہ جائز مقصد کیلئے گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا، قرآن مجید کی آیات یا اللّٰہ تعالیٰ کے اَسماء پڑھ کر دَم کرنا، جائز ہے۔ جمہور صحابہ کرام اور تابعین رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ اسی پر ہیں۔ (3) اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عملِ مبارک اور ارشاد سے بھی یہ چیز ثابت ہے، چنانچہ

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ جب حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُعَوِّذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔ (4)

اور حضرت عبید بن رفاعہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت اَسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، حضرت جعفر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹوں کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے، کیا میں کچھ پڑھ کے ان پر دم کر دیا کروں؟ ارشاد فرمایا ''ہاں، کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی تو نظر ضرور اس سے سبقت لے جاتی۔ (5)

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ: اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔﴾ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کی نعمت چھن جانے کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے بطورِ خاص یہودی مراد ہیں جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے

1 ......خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۴۳۰۔
2 ......بغوی، الفلق، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۵۱۷۔
3 ......خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۹ ملتقطاً۔
4 ......مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، ص۱۲۰۵، الحدیث: ۵۰(۲۱۹۲)۔
5 ......ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقیۃ من العین، ۴/۱۳، الحدیث: ۲۰۶۶۔

www.dawateislami.net

حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی ہے۔[1] اور عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کیلئے یہ آیت ِمبارکہ کافی ہے۔ حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔ حسد کے مقابلے میں رَشک ہوتا ہے اور وہ یہ ہے جس میں اپنے لئے بھی اسی نعمت کی تمنا ہوتی ہے جو دوسرے کے پاس ہے لیکن دوسرے سے چھن جانے کی تمنا اس میں نہیں ہوتی۔ اس سورتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جادو اور حسد بدترین جرائم ہیں کہ عام شروں کے بعد ان کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔

1 ...... خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۴۳۰۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ النَّاسِ

سورۃُ النّاس کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ النّاس زیادہ صحیح قول کے مطابق مدنی ہے۔(1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 6 آیتیں ہیں۔

’’اَلنّاس‘‘ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں انسانوں کو ’’اَلنَّاسُ‘‘ کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ’’سورۃُ النّاس‘‘ کہتے ہیں۔

سورۃُ النّاس کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں ان جِنّات اور انسانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

سورۂ فلق کے ساتھ مناسبت

سورۂ النّاس کی اپنے سے ماقبل سورت ’’ فلق ‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ فلق میں ظاہری شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی تھی اور اس سورت میں خفیہ شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

1 ......خازن، تفسیر سورۃ النّاس، ٤/٤٣٠.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ ع

ع ۶ ۲۹

ترجمۂ کنزالایمان: تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب۔ سب لوگوں کا بادشاہ۔ سب لوگوں کا خدا۔ اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ جن اور آدمی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ تمام لوگوں کا بادشاہ۔ تمام لوگوں کا معبود۔ بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں)۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ: تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔﴾ اللّٰہ تعالیٰ ساری مخلوق کا رب ہے مگر چونکہ انسان اشرفُ المخلوقات ہے، اس لئے ان کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔[1]

انسان کی عظمت و شرافت

اس سے انسان کی عظمت و شرافت بھی معلوم ہوئی کہ بطورِ خاص اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی رَبُوبِیَّت کی نسبت اُس کی طرف فرمائی۔ علماء نے یہاں یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اس سورت میں پانچ مرتبہ لفظ "اَلنَّاس" آیا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ چونکہ انسان بچپن میں صرف پرورش ہی پاتا ہے، اس لئے سب سے پہلے "رَبِّ النَّاس" یعنی رَبُوبِیَّت والی

1 ...... خازن، النّاس، تحت الآیۃ: ۱، ٤/ ٤۳۰۔

www.dawateislami.net

صفت کا ذکر فرمایا۔ جبکہ انسان جوانی میں مست ہو کر بے راہ ہو جاتا ہے، اس وقت اس پر قانونی گرفت کی ضرورت ہے، اس لئے یہاں ”مَلِكِ النَّاسِ“ یعنی لوگوں کا بادشاہ فرمایا، اور چونکہ انسان بڑھاپے میں عبادت میں مشغول ہوتا ہے، اس لئے تیسری جگہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ اُلوہیّت اور معبودیّت کا ذکر فرمایا یعنی ”اِلٰهِ النَّاسِ“۔ چوتھی جگہ اَلنَّاس سے صالحین مراد ہو سکتے ہیں کہ شیطان عموماً انہیں ہی وسوسوں کے ذریعے عبادت سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور پانچویں جگہ اَلنَّاس سے مراد شر پسند اور فسادی لوگ ہو سکتے ہیں کہ وہاں لوگوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

﴿مَلِكِ النَّاسِ: تمام لوگوں کا بادشاہ۔﴾ یعنی ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ہے اور سب کا حقیقی حاکم و مالک کہ دنیا میں بھی کسی کو حکومت و مِلکیّت ملے تو اسی کی عطا سے ملتی ہے۔

﴿اِلٰهِ النَّاسِ: تمام لوگوں کا معبود۔﴾ معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے اور سارے لوگوں کا حقیقی معبود وہی ہے۔

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ﳔ الْخَنَّاسِ: بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے۔﴾ اس سے مراد شیطان ہے اور یہ اس کی عادت ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دِل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔

وسوسہ اور اِلہام میں فرق

یاد رہے کہ برے خیال کو وسوسہ کہا جاتا ہے جبکہ اچھے خیالات کو اِلہام۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر لَا حَوْل پڑھنی چاہیے، اور اِلہام فرشتے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، اس لئے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے۔ نفسِ اَمّارہ کے غلبہ میں وسوسے زیادہ ہوتے ہیں جبکہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ کے غلبہ میں اِلہام زیادہ۔ شیطان ہمارا ایسا دشمن ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا یعنی وہ ہمیں دیکھتا ہے اور ہم اسے نہیں دیکھتے، لہٰذا اس طاقت والے ربعَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، جو اسے دیکھتا ہے، اور وہ رب عَزَّوَجَلَّ کو نہیں دیکھتا۔ قوی دشمن سے قوی رب عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو۔

﴿اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ: وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔﴾ یعنی شیطان زبان آواز سے نہیں بہکاتا، بلکہ براہِ راست دل میں اثر ڈالتا ہے، بری چیز کو اچھی کر دکھاتا ہے۔ خود دشمن ہے مگر دوستی کے لباس میں آتا ہے، پھر جیسا انسان ہو ویسا ہی اسے وسوسہ ڈالتا ہے۔

www.dawateislami.net

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ: جنوں اور انسانوں میں سے۔﴾ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسے شیاطینِ جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطینِ انسان بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور وہ خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں۔

جنوں اور انسانوں کے شیاطین سے پناہ مانگیں

آدمی کو چاہئے کہ جنوں کے شیاطین کے شر سے بھی پناہ مانگے اور انسانوں کے شیاطین کے شر سے بھی۔ اس سلسلے میں یہاں ایک مفید وظیفہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رات کے وقت جب بسترِ مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دستِ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سرِ مبارک سے لے کر تمام جسمِ اقدس پر پھیرتے جہاں تک دستِ مبارک پہنچ سکتے، یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ (1)

حضرت عبد اللّٰہ بن خبیب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم پر ہلکی بارش ہوئی اور اس وقت اندھیرا چھایا ہوا تھا اور ہم نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا انتظار کر رہے تھے تاکہ وہ آکر ہمیں نماز پڑھائیں، پھر حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ''پڑھو! میں نے عرض کی: کیا پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: ''صبح شام تین تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو، ان کی تلاوت کرنا تمہیں ہر بری چیز سے بچائے گا۔ (2)

اللّٰہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس تفسیر کو عوام اور خواص سبھی مسلمانوں کے لئے نفع بخش اور فائدہ مند بنائے اور اسے مسلمانوں کی اعتقادی، علمی اور عملی اصلاح کا بہترین ذریعہ بنائے اور اس کے صدقے میری، میرے والدین، میرے عزیز رشتہ داروں، اساتذۂ کرام، دوست احباب، دیگر متعلقین اور معاونین کی بے حساب بخشش و مغفرت فرمائے۔

اٰمین ثم اٰمین۔

---

1 ...... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوّذات، ۳/۴۰۷، الحدیث: ۵۰۱۷۔

2 ...... سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، ۱-باب، ص۸۶۲، الحدیث: ۵۴۳۸۔

www.dawateislami.net

مآخذ ومراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعات
	قرآن مجید	کلامِ الٰہی	
1	کنز الإیمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	کنز العرفان	شیخ الحدیث والتفسیر ابو الصالح مفتی محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

کتب التفسیر وعلوم القرآن

1	تفسیرِ طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
2	تاویلات اہل السنۃ	امام ابو منصور محمد بن منصور ماتریدی، متوفی ۳۳۳ھ	پشاور
3	تفسیرِ سمرقندی	ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی، متوفی ۳۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ
4	تفسیرِ ثعلبی	ابو اسحاق احمد بن محمد ثعلبی نیسابوری، متوفی ۴۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
5	النکت والعیون	ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب ماوردی بصری، متوفی ۴۵۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ
6	تفسیرِ بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
7	تفسیرِ کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
8	تفسیرِ قرطبی	ابو عبد اللّٰہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
9	تفسیرِ بیضاوی	امام ناصر الدین عبد اللّٰہ بن ابو عمر بن محمد شیرازی بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
10	تفسیرِ مدارک	امام عبد اللّٰہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
11	تفسیرِ خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ، مصر ۱۳۱۷ھ
12	البحرُ المحیط	ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی، متوفی ۷۴۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
13	تفسیرِ ابن کثیر	ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شافعی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
14	تفسیرِ جلالین	امام جلال الدین محلی، متوفی ۸۶۴ھ و امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

15	تفسیرِ دُر منثور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
16	تناسق الدرر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ
17	تفسیرِ ابو سعود	علامہ ابوسعود محمد بن مصطفٰی عمادی، متوفی ۹۸۲ھ	دارالفکر، بیروت
18	تفسیراتِ احمدیہ	شیخ احمد بن ابی سعید ملّا جیون جونپوری، متوفی ۱۱۳۰ھ	پشاور
19	روحُ البیان	شیخ اسمٰعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۰۵ھ
20	تفسیرِ جمل	علامہ شیخ سلیمان جمل، متوفی ۱۲۰۴ھ	باب المدینہ کراچی
21	تفسیرِ صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
22	روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
23	الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی
24	خزائن العرفان	صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
25	نورالعرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی، مرکز الاولیاء لاہور

كتب الحديث و متعلقاته

1	موطا امام مالك	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
2	مصنف عبد الرزاق	ابوبکر محمد عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
3	مصنف ابن ابی شيبه	حافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
4	مسندِ امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
5	دارمی	امام حافظ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دارالکتاب العربی، بیروت ۱۴۰۷ھ
6	بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
7	مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
8	ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ

www.dawateislami.net

9	ابو داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
10	ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
11	سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ
12	سنن الکبری	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۱ھ
13	مسند ابو یعلی	ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
14	مسند شاشی	امام ابوسعید ہیثم بن کلیب شاشی، متوفی ۳۳۵ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، مدینۃ المنورہ ۱۴۱۴ھ
15	معجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
16	معجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
17	معجم الصغیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۳ھ
18	دار قطنی	علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۳۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
19	مستدرك	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
20	حلیۃ الاولیاء	حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
21	مسند الشہاب	امام ابوعبداللہ محمد بن سلامہ قضاعی، متوفی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت ۱۴۰۵ھ
22	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
23	سنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
24	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
25	الفردوس بمأثور الخطاب	ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
26	شرح السنۃ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
27	مسند الفردوس	ابومنصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی، متوفی ۵۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ
28	ابن عساکر	ابوقاسم علی بن حسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
29	الترغیب و الترھیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ

www.dawateislami.net

30	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
31	مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
32	جامع العلوم والحکم	عبد الرحمٰن بن شہاب الدین بن احمد بن رجب حنبلی، متوفی ۷۹۵ھ	المکتبۃ القیصلیۃ، مکۃ المکرمۃ
33	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
34	جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
35	کنز العمال	علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ

کتب شروح الحدیث

1	عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
2	مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
3	نزہۃ القاری	مفتی شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۱ھ	فرید بک سٹال، لاہور ۱۴۲۱ھ

کتب العقائد

1	شرح المقاصد	علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی، متوفی ۷۹۳ھ	عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۹ھ
2	شرح فقہ اکبر	علی بن سلطان محمد ہروی قاری حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ	باب المدینہ، کراچی

کتب الفقہ

1	عالمگیری	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
2	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
3	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

کتب التصوف

1	رسائل ابن ابی الدنیا	حافظ امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریہ، بیروت ۱۴۲۶ھ

www.dawateislami.net

2	التوبيخ و التنبيه	ابو محمد عبد اللہ بن محمد معروف بابی الشیخ اصبہانی، متوفی ۳۶۹ھ	مکتبۃ التوعیۃ الاسلامیہ، ۱۴۰۸ھ
3	قوت القلوب	ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند ۱۴۲۳ھ
4	احياء علوم الدين	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
5	كيمياء سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ، تہران
6	منهاج العابدين	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	مؤسسۃ السیروان، بیروت ۱۴۱۶ھ
7	تنبيه المغترين	عبد الوہاب بن احمد بن علی شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
8	الزواجر عن اقتراف الكبائر	احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ

كتب السيرة

1	الشفا	قاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند
2	سيرت حلبيه	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
3	مدارج النبوة	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند
4	شرح الزرقاني على المواهب	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
5	سیرتِ مصطفٰی	شیخ الحدیث عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

الكتب المتفرقة

1	الجامع لاخلاق الراوي	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار ابن جوزی، بیروت ۱۴۳۳ھ
2	عيون الحكايات	ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
3	الاصابة في تمييز الصحابة	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۵ھ
4	تاريخ الخلفاء	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

ضمنی فہرست

عنوان	صفحہ
اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت ورضا	
اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی سے دوستی اور دشمنی رکھنے کے 4 فضائل	101
بندے کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شرعی طریقے کے مطابق ہونا چاہئے	239
پرندوں اور جہازوں کی پرواز اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے	255
حقیقی کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے	419
کسی کے ساتھ بھلائی کرنے سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو	477
اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے عمل کریں اور ناراض کرنے والے اعمال سے بچیں	585
اونٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات	652
رات اور دن، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں	702
اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت، معرفت اور نعمت	
اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان	237
نعمتوں کو ان کے مقاصد میں استعمال کریں	260
نافرمانیوں کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر بھی ہوسکتی ہے	304
ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت نصیب ہوگی	577
اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ	755
قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا	814
اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر وفضل اور اس کی تسبیح	
تسبیح کی تین اقسام	140
اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ پھیرنے والے کا انجام	396
اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرنے اور اس کا فضل مانگنے کی ترغیب	750
علمِ غیب	
اولیاء کے لئے غیب کا علم نہ ماننے والوں کا رد	405
نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے	533
دینِ اسلام	
بیٹیوں سے متعلق دینِ اسلام کا عظیم کارنامہ	549
راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے کے فضائل	707
بُخل کرنے، آخرت سے بے پرواہ بننے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے کی وعید	709
یتیموں سے متعلق دینِ اسلام کا اعزاز	730
لوگوں کو سہولت دینا اور معاشرے میں امن قائم کرنا	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
اسلام کی بنیادی ترجیح اور خصوصیت ہے	932
اسلامی تعلیمات	
کسی کے سامنے سرگوشی سے بات نہ کی جائے	39
فضیلت اور مرتبے والوں کو اگلی صفوں میں بٹھایا جاسکتا ہے	46
فضیلت اور مرتبے والے خود کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھیں	46
نفس کے لالچ سے پاک کئے جانے والے کامیاب ہیں	75
مسلمان کافروں پر کسی صورت اعتماد نہ کریں	84
قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے	125
تقویٰ دینی، دنیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے	204
ہر مسلمان پر اپنے اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم وتربیت لازم ہے	221
بندے کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شرعی طریقے کے مطابق ہونا چاہئے	239
اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ ہوا جائے	253
نعمتوں کو ان کے مقاصد میں استعمال کریں	260
ہر مسلمان کو دین کے معاملے میں پختہ ہونا چاہئے	282
غریبی اور بیماری کی حالت میں شکوہ شکایت کرنے سے بچا جائے	346
فقیروں، مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھیں	348
کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے حال پر غور کریں	596
ظاہر و باطن دونوں کو درست رکھنا چاہئے	635
دُنْیَوی زندگی کی لذتوں میں کھو کر آخرت کو نہ بھلادیا جائے	641
نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے	697
دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے	712
نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے	793
یتیموں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے میں اسلام کی تعلیمات	837
مسکین کے ساتھ کفار کا طرزِ عمل اور دینِ اسلام کی تعلیمات	839
گھروں میں استعمال کی معمولی چیزیں حاجت سے زیادہ رکھیں	843
مسلمان ومومن	
مسلمانوں کی تعظیم کرنے کی ترغیب	45
مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گستاخوں سے دوستی نہیں کرسکتا	58
مسلمانوں سے بغض نہ رکھنے کے سبب جنت کی بشارت ملی	78
مسلمان کافروں پر کسی صورت اعتماد نہ کریں	84
مسلمانوں کو کفر میں مبتلا کرنے کیلئے شیطان کا ایک خطرناک طریقہ	86
ہر مسلمان پر اپنے اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم وتربیت لازم ہے	221

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بعض مسلمان بھی جہنم میں داخل ہوں گے	247
کافر اور مومن کی دنیوی مثال اور ان کا اُخروی حال	258
نماز میں سستی کرنے والے مسلمانوں کے لئے عبرت ونصیحت	301
کافروں کو لمبی عمر ملنے کی حقیقت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت	305
گناہگار مسلمانوں کے لئے عبرت اور نصیحت کا مقام	376
قیامت کے دن کافروں اور مسلمانوں کا حال	402
کفار کے لئے تیار کئے گئے عذابات پڑھ کر مسلمان کو کیا کرنا چاہئے	421
گناہگار مسلمانوں کی شفاعت ہوگی	443
مومن کی روح نرمی سے نکالی جاتی ہے	523
ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالٰی کے دیدار کی نعمت نصیب ہوگی	577
قیامت کے دن ایمان والوں کے حساب کی صورتیں	587
کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے حال پر غور کریں	596
کافر مومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟	606
مسلمانوں کے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں	607
مومن کی علامت	607
بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کے فضائل	688
ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا	690
انسان	
انسان اچھا یا برا راستہ چننے کا اختیار رکھتا ہے	629
انسانی نفس کے تین درجے	674
انسان کی عظمت وشرافت	874
فرشتے	
جنات اور فرشتوں کے بارے میں عقائد	381
محافظ اور نگہبان فرشتے	564
شیاطین وجنات	
شیطان کے غلبہ کی ایک علامت	55
مسلمانوں کو کفر میں مبتلا کرنے کیلئے شیطان کا ایک خطرناک طریقہ	86
جنوں اور انسانوں کے شیاطین سے پناہ مانگیں	876
کفار ودیگر مذاہب باطلہ	
بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں یہودیوں کی ایک ذلیل حرکت	40
مسلمان کافروں پر کسی صورت اعتماد نہ کریں	84
کفار کے ساتھ دوستی کی صورتیں اور ان کے احکام	111
یہودیوں کو گدھے سے تشبیہ دینے کی وجوہات	146
حضرت نوح اور حضرت لوط عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیویوں کا حال	229
کافر اور مومن کی دنیوی مثال اور ان کا اُخروی حال	258

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
کافروں کو لمبی عمر ملنے کی حقیقت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت	305
فدیہ دینا بھی کفار کو عذاب سے بچا نہ سکے گا	343
قیامت کے دن کافروں اور مسلمانوں کا حال	402
کفار کے لئے تیار کئے گئے عذابات پڑھ کر مسلمان کو کیا کرنا چاہئے	421
اس امت کا فرعون	464
کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے حال پر غور کریں	596
کافر مومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟	606
یتیموں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے میں اسلام کی تعلیمات	837
مسکین کے ساتھ کفار کا طرزِ عمل اور دینِ اسلام کی تعلیمات	839
منافقین	
منافقوں کے تذبذب کا حال	52
نفاق کی اقسام اور عملی منافقوں کی علامات	169
نظریات و معمولاتِ اہلسنّت	
بزرگانِ دین کی تعظیم کرنا سنت ہے	45
اولیاءِ کرام کے مزارات پر شیرینی لے جانے کی دلیل	50
صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بغض رکھنے والے ایمان والوں کی اقسام سے خارج ہیں	77
قبر کا عذاب برحق ہے	376
گناہگار مسلمانوں کی شفاعت ہوگی	443
ہر کام وسیلے کے ذریعے ہونا اللہ تعالٰی کا قانون ہے	524
اللہ تعالٰی کے نیک بندوں سے دین و دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا جائز ہے	713
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی	732
مقبولوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے	797
قرآنِ کریم	
قرآن مجید کو نہ سمجھنے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال	146
قرآنِ پاک کی قراءت سے متعلق چند احکام	414
قرآنِ کریم کی عظمت	539
قرآنِ کریم کی عظمت و شان	614
قرآن فیصلہ کن کلام ہے	622
تلاوت کرنے سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰه“ پڑھنے کا شرعی حکم	762
اعمال	
قیامت کے دن اعمال بتائے جانے کی 3 صورتیں	150
اپنے اعمال کا محاسبہ اور اُخروی حساب کی تیاری کرنے کی ترغیب	321
بکثرت نیک اعمال کرنے کے باوجود اللہ تعالٰی کے عذاب سے ڈرتے رہنے کی ترغیب	350
نیک اعمال کرنے کا وقت موت آنے سے پہلے تک ہے	460
بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والوں کا حال	589

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
کافرمومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟	606
قیامت کے دن پوشیدہ اعمال ظاہر کردیئے جائیں گے	620
ہمارے اعمال کے گواہ	791
دنیا وآخرت	
کافر اور مومن کی دنیوی مثال اور ان کا اُخروی حال	258
دنیا سے محبت کب بری اور کب اچھی ہے؟	485
ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت نصیب ہوگی	577
آخرت سے غفلت اور بے فکری انتہائی نقصان دِہ ہے	591
دنیا اور اس کی نعمتوں کا حال	630
دُنیوی زندگی کی لذتوں میں کھو کر آخرت کو نہ بھلا دیا جائے	641
بخل کرنے، آخرت سے بے پرواہ بننے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے کی وعیدیں	709
دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے	712
موت	
موت کی تمنا کرنے کا شرعی حکم	148
ہمیں زندگی عطا کئے جانے اور ہم پر موت مسلط کئے جانے کی حکمت	239
نیک اعمال کرنے کا وقت موت آنے سے پہلے تک ہے	460
مومن کی روح نرمی سے نکالی جاتی ہے	523
قیامت	
قیامت کے دن اعمال بتائے جانے کی 3 صورتیں	150
قیامت کے دن کافروں اور مسلمانوں کا حال	402
قیامت کی تین علامتیں	493
قیامت قریب ہے، جو کرنا ہے کرلو	525
نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے	533
قیامت کے دن سے ہر ایک کو ڈرنا چاہئے	567
ربُّ العالَمین کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے وقت لوگوں کا حال	573
قیامت کے دن ایمان والوں کے حساب کی صورتیں	587
قیامت کے دن پوشیدہ اعمال ظاہر کردیئے جائیں گے	620
قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا	814
عذابِ الٰہی	
اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ ہوا جائے	253
فدیہ دینا بھی کفار کو عذاب سے بچا نہ سکے گا	343
بکثرت نیک اعمال کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنے کی ترغیب	350
قبر کا عذاب برحق ہے	376
کفار کے لئے تیار کئے گئے عذابات پڑھ کر مسلمان کو کیا کرنا چاہئے	421
کفار کا سخت عذاب اور جہنم کی شدت	437
جنت و دوزخ	
جہنم کے خوف سے روح پرواز کرگئی	223

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
پلِ صراط سے گزرتے وقت جنتیوں پر انعام	245
بعض مسلمان بھی جہنم میں داخل ہوں گے	247
جہنمیوں کی پیپ کی کیفیت	330
کفار کا سخت عذاب اور جہنم کی شدت	437
جنتیوں میں سب سے زیادہ عزت والا شخص	458
اہلِ جہنم پر سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ آیت	516
جہنم کی آگ دوسری آگوں کی طرح نہیں	825
نماز	
تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پہلا جمعہ	152
نمازِ جمعہ کے 2 فضائل	154
جمعہ کی نماز چھوڑنے کی وعیدیں	155
نمازِ جمعہ کی فرضیت سے متعلق 3 شرعی مسائل	155
نماز میں سستی کرنے والے مسلمانوں کے لئے عبرت ونصیحت	301
نماز، حرص اور ہوس سے بچنے کا ذریعہ ہے	347
اُمت کے حق میں تہجد کی فرضیت منسوخ ہوچکی ہے	411
چاشت کی نماز کے 3 فضائل	721
چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل	721
اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نماز پڑھنے سے روکنے کی وعید	767
نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام	840
واقعات	
حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا احترام	27
حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سبب امت پر آسانی	51
انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا بے مثل ایثار	74
حضرت ہند بنتِ عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور دیگر خواتین کی بیعت	118
جہنم کے خوف سے روح پرواز کرگئی	223
سیدُ العالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صبر، حلم اور عفو ودرگزر	274
سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ کریمہ سے متعلق ایک عظیم واقعہ	278
باغ والوں کا واقعہ	293
نیک سیرت چرواہا	325
کھائی والوں کا واقعہ	602
فضائل ومناقب	
حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ	
حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت	129
نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صفت ”نبی اُمّی“ کی 3 وجوہات	142
سیدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک عقل	270
رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ملنے والا ثواب	273
علم اور عمل دونوں اعتبار سے کامل اور جامع شخصیت	277
حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طاقت	552

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غمِ اُمّت	741

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان

عنوان	صفحہ
تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان	269
سیدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ محبوبیت	291
نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان	469
بارگاہِ ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ میں مقامِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم	554
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم	725
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی	732

حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت و مبارک اَخلاق

عنوان	صفحہ
سیدُ العالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صبر، حلم اور عفو و درگزر	274
حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک اخلاق	276
سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ سے متعلق ایک عظیم واقعہ	278

خلفاءِ راشدین و صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

عنوان	صفحہ
حضرت خولہ بنت ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا احترام	27
حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کے سبب امت پر آسانی	51
اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دشمنوں کے ساتھ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا کردار	60
فقیر مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا حال اور ان کی فضیلت	71
انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا بے مثل ایثار	74
صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بغض رکھنے کا نتیجہ	77
حضرت ہند بنت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور دیگر خواتین کی بیعت	118
عبد اللّٰہ بن ابی منافق کے بیٹے کا عشقِ رسول	168
حضرت عبد اللّٰہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان	538
حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل	715
اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مقام	717
تین خوش نصیب حضرات	729

بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن

عنوان	صفحہ
حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فضائل	231
روحانی پہاڑ	653

مقدس مقامات

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مکہ مکرمہ کے فضائل	678
مدینہ منورہ کے فضائل	679
متبرک ایام	
جمعہ کی وجہِ تسمیہ	152
روزِ جمعہ کے 4 فضائل	153
جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی	154
جمعہ اور عرفہ کے دن کے 6 فضائل	600
ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے فضائل	658
رمضان کے آخری عشرے کی اہمیت	658
عاشورہ کے فضائل	659
شبِ قدر کے فضائل	774
شبِ قدر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے	775
شبِ قدر کو پوشیدہ رکھے جانے کی وجوہات	775
ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات	777
سورتوں کا تعارف	
سورۂ مجادلہ کا تعارف	24
سورۂ حشر کا تعارف	61
سورۂ مُمتَحِنَة کا تعارف	97
سورۂ صف کا تعارف	122
سورۂ جمعہ کا تعارف	138
سورۂ منافقون کا تعارف	159
سورۂ تغابن کا تعارف	174
سورۂ طلاق کا تعارف	193
سورۂ تحریم کا تعارف	212
سورۂ ملک کا تعارف	233
سورۂ قلم کا تعارف	266
سورۂ حاقہ کا تعارف	313
سورۂ معارج کا تعارف	336
سورۂ نوح کا تعارف	360
سورۂ جن کا تعارف	380
سورۂ مزمل کا تعارف	408
سورۂ مدثر کا تعارف	427
سورۂ قیامہ کا تعارف	446
سورۂ دہر کا تعارف	467
سورۂ مرسلات کا تعارف	489
سورۂ نبا کا تعارف	506
سورۂ نازعات کا تعارف	521
سورۂ عبس کا تعارف	534
سورۂ تکویر کا تعارف	545
سورۂ انفطار کا تعارف	560
سورۂ مُطَفِّفِین کا تعارف	569
سورۂ اِنشقاق کا تعارف	583
سورۂ بروج کا تعارف	597
سورۂ طارق کا تعارف	615

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
سورۂ اعلیٰ کا تعارف	624
سورۂ غاشیہ کا تعارف	644
سورۂ فجر کا تعارف	656
سورۂ بلد کا تعارف	676
سورۂ شمس کا تعارف	693
سورۂ لیل کا تعارف	700
سورۂ وَالضُّحٰی کا تعارف	719
سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کا تعارف	736
سورۂ وَالتِّیْنِ کا تعارف	751
سورۂ علق کا تعارف	760
سورۂ قدر کا تعارف	773
سورۂ بینہ کا تعارف	779
سورۂ زِلزال کا تعارف	787
سورۂ عادِیات کا تعارف	795
سورۂ قارعہ کا تعارف	801
سورۂ تکاثر کا تعارف	807
سورۂ عصر کا تعارف	816
سورۂ ھُمَزَہ کا تعارف	821
سورۂ فیل کا تعارف	826
سورۂ قریش کا تعارف	829
سورۂ ماعون کا تعارف	834
سورۂ کوثر کا تعارف	844

عنوان	صفحہ
سورۂ کافرون کا تعارف	849
سورۂ نصر کا تعارف	853
سورۂ لہب کا تعارف	857
سورۂ اِخلاص کا تعارف	862
سورۂ فلق کا تعارف	866
سورۂ النّاس کا تعارف	873
سورتوں اور آیتوں کے فضائل	
سورۂ حشر کی فضیلت	61
سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت	96
سورۂ صف سے متعلق حدیث	122
سورۂ جمعہ سے متعلق 2 اَحادیث	138
سورۂ ملک کے فضائل	233
سورۂ مرسلات سے متعلق احادیث	489
سورۂ تکویر کے بارے میں حدیث	545
سورۂ بروج سے متعلق دو اَحادیث	597
سورۂ طارق سے متعلق دو اَحادیث	615
سورۂ اعلیٰ سے متعلق 3 اَحادیث	624
سورۂ غاشیہ سے متعلق حدیث	644
سورۂ شمس سے متعلق اَحادیث	693
سورۂ لیل سے متعلق حدیث	700
سورۂ وَالتِّیْنِ سے متعلق حدیث	751
سورۂ بَیِّنَہ سے متعلق حدیث	779

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
سورۂ زِلزال کے فضائل	787
سورۂ تکاثر کے فضائل	807
سورۂ کافرون کے فضائل	849
سورۂ اِخلاص کے فضائل	862
سورۂ فلق اور سورۂ وَالنَّاس کے فضائل	866
سورتوں کے شانِ نزول	
سورۂ لہب کا شانِ نزول	857
سورۂ اخلاص کا شانِ نزول	863
سورۂ فلق اور سورۂ النّاس کا شانِ نزول	867
سورتوں کے مضامین	
سورۂ مجادلہ کے مضامین	24
سورۂ حشر کے مضامین	61
سورۂ مُمْتَحِنَہ کے مضامین	97
سورۂ صف کے مضامین	122
سورۂ جمعہ کے مضامین	139
سورۂ منافقون کے مضامین	159
سورۂ تغابن کے مضامین	174
سورۂ طلاق کے مضامین	193
سورۂ تحریم کے مضامین	212
سورۂ ملک کے مضامین	235
سورۂ قلم کے مضامین	266
سورۂ حاقہ کے مضامین	313

عنوان	صفحہ
سورۂ معارج کے مضامین	336
سورۂ نوح کے مضامین	360
سورۂ جن کے مضامین	380
سورۂ مزمل کے مضامین	408
سورۂ مدثر کے مضامین	427
سورۂ قیامہ کے مضامین	446
سورۂ دہر کے مضامین	467
سورۂ مرسلات کے مضامین	490
سورۂ نبا کے مضامین	506
سورۂ نازعات کے مضامین	521
سورۂ عبس کے مضامین	534
سورۂ تکویر کے مضامین	545
سورۂ اِنفطار کے مضامین	560
سورۂ مُطَفِّفِین کے مضامین	569
سورۂ اِنشقاق کے مضامین	583
سورۂ بروج کے مضامین	597
سورۂ طارق کے مضامین	616
سورۂ اعلیٰ کے مضامین	625
سورۂ غاشیہ کے مضامین	644
سورۂ فجر کے مضامین	656
سورۂ بلد کے مضامین	676
سورۂ شمس کے مضامین	693

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سورۂ لیل کے مضامین	700	سورۃُ النّاس کے مضامین	873
سورۂ وَالضُّحٰی کے مضامین	719	**پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت**	
سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کے مضامین	736	سورۂ حدید کے ساتھ مناسبت	25
سورۂ وَالتِّیْن کے مضامین	751	سورۂ مجادلہ کے ساتھ مناسبت	62
سورۂ علق کے مضامین	760	سورۂ حشر کے ساتھ مناسبت	98
سورۂ قدر کے مضامین	773	سورۂ مُمْتَحِنَہ کے ساتھ مناسبت	123
سورۂ بَیِّنَہ کے مضامین	779	سورۂ صف کے ساتھ مناسبت	139
سورۂ زِلزال کے مضامین	788	سورۂ جمعہ کے ساتھ مناسبت	160
سورۂ عادیات کے مضامین	795	سورۂ منافقون کے ساتھ مناسبت	175
سورۂ قارعہ کے مضامین	801	سورۂ تغابن کے ساتھ مناسبت	194
سورۂ تکاثُر کے مضامین	808	سورۂ طلاق کے ساتھ مناسبت	213
سورۂ عصر کے مضامین	816	سورۂ تحریم کے ساتھ مناسبت	235
سورۂ ھُمَزَہ کے مضامین	821	سورۂ ملک کے ساتھ مناسبت	267
سورۂ فیل کے مضامین	826	سورۂ قلم کے ساتھ مناسبت	314
سورۂ قریش کے مضامین	829	سورۂ حاقہ کے ساتھ مناسبت	337
سورۂ ماعون کے مضامین	834	سورۂ معارج کے ساتھ مناسبت	361
سورۂ کوثر کے مضامین	844	سورۂ جن کے ساتھ مناسبت	409
سورۂ کافرون کے مضامین	849	سورۂ مزمل کے ساتھ مناسبت	428
سورۂ نصر کے مضامین	853	سورۂ مدثر کے ساتھ مناسبت	447
سورۂ لہب کے مضامین	858	سورۂ قیامہ کے ساتھ مناسبت	468
سورۂ اخلاص کے مضامین	864	سورۂ دہر کے ساتھ مناسبت	490
سورۂ فلق کے مضامین	869	سورۂ مرسلات کے ساتھ مناسبت	507

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
سورۂ نبا کے ساتھ مناسبت	522
سورۂ نازعات کے ساتھ مناسبت	535
سورۂ عبس کے ساتھ مناسبت	546
سورۂ تکویر کے ساتھ مناسبت	561
سورۂ اِنفطار کے ساتھ مناسبت	570
سورۂ مُطَفِّفِین کے ساتھ مناسبت	584
سورۂ اِنشقاق کے ساتھ مناسبت	598
سورۂ بروج کے ساتھ مناسبت	616
سورۂ طارق کے ساتھ مناسبت	625
سورۂ اعلٰی کے ساتھ مناسبت	645
سورۂ غاشیہ کے ساتھ مناسبت	656
سورۂ فجر کے ساتھ مناسبت	677
سورۂ بلد کے ساتھ مناسبت	694
سورۂ شمس کے ساتھ مناسبت	701
سورۂ لیل کے ساتھ مناسبت	720
سورۂ وَالضُّحٰی کے ساتھ مناسبت	737
سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کے ساتھ مناسبت	752
سورۂ وَالتِّیْن کے ساتھ مناسبت	761
سورۂ علق کے ساتھ مناسبت	773
سورۂ قدر کے ساتھ مناسبت	780
سورۂ بَیِّنَہ کے ساتھ مناسبت	788
سورۂ زِلزال کے ساتھ مناسبت	796

عنوان	صفحہ
سورۂ عادیات کے ساتھ مناسبت	802
سورۂ قارعہ کے ساتھ مناسبت	808
سورۂ تکاثر کے ساتھ مناسبت	816
سورۂ عصر کے ساتھ مناسبت	821
سورۂ ھُمَزَہ کے ساتھ مناسبت	826
سورۂ فیل کے ساتھ مناسبت	829
سورۂ قریش کے ساتھ مناسبت	835
سورۂ ماعون کے ساتھ مناسبت	845
سورۂ کوثر کے ساتھ مناسبت	850
سورۂ کافرون کے ساتھ مناسبت	853
سورۂ نصر کے ساتھ مناسبت	858
سورۂ ابولہب کے ساتھ مناسبت	864
سورۂ اِخلاص کے ساتھ مناسبت	869
سورۂ فلق کے ساتھ مناسبت	873
اَحکامُ القرآن وفقہی مسائل	
ظہار کی تعریف اور اس سے متعلق 4 شرعی احکام	29
ظہار کا کفارہ کب واجب ہے؟	31
روزے رکھ کر اور مسکینوں کو کھانا کھلا کر ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے متعلق 10 شرعی مسائل	33
آیت ”اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ“ سے حاصل ہونے والی معلومات	35
آیت ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ“ سے حاصل	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
ہونے والی معلومات	43
آیت "مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ" سے معلوم ہونے والے مسائل	67
آیت "لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ" سے معلوم ہونے والے مسائل	72
آیت "وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	76
آیت "وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	80
آیت "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا" سے حاصل ہونے والی معلومات	81
آیت "وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ" سے حاصل ہونے والی معلومات	92
آیت "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ" سے حاصل ہونے والی معلومات	101
آیت "قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ" سے حاصل ہونے والی معلومات	107
کفار کے ساتھ دوستی کی صورتیں اور ان کے احکام	111
آیت "يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ" سے حاصل ہونے والی معلومات	120
سورۂ صف کی آیت نمبر 12 سے حاصل ہونے والی معلومات	134

عنوان	صفحہ
آیت "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ" سے حاصل ہونے والی معلومات	137
آیت "هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	142
موت کی تمنا کرنے کا شرعی حکم	148
نمازِ جمعہ کی فرضیت سے متعلق 3 شرعی مسائل	155
آیت "وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ" سے معلوم ہونے والے مسائل	169
آیت "اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" سے حاصل ہونے والی معلومات	180
آیت "ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ" سے حاصل ہونے والی معلومات	181
آیت "اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	188
عورت کو طلاق دینے سے متعلق 5 شرعی احکام	196
گھر میں عدت گزارنے سے متعلق 5 شرعی مسائل	197
طلاق یافتہ عورت سے رجوع کرنے سے متعلق 3 شرعی مسائل	200
جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی عدت سے متعلق 4 شرعی مسائل	203
طلاق یافتہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ دینے سے متعلق دو شرعی مسائل	206

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بچے کو دودھ پلانے سے متعلق شرعی مسائل	207
سورۂ طلاق کی آیت نمبر 11 سے معلوم ہونے والے مسائل	210
آیت "یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ" سے حاصل ہونے والی معلومات	214
آیت "قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	216
آیت "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا" سے حاصل ہونے والی معلومات	226
آیت "اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ" سے حاصل ہونے والی معلومات	230
آیت "فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا" سے حاصل ہونے والی معلومات	232
آیت "وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ" سے حاصل ہونے والی معلومات	398
آیت "یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" سے حاصل ہونے والی معلومات	410
اُمت کے حق میں تہجد کی فرضیت منسوخ ہو چکی ہے	411
قرآنِ پاک کی قراءت سے متعلق چند احکام	414
آیت "ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ" سے معلوم ہونے والے مسائل	457
آیت "وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ" سے معلوم ہونے والے مسائل	488
سورۂ اِنفطار کی آیت نمبر 10، 11 اور 12 سے معلوم ہونے والی باتیں	565
سجدۂ تلاوت سے متعلق 8 شرعی مسائل	594
آیت "هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ" سے حاصل ہونے والی معلومات	612
آیت "اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ" سے حاصل ہونے والی معلومات	618
آیت "اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى" سے حاصل ہونے والی معلومات	627
آیت "سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى" سے حاصل ہونے والی معلومات	633
آیت "اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى" سے حاصل ہونے والی معلومات	705
چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل	721
آیت "وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	735
آیت "اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ" سے حاصل ہونے والی معلومات	739
آیت "فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	748
آیت "ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ" سے حاصل ہونے والی معلومات	756

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
آیت "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" سے حاصل ہونے والی معلومات	758
تلاوت کرنے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰه" پڑھنے کا شرعی حکم	762
سورۂ علق کی آیت نمبر 6 تا 8 سے حاصل ہونے والی معلومات	765
سورۂ علق کی آیت نمبر 11 اور 12 سے حاصل ہونے والی معلومات	768
سورۂ علق کی آیت نمبر 13 تا 16 سے حاصل ہونے والی معلومات	770
سورۂ علق کی آیت نمبر 17 اور 18 سے حاصل ہونے والی معلومات	771
آیت "وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	771
سورۂ بیّنہ کی آیت نمبر 1 سے حاصل ہونے والی معلومات	781
آیت "وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ" سے حاصل ہونے والی معلومات	783
آیت "اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا" سے حاصل ہونے والی معلومات	784
آیت "جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ" سے حاصل ہونے والی معلومات	786
آیت "وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا" سے حاصل ہونے والی معلومات	796
سورۂ عادیات کی آیت نمبر 3 تا 5 سے حاصل ہونے والی معلومات	798
سورۂ عصر کی آیت نمبر 2 اور 3 سے حاصل ہونے والی معلومات	819
سورۂ عصر کی آیت نمبر 3 سے معلوم ہونے والے مسائل	819
سورۂ قریش کی آیت نمبر 3 سے حاصل ہونے والی معلومات	832
آیت "اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ" سے حاصل ہونے والی معلومات	846
سورۂ کافرون کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات	851
سورۂ نصر کی آیت نمبر 2 سے حاصل ہونے والی معلومات	855
تعویذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ	868
سورۂ فلق اور سورۃ الناس کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات	868
تعویذات سے متعلق ایک اہم شرعی مسئلہ	871
علم و علماء	
علم حاصل کرنے کی ترغیب اور علماء کے فضائل	47
علم پر عمل نہ کرنے کی 5 وعیدیں	146
علم اور عمل دونوں اعتبار سے کامل اور جامع شخصیت	277
جدید علوم کو حاصل کرنا نفع بخش ہے	654
خوفِ خدا	
تقویٰ دینی و دنیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے	204
اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بزرگ	249

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
اللہ تعالیٰ سے خوف اور امید کیسی رکھنی چاہئے؟	352
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت	445
مال و اولاد	
مال اور اولاد کی کثرت راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں	372
مال کی محبت انتہائی تباہ کُن ہے	669
بُری نیت سے اور بُری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام	683
ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا	690
راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے کے فضائل	707
حقیقی طور پر مالدار کون ہے؟	729
مال سے محبت کی چار صورتیں	800
کثرتِ مال کی حرص کی مذمت	809
مال اور اولاد کی حقیقت	812
مال جمع کرنے اور گن گن کر رکھنے کی مذموم صورتیں	824
یتیم و مسکین	
مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب	328
فقیروں، مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھیں	348
مسکین اور یتیم کو کھانا کھلانے کی اہمیت	475
یتیم کی کفالت اور اس کے ساتھ احسان کرنے کے فضائل	688
مسکین کی مدد کرنے اور اسے کھانا کھلانے کے فضائل	689
یتیموں سے متعلق دینِ اسلام کا اعزاز	730
یتیموں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے میں اسلام کی تعلیمات	837
مسکین کے ساتھ کفار کا طرزِ عمل اور دینِ اسلام کی تعلیمات	839
راہِ خدا میں خرچ کرنا	
صدقہ دینے کے فضائل	191
ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا	690
راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے کے فضائل	707
توکل	
توکل کرنے کی ترغیب	202
اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور اس کا فضل مانگنے کی ترغیب	750
مصائب و آزمائشیں	
وسیع رزق آزمائش بھی ہوسکتا ہے؟	394
مصائب اور تکالیف میں بے شمار حکمتیں ہیں	682
مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے	747
اخلاقِ حسنہ اور حسنِ سلوک	
بِر یعنی نیکی کرنا، حسنِ سلوک کرنا کیا ہے؟	110
اخلاقِ حسنہ کی تعلیم	279
مسلمانوں کے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں	607

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
عبرت ونصیحت	
بات بات پر قسمیں اٹھانے والے نصیحت حاصل کریں	286
نماز میں سستی کرنے والے مسلمانوں کے لئے عبرت ونصیحت	301
کافروں کو لمبی عمر ملنے کی حقیقت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت	305
گناہگار مسلمانوں کے لئے عبرت اور نصیحت کا مقام	376
ظالموں کے لئے نصیحت	609
نصیحت فائدہ دے یا نہ دے، بہر حال نصیحت کرنے کا حکم ہے	637
گناہ وتوبہ	
سچی توبہ کی ترغیب	226
گناہگار مسلمانوں کی شفاعت ہوگی	443
توبہ میں تاخیر کا مرض	450
گناہ دل کو میلا کر دیتے ہیں	577
غیبت، طعنہ زنی، عیب جوئی اور ریاکاری	
عیب جوئی کرنے اور طعنے دینے کی مذمت	288
غیبت اور عیب جوئی کی مذمت	822
ریاکاری کی تعریف اور اس کی مذمت	841
جھوٹ، حرص، چغلی	
چغلی کی تعریف اور اس کی مذمت	288
نماز، حرص اور ہوس سے بچنے کا ذریعہ ہے	347
گواہی چھپانے اور جھوٹی گواہی دینے کی وعید	355
کثرتِ مال کی حرص کی مذمت	809
دُعا واِستغفار، اَوراد ووظائف	
جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی	154
نظر کی حقیقت اور نظرِ بد کا علاج	312
استغفار کرنے کے دینی اور دنیوی فوائد	366
انتقال کر جانے والوں کیلئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے	379
نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک دعا	697
دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے	712
متفرقات	
مراقبہ کی اصل	89
اقساط کا مفہوم	111
عورتوں سے بیعت کی کیفیت	119
لوگوں کو کفایت کرنے والی آیت	201
اچھی بیوی کے اوصاف	220
مسجدوں میں روشنی کے آلات نصب کرنے کی ترغیب	244
کلام دل میں کب اثر کرتا ہے؟	358
وَدّ اور سُواع وغیرہ بتوں کی تاریخی حیثیت	373
ہمیں آزاد نہیں چھوڑا گیا	464
منت کی دو صورتیں	474
حقیقی طور پر کامیاب کون؟	517
اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اچھی جزا کی امید رکھنا	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بیوقوفی کی علامت ہے	563	غلام آزاد کرنے یا آزادی میں اس کی مدد کرنے کے فضائل	688
ناپ، تول صحیح رکھنے کا فائدہ اور نہ رکھنے کا نقصان	571	انجیر اور زیتون کے بارے میں اَحادیث	753
شفق سے کیا مراد ہے؟	592	کتابت کی فضیلت	764
کھائی والوں کے واقعے سے حاصل ہونے والی معلومات	605	قریش کا تعارف	831
صوفیاء کے نزدیک تزکیہ کا مطلب	640	قریش کے بارے میں اَحادیث	831
شداد کا بنایا ہوا شہر	663	وسوسہ اور الہام میں فرق	875
زبان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کی ترغیب	685		

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قربِ الٰہی کے حصول کا افضل ترین ذریعہ

حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: سب سے افضل وہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے مقرب بندے تیری بارگاہ میں قرب حاصل کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے احمد! میرے کلام (قرآنِ کریم) کے ذریعے۔ عرض کی: یارب! سمجھ کر (تلاوت کرنے سے) یا بغیر سمجھے (تلاوت کرنے سے)؟ ارشاد فرمایا: (دونوں طرح، خواہ وہ) سمجھ کر (تلاوت کریں) یا بغیر سمجھے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الاول فی فضل القرآن واھلہ... الخ، ۱/۳٦٤)

ISBN 978-969-631-644-2
0126306

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Call Center: +92 313 11 39 278
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

Download on the App Store

GET IT ON Google Play